نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم
شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور
شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دوازدہم | پارہ: ۲۷-۲۹ | باب: ۳۵۰۷-۳۷۶۶ | حدیث: ۶۱۹۵-۶۶۷۰

کتاب الأیمان والنذور، کتاب کفارات الأیمان، کتاب الفرائض، کتاب الحدود
کتاب المحاربین من اهل الکفر والرّدّة، کتاب الدیات، کتاب استتابة المعاندین
والمرتدّین وقتالهم، کتاب الاکراه، کتاب الحِیَل، کتاب التعبیر، کتاب الفتن

ناشر مکتبۃ الشیخ
۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34935493

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَّبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

نصر الباری

شرح اردو

صحیح البخاری

مولفہ

حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

شیخ الحدیث مظاہر العلوم وقف سہارنپور

شاگرد رشید شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

جلد: دوازدہم | پارہ: ۲۷-۲۹ | باب: ۳۵۰۷-۳۷۶۶ | حدیث: ۶۱۹۵-۶۶۷۰

كتاب الأيمان والنذور، كتاب كفارات الأيمان، كتاب الفرائض، كتاب الحدود كتاب المحاربين من اهل الكفر والرّدّة، كتاب الديات، كتاب استتابة المعاندين والمرتدّين وقتالهم، كتاب الاكراه، كتاب الحِيَل، كتاب التعبير، كتاب الفتن

ناشر مکتبۃ الشیخ

۳/۴۴۵، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔ فون: 021-34934935493

نام .... نصر الباری شرح صحیح البخاری ﴿جلد دوازدہم﴾

مؤلف .... حضرت العلامہ مولانا محمد عثمان غنی دامت برکاتہم

ناشر .... مکتبۃ الشیخ ۴۴۵/۳، بہادر آباد، کراچی نمبر ۵۔

﴿انتباہ﴾

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کِتَابُ الأیمَانِ والنُّذُورِ

اى هٰذا كتابٌ فى بيانِ انواعِ الأيْمانِ وَالنُّذورِ

قسموں اور نذروں کا بیان

تشریح ایمان (بفتح الهمزه) جمع ہے یمین کی واصل اليمين فى اللغة اليد (فتح) یعنی یمین کے لغوی معنی ہیں داہنا ہاتھ ارشاد ربانی ہے لَأخَذنا مِنهُ بِاليَمِينِ (الحاقۃ ۴۵) تو ہم پکڑ لیتے اس کا داہنا ہاتھ، نیز یمین کے معنی حلف یعنی قسم کے ہیں لانهم كانوا إذاتحالفوا اخذ كل يمين صاحبه یعنی لوگوں کی عادت تھی کہ جب وہ آپس میں قسمیں کھاتے تو اس وقت ایک دوسرے کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے۔

اسی لئے قسم کو بھی یمین کہتے ہیں۔ وقيل لحفظها المحلوف عليه كحفظ اليمين (قس) یعنی حلف بھی محلوف علیہ کی اسی طرح حفاظت کرتا ہے جسے داہنا ہاتھ چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔

نیز یمین کے ایک معنی قوت کے ہیں، علامہ عینیؒ لکھتے ہیں وهو لغة القوة قال الله عزوجل لاخذنا منه باليمين یعنی ہم ضرور اس کو بقوت پکڑ لیں گے۔

شرعی معنی وفى الشرع تحقيق الامر المحتمل او توكيده بذكر اسم من اسماء الله تعالىٰ او صفة من صفاته (قس) یعنی اللہ تعالیٰ کے نامؐ یا صفت کے ذریعہ کسی چیز کو مضبوط و مؤکد کرنا۔

"نذور" جمع ہے نذر کی لغوی معنی ڈر اور خوف ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ايجاب ما ليس بواجب لحدوث امر یعنی کسی کا اپنے اوپر کسی ایسی چیز کو واجب قرار دینا جو اس پر واجب نہ تھی کسی امر کے پائے جانے کے وقت مثلاً ایک طالب علم نے کہا اگر میں امتحان میں کامیاب ہوگیا تو چار رکعت نماز مجھ پر لازم ہے ظاہر ہے کہ یہ نماز واجب نہ تھی لیکن کامیاب ہونے پر چار رکعت لازم ہوگئی۔

بابٌ ۳۵۰۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالىٰ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغوِ فِيْ أَيْمَانِكُم...

...وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُم بِمَا عَقَّدْتُمُ الأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا

تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوْا أَيْمَانَكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (سورہ مائدہ:۸۹)

اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرماتے تمہاری قسموں میں لغو قسم (توڑنے) پر...

...لیکن جن قسموں کو تم مضبوط کر چکے ہو ان پر تم سے مواخذہ کرتا ہے سو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا دینا اوسط درجہ کا جو اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیا کرتے ہو یا ان (دس مسکینوں) کو کپڑا دینا (کرتہ پائجامہ یا لنگی اور چادر) یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا (کفارہ کی یہ تین صورتیں جو یہاں ارشاد ہوئیں ان تینوں میں جس کو چاہے اختیار کرے لا خلاف في ان كفارة اليمين على التغيير. قرطبی) اور جس کو (ان تینوں میں سے ایک کا بھی) مقدور نہ ہو تو (اس کا کفارہ) تین دن کے (متواتر) روزے ہیں یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ تم قسم کھالو (اور پھر اس کو توڑ دو) اور اپنی قسموں کو یاد رکھا کرو (یعنی خیال رکھا کرو تا کہ اس کے توڑنے اور پھر کفارہ دینے کی نوبت ہی نہ آئے) اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے واسطے اپنے احکام کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم شکر گذار رہو۔

یمین کے اقسام واحکام یمین یعنی قسم کی تین قسمیں ہیں یمین لغو، یمین غموس، یمین منعقدہ۔

یمین لغو اگر اپنی دانست میں جو قسم کھائی ہے وہ سچی ہے مگر حقیقت میں وہ جھوٹی ہے یعنی وہ خبر اعتقاد کے تو مطابق ہوئی ہے لیکن واقعہ کے خلاف مثلاً جانتا تھا کہ زید نہیں آیا اور قسم کھائی کہ زید نہیں آیا اور درحقیقت زید آ گیا تو یہ یمین لغو ہے اس میں نہ کفارہ ہے نہ گناہ اسی طرح بلا قصد زبان سے لفظ قسم نکل جائے تو یہ بھی یمین لغو ہے نہ گناہ ہے نہ کفارہ۔

یمین غموس اگر کسی گذشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے مثلاً ایک شخص نے کوئی کام کر لیا ہے اور وہ جانتا ہے کہ میں نے یہ کام کیا ہے اور پھر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھا جائے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا تو یہ یمین غموس ہے یہ جھوٹی قسم گناہ کبیرہ ہے مگر اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہوتا۔

یمین منعقدہ قسم کی تیسری صورت یہ ہے کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے اس کو یمین منعقدہ کہا جاتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کو توڑنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں اس پر گناہ بھی ہوتا ہے اور بعض میں نہیں ہوتا۔

مزید تفصیل کے لئے کتب فقہ کا مطالعہ کیجئے۔

۶۱۹۵ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِيْ يَمِيْنٍ قَطُّ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ

كَفَّارَةَ الْيَمِينِ وَقَالَ لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کے کفارہ کا حکم نازل فرمایا اس وقت آپ نے کہا کہ اب اگر میں کوئی قسم کھاؤں گا اور اس کے سوا میں (خلاف میں) خیر دیکھوں گا تو میں وہی کروں گا جو بہتر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ دوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للآية التي هي الترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۰، ومر الحديث في التفسير ص:۶۶۴۔

۶۱۹۶ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُوتِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ. ﴾

ترجمہ | حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ ﷜ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن سمرہ کسی حکومت کی (عہدہ کی) درخواست نہ کرنا کیوں کہ اگر سوال (طلب) کے بعد تجھے حکومت دی گئی تو وہ حکومت تیرے ہی سپرد رہے گی (اللہ تعالیٰ اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا اس کی ساری ذمہ داری تجھ پر ہوگی) اور اگر بغیر سوال وطلب امارت تجھے دی گئی تو تیری مدد کی جائے گی اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے اور تو دیکھے کہ اس کا غیر (خلاف) اس سے بہتر ہے تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور وہ کام کرو جو بہتر ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فكفّر عن يمينك".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۰ ياتي ص:۹۹۵، ص:۱۰۵۸، اخرجه الترمذي في الأيمان واخرجه مسلم في الأيمان كذا ابو داؤد والنسائي واخرجه ابن ماجه في الكفارات.

تشریح | "اذا حلفت الخ" یہ حکم یمین منعقدہ کا ہے جس کا تعلق زمان مستقبل سے ہے کہ اگر کسی نے قسم کھائی کہ فلاں کام کروں گا پھر اسکو سمجھ میں آیا کہ اس کا نہ کرنا بہتر ہے تو قسم کا توڑنا جائز ہے اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن قسم کا کفارہ واجب ہوگا۔

"فكفّر عن يمينك الخ" یعنی اپنی قسم کا کفارہ دو اور وہ کرو جو بہتر ہو۔

اس سے بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا جائز ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے قسم توڑنے سے پہلے جو کفارہ دے گا وہ تبرع ہوگا کفارہ نہ ہوگا قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینا واجب ہوگا، واو مطلق جمع کے لئے آتا ہے ترتیب

کے لئے نہیں آتا ہے کہ پہلے ذکر کرنے سے پہلے ہونے پر استدلال کیا جائے۔

۶۱۹۷﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ ثُمَّ لَبِثْنَا مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ نَلْبَثَ ثُمَّ أُتِيَ بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَحَمَلَنَا عَلَيْهَا فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا أَوْ قَالَ بَعْضُنَا وَاللّٰهِ لَا يُبَارَكُ لَنَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَارْجِعُوا بِنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُذَكِّرُهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ وَإِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیس ؓ) نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے) میں نے آپ ﷺ سے سواری مانگی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ میں تم لوگوں کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس تم لوگوں کے لئے سواری نہیں ہے ابوموسیٰ ؓ نے بیان کیا پھر جتنے دنوں اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اس کے بعد سفید کوہان کی تین اونٹنیاں حضور اقدس ﷺ کے پاس لائی گئیں اور آنحضور ﷺ نے انہیں سواری کے لئے ہمیں عنایت فرمایا جب ہم (اونٹ لے کر) چلے تو ہم نے کہا یا ہم میں سے بعض نے کہا واللہ ہمیں اس میں برکت نہ ہوگی ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے آئے تھے تو آپ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے پھر حضور ﷺ نے ہمیں سواری دی، (ہوسکتا ہے کہ آنحضور ﷺ کو قسم یاد نہ رہی ہو) اس لئے ہمارے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس لوٹ چلو اور ہم لوگ حضور ﷺ کو یاد دلائیں چنانچہ ہم لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا (میری قسم سچی رہی ٹوٹی نہیں) میں نے تم لوگوں کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ نے تم کو سواری دی اور میں واللہ انشاء اللہ اگر کسی بات پر قسم کھالوں گا پھر دیکھوں گا کہ اس کے غیر (خلاف) میں خیر ہے تو اپنی قسم کا کفارہ دوں گا اور وہی کروں گا جس میں خیر ہوگا یا آپ ﷺ نے فرمایا میں وہ کام کرتا ہوں جو خیر ہے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تفهم من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۰، ومر الحديث ص:۴۴۲، ص: ۶۲۹، ص:۶۳۳، ص:۸۲۹، وياتي ص:۹۸۳، ص:۹۸۸، ص:۹۹۴، ص:۹۹۴، ص:۹۹۵، ص:۱۱۲۷۔

۶۱۹۸﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

هَذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ﴾

ترجمہ ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہ ﷛ نے بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہم آخری امت ہیں (دنیا آنے کے اعتبار سے اگلی امتوں کے بعد آئے ہیں) اور قیامت کے دن سب سے آگے بڑھ جانے والے ہیں (جنت میں سب سے پہلے ہم داخل ہوں گے) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا واللہ اپنے گھر والوں کے معاملہ میں تمہارا اپنی قسم پر اصرار کرتے رہنا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ کی بات ہوتی ہے کہ وہ (قسم توڑ دے) اور اس کا وہ کفارہ ادا کرے جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لان يلج" الى آخره.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۰۔

اس مقام پر نصر الباری جلد دوم ص:۱۸۰ تا ص:۱۸۱ کا مطالعہ کیجئے، اور ضرور کیجئے۔

۶۱۹۹ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِيْنٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے گھر والوں کے معاملہ میں قسم پر اصرار کرتا رہے (اڑا رہے اور اس سے گھر والوں کو تکلیف پہونچتی ہو) تو یہ بڑا گناہ ہے اس سے کہ قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کرے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے غصے میں آکر ایسی بات کی قسم کھالی جس سے گھر والوں کو یا خویش و اقارب یا مسلم احباب کو ضرر پہنچتا ہو تو ایسی قسم کو توڑ ڈالنا بہتر ہے اس سے اتنا گناہ نہ ہوگا جتنا اس قسم پر اصرار سے (اڑے رہنے سے) گناہ ہوگا کیونکہ قسم توڑنے کا گناہ کفارے سے اتر جاتا ہے اور قسم پر اڑے رہنے سے اپنے گھر والوں یا مسلمان بھائیوں کو تکلیف دینا ہے۔

ہمارے ہندوستانی نسخوں میں ہے فهو اعظم اثما ليس تُغني الكفّارة اس صورت میں ترجمہ ہوگا یہ قسم پر اڑے رہنا اتنا بڑا گناہ ہے جس کو کفارہ ساقط نہیں کرسکتا اگرچہ کفارہ واجب ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر فى حديث ابى هريرة السابق.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۰۔

۳۵۰۸ ﴿ بابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللّٰهِ ﴾

۶۲۰۰﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد "وایم اللّٰہ" (اللہ کی قسم)

وايم الله من الفاظ القسم كقولك لعمر الله وعهد الله وهو مرفوع بالابتداء وخبره محذوف اى قسمي او يميني (قس)

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر تیار کیا اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو مقرر کیا تو بعض لوگوں نے ان کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اگر تم لوگ اس کے امیر بنائے جانے پر نکتہ چینی کرتے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے والد کے امیر بنائے جانے پر بھی اعتراض کر چکے ہو اور خدا کی قسم وہ (زید رضی اللہ عنہ) امیر بنائے جانے کے لائق تھے اور بیشک وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز تھے اور بلا شبہ یہ اسامہ رضی اللہ عنہ اس کے بعد مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وايم الله".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۰، مر الحديث ص:۵۲۸، ص:۶۱۰، ص:۶۴۱، ویاتی ص:۱۰۶۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۳۱۰ تا ۳۱۱۔

۳۵۰۹ ﴿ بابٌ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴾

وَقَالَ سَعْدٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُوبَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا يُقَالُ وَاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ.

بابٌ : اى هذا بابٌ بالتنوين

نبی اکرم ﷺ قسم کس طرح کھاتے تھے؟

اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ

میں میری جان ہے۔

"وقال ابو قتادة الخ" اور ابوقتادہ ﷜ نے بیان کیا کہ ابوبکر ﷜ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کہا لاھا اللہِ إذًا نہیں خدا کی قسم اس وقت، یقال واللہِ وباللہ وتاللہ کہا جاتا ہے واللہ، باللہ اور تاللہ مطلب یہ ہے کہ ھا، واو، با اور تا یہ سب حروف قسم ہیں۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصرالباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۳۸۶، تا ص:۳۸۷۔

۶۲۰۱﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کی قسم بس اتنی تھی کہ نہیں دلوں کے پھیرنے والے کی قسم۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۸۱، ومر الحديث ص:۹۷۹۔

۶۲۰۲﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن سمرہ ﷜ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب قیصر (روم کا موجودہ بادشاہ ہرقل) مرا تو اسکے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور (اب جو کسریٰ ایران کا بادشاہ نوشیرواں بن ہرمز ہے) جب کسریٰ ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستہ میں خرچ کروگے۔

یعنی روم اور فارس قیصر و کسریٰ کی سلطنت تم فتح کرلوگے اور ان دونوں ملکوں کے خزانے مجاہدین اسلام پر خرچ کروگے وفيه معجزة اذ وقع كما اخبر صلى الله عليه وسلم.

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فى قوله "والذى نفسى بيده".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۸۱، ومر الحديث ص:۴۴۰، ص:۵۱۱۔

۶۲۰۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ (بادشاہ ایران) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور جب قیصر (بادشاہ روم) ہلاک ہوجائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے تم ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستے میں خرچ کروگے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "والذى نفس محمد بيده".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۱، ومر الحديث ص:۴۲۵،ص:۴۴۰،ص:۵۱۱۔

۶۲۰۴﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے امت محمد ﷺ واللہ اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة في قوله "والله لو تعلمون".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۱، والحديث مر في الرقاق عن ابى هريرةؓ ص:۹۶۰۔

۶۲۰۵﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوعَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ.﴾

ترجمہ | عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے اپنی جان کے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر واللہ اب آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب وعزیز ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہاں یا عمر اب تیرا ایمان مکمل ہوا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والذى نفسى بيده".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۱، ومر الحديث ص:۵۲۲،ص:۹۲۶، مختصرا في الموضعين.

۶۲۰۶﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُوْنِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأُمِرَ أُنَيْسٌ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت زید بن خالد جہنی ؓ دونوں نے بیان کیا کہ دو آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں اپنا جھگڑا پیش کیا ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ ہمارے درمیان آپ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیں اور دوسرے فریق نے جو ان دونوں میں زیادہ سمجھ دار تھا کہنے لگا ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کردیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ اس معاملہ میں کچھ عرض کروں آنحضور ﷺ نے فرمایا بیان کرو اس نے کہا کہ میرا لڑکا اس کے یہاں اجیر (نوکر) تھا امام مالکؒ (راوی حدیث) نے کہا کہ عسیف کے معنی اجیر یعنی نوکر کے ہیں اور اس نے (میرے لڑکے اجیر نے) اس کی بیوی سے زنا کرلیا لوگوں نے یعنی علماء نے مجھ سے بیان کیا کہ اب میرے بیٹے پر رجم ہے (یعنی میرے لڑکے کو سنگسار کیا جائے گا) تو میں نے اس کے عوض میں سو بکریاں اور اپنی ایک لونڈی فدیہ دیا (لڑکے کی جان بچائی) پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک سال کے لئے شہر بدر ہوگا اور رجم صرف اس کی عورت پر ہے (یعنی سنگساری کی سزا صرف اس کی بیوی کو ہوگی) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سن لو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ضرور کتاب اللہ کے مطابق تمہارا فیصلہ کروں گا، تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی تمہیں واپس ہوں گی اور آپ ﷺ نے اس کے لڑکے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کردیا اور حضرت اُنیس اسلمی ؓ کو حکم دیا گیا کہ اس دوسرے فریق کی بیوی کے پاس جاؤ اگر اس عورت نے اقرار کرلیا تو اسے سنگسار کردو چنانچہ عورت نے زنا کا اقرار کرلیا پھر اسے سنگسار کردیا (بعض روایت میں ہے رُجِمَت سنگسار کردی گئی)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "أمَا والذی نفسی بیده".

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۸۱، مر الحدیث ص:۳۱۱،ص:۳۶۱،ص:۳۷۱،ص:۳۷۶، یاتی ص:۱۰۰۸، ص:۱۰۱۰،ص:۱۰۱۱،ص:۱۰۱۳،ص:۱۰۶۸،ص:۱۰۷۸،ص:۱۰۸۱۔

۶۲۰۷﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے بتاؤ (تمہارا کیا خیال ہے؟) اگر یہ قبائل اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ بہتر ہوں قبیلہ تمیم اور عامر بن صعصعہ اور غطفان اور اسد سے تو یہ لوگ خائب وخاسر رہے (گھاٹے میں رہے اور نقصان میں پڑے) صحابہ نے عرض کیا جی ہاں اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلاشبہ وہ لوگ یعنی اسلم وغفار وغیرہ بہتر ہیں ان سے یعنی تمیم وعامر وغیرہ سے۔

مختصر تشریح علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "والذی نفسی بیده إنّهم ای اَسْلَم وغِفار ومُزَینه وجُهَینه خیر منهم ای من تمیم ومن بعدهم والمراد خیریة المجموع علی المجموع وان جاز ان یکون فی المفضولین فرد افضل من فرد الافضلین (قس)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "والذی نفسی بیده".

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۸۱، ومر الحدیث ص:۴۹۸، اخرجه مسلم فی الفضائل والترمذی فی المناقب.

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص ۵۷۵۔

۶۲۰۸﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُوْلُ هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ

بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ قَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو حمید ساعدی ﷛ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے (زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے) ایک عامل (تحصیلدار) مقرر کیا (وہو عبداللہ بن لُتبیہ) عامل اپنے کام سے فارغ ہو کر آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ یہ مال تو آپ کا ہے اور یہ مال مجھ کو ہدیہ دیا گیا ہے آنحضور ﷺ نے عامل سے فرمایا (ہدیہ ہدیہ کرتا ہے) پھر کیوں نہیں اپنے باپ اور ماں کے گھر ہی بیٹھے رہے پھر دیکھا ہوتا کہ تمہیں ہدیہ ملتا ہے یا نہیں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ شام کو نماز کے بعد (خطبہ سنانے کے لئے) کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد عامل کا کیا حال ہے؟ (عجب حال ہے؟) ہم اس کو عامل بناتے ہیں (زکوٰۃ اور جزیہ وغیرہ وصول کرنے کے لئے) پھر وہ ہمارے پاس آکر کہتا ہے یہ تو آپ کا مال ہے (کمافی ص:۱۰۳۳) اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے پھر کیوں نہیں اپنے باپ اور ماں کے گھر میں بیٹھا رہا اور دیکھتا کہ ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے تم میں جو کوئی اس زکوٰۃ میں سے کچھ خیانت کرے گا تو قیامت کے دن اس کو اپنے گردن پر لادے ہوئے آئے گا اگر اونٹ ہے (یعنی اگر اس نے اونٹ کی خیانت کی ہو) تو اس اونٹ کو لے کر آئے گا اس کی آواز نکل رہی ہوگی اور اگر گائے ہے تو بھیں بھیں کر رہی ہوگی اس کو لے کر آئے گا اور اگر بکری ہے تو بکری لے کر آئے گا اور وہ میں میں کر رہی ہوگی دیکھو میں نے تبلیغ کر دی (اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچادیا) پھر ابو حمید ﷛ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ اتنا اوپر اٹھایا کہ ہم آپ کے بغلوں کے سفیدی دیکھنے لگے ابو حمید ﷛ نے بیان کیا کہ میرے ساتھ یہ حدیث زید بن ثابت ﷛ نے بھی نبی اکرم ﷺ سے سنی تھی تم لوگ ان سے بھی پوچھ لو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "والذی نفس محمد بیدہ".

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۹۸۱ تا ص:۹۸۲، مر الحدیث ص:۱۲۶، ص:۲۰۳، ص:۳۵۴، یاتی ص:۱۰۳۳، ص:۱۰۶۴، ص:۱۰۶۸۔

۶۲۰۹﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ حضرت ابو القاسم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم بھی وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روتے اور کم ہنستے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "والذى نفس محمد بيده".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۲، ومر الحديث ص:۹۶۰۔

تشریح | و كل من كان لله اعرف كان اخوف . (قس)

۶۲۱۰ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ يَقُوْلُ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ قُلْتُ مَا شَأْنِي أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ مَا شَأْنِي فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللّٰهُ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْأَكْثَرُوْنَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابوذر غفاری ؓ نے بیان کیا کہ میں حضور اقدس ﷺ کے پاس پہنچا اور آپ ﷺ کعبہ کے سایہ میں فرمارہے تھے هم الاخسرون وربّ الكعبة هم الاخسرون وربّ الكعبة کعبہ کے رب کی قسم وہی لوگ سب سے زیادہ خسارے میں ہیں، وہی لوگ سب سے زیادہ خسارے میں ہیں رب کعبہ کی قسم، میں نے عرض کیا میرا حال کیا ہے؟ کیا میرے اندر بھی کوئی (نقصان وخسارہ کی) بات نظر آئی ہے؟ میرا حال کیسا ہے؟ پھر میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور آپ ﷺ فرمائے جارہے تھے پھر میں خاموش نہ رہ سکا (مجھے چپ رہنے پر قدرت نہ رہی) اور مجھ پر رنج وغم طاری ہوگیا جو اللہ کو منظور تھا پھر میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا وہی لوگ ہیں جن کے پاس مال ودولت بہت ہے مگر وہ لوگ جنہوں نے ادھر ادھر دائیں بائیں خرچ کیا (یعنی وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو لوگ خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں مسکینوں، محتاج کو دیتے ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ورب الكعبة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۲، ومر الحديث فى الزكوٰة ص:۱۹۶، واخرجه مسلم فى الزكوٰة والترمذى وقال حسن صحيح.

۶۲۱۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَائَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُوْنَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک روز حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آج رات میں (اپنی) نوے بیویوں کے پاس ضرور جاؤں گا (سب سے صحبت کروں گا) اور ہر ایک عورت ایک بچہ جنے گی جو گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا ان کے ایک صاحب نے ان سے (یعنی سلیمان علیہ السلام سے) کہا انشاء اللہ کہہ لیجئے (صاحب سے مراد یا تو فرشتہ ہے یا کوئی مقرب وزیر، بخاری ص:۹۹۴ میں ہے قال سفیانُ یعنی المَلَکَ قل ان شاء اللّٰہ) لیکن سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ نہیں کہا (بھول گئے) چنانچہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے (اور صحبت کی) لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا وہ بھی ادھورا (ناقص) بچہ جنی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ کہہ دیئے ہوتے تو (تمام بیویوں کے یہاں لڑکے پیدا ہوتے اور) سب گھوڑ سوار اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وايم الذى نفس محمد بيده.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۲، ومر الحديث ص:۳۹۵، تعليقا ص:۴۸۷، ۷۸۸، ۹۹۴، ۱۱۱۳، ومسلم ثانی ص:۴۹۔

تشریح مفصل مع سوال وجواب کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص ۳۶، تا ص ۳۷، نیز نصر المنعم مطبوعہ زکریا بک ڈپو دیوبند ص ۲۹۴، تا ۳۰۱، میں مفصل بحث مذکور ہے۔

۶۲۱۲﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ریشم کا ایک ٹکڑا ہدیہ کے طور پر آیا تو لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) یکے بعد دیگرے اپنے ہاتھوں میں لینے لگے اور اس کی خوبصورتی اور ملائمت (نرمی) پر تعجب کرنے لگے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر حیرت کرتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں۔

"لم يقل شعبة" شعبہ اور اسرائیل نے ابو اسحاق کے واسطہ سے والذی نفسی بیدہ کا ذکر نہیں کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "والذى نفسى بيده".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۲، مر الحديث ص:۴۶۰، ص:۵۳۶، ص:۸۶۸۔

۶۲۱۳﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ قَالَ لَا إِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ.﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ (ابوسفیان ﷺ کی زوجہ) نے عرض کیا یا رسول اللہ روئے زمین پر کسی خیمہ والوں کا (یعنی پوری دنیا میں کسی گھرانے کا) ذلیل ہونا مجھ کو اتنا پسند نہ تھا جتنا آپ کے گھر والوں کا ذلیل ہونا یحییٰ کو شک تھا کہ حدیث میں اهل اخبائك ہے یا اهل خبائك ہے پھر آج میرا حال یہ ہے کہ روئے زمین کے کسی گھرانے کی عزت کی میں اتنی خواہشمند نہیں ہوں جتنی آپ کے گھرانے کی عزت کی ہوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اس میں ابھی اور اضافہ ہوگا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ہند نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان بخیل آدمی ہیں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ ہوگا اگر میں ان کے مال میں سے (ان کی اجازت کے بغیر) ان کے بال بچوں کو کھلاؤں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں لیکن یہ دستور کے مطابق ہونا چاہئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والذى نفس محمد بيده".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۲، تاص:۹۸۳، مر الحديث ص:۲۹۴،ص:۳۳۲، تاص:۳۳۳،ص:۵۳۹، ص:۸۰۷،ص:۸۰۸،ص:۸۰۹، ياتی ص:۱۰۶۰،ص:۱۰۶۴۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص ۷۷۶۔

۶۲۱۴﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلٰى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلٰى قَالَ أَفَلَمْ تَرْضَوْا أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَوَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ ایک موقعہ پر رسول اللہ ﷺ یمنی چمڑے کے خیمے سے پشت لگائے

ہوئے بیٹھے تھے اتنے میں آپ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کیا تم لوگ اس پر خوش ہو کہ تم اہل جنت کے چوتھائی رہو، صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم اہل جنت کے ایک تہائی رہو، صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے مجھے امید ہے کہ تم لوگ (امت مسلمہ) تمام بہشت والوں میں آدھے ہوگے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والذى نفس محمد بيده".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:٩٨٣، مر الحديث ص:٩٦٦۔

٦٢١٥ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ ایک شخص (هو ابو سعيد نفسه یعنی خود ابوسعید ﷺ) نے ایک دوسرے صاحب (قتادہ بن نعمان) کو بار بار قل هو الله احد پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو ابوسعید ﷺ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آنحضور ﷺ سے اس کا ذکر کیا اور گویا کہ وہ صاحب اس سورت کا پڑھنا قلیل درجہ کا سمجھتے تھے (چونکہ چھوٹی سورہ ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ سورہ قرآن مجید کے ایک تہائی کے برابر ہے۔

(لانه قصص واخبار وصفات لله تعالى وسورة الاخلاص متمحضة لله تعالى وصفاته فهى ثلثه فقارئها له ثواب قرأة ثلث القرآن – قس)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والذى نفسى بيده".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:٩٨٣، ومر الحديث ص:٧٥٠، ياتى ص:١٠٩٧۔

افادہ: اس کے لئے نصر الباری جلد دہم ص ۲۹ کی دو حدیثوں کا مطالعہ مفید ہوگا۔

٦٢١٦ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے کہ رکوع اور سجدہ کو پوری طرح ادا کرو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تم رکوع کرتے ہو اور جب تم سجدہ کرتے

ہوتو میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والذي نفسي بيده".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۸۳، مر الحديث ص:۵۹،۱۰۲،۱۰۳۔

تشریح نصر الباری جلد دوم ص۴۴۲ کا مطالعہ کیجئے۔

۶۲۱۷﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے کہ ایک انصاری خاتون نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم لوگ بھی مجھے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز ہو یہ الفاظ آنحضور ﷺ نے تین بار فرمائے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "والذي نفسي بيده".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۸۳، مر الحديث ص:۵۳۴،ص:۷۸۷۔

۳۵۱۰ ﴿بَابٌ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ﴾

بابٌ ، اى هذا بابٌ بالتنوين قوله صلى الله عليه وسلم لا تحلفوا بِآبائكم

اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ

۶۲۱۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عمر بن خطاب ﷛ سے ملے اور وہ سواروں کے ساتھ سفر کر رہے تھے اور اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا سن لو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں باپ دادا کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے جس کو قسم کھانا ہو تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۸۳، مر الحدیث ص:۳۶۸،۵۴۱،۹۰۲۔

۶۲۱۹ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا قَالَ مُجَاهِدٌ أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ يَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عمرؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس بات سے منع کرتا ہے کہ تم اپنے باپ دادا کی قسم کھاؤ حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے ممانعت سنی بخدا کبھی باپ دادا کی قسم نہیں کھائی یاد کر کے (یعنی اپنی طرف سے یاد کر کے غیر اللہ کی قسم نہیں کھائی) نہ نقل کر کے (یعنی کسی نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو میں نے اس کا کلام حکایت کے طور پر بھی نقل نہیں کیا)۔

"قال مجاھد الخ" مجاہدؒ نے سورہ احقاف آیت ۴/ أَوْ أَثَارَةٍ مِّنْ عِلْمٍ کی تفسیر میں کہا اس کے معنی ہیں یا ثر علما کوئی علم کی بات نقل کرتا ہو (چونکہ اس حدیث میں آثِرًا کا لفظ آیا تھا امام بخاریؒ نے اس مناسبت سے اثارۃ کی تفسیر بین کردی اس لئے کہ مادہ ایک ہے)

"تابعہ عقیل الخ" یونس کی متابعت عقیل اور زبیدی اور اسحاق کلبی نے زہری سے کی۔

"وقال ابن عیینۃ" اور سفیان بن عیینہ اور معمر نے زہری سے روایت کی انہوں نے سالم سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انہوں بھی اکرم ﷺ سے سنا کہ آنحضور ﷺ نے عمرؓ کو غیر اللہ کی قسم کھاتے سنا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ .

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۸۳، مر الحدیث ص:۳۶۸،۵۴۱،۹۰۲، یأتی ص۱۱۰۰۔

۶۲۲۰ ﴿حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تحلفوا بآبائکم اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ .

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۹۸۳، مر الحدیث ص:۴۶۸، ۴۱، ۵۴۱، ۹۰۲۔

۶۲۲۱﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ قُمْ فَلَأُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللّٰهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا فَقَالَ إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاللّٰهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.﴾

ترجمہ | زہدم جرمی نے بیان کیا کہ یہ قبیلہ یعنی قبیلہ جرم اور اشعری لوگوں کے درمیان محبت اور اخوت تھی ہم ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کے پاس کھانا لایا گیا اس میں مرغی کا گوشت بھی تھا ان کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک سرخ رنگ کا شخص بھی موجود تھا غالبا وہ موالی میں سے تھا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے کھانے پر بلایا تو اس نے کہا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا تو مجھے گھن (نفرت) آئی پھر میں نے قسم کھالی کہ میں اس کا گوشت نہیں کھاؤں گا (**وفی الترمذی عن قتادة عن زهدم قال دخلت علی ابی موسیٰ وهو یاکل دجاجًا فقال ادن فکل فانی رأیت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یاکله ففیه ان الرجل المبهم هو زهدم نفسه**)

ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اٹھو تو میں اس (قسم کے متعلق) تجھ سے ایک حدیث بیان کروں گا، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ آیا اور ہم نے آنحضور ﷺ سے سواری کا جانور مانگا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا اور نہ میرے پاس کوئی ایسا جانور ہے جو تمہیں سواری کے لئے دے سکوں پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس مال غنیمت کے کچھ اونٹ آئے تو آنحضور ﷺ نے ہمارے متعلق دریافت کیا کہ اشعری جماعت کہاں ہے؟ پھر آنحضور ﷺ نے ہمیں سفید کوہان کے (یعنی عمدہ قسم کے) پانچ اونٹ دینے کا حکم دیا جب ہم (اونٹ لے کر) چلے تو ہم نے

کہا یہ ہم نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ﷺ ہمیں سواری نہیں دے سکتے اور نہ آپ ﷺ کے پاس سواری کے لئے کوئی چیز ہے اور پھر آپ ﷺ نے ہمیں سواری دی ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی قسم سے غافل رکھا (قسم یاد نہیں دلائی) واللہ ہم کبھی (اس طرح سواری لے کر) کامیاب نہیں ہو سکتے چنانچہ ہم آنحضور ﷺ کے پاس واپس آئے اور ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم جب آپ ﷺ کے پاس سواری کے لئے آئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی کہ آپ ہمیں سواری نہیں دے سکیں گے اور نہ اس وقت آپ کے پاس کچھ تھا کہ ہمیں سواری کے لئے دیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں سواری نہیں دی ہے لیکن اللہ نے تمہیں سواری دی ہے اور خدا کی قسم میں تو جب بھی کوئی قسم کھاتا ہوں پھر اس کے خلاف کو اس سے بہتر دیکھتا ہوں تو میں وہی کرتا ہو جو بہتر ہوتا ہے اور قسم کا کفارہ ادا کرتا ہوں۔

مطابقۃ للترجمۃ قال الكرمانى من حيث انه صلى الله عليه وسلم حلف في هذه القصة مرتين اولا عند الغضب ومرة عند الرضا ولم يحلف الا بالله فدل على ان الحلف انما هو بالله على الحالين وستكون لنا عودة ان شاء الله تعالى بعون الله الى بقية مباحث هذا الحديث في كفارات الايمان وغيرها (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۳، تا ص:۹۸۴، ومر الحديث ص:۴۴۲، وفى المغازى ص:۶۲۹، تا ص:۶۳۰، ۶۳۳، ۹۸۰ ياتى ص:۹۸۸، ۹۹۴، ايضا ص:۹۹۴ تا ص:۹۹۵، ۱۰۲۷۔

۳۵۱۱ ﴿بَابٌ لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ﴾

باب ، اى هذا بابٌ يذكر فيه لا يُحْلَف الخ

لات اور عزیٰ اور بتوں کی قسم نہ کھائی جائے

۶۲۲۲ ﴿حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے جس شخص نے قسم کھائی اور اپنی قسم میں کہا لات وعزیٰ کی قسم تو اس کو لا الہ الا اللہ کہنا چاہئے (یعنی تدارک کے لئے کلمہ توحید پڑھ لینا چاہئے) اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے کہ آؤ جوا کھیلیں تو اسے صدقہ کرنا چاہئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة .

تعدد موضعہ| والحدیث ھنا ص:۹۸۴، ومر الحدیث ص:۸۷۱ فی التفسیر وص:۹۰۲،ص:۹۳۲۔
تشریح| مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص ۶۳۱۔

۳۵۱۲ باب من حلف على الشئ وإن لم يحلف

جس نے کسی چیز کے متعلق قسم کھائی اگر چہ قسم کھلائی نہیں گئی

"باب من حلف الخ" جس نے قسم کھائی کسی چیز کے متعلق کہ یہ کرے گا یا قسم کھائی کہ یہ نہیں کرے گا اگر چہ قسم کھلائی نہیں گئی تو کیا حکم ہے؟

تشریح| اگر جائز مقصد ہو تو بلا قسم کھلائے بھی قسم کھانا جائز ہے جیسا کہ گذشتہ روایات سے معلوم ہو چکا۔

اور بعض شافعیہ سے بغیر استحلاف یعنی بن قسم کھلائے قسم کھانے کی جو کراہت منقول ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ جب قسم کھانے میں کوئی مصلحت نہ ہو بلا ضرورت و بے مقصد مکروہ ہے۔

۶۲۲۳﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتِمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.﴾

ترجمہ| حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آنحضور ﷺ اسے پہنتے تھے اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف اندر رکھتے پھر لوگوں نے (صحابہؓ نے) بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں اس کے بعد (ایک دن) آپ ﷺ منبر پر بیٹھے اور انگوٹھی اتار ڈالی اور فرمایا میں یہ انگوٹھی پہنتا تھا اور اس کا نگینہ اندر رکھتا تھا پھر آپ ﷺ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا خدا کی قسم اب میں اسے (سونے کی انگوٹھی) کبھی نہیں پہنوں گا پھر سارے صحابہ نے اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

مطابقتہ للترجمۃ| مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم حلف لا يلبس خاتم الذهب والحال ان احدا ما حلفه على ذلك.

یعنی آنحضور ﷺ نے قسم کھا کر فرمایا کہ اب میں سونے کی انگوٹھی کبھی نہیں پہنوں گا حالانکہ آپ ﷺ کو کسی نے قسم نہیں دی تھی تو بلا استحلاف قسم کھانا ثابت ہوا۔

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۸۴، مر الحديث ص:۱۸۷، ۸۷۲، ۸۷۳، یاتی ص:۱۰۸۴۔

﴿بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ﴾ [۳۵۱۳]

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ.

جس نے دینِ اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائی

مثلاً کہا اگر میں یہ کام کروں تو میں یہودی ہوں یا نصرانی یا کافر ہوں یا مجوسی اور اس نے یہ کام کرلیا تو کیا حکم ہے؟ اقوال مختلف ہیں اصح وصحیح یہ ہے کہ اگر دل میں اس کی حقانیت وعظمت کا یقین نہ ہو تو کافر نہ ہوگا اور اس پر قسم کا کفارہ لازم ہوگا۔

''**وقال النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم الخ**'' اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لات وعزی کی قسم کھائی ہو اسے **لا الٰہ الّا اللّٰہ** کہنا چاہئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کفر کی طرف منسوب نہیں کیا، کافر نہیں فرمایا (معلوم ہوا کہ صرف قسم لغیر اللہ سے کافر نہ ہوگا ہاں اگر اس دین کی حقانیت وعظمت قلب میں ہو تو بلا شبہ کافر ہوگا اور تجدید ایمان ضروری ہوگا)۔

۶۲۲۴﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دین اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائی (مثلاً کہا **ان فعلت کذا فانا یهودی او نصرانی او مجوسی وغیره**)

''**فهو کمال قال**'' تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا (**وهو مبتدأ و کما قال فی موضع الخبر ای فهو کائن کما قال**)

اس **کما قال** سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ کافر ہو جائے گا لیکن پہلے مذکور ہو چکا کہ اگر دل میں اس دین کی عظمت وحقانیت ہوگی تو فوراً وفی الحال کافر ہو جائے گا ورنہ کافر نہ ہوگا اور یہ وعید **کما قال** سے مراد تہدید وتوبیخ ہوگی البتہ قسم کا کفارہ لازم ہوگا عند الجمہور۔

"وقال ومن قتل الخ" فرمایا ﷺ نے جس نے کسی چیز سے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اسے نار دوزخ میں اس چیز سے عذاب دیا جائے گا (مثلاً ہتھیار سے خودکشی کی تو ہتھیار سے سزا ہوگی یا زہر سے تو زہر سے یا پہاڑ سے کود کر تو جہنم میں بھی پہاڑ سے کود کر سزا ہوگی یعنی عذاب بجنس العمل)

"ولعن المومن الخ" اور کسی مومن پر لعنت کرنا قتل مومن جیسا ہے في التحريم او العقاب.

"ومن رمى مؤمنا الخ" اور جس نے کسی مومن پر کفر کی تہمت لگائی یعنی کافر کہا تو وہ قتل مومن کی طرح ہے یعنی آخرت کی سزا میں۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص ۹۸۲، مر الحديث ص: ۱۸۲، ۸۹۳، ۹۰۱۔

﴿باب لا يقول ما شاء الله وشئت وهل يقول أنا بالله ثم بك﴾

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

کوئی یہ نہ کہے جو اللہ چاہے اور تم چاہو

اور کیا یہ کہہ سکتا ہے میں اللہ کی مدد سے (زندہ وغیرہ) ہوں اس کے بعد آپ کی مدد سے؟ (پہلی صورت ممنوع ہے اور دوسری صورت جائز ہے)۔

دونوں صورتوں میں فرق واضح ہے کہ پہلی صورت واو کے ساتھ ہے جو دو مفہوم میں شرکت اور جمع کو چاہتا ہے تو چونکہ پہلی صورت اللہ کے ساتھ غیر کی شرکت بے ادبی ہے اس لئے ممنوع ہے بخلاف دوسری صورت کے کہ اس صورت میں ثم کے ساتھ اور ثم تعقیب مع التراخي کے لئے آتا ہے اس لئے جائز ہے ثم اقتضت سبقية مشية الله على مشية غيره (قس)

"وقال عمرو بن عاصم الخ" (هو شيخ البخاري) حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ نے سنا آپ ﷺ فرمار ہے تھے کہ بنی اسرائیل میں تین شخص تھے (ایک کوڑھی، ایک گنجا، اور ایک اندھا) اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کو آزمانا چاہا اور ایک فرشتہ کو بھیجا چنانچہ فرشتہ ابرص (کوڑھی) کے پاس آیا اور کہا میرے تمام اسباب ووسائل ختم ہو گئے

اب میرے لئے اللہ تعالیٰ کی مدد کے سوا کوئی کفایت (سہارا) نہیں اس کے بعد تیری مدد پھر پوری حدیث بیان کی۔

تشریح پوری حدیث مع ترجمہ کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص ۵۴۲ تا ۵۴۳ وہاں بنی اسرائیل کے تینوں لوگوں کا واقعہ مفصل موجود ہے۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ﴾ ۳۵۱۵

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا قَالَ لَا تُقْسِمْ.

باب: ارشادالٰہی وَاَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ (انعام: ۱۰۹)

یعنی انہوں نے اپنی سخت ترین قسمیں (نہایت پکی قسمیں اللہ کی کھائی ہیں)

''وقال ابن عباس الخ'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ابوبکر ﷜ نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ خواب کی تعبیر میں جو میں نے غلطی کی ہے وہ مجھے بتلا دیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا قسم مت کھا۔

یہ حدیث موصولا پوری تفصیل سے بخاری ص: ۱۰۴۳ میں آئے گی انشاء اللہ۔

۶۲۲۵﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازب ﷜ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں قسم پوری کرنے کا حکم دیا (یعنی قسم دینے والے کی قسم پوری کرنا)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث وجود المقسم فيها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۴ والحديث طرف من حديث تقدم ص:۱۶۶، ۳۳۱، ۷۷۷، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۶۸، ۸۷۰، ۸۷۱، ۹۱۹، ۹۲۱۔

۶۲۲۶﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ بِنْتًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا

فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَجُثُّ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللّٰهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ.

ترجمہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی (حضرت زینبؓ) نے آنحضور ﷺ کو کہلا بھیجا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسامہ بن زید، سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب ؓ تھے کہ میرا لڑکا مرنے کے قریب ہے اس لئے آپ میرے یہاں تشریف لائیں آنحضور ﷺ نے کہلا بھیجا کہ حضور اقدس ﷺ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بیشک سب اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور جو عنایت فرمایا اور ہر چیز کا اس کے پاس وقت مقرر ہے پس تم صبر کرو اور ثواب کی امید رکھو پھر صاحبزادی نے قسم دے کر بلا بھیجا (کہ آپ ضرور تشریف لائیں) تو آنحضور ﷺ (ان کے یہاں جانے کے لئے) اٹھے اور ہم لوگ بھی حضور ﷺ کے ساتھ اٹھے، جب آپ ﷺ ان کے یہاں پہنچ کر بیٹھے تو بچہ کو اٹھا کر آپ ﷺ کے پاس لایا گیا آنحضور ﷺ نے اس کو اپنی گود میں بٹھالیا اور بچہ دم توڑ رہا تھا یہ حال پر ملال دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے (آپ ﷺ رونے لگے) اس پر حضرت سعد بن عبادہ ؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ وہ رحمت وشفقت ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اس کے دل میں رکھتا ہے جس کے دل میں رکھنا چاہتا ہے اور بیشک اللہ ان ہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "تقسم عليه" وهو ايضا يناسب الحديث السابق من حيث ان في كل منهما ابرار المقسم.

یعنی مطابقت یہ ہے کہ اس حدیث میں قسم دینے کا ذکر ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۴، تاص:۹۸۵، مر الحديث ص:۱۷۱،۸۴۴،۹۷۶،۱۰۹۷،۱۱۰۹۔

تشریح "قال سعد ما هذا" استفهام على سبيل الاستفسار، یعنی یہ سوال رونے کی حکمت سمجھنے کے لئے تھا نہ کہ انکار واعتراض۔

باقی تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۵۳۴، تاص:۵۳۵۔

۶۲۲۷ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں (اور اسے جہنم میں جانا ہو) تو آگ صرف قسم پوری کرنے کیلئے اسے چھوتی ہے (یعنی صرف تھوڑی دیر کیلئے دوزخ میں جائیگا)

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فى آخر الحديث.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۸۵، مر الحديث ص:۱۶۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے اور ضرور دیکھئے جلد ۴، ص ۴۴۳، تا ص ۴۴۴۔

۶۲۲۸﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِى غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ.﴾

ترجمہ حضرت حارثہ بن وہبؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہارے لئے اہل جنت کی نشاندہی نہ کردوں؟ (کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق نہ بتادوں؟) ہر کمزور (فقیر) جسے لوگ بھی دنیا میں کمزور وحقیر سمجھتے ہوں (لیکن عنداللہ اس کا مرتبہ یہ ہے کہ) اگر (اللہ کے فضل وکرم پر بھروسہ کر کے) کسی بات پر قسم کھائے تو اللہ اسے ضرور پوری کر دیتا ہے، اور اہل دوزخ ہر موٹا (بھاری جسم والا) جھگڑالو متکبر۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة فى قوله "لو اقسم على الله".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۸۵، مر الحديث ص:۷۳۱، ۸۹۷۔

تحقيق وتشريح جَوَّاظ: بفتح الجيم والواو المشددة وبعد الالف ظاء معجمة الكثير اللحم الغليظ الرقبة المختال فى مشيته- عُتُل: بضم العين المهملة والفوقية وتشديد اللام باقی کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص ۷۰۵۔

﴿بَابٌ إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللّٰهِ أَوْ شَهِدْتُ بِاللّٰهِ﴾ ۳۵۱۶

اگر کسی نے کہا أَشْهَدُ بِاللّٰهِ

یعنی میں اللہ کی گواہی دیتا ہوں یا کہا شهدت بالله میں نے اللہ کی گواہی دی، میں یہ کروں گا تو قسم ہوگی یا نہیں؟

حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک قسم ہوگی خلافا للشوافعؒ۔

۶۲۲۹﴿حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ

الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِيْنَهُ وَيَمِيْنُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کون لوگ بہتر ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا میرے زمانے والے (یعنی صحابہ) پھر جو ان کے قریب ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے قریب ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ایسے لوگ (دنیا میں) آئیں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے (مطلب یہ ہے کہ نہ گواہی میں ان کو باک ہوگا نہ قسم کھانے میں، جلدی کے مارے کبھی گواہی قسم سے پہلے زبان پر آجائے گی اور کبھی قسم پہلے کھائیں گے پھر گواہی دیں گے)۔

"قال إبراهيم الخ" ابراہیم نخعیؒ نے (اسی سند سے) کہا جب ہم بچے تھے (نوعمر تھے) تو ہمارے اساتذہ ہمیں منع کرتے تھے کہ ہم گواہی اور عہد میں قسم کھائیں (یعنی منع کرتے تھے یہ کہنے سے کہ ہم **اشهد بالله** یا **علیّ عهد الله** کہیں تاکہ قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے اور بات بات پر منہ سے قسم نہ نکلے)۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة لا تتاتى الا من قول إبراهيم "وكان اصحابنا الى آخره" لان معنى قوله ان نحلف بالشهادة اشهد بالله ومعنى قوله والعهد على عهد الله.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۸۵، ومر الحديث ص:۳۶۲، ۵۱۵، ص:۹۵۱۔

۳۵۱۷ بَابُ عَهْدِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ عزوجل کا عہد

یعنی جو شخص **علی عهد الله لافعلن كذا** یعنی اللہ کا عہد مجھ پر ہے میں فلاں کام کروں گا کیا حکم ہے؟

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "في قوله بعهد الله فمن حلف بالعهد محنث لزمته كفارة عند مالك والكوفيين واحمد وقال الشافعي لا يكون يمينا الّا ان نواه قاله ابن المنذر. (قس)

خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ صورت میں عندالجمہور (اہل کوفہ، امام مالکؒ اور امام احمدؒ) کے نزدیک قسم ہے توڑنے پر کفارہ لازم ہوگا۔

امام شافعیؒ نے کہا یہ قسم نہیں ہے مگر اگر قسم کی نیت کرلے تو قسم ہے والا فلا۔

۶۲۳۰ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ

عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ یَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ أَخِیهِ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیْقَهُ إِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ قَالَ سُلَیْمَانُ فِیْ حَدِیْثِهٖ فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ فَقَالَ مَا یُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ لِي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا.

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جھوٹی قسم اس مقصد سے کھائی کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال (ناحق) مارلے یا فرمایا اپنے بھائی کا مال (ناحق) مارلے (والشک من الراوی) تو وہ (حشر میں) اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کی إِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ الآیة (آل عمران، ۷۷) بیشک وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی پونجی خریدتے ہیں الآیہ۔

"قال سلیمان الخ" سلیمان اعمش نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ پھر حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے اور پوچھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کررہے تھے؟ لوگوں نے ان سے حدیث بیان کی تو اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت میرے اور میرے ایک ساتھی کے بارے میں نازل ہوئی تھی ایک کنویں کے سلسلے میں ہمارے درمیان جھگڑا تھا۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "بعهد الله".

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۹۸۵، مر الحدیث ص:۳۱۷، ۳۲۶، ۳۴۲، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۶۵۲، یاتی ص:۹۸۷، ۱۰۶۵، ۱۱۰۹۔

۳۵۱۸ ﴿بَابُ الْحَلِفِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهٖ وَكَلِمَاتِهٖ﴾

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهٖ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی صفات اور اس کے کلمات کی قسم کھانے کا بیان

تشریح | ان چیزوں کی قسم کا وہی حکم ہے جو اللہ تعالیٰ کی قسم کا ہے کیونکہ صفات ذات سے جدا نہیں ہیں قسم بعزۃ اللہ جیسے کوئی

شخص یہ کہے وعِزَّۃِ اللّٰہِ لافعلنَّ کذا او لا افعلن کذا وھذا یمین فیہ الکفارۃ (عمدہ).

"وصفاتہ" اللہ کی صفات جیسے خالق، سمیع، بصیر، علیم اور خبیر کی قسم یہ سب یمین ہے قسم ہے حانث ہونے پر کفارہ لازم ہوگا۔

"وکلماتہ" اور اللہ کے کلمات کی قسم جیسے قرآن مجید کی قسم یہ قسم ہے حانث ہونے پر کفارہ لازم ہے۔

"وقال ابن عباس الخ" اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کرتے تھے۔

"اعوذ بعزتك" یا اللہ میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں (اس تعلیق کو امام بخاریؒ نے کتاب التوحید میں وصل کیا ہے ملاحظہ ہو بخاری ص ۱۰۹۸۔)

"وقال ابوھریرہ الخ" اور ابوہریرہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور وہ عرض کرے گا اے میرے رب میرا چہرہ دوزخ سے پھیر دے ہرگز نہیں تیری عزت کی قسم میں اس کے علاوہ اور کوئی درخواست تجھ سے نہیں کروں گا (مرّ سنداً ص: ۹۷۳)

"وقال ابو سعید الخ" اور ابوسعید خدری ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیرے لئے یہ ہے اور اس کے دس گنا۔

"وقال ایوب الخ" اور حضرت ایوب علیہ السلام نے کہا اور تیری عزت کی قسم میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوسکتا ہوں مرالحدیث فی الطہارت ص ۴۲۔ دیکھئے نصر الباری جلد دوم ص ۲۲۷، تا ص ۲۲۸۔

۶۲۳۱﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جہنم مسلسل کہتی رہے گی کہ کیا اور کچھ ہے یہاں تک کہ رب العزت اپنا قدم اس پر رکھ دے گا وہ کہنے لگے گی بس بس (میں بھر گئی) تیری عزت کی قسم اور سمٹ جائے گی۔

"رواہ شعبہ عن قتادۃ" اس حدیث کو شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے یہ امام بخاریؒ نے قتادہ کی تدلیس کا شبہ رفع کرنے کے لئے بیان کیا کیونکہ شعبہ ان ہی شیوخ سے روایت کرتے تھے جن کے سماع کا حال ان پر واضح ہو جاتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "وعزتك".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۹۸۵، مر الحدیث ص: ۷۱۸، ویاتی ص: ۱۱۱۰۔

واخرجہ مسلم فی صفۃ النار والترمذی فی التفسیر والنسائی فی النعوت.

﴿بَابُ[٣٥١٩] قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ﴾

کسی شخص کا اللہ کے بقا کی قسم کھانا

یہ کہنے سے قسم ہوگی یا نہیں حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک قسم منعقد ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے نزدیک شرط ہے۔

"قال ابن عباس" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا لَعَمْرُك بمعنی لَعَيْشُك ہے یعنی لعمرك (بفتح العین) کے معنی ہیں تیری زندگی یعنی بقا کی قسم اس سے قسم منعقد ہوگی لان بقاء الله من صفات ذاته.

٦٢٣٢﴿حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللّٰهُ وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ وَفِيهِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ لَعَمْرُ اللّٰهِ لَنَقْتُلَنَّهُ.﴾

ترجمہ امام زہریؒ نے بیان کیا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ کی حدیث، کے متعلق سنا جب تہمت لگانے والوں نے ان پر تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کو بری قرار دیا تھا اور ہر شخص نے مجھ سے حدیث کا ایک ٹکڑا بیان کیا اور اس میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی (منافق) کے مقابلہ میں مدد چاہی یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر ؓ کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ ؓ سے کہا لعَمْر الله خدا کی قسم ہم ضرور اسے قتل کر دیں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لعمر الله لنقتلنه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:٩٨٥، مر الحديث مفصلا ص:٣٦٣۔

تشریح نصر الباری جلد ہشتم ص ٢٠٢ سے ٢١٢ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ[٣٥٢٠] لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ...﴾

...وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ

اللہ تعالیٰ تمہاری قسموں میں سے لغو قسم پر مواخذہ نہیں کرے گا

البتہ تم سے اس (قسم) پر مواخذہ کریگا جس پر تمہارے دلوں نے قصد کیا ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا بڑا بردبار ہے۔ (سورہ بقرہ: ٢٢٥)

۶۲۴۳﴿حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ قَالَ قَالَتْ أُنْزِلَتْ فِي قَوْلِهِ لَا وَاللَّهِ بَلَى وَاللَّهِ.﴾

ترجمہ عروہ بن زبیرؓ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا آیت لا یواخذکم اللّٰہ باللغو فی ایمانکم میں لغو قسم سے مراد یہ ہے کہ تکیہ کلام کے طور پر جو زبان سے لا واللّٰہ، بلٰی واللّٰہ زبان سے نکل جائے۔

یمین یعنی قسم کی تین قسمیں ہیں

ایک قسم یمین لغو ہے: اس کی تفسیر میں اختلاف ہے امام شافعیؒ کے نزدیک یمین لغو کے معنی یہ ہیں کہ جو قسم انسان کی زبان سے بلا قصد اور ارادہ نکل جائے جیسے عرب میں لا واللّٰہ اور بلٰی واللّٰہ تکیۂ کلام تھا ایسی قسم میں نہ گناہ ہے نہ کفارہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک یمین لغو وہ ہے کہ کسی گذشتہ چیز کو سچ سمجھ کر قسم کھالے اور واقع میں اس کے خلاف ہو لیکن اس نے اپنے گمان میں اس کو سچ سمجھ کر قسم کھائی ایسی قسم میں نہ کفارہ ہے اور نہ کوئی گناہ۔

دوسری قسم یمین غموس ہے: وہ یہ کہ کسی گذری ہوئی بات پر قصداً جھوٹی قسم کھائے۔

امام اعظمؒ کے نزدیک اس قسم کی قسم پر حسب ارشاد باری ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم گناہ ہے جس کا علاج توبہ اور استغفار ہے دنیا میں اس کا کوئی کفارہ نہیں اس لئے کہ کسی گذشتہ امر پر دیدہ و دانستہ قسم کھانا جھوٹ ہے اور جھوٹ بولنے پر گناہ ہوتا ہے کفارہ نہیں۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یمین غموس میں کفارہ واجب ہے۔

تیسری قسم یمین منعقدہ ہے: یعنی آئندہ فعل کے متعلق قصداً قسم کھائے کہ کروں گا یا نہیں کروں گا ایسی قسم کے توڑنے پر بالاتفاق کفارہ واجب ہوتا ہے۔

مزید تفصیل کے لئے کتب فقہ کی مراجعت کی جائے۔

۳۵۲۱

﴿بَابٌ إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ﴾

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ وَقَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ

ای هٰذا بابٌ بالتنوین الخ

جب بھول کر کوئی شخص قسم کے خلاف کرے

یعنی قسم کھانے کے بعد بھولے سے اس کو توڑ ڈالے تو کفارہ لازم ہوگا یا نہیں؟ اور اللّٰہ تعالیٰ کا ارشاد ولیس علیکم جناح الآیۃ (سورہ احزاب ۵) اور تم پر کوئی گناہ نہیں اس بارے میں جس میں تم چوک جاؤ۔ وقال لا تُؤَاخِذْنِي بِمَا

نَسِيتُ (الکہف ۷۳) جو میں بھول گیا اس پر مجھ سے مواخذہ نہ کیجئے۔

۶۲۳۴﴿حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ أَوْ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مرفوعاً روایت ہے یعنی آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے سینوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو یا دل میں جو خطرہ آئے وہ معاف کردیا ہے جب تک (ہاتھ پاؤں سے) اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الوسوسة من متعلقات عمل القلب كالنسيان.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۶ مر الحديث ص:۳۴۳، وياتي ص:۷۹۴۔

تشریح وقال الكرماني وتبعه العيني بالجزم قال: واراد ان الوجود الذهني لا اثر له وانما الاعتبار بالوجود القولي في القوليات والعملي في العمليات (قس) وفي الحديث اشارة الى عظم قدر الامة المحمدية لاجل نبيها لقوله تجاوز لامتي واختصاصها بذلك.

بخاری ص۳۴۳ کی روایت میں بجائے لامتی، عن امتی ہے علامہ عینیؒ کہتے ہیں وهو أوجه (عمده)

۶۲۳۵﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ﴾

ترجمہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ (حجۃ الوداع میں) قربانی کے دن (منیٰ میں) خطبہ فرمارہے تھے کہ ایک صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میں گمان کرتا تھا کہ یہ کام اس کام سے پہلے (یعنی کنکریاں مارنے سے پہلے) کرنا چاہئے (یعنی قربانی) پھر دوسرے صاحب کھڑے ہوئے اور کہنے لگے میں گمان کرتا تھا کہ یہ کام اس سے پہلے کرنا چاہئے (اور میں نے لاعلمی میں ایسا کرلیا) ان تین کاموں کے متعلق (حلق، نحر اور رمی) کے متعلق دونوں نے پوچھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اب کرلو کچھ حرج نہیں ان تینوں کاموں کے متعلق اس روز جو بات آپ ﷺ سے پوچھی گئی آپ ﷺ نے فرمایا اب کرلے کچھ حرج نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان البخارى الحق الحسبان بالنسيان لان كلا منهما من عمل القلب.

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۴۲۶ تا ص ۴۲۷۔

۶۲۳۶﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ قَالَ آخَرُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ لَا حَرَجَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے رمی (کنکریاں مارنے) سے پہلے طواف زیارت کرلیا آنحضور ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، دوسرے صاحب نے کہا میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈالیا آنحضور ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں، تیسرے نے کہا میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی ذبح کرلیا آنحضور ﷺ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة مع انه ليس فيه ذكر اليمين هى بيان رفع القلم عن الناسى والمخطى ونحوهما وعدم الجناح فيه وعدم المؤاخذة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۶ مر الحديث ص:۱۸، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴۔

۶۲۳۷﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِي قَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب (خلاد بن رافع ؓ) مسجد (نبوی) میں آئے اور انہوں نے نماز پڑھی اور رسول اللہ ﷺ مسجد کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے پھر وہ صاحب (حضرت خلاد نماز پڑھ کر) آئے اور آنحضور ﷺ کو سلام کیا آنحضور ﷺ نے (سلام کا جواب دیا اور) اس سے فرمایا واپس جاؤ پھر نماز پڑھو اس لئے کہ تم نے

نماز نہیں پڑھی چنانچہ وہ صاحب لوٹ کر گئے اور انہوں نے پھر اسی طرح نماز پڑھی جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آ کر سلام کیا حضور ﷺ نے اس مرتبہ بھی فرمایا کہ واپس جاؤ اور نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی آخر انہوں نے تیسری مرتبہ میں عرض کیا پھر تو مجھے بتا دیجئے یا رسول اللہ (کہ میں کیسے نماز پڑھوں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لئے اٹھو تو (پہلے اچھی طرح) پورا وضو کرو پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر (اللہ اکبر) کہو پھر قرآن مجید سے جو تم آسانی سے پڑھ سکتے ہو اس کو پڑھو پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع لی حالت میں اطمینان ہو جائے تو پھر اپنا سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے کی حالت میں اطمینان ہو جائے پھر سجدہ سے سر اٹھاؤں یہاں تک کہ اطمینان سے سیدھے بیٹھ جاؤ پھر (دوسرا) سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ کی حالت میں اطمینان ہو جائے پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ قيل لا مطابقة بين هذا الحديث والترجمة وليس فيه ذكر يمين قلت هذا الحديث قد مضى في كتاب الصلوٰة في باب وجوب القرأة للامام والماموم وفيه وقال والذى بعثك بالحق الخ.

یعنی امام بخاریؒ نے اس حدیث سے دوسری حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جو کتاب الصلوٰۃ ص ۱۰۴ پر میں گذری اس میں صاف ہے کہ اس نے عرض کیا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا الخ۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۶ مر الحديث ص:۱۰۴،۱۰۹،۹۲۴۔

تشریح نصر الباری جلد سوم ص ۷۸ تا د یکھئے۔

۶۲۳۸ ﴿حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللَّهِ مَا انْحَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ احد کے دن مشرکین شکست کھا گئے ایسی شکست کہ انہیں بھی احساس ہو گیا (یعنی نمایاں شکست فاش ہوئی) تو ابلیس نے چیخ کر کہا (مسلمانوں سے) اے اللہ کے بندو تم اپنے پیچھے والوں سے بچو یہ سن کر آگے والے مسلمان لوٹ پڑے (انہوں نے پیچھے والوں کو کافر سمجھا حالانکہ مسلمان تھے شیطان مردود نے دھوکا دیا تا کہ مسلمان آپس میں لڑ پڑیں) اور وہ اور پیچھے والے آپس میں لڑ پڑے (تلوار بازی ہونے لگی) اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے دیکھا کہ ان کے والد یمان ؓ ہیں (جنہیں مسلمان کافر سمجھ کر مار رہے ہیں) تو حذیفہ ؓ نے کہا یہ تو میرے

والد ہیں، میرے والد، حضرت عائشہؓ نے بیان کیا واللہ مسلمان باز نہیں آئے یہاں تک ان کو قتل کر دیا پھر حذیفہ ؓ نے کہا اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے، عروہ نے بیان کیا خدا کی قسم حضرت حذیفہ ؓ میں ہمیشہ رہی بقیہ نیکی (یعنی اپنے باپ کے قاتل مسلمانوں کے لئے دعاء مغفرت کرتے رہے) یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبى صلى الله عليه وسلم لم ينكر على الذين قتلوا والد حذيفة لجهلهم فجعل الجهل هنا كالنسيان فبهذا الوجه دخل الحديث فى الباب مع ان فيه اليمين وهو "فوالله".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۶ مر الحديث ص:۴۶۴، ۵۳۹، ۵۸۱، يأتى ص:۱۰۱۷۔

۶۲۳۹ ﴿حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے روزے کی حالت میں بھول کر کھا لیا تو وہ اپنا روزہ پورا کر لے کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ناسيا بمجرد ذكره من غير قيد بشئ من اليمين او غيرها (عمده)

یعنی جب بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو اسی قیاس پر بھول کر قسم کے خلاف کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۶، مر الحديث ص:۲۵۹۔

تشریح | مسئلہ یہی ہے کہ اگر بھول کر کھا پی لیا تو روزہ ہو جائے گا اس پر قضا لازم نہیں۔

۶۲۴۰ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضَى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن بحینہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے (قعدہ اولیٰ) سے پہلے کھڑے ہو گئے اور اپنی نماز کو جاری رکھا جب آپ ﷺ نے نماز پوری کر لی تو لوگوں نے آپ ﷺ کے سلام کا انتظار کیا پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور سجدہ (سہو) کیا سلام پھیرنے سے پہلے اس کے بعد آپ ﷺ نے سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر سجدہ سے سر اٹھایا اور سلام پھیرا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه ترك القعدة الاولى ناسيا فيدخل فى الباب من هذه الحيثية.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۶، تاص:۹۸۷، مر الحديث ص:۱۱۴، ۱۱۵، ۱۶۳، و۱۶۴۔

تشریح | نصر الباری جلد چہارم ص ۳۰ / کا مقصد و مذاہب ائمہ مع تشریح کا مطالعہ کیجئے۔

۶۲۴۱ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا قَالَ مَنْصُورٌ لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ظہر کی نماز پڑھائی اور آپ ﷺ نے اس نماز میں کوئی چیز زیادہ کردی یا کم کردی منصور نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ شک (کہ نماز میں کمی ہوئی یا زیادتی) ابراہیم نخعی کو ہوا یا علقمہ کو؟ (وجزم فى رواية جرير عن منصور المذكورة فى ابواب القبلة بان ابراهيم هو الذى تردد ولفظه قال قال إبراهيم لا ادرى زاد اونقص - دیکھو بخاری ص:۵۸) بیان کیا کہ آنحضور ﷺ سے کہا گیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے دریافت کیا وہ کیا؟ صحابہ نے عرض کیا آپ نے اس اس طرح نماز پڑھی (یعنی اتنی رکعتیں پڑھیں) ابن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ دو سجدے (سہو کے) کئے پھر فرمایا یہ دو سجدے اس شخص کے لئے ہیں جو نہیں جانتا ہے کہ اپنی نماز میں اضافہ کردیا ہے یا کمی کی ہے اسے چاہئے کہ صحیح بات تک پہونچنے کے لئے تحری کرے (ذہن پر زور ڈالے اور جو باقی رہ گیا ہو اسے پورا کرے پھر دو سجدے (سہو کے) کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ام نسيت" ولكن بالتعسف والاحسن ان يقال ذكر هذا الحديث بطريق الاستطراد للحديث السابق (عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۷، ومر الحديث ص:۵۸ ياتى ص:۱۰۷۷۔

تشریح | اس کے لئے نصر الباری جلد دوم ص ۴۲۵ کا مطالعہ کیجئے۔

۶۲۴۲ ﴿حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا قَالَ كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا.﴾

ترجمہ | سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا (کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ وہ موسیٰ جو خضر علیہ السلام کے پاس گئے تھے وہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل والے نہ تھے بلکہ وہ دوسرے موسیٰ تھے یہ سن کر) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آیت لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا کے متعلق فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کا پہلا اعتراض بھول سے تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في مجرد ذكر النسيان من غير قيده بشي.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص ۹۸۷، ومر الحديث ص: ۱۷، مفصلا ص: ۲۳، ۳۰۲، ۳۷۷، ۴۶۳، ۴۸۲، تا ص ۴۸۳ مفصلا ص: ۶۸۷، تا ۶۸۸، ۶۸۸، ۶۹۰، یاتی ص: ۱۱۱۴۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص ۵۱۴، تا ص ۵۱۸۔

۶۲۴۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدِي عَنَاقٌ جَذَعٌ عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | "قال ابو عبد الله" امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ محمد بن بشار نے مجھے لکھا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عون نے بیان کیا کہ شعبی نے کہا کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور ان کے یہاں ان کے مہمان آئے ہوئے تھے انہوں نے (بقرعید کے دن) اپنے گھر والوں سے کہا کہ (عید کی نماز پڑھ کر) لوٹنے سے پہلے قربانی کرلیں تاکہ ان کے مہمان کھالیں چنانچہ انہوں نے نماز سے پہلے جانور ذبح کرلیا پھر نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ دوبارہ ذبح کریں اس پر براء رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جو ایک سال سے کم عمر کا ہے دودھ کا بچہ ہے مگر وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے (بہت فربہ عمدہ ہے)

"فکان ابن عون" ابن عون راوی شعبی سے یہ حدیث نقل کرکے یہاں پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد بن سیرین سے بھی ایسی ہی حدیث نقل کرتے تھے اور اس جگہ ٹھہر جاتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نہیں جانتا کہ یہ رخصت (جو حضور اکرم ﷺ نے

عناق جذع کے قربانی کی اجازت براء ﷺ کو دی) دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے یا نہیں (یعنی صرف براء ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے)

"رواہ ایوب" ایوب سختیانی نے بھی اس حدیث کو محمد بن سیرین ﷺ سے نقل کیا انہوں نے انس سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں فإن قلت ما وجہ مناسبتہ للترجمۃ قلت الجاھل بوقت الذّبح کالناسی لہ (الکواکب).

یعنی آپ ﷺ نے حضرت براء ﷺ کو جہالت کی وجہ سے معذور رکھا کیوں کہ ان کو قربانی کا صحیح وقت معلوم نہ تھا۔

اشکال: اکثر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت براء ﷺ کے ماموں ابو بردہ بن نیار پر گذرا تھا۔

جواب: ممکن ہے کہ یہ دوسرا واقعہ ہو۔ ۲ ہوسکتا ہے کہ راوی سے سہو ہوگیا اور ابو بردہ کے بجائے براء ﷺ کا نام ذکر کردیا۔ ۳ علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابو بردۃ ھو خالہ وکانوا اھل بیت واحد فتارۃ نسب الی نفسہ واخری الی خالہ (الکواکب)

۶۲۴۴ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ حضرت جندب بن عبداللہ ﷺ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا آنحضور ﷺ نے (پہلے) عید کی نماز پڑھ لی پھر خطبہ سنایا اور فرمایا جس نے ذبح کرلیا (یعنی نماز بقر عید سے پہلے جس نے قربانی کرلی) اسے چاہئے کہ اس کے بدلے دوسرا جانور ذبح کرے (کیونکہ وہ قربانی نہیں ہوئی) اور جس نے (نماز سے پہلے) ذبح نہیں کیا ہے وہ اب (نماز کے بعد) اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ ، وقال الکرمانی مناسبۃ حدیث البراء وجندب للترجمۃ الاشارۃ الی التسویۃ بین الجاھل بالحکم والناسی فی وقت الذبح (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۹۸۷ مر الحدیث ص:۱۳۴، ص:۸۲۷، ۸۳۴، یاتی ص:۱۱۱۱۔

۳۵۲۲
﴿بَابُ الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ﴾

وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ دَخَلًا مَكْرًا وَخِيَانَةً.

یمین غموس کا بیان

"ولا تتَّخِذُوا أَیْمَانَکُمُ الآیه" (سورہ نحل ۹۴) اور تم اپنی قسموں کو باہمی فساد کا ذریعہ نہ بناؤ کہ کہیں (کسی اور کا) قدم جمنے کے بعد نہ پھسل جائے (یعنی قسموں اور عہدوں کو نہ توڑو کہیں دوسرے تمہاری تقلید کریں اور عہد شکنی کرنے لگیں) اور تم کو تکلیف بھگتنا پڑے بہ سبب اس کے کہ تم دوسروں کے لئے راہ خدا سے مانع ہوئے (کیونکہ وفاء عہد راہ خدا ہے تم اس کو توڑنے کے سبب بن گئے) اور تم ہی کو بڑا عذاب ہوگا۔

دخل کے معنی مکر یعنی مخفی عداوت اور خیانت کے ہیں۔

۶۲۴۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِیَّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَبَائِرُ الْإِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْیَمِینُ الْغَمُوسُ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں، اللہ کے ساتھ شرک کرنا، اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور ناحق قتل کرنا اور قصداً جھوٹی قسم کھانا۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۸۷ یاتی الحدیث ص:۱۰۱۵،۱۰۲۲۔

﴿بَابٌ [۳۵۲۳] قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی إِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَأَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلاً...﴾

...أُولٰئِکَ لَا خَلَاقَ لَھُمْ فِی الْآخِرَةِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ وَلَا یَنْظُرُ إِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ أَلِیْمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِکْرُهُ وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰہَ عُرْضَةً لِأَیْمَانِکُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوا بَیْنَ النَّاسِ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِکْرُهُ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَھْدِ اللّٰہِ ثَمَنًا قَلِیْلًا إِنَّمَا عِنْدَ اللّٰہِ ھُوَ خَیْرٌ لَکُمْ إِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ وَأَوْفُوا بِعَھْدِ اللّٰہِ إِذَا عَاھَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَیْمَانَ بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰہَ عَلَیْکُمْ کَفِیْلًا.

ارشادالٰہی: بیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو قلیل قیمت پر بیچ ڈالتے ہیں

(یعنی کسی دنیوی طمع میں آکر ان پابندیوں کو توڑ رہے ہیں) یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور اللہ قیامت کے دن نہ ان سے بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے تو دردناک

عذاب ہے۔(آل عمران:۷۷)

"وقولِه جَلَّ ذِکرہ" اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَلَا تَجعَلُوا اللّٰهَ عُرضَۃً الآیۃ (البقرہ۲۲۴) اوراللہ کے نام کو اپنی قسموں سے اپنی نیکی کے اوراپنے تقویٰ کے اوراپنی اصلاح خلق کے کاموں کے حق میں حجاب نہ بنالو(یعنی کسی اچھے کام نہ کرنے پرخدا کی قسم کھا بیٹھے مثلاً ماں باپ سے نہ بولوں گا یافقیر کو کچھ نہ دوں گا یاباہم کسی میں مصالحت نہ کراؤں گا ایسی قسموں میں خدا کے نام کو برے کاموں کے لئے ذریعہ بنانا ہوا سوایسا ہرگزمت کرو اور اگرکسی نے ایسی قسم کھائی تو اس کا توڑنا اورکفارہ دیناواجب ہے)اوراللہ بڑا سننے والا اور بڑا جاننے والا ہے۔

"وقوله جل ذکرہ" وَلَا تَشتَرُوا بِعَهدِاللّٰهِ الآیۃ (سورۂ نحل ۹۵) اوراللہ تعالیٰ کا ارشاد: اوراللہ کے عہد کو (دنیا کے) تھوڑے سے نفع کے عوض نہ بیچ ڈالو بیشک اللہ کے پاس جوکچھ ہے وہ تمہارے حق میں کہیں بہتر ہے اگرتم علم (صحیح) رکھتے ہو۔

"وَأَوفُوا بِعَهدِاللّٰهِ الآیۃ" (سورۂ نحل ۹۱۔) اور پوراکرو اللہ کے عہد کو جب تم عہد کرچکے ہو اور قسموں کو بعد اس کے استحکام کے مت توڑو درانحالیکہ تم اللہ کو اپنے اوپر کفیل بناچکے ہو۔

۶۲۴۶﴿حَدَّثَنَا مُوْسٰی بْنُ إِسْمَاعِیْلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَۃَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِی وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ یَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِیقَ ذٰلِكَ إِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا إِلٰی آخِرِ الْآیَۃِ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَیْسٍ فَقَالَ مَا حَدَّثَکُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالُوا کَذَا وَکَذَا قَالَ فِیَّ أُنْزِلَتْ کَانَتْ لِی بِئْرٌ فِی أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِی فَأَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَیِّنَتُكَ أَوْ یَمِیْنُهُ قُلْتُ إِذًا یَحْلِفُ عَلَیْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنِ صَبْرٍ وَهُوَ فِیْهَا فَاجِرٌ یَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِیَ اللّٰهَ یَوْمَ وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جوشخص حاکم کے قسم کھلانے پر(جھوٹی) قسم کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال مارلے تو وہ اللہ سے (قیامت کے دن) اس حالت میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل کی إنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُون الآیۃ (آل عمران ۷۷) بیشک جولوگ اللہ کے عہد اوراپنی قسموں کے عوض تھوڑی پونجی خریدتے ہیں الیٰ آخرالآیۃ، پھر اشعث بن قیس آئے اور کہا ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعودؓ تم لوگوں سے کیا حدیث بیان کرتے ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا ایسی ایسی، اشعث نے کہا یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی میرا ایک کنواں میرے ایک چچازاد بھائی کی زمین میں تھا(ہمارے درمیان جھگڑا

ہوگیا) تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا بیّنہ لاؤ یعنی گواہ لاؤ ورنہ مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ ہوگا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو یہ قسم کھالے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص حاکم کے قسم کھلانے پر جھوٹی قسم کھائے کہ کسی مسلمان کا مال مارلے تو قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة التي هي الآية الاولٰى ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۷ ومر الحديث ص:۳۱۷، ۳۲۶، ۳۴۲، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۶۵۲، ۹۸۵، یاتی ص:۱۰۶۵، ۱۱۰۹۔

﴿بَابُ الْيَمِيْنِ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ﴾ ۳۵۲۴

اس چیز کی قسم کھانا جس کا مالک ابھی نہ ہو اور گناہ کے لئے اور غصے میں قسم کھانا

یعنی یہ باب تین مسائل پر مشتمل ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں فذكر ثلاثة احاديث لكل واحد من هذه الثلاثة حديثا على الترتيب يفهم حكم كل واحد من كل واحد من الاحاديث الثلاثة (عمده)

۶۲۴۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ انْطَلِقْ إِلٰى أَصْحَابِكَ فَقُلْ إِنَّ اللّٰهَ أَوْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میرے ساتھیوں نے مجھ کو نبی اکرم ﷺ کے پاس سواریاں مانگنے کے لئے بھیجا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا اور میں جس وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس وقت آپ ﷺ غصہ میں تھے (میں واپس لوٹ آیا اور طلب پر) پھر دوبارہ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور ﷺ نے فرمایا اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ اللہ نے یا اللہ کے رسول نے تمہیں سواری کے لئے (یہ اونٹ) تم کو دیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الاول للترجمة وهو اليمين فيما لا يملك وهذا الحديث بعين هذا الاسناد مر في اول باب غزوة تبوك.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۸۸ مر الحديث ص:۴۴۲ تا ۴۴۳، ۶۲۹ تا ۶۳۰ مفصلا ص:۶۳۳، ۸۲۹، ۹۸۰، ۹۸۳، یاتی ص:۱۱۲۷۔

۶۶۴۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللَّهُ مِمَّا قَالُوا كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى الْآيَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا.﴾

ترجمہ امام زہری نے بیان کیا کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن المسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے سنا نبی اکرم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ کی حدیث کے متعلق جب اہل الافک یعنی تہمت لگانے والوں نے تہمت لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کو اس تہمت سے بری قرار دیا تھا، سب نے (یعنی مذکورہ چاروں حضرات نے) عائشہؓ کی حدیث کا ایک حصہ مجھ سے بیان کیا (حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ) پھر اللہ تعالیٰ نے (سورہ نور کی) یہ آیت نازل کی "إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الآية" دس آیات تک سب کی سب میری برأت یعنی پاکدامنی میں، نازل ہوئی تھیں پھر ابوبکر صدیقؓ نے جو مسطحؓ کے ساتھ قرابت کی وجہ سے ان کا خرچ برداشت کرتے تھے کہا "خدا کی قسم اب مسطح پر کبھی کچھ نہیں خرچ کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہؓ پر جھوٹی تہمت لگائی" اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ والسعة أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى الآية.

ابوبکر صدیقؓ نے اس پر کہا "کیوں نہیں خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ میری مغفرت کردے۔" چنانچہ ابوبکرؓ نے پھر وہ خرچ مسطح کو دینا شروع کردیا جو پہلے اس پر خرچ کرتے تھے اور فرمایا کہ واللہ میں اب اسے کبھی نہیں روکونگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة في قوله "والله لا انفق على مسطح شيئًا ابدا" وهو مطابق لترك اليمين في المعصية الخ.

یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک نیکی کی بات پر یعنی ایک عزیز سے نیک سلوک کے ترک پر قسم کھائی تھی تو اس قسم کے توڑنے کا حکم ہوا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۸، ومر الحديث ص:۵۹۳، ۶۷۹۔

قوله ح وحدثنا حجاج الخ ص:۳۵۳،۳۵۹،۶۷۹ وغیرہ۔

تشریح مفصل ومکمل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص ۲۰۶ سے۔

۶۲۴۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا.﴾

ترجمہ زہدم بن مضرب جرمی نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری ﷺ کے پاس تھے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند ساتھیوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں جس وقت حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ ﷺ غصہ میں تھے پھر ہم نے آپ ﷺ سے سواری کا جانور مانگا تو آپ ﷺ نے قسم کھالی کہ ہمیں سواری نہیں دے سکتے اس کے بعد فرمایا واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جس بات پر قسم کھالوں گا اس کے خلاف کو بہتر دیکھوں گا تو میں وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور قسم توڑ دوں گا (پھر کفارہ ادا کروں گا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثالث من الترجمة في قوله "فوافقته وهو غضبان فاستحملناه فحلف ان لا يحملنا".

یعنی یمین فی الغضب ثابت ہوا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۸ ومر الحديث ص:۴۴۲،۶۲۹، وغیرہ۔

﴿بَابٌ ۳۵۲۵ إِذَا قَالَ وَاللّٰهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ...﴾

...أَوْ كَبَّرَ أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوَى لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

جب کسی شخص نے کہا (یعنی اس طرح قسم کھائی کہ) خدا کی قسم میں آج کلام نہیں کروں گا

پھر اس نے نماز پڑھی یا قرآن مجید کی تلاوت کی یا سبحان اللہ کہا یا اللہ اکبر کہا یا الحمد للہ کہا یا لا إله الا اللہ کہا تو حکم اس کی نیت کے موافق ہوگا۔

تشریح علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: قوله فهو علی نيته يعنی ان قصد بالكلام ما هو كلام عرفا لا يحنث بهذه الاذكار والقراة والصلاة وان قصد الاعم يحنث بها قاله الكرمانی.

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: وقال اصحابنا حلف ان لا يتكلم فقرأ القرآن فی صلاته او سبّح لم يحنث وان قرأ فی غير الصلاة يحنث (عمده)

"وقال النبی صلی اللّٰهُ عليه وسلم أفضَلُ الكلامِ أربَعٌ سُبْحَانَ اللّٰه والحَمْدُ للّٰهِ وَلَا إلٰهَ إلّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكبرُ"، امام بخاریؒ کی غرض یہ ہے کہ یہ سب داخل کلام ہیں اس لئے قسم کھانے والا حانث ہو جائے گا۔

"وقال ابو سفيان كتبَ النبیُّ صلی اللّٰه عليه وسلم إلی هِرَقْلَ تعَالَوا إلٰی كَلِمَةٍ الخ" اور ابو سفیانؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہرقل کو لکھا تھا آجاؤ اس کلمہ کی طرف جو ہمارے درمیان اور تمہارے درمیان مشترک ہے۔

اس میں کلمہ سے مراد کلام ہے جیسے کلمہ توحید۔

"وقال مجاهد الخ" اور مجاہدؒ نے کہا كلمة التقوىٰ لا اله إلّا اللّٰه ہے یعنی لا اله الا اللّٰه اگرچہ پورا کلام ہے مگر اس پر کلمہ کا اطلاق کیا گیا ہے۔

۶۲۵۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَاءَ هُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ لَا إلٰهَ إلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ سعید بن میب کے والد مسیب بن حزنؓ نے بیان کیا کہ جب ابو طالب کی موت کا وقت قریب ہوا تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آپ کہہ دیجئے کہ لا إلٰه الّا اللّٰه تو میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لئے گفتگو کرلوں گا۔

یعنی آپ کی نجات کے لئے سفارش کردں گا۔

تشریح آپ ﷺ نے فرمایا قل لا اله الا اللّٰه كلمةً ای هی كلمةٌ تو یہاں پورے کلام پر لفظ کلمہ کا اطلاق کیا گیا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۸ مر الحديث ص:۱۸۱، ۵۴۸، ۶۷۵، ۷۰۲۔

۶۲۵۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو کلمے ہیں جو زبان پر دونوں کلمے ہلکے ہیں

لیکن میزان میں (قیامت کے روز) بھاری اور خدائے رحمان کے نزدیک محبوب ہیں (یعنی ان دوکلموں کے پڑھنے والے عنداللہ محبوب ہیں) ایک کلمہ سبحان اللہ وبحمدہ ہے اور دوسرا کلمہ سبحان اللہ العظیم ہے۔

تشریح مقصد وہی ہے جو گذرا کہ کلمہ بول کر کلام مراد لیا گیا ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۹۸۸، مر الحدیث ص:۹۴۸، یاتی ص:۱۱۲۸۔

اس کی پوری تشریح مفصل آئے گی انشاء اللہ بخاری کی آخری حدیث ص ۱۱۲۸ میں۔

۶۲۵۲﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کلمہ (ایک کلام) فرمایا اور میں نے (آنحضور ﷺ کے کلام سے استنباط کر کے) دوسرا کلمہ کہا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہوگا وہ جہنم میں داخل کیا جائے گا، اور میں نے دوسری بات کہی کہ جو شخص اس حال میں مرجائے گا کہ اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراتا ہوگا وہ جنت میں جائے گا۔

تشریح هو ايضا مثل ما قبله من اطلاق الكلمة على الكلام. یعنی مثل سابق یہاں بھی کلمہ سے مراد کلام ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۹۸۸ تا ص:۹۸۹، مر الحدیث ص:۱۶۵، ۶۴۲۔

اشکال وجواب : مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد چہارم ص ۴۳۳۔

﴿بَابُ (۳۵۲۶) مَنْ حَلَفَ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ﴾

جس نے قسم کھائی کہ اپنی بیوی کے پاس (یا اور کسی کے پاس) ایک مہینے تک نہیں جاؤں گا

اور (اتفاق سے) مہینہ انتیس دن کا ہوا، تو کیا حکم ہے؟ اگر قسم کھانے والا انتیس دن پورا کرنے کے بعد بیوی کے پاس چلا گیا تو بالاتفاق حانث نہیں ہوگا۔ مگر یہ اس صورت میں ہے کہ مہینے کی پہلی تاریخ میں قسم کھائی تھی لیکن اگر مہینے کے درمیان میں قسم کھائے تو عندالجمہور تیس دن پورے کرنے پڑینگے (عمدہ)

۶۲۵۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتْ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ

فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوْا يَا رَسُولَ اللّٰهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ. ﴾

ترجمہ حضرت انس ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے (ایک مہینہ کا) ایلا کیا (یعنی ایک مہینہ تک اپنی ازوج کے پاس نہ جانے کی قسم کھالی) اور آنحضور ﷺ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی چنانچہ آنحضور ﷺ اپنے بالا خانہ میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے پھر وہاں سے اترے تو لوگوں نے کہا یارسول اللہ آپ نے ایک مہینے کی قسم کھائی تھی اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا بلاشبہ مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (یعنی یہ مہینہ انتیس دن کا ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۹۔

﴿ بَابٌ ۳۵۲۷ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا... ﴾

... لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَيْسَتْ هٰذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ

اى هٰذا بابٌ بالتنوين يذكر فيه إِنْ حَلَفَ الخ

اگر کسی نے قسم کھائی کہ نبیذ نہیں پیوں گا پھر اس نے طلاء، یا شکر یا عصیر پیا تو وہ حانث نہیں ہوگا

بعض لوگوں کے قول کے مطابق حانث نہیں ہوگا (یعنی قسم نہیں ٹوٹے گی) اس لئے کہ ان بعض الناس کے نزدیک یہ نبیذ نہیں ہے اور ان کا پینا حرام ہے۔

۶۲۵۴ ﴿حَدَّثَنِي عَلِيٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْهُ قَالَ أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ. ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدی ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ابو اُسید ﷺ نے نکاح کیا اور نبی اکرم ﷺ کو اپنی شادی کے موقع پر دعوت دی اور دلہن (ابو اسید کی بیوی) ہی اس روز ان کی خادمہ تھیں (یعنی سارا کام ضیافت کا انتظام کررہی تھیں) پھر حضرت سہل ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے اس دلہن (ام اسید ﷺ) نے آنحضور ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ پھر کہا کہ رات میں اس خادمہ (دلہن) نے آنحضور ﷺ کے لئے پتھر کے ایک بڑے پیالے میں کھجوریں بھگودیں اور صبح کے وقت آنحضور ﷺ کو یہی شربت پلایا۔

مطابقتہ للترجمۃ قال الکرمانی مناسبۃ الحدیث للباب مفہوم نبیذ اذ المتبادر الی الذہن منہ ان العروس المذکورۃ فیہ سقت المتخذ من التمر (عمدہ)

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۹۸۹، ومر الحدیث ص:۷۷۸، ۷۷۸ تا ۷۷۹، ۷۷۹، ۸۳۷، ۸۳۸۔

تشریح نبیذ: وہ شربت ہے جو کھجور، منقی وغیرہ سے بنایا جائے کھجور وغیرہ اتنی دیر پانی میں چھوڑ دی جائے کہ اس کا ذائقہ اور مٹھاس پانی میں آجائے اور نشہ نہ پیدا ہو یہ نبیذ بالاتفاق حلال ہے خود آنحضور ﷺ سے پینا ثابت ہے جیسا کہ حدیث الباب سے ظاہر ہے۔

طلاء: بکسر الطاء المھملۃ والمد انگور کا شیرہ جب پکایا جائے یہاں تک کہ دو تہائی سے کم اڑ جائے کما فی حاشیۃ اللامع والصواب ما تقدم فی الاشربۃ حتی یذھب اقل من ثلثیہ ج:۳، ص:۳۶۸، اور علامہ عینیؒ فرماتے ہیں وقال اصحابنا الطلاء الذی یذھب ثلثہ (عمدہ پاکستانی ۲۲/۲۰۰) (قس ۱۴/۱۱۱)۔

سکرا: بفتحتین وھو نقیع الرطب (عمدہ) وقال الکرمانی السکر بفتحتین نبذ یتخذ من التمر (الکواکب) او عصیرا ما عصر من العنب (قس) یعنی عصیر کہتے ہیں انگور کے شیرہ کو جو انگور سے نچوڑا جائے۔

امام بخاریؒ کا مقصد "لم یحنث فی قول بعض الناس الخ" سے امام بخاریؒ کا مقصد کیا ہے؟ صحیح تر قول یہ ہے کہ بعض الناس سے مراد حنفیہ ہیں علامہ عینیؒ کہتے ہیں کہ امام بخاری نے یہ قول "لم یحنث" امام اعظمؒ کی طرف منسوب کر دیا لیکن اس کے صحیح ہونے کے لئے دلیل چاہئے۔ ولو سلمنا تو امام بخاریؒ کا مقصد حنفیہ کی تصویب و تائید ہے کہ جو شخص نبیذ نہ پینے کی قسم کھائے تو طلاء یا سکر یا عصیر پینے سے حانث نہیں ہوگا کیونکہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں، نیز نبیذ تو دراصل کھجور یا انگور کا شربت ہے جو حلال ہے اور پینا جائز ہے آنحضور ﷺ سے پینا ثابت ہے بخلاف طلاء اور سکر کے یہ اشیاء ثلاثہ حلال و جائز نہیں ہیں اس لئے یہ تو چیز ہی الگ ہے اس لئے طلاء، یا سکر یا عصیر پینے سے حانث نہ ہوگا۔

اسی کو امام بخاریؒ کہتے ہیں "لم یحنث فی قول بعض الناس" وجہ یہ بتائی کہ بعض الناس کے نزدیک یہ تینوں نبیذ نہیں ہیں۔

لیکن ابن بطال وغیرہ نے کہا ہے کہ اس سے امام بخاریؒ کا مقصد حنفیہ کا رد ہے مزید تفصیل کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔ واللہ اعلم

۶۲۵۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَنًّا.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہؓ نے بیان کیا کہ ہماری ایک بکری مرگئی تو ہم نے اس کے چمڑے کی دباغت کرلی پھر ہم اس میں ہمیشہ نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ پرانی مشک ہوگئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ما زلنا ننبذ فيه".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۹، والحديث من افراده (قس)

تشریح اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مردار جانور کا چمڑا دباغت کے بعد پاک ہوجاتا ہے اور اس کا استعمال جائز ہے، دباغت کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ اسے پکایا جائے بلکہ دھوپ میں پورے طور پر سکھا دینے سے بھی چمڑا پاک ہوجاتا ہے۔

﴿ بَابٌ ۳۵۲۸ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدْمِ ﴾

ای هذا بابٌ بالتنوين اذا حلف الخ

اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ سالن نہیں کھائے گا پھر اس نے روٹی کھجور کے ساتھ کھائی

یا کسی اور سالن کے طور استعمال ہونے والی چیز کھائی تو کیا حکم ہے؟ حانث ہوگا یا نہیں؟

تشریح مسئلہ مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے امام بخاریؒ نے کوئی صاف حکم نہیں بیان فرمایا لیکن باب کے تحت جو حدیث لائے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ کھجور سالن نہیں ہے جیسا کہ حدیث پاک کے ترجمہ سے معلوم ہوگا۔

۶۲۵۶﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهٰذَا.﴾

ترجمہ عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آل محمد ﷺ کبھی متواتر تین دن تک سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی نہیں کھا سکے یہاں تک کہ آنحضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے جا ملے، اور ابن کثیر (محمد بن کثیر شیخ بخاریؒ) نے کہا ہم سے سفیان ثوریؒ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عابس نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے پھر یہی حدیث بیان کی۔

تشریح اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ عابس بن ربیعہ کا سماع حضرت عائشہؓ سے ثابت ہوجائے کیونکہ روایت عن عن کے ساتھ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ کرمانیؒ کہتے ہیں "وجہ المناسبة ان التمر لما كان موجودا عندهم وهو غالب اقواتهم و كانوا شباعى منه علم ان اكل الخبز به ليس ائتداما (فتح)

مقصد مقصد یہ ہے کہ کھجور سالن نہیں ہے کیونکہ کھجور تو ہر وقت آنحضور ﷺ کے گھر موجود رہتی تھی اور حضرت عائشہؓ کا سالن کھانے کی نفی کرنا بتلاتا ہے کہ کھجور سالن نہیں ہے یہی ائمہ اربعہ کا قول ہے کہ کھجور ادام یعنی سالن نہیں ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۹ ومر الحديث ص:۸۱۶،۸۱۸۔

۶۲۵۷ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ قَالَ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷺ نے بیان کیا کہ حضرت ابوطلحہ ﷺ نے (اپنی بیوی) ام سلیمؓ سے کہا میں نے (آج) رسول اللہ ﷺ کی آواز میں ناتوانی (کمزوری) پائی، میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ فاقہ سے ہیں کیا تمہارے پاس کچھ (کھانا) ہے ام سلیمؓ نے کہا ہاں ہے چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں پھر اپنی اوڑھنی نکالی اور اس کے ایک حصے میں روٹیوں کو لپیٹ کر (میرے ہاتھ میں دے کر) مجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا چنانچہ میں لے کر گیا تو میں نے دیکھا کہ

رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے سامنے کچھ لوگ ہیں میں ان کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جو حضور ﷺ کے ساتھ تھے (یعنی آپ ﷺ نے حاضرین مجلس سے فرمایا) اٹھو اور چلو (آپ ﷺ تشریف لے چلے) اور میں ان سب سے آگے چلا یہاں تک کہ میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا اور میں نے ان کو اطلاع دیدی (کہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جماعت آرہی ہے) تو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم (میری والدہ) سے کہا کہ اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ تو بہت سے لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے کہ ان سب کو کھلا سکیں، ام سلیمؓ نے کہا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ علم ہے پھر ابوطلحہ باہر نکلے اور رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی پھر رسول اللہ ﷺ آئے یہاں تک کہ اندر آ گئے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہے میرے پاس لے آؤ چنانچہ ام سلیم ان روٹیوں کو لے کر آئیں پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ان روٹیوں کو چورا کر دیا گیا اور ام سلیم نے اپنی ایک کپی (گھی کا ڈبہ) نچوڑا اور اس کا سالن بنایا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اس پر دعا کی جو کچھ اللہ تعالیٰ نے چاہا (وعند احمد قال بسم اللهِ اللّٰهمّ اعظم فيه البركة) پھر آپ ﷺ نے ابوطلحہ سے فرمایا دس اشخاص کو بلا لو انہوں نے اندر بلایا ان حضرات نے کھایا اور شکم سیر ہو کر نکل گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا دوسرے دس افراد کو بلا لو انہیں بھی بلایا ان حضرات نے بھی کھایا اور شکم سیر ہو کر نکل گئے پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو اسی طرح سب لوگوں نے کھایا اور سب نے پیٹ بھر کر کھایا، سب حضرات ستر یا اسی آدمی تھے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للجزء الثاني للترجمة توخذ من قوله "فَأَدَمَتْه".

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۹۸۹ ومر الحديث مختصراً ص:۶۰، مفصلاً ص:۵۰۵، وص:۸۱۹۔

اخرجه مسلم في الاطعمه والترمذي في المناقب والنسائي في الوليمه.

۳۵۲۹ ﴿بَابُ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ﴾

قسموں میں نیت کا بیان

(أَيْمَان بفتح الهمزه یمین کی جمع ہے بمعنی قسم)

۶۲۵۸﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ﴾

ترجمہ سیدنا حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہوگی (جو بھی اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے اپنا وطن چھوڑ دے) تو واقعی اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوگی (یعنی ہجرت کا ثواب ملے گا) اور جس کی ہجرت دنیا کمانے کے لئے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہوگی تو اس کی ہجرت (اپنی نیت کے مطابق) اسی کے لئے ہوگی جس کے لئے ہجرت کی ہے (اس کو ثواب نہیں ملے گا)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان اليمين ايضا عمل.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۸۹ تا ص:۹۹۰، ومر الحديث ص:۲، باقی مواضع کے لئے نصر الباری جلد اول ص:۹۲ / کا مطالعہ کیجئے۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۹۶ سے۔

﴿ بَابٌ ۳۵۳۰ إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ ﴾

(اى هذا بابٌ بالتنوين)

اگر کوئی شخص اپنا مال نذر یا توبہ کے طور پر صدقہ (خیرات) کرے؟ تو کیا حکم ہے؟

والجواب محذوف تقديره "هل ينفذ ذلك".

تشریح وهذا الباب اول ابواب النذور لان الكتاب كان فى الايمان والنذور وفرغ من ابواب الايمان وشرع فى ابواب النذور وهو جمع نذر وهو ايجاب شئ من عبادة او صدقة او نحوهما (عمده)

یعنی یہاں سے نذر کے ابواب شروع ہوتے ہیں اور یہ نذر کا پہلا باب ہے۔

مصنفؒ کا ص:۹۸۰ / میں عنوان تھا "كتاب الايمان والنذور" تو ابواب یمین سے فراغت کے بعد یہاں سے نذر کے ابواب شروع کرتے ہیں۔

غالباً گذر چکا ہے کہ نذور جمع ہے نذر کی اور نذر کے معنی ہیں کسی عبادت یا صدقہ کو اپنے اوپر واجب کرنا یعنی جو چیز واجب نہ ہو اس کو اپنے ذمہ واجب کرنا۔

ابتداءً یعنی منت ماننا کیسا ہے، ائمہ کے اقوال مختلف ہیں۔ ۱۔ حنابلہ کے نزدیک ابتداء نذر مکروہ ہے۔ ۲۔ حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک حکم نذر استحباب ہے بشرطیکہ نذر طاعت ہو نذر معصیت نہ ہو۔ تقریباً یہی مذہب مالکیہ کا ہے اگر چہ حافظ عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مالکیہ کا مذہب بھی مثل حنابلہ کراہت نقل کیا ہے لیکن صحیح نہیں ہے صحیح وہ ہے جو علامہ ابن رشد مالکی نے لکھا ہے کہ جو شخص شكرًا لله منت مانتا ہے وہ مندوب ہے معلوم ہوا کہ جمہور کا مذہب عدم کراہت ہے۔

رہ گیا ایفاءِ نذر کا حکم؟ تو مستقلاً باب آرہا ہے۔

۶۲۵۹﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيْهِ حِيْنَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيْثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوا فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيْثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور جب کعب بن مالک ﷛ نابینا ہو گئے تھے تو کعب ﷛ کے صاحبزادوں میں سے یہی (عبداللہ) کعب ﷛ کو راستے میں لے کر چلا کرتے تھے انہوں نے (یعنی عبداللہ نے) بیان کیا کہ میں نے (اپنے والد) کعب بن مالک ﷛ سے ان کے واقعہ اور آیت وعلى الثلاثة الذين خلفوا کے سلسلہ میں سنا اور انہوں نے اپنی حدیث کے آخر میں کہا (یارسول اللہ) اپنی مقبولیت توبہ کی خوشی میں اپنا مال اللہ اور اللہ کے رسول کے لئے صدقہ کردوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے لئے بہتر یہ ہے کہ کچھ مال اپنے لئے بھی رکھو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان كعب بن مالك جعل من توبته انخلاعه من ماله صدقة الى الله ورسوله، قيل فيه نظر لانه ليس فى الانخلاع المذكور ما يدل على النذر منه والترجمة فيها النذر ويمكن الجواب بان يقال ان فى الانخلاع معنى الالتزام وفى الالتزام معنى النذر (عمده)

یعنی حضرت کعب بن مالک ﷛ کا یہ کہنا گویا بطریق نذر ہی کے تھا کہ اپنے اوپر صدقہ کرنے کو لازم کررہے تھے اور نذر یہی ہے التزام مالا یلزم فلا اشکال.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۰، مر الحديث ص:۳۸۶، ۴۱۴، ۴۳۴، مختصراً ص:۵۰۲، ۵۵۰، ۵۶۳ تا ۵۶۴، ۶۳۴، مفصلا تا ص:۶۳۶۔

تشریح مکمل ومفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے جلد ہشتم ص ۵۰۲ تا ص ۵۰۹۔

﴿بَابٌ إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ﴾ ۳۵۳۱

وَقَوْلُهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاةَ أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَقَوْلُهُ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ.

جوکوئی شخص اپنا کھانا اپنے اوپر حرام کرلے؟

(مثلاً کہے فلاں کھانا یا فلاں پینا مجھ پر حرام ہے، امام بخاریؒ نے اذا کا جواب نہیں بیان کیا والجواب ينعقد

يمينه وعليه كفارة يمين إذا استباحه لكن اذا حلف وهو الذى ذهب البخارى فلذلك اورد حديث الباب لان فيه قد حلفت وعن ابى حنيفة والاوزاعى كذلك ولكن لا يشترط لفظ الحلف الخ) (عمده)

''وقولُهُ تعالىٰ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ الايه'' (سورہ تحریم آیت ۱-۲)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں وہ چیز جو اللہ نے آپ کے لئے حلال کی ہے، آپ اپنی (بعض) بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں (اگر چہ مصلحتاً کسی حلال چیز سے عملاً پرہیز کرنا کوئی ممنوع فعل نہیں جب کہ عقیدۃً انسان حلال چیز کو حلال ہی سمجھتا رہے مگر پھر بھی وہ آنحضرت ﷺ کی شان رفیع کے مناسب نہ تھی کہ بعض ازواج کی خوشنودی کے لئے اس طرح کا اسوہ قائم کریں جو آئندہ امت کے حق میں تنگی کا موجب ہو اس لئے حق تعالیٰ نے متنبہ فرمادیا کہ ازواج کے ساتھ بے شک خوش اخلاقی برتنے کی ضرورت ہے مگر اس حد تک ضرورت نہیں کہ ان کی وجہ سے ایک حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر کے تکلیف اٹھائیں) ''وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ'' اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

''قد فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ'' بیشک اللہ نے آپ کے لئے قسموں کا کھولنا مقرر کردیا ہے۔

''وقولُهُ لا تحرِّمُوا طَيِّبَاتِ ما أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ'' (المائدہ ۸۷) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو اپنے اوپر ان لذائذ کو جو اللہ نے تمہارے لئے جائز کی ہیں حرام نہ کرلو الخ۔

۶۲۶۰﴿حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي بِذٰلِكِ أَحَدًا.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ ام المؤمنین زینب بنت جحشؓ کے یہاں ٹھہرتے تھے اور شہد پیتے تھے تو میں نے اور حفصہؓ نے آپس میں یہ طے کیا (عہد کیا) کہ (حضرت زینب کے یہاں سے اٹھ کر) نبی اکرم ﷺ ہم میں سے جس کے یہاں بھی تشریف لائیں تو وہ کہے کہ میں آپ ﷺ سے مغافیر کی بو محسوس کرتی ہوں کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ چنانچہ آنحضور ﷺ ان دونوں (حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ) میں سے ایک کے یہاں تشریف لائے تو انہوں نے حضور ﷺ سے یہ بات کہی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش کے یہاں شہد پیا ہے اب دوبارہ نہیں

پیوں گا (آنحضور ﷺ اسے پسند نہیں فرماتے تھے کہ دہان مبارک سے اسطرح کی بوآئے کیونکہ آپ ﷺ نہایت نفاست پسند اور لطیف المزاج تھے اس لئے آپ ﷺ نے قسم کھالی کہ اب شہد نہیں پیوں گا) اس پر یہ آیت نازل ہوئی "یٰأَیُّھا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما احلَّ اللّٰهُ لك الٰی قوله إنْ تَتُوبا الی اللّٰه" یہ حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہؓ کی طرف خطاب ہے اور "وإذْ أسَرَّ النَّبِیُّ الٰی بَعْضِ أزْوَاجِه حَدِیثا" میں اشارہ حضور ﷺ کے اسی قول کی طرف ہے کہ نہیں میں نے تو شہد پیا ہے مغافیر نہیں کھایا ہے۔

"وقال إبراهیم الخ" اور ابراہیم بن موسیٰ نے بھی اس حدیث کو ہشام بن یوسف سے روایت کیا (انہوں نے ابن جریج سے) "لن اعود له الخ" یعنی آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اب دوبارہ نہیں پیوں گا میں نے قسم کھالی ہے تم اس کی خبر کسی کو نہ کرنا۔ (یہ روایت موصولاً تفسیر میں گذر چکی ہے)۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۹۹۰، مر الحدیث ص:۷۲۹، ص:۷۹۲ تا ۷۹۳، ۸۳۸، ۸۴۰، ۸۴۸، یاتی ص:۱۰۳۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص:۶۹۵ تا ۶۹۶ مزید کے لئے کتب تفاسیر کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ وَقَوْلِهِ یُوفُونَ بِالنَّذْرِ﴾ ۳۵۳۲

ای هذا باب فی بیان حکم وفاء الناذر بنذره (عمده)

نذر و منت کا حکم کیا ہے؟

نذر پورا کرنا واجب ہے بشرطیکہ نذر معصیت نہ ہو. وقام الاجماع علی وجوب الوفاء إذا کان النذر بالطاعة وقد قال اللّٰه تعالیٰ "اوفوا بالعقود" (عمده) وقوله "یُوفُونَ بِالنَّذْرِ (سورہ دہر آیت:۷) اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اپنی منت (نذر) پوری کرتے ہیں۔

۶۲۶۱ ﴿حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَیْحُ بْنُ سُلَیْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُولُ أَوَلَمْ یُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ إِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ النَّذْرَ لَا یُقَدِّمُ شَیْئًا وَلَا یُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِیلِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کیا لوگوں کو نذر سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ بلاشبہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کرسکتی ہے نہ پیچھے البتہ نذر کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جاسکتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۰ مر الحديث ص:۹۷۸، وياتي ص:۹۹۰۔

تشریح | واختلف في ابتداء النذر فقيل انه مستحب وقيل مكروه (عمده)
تفصیل عنقریب گذر چکی ہے۔

۶۲۶۲ ﴿حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے نذر سے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ (نذر) کسی چیز کو واپس نہیں کر سکتی (جو تقدیر میں ہے نہیں ٹلتی) البتہ نذر کے ذریعہ بخیل کا مال نکالا جا سکتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث ابن عمرؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۰، مر الحديث ص:۹۷۸، ۹۹۰۔

۶۲۶۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلٰكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ نذر انسان کو کوئی ایسی چیز نہیں دیتی جو اس کے لئے مقدر نہیں ہے (یعنی منت ماننے سے انسان کو کوئی ایسا فائدہ نہیں ملتا جو اس کی تقدیر میں نہ ہو) بلکہ نذر آدمی کو اس امر کی طرف لے جاتی ہے جو اس کی تقدیر میں ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ بخیل سے مال نکلواتا ہے چنانچہ انسان دیدیتا ہے وہ چیز جو نذر سے پہلے نہیں دیتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۰، مر الخديث ص:۹۷۸۔

﴿بَابُ (۳۵۳۳) إِثْمِ مَنْ لَا يَفِي بِالنَّذْرِ﴾

اس شخص کا گناہ جو نذر پوری نہ کرے

۶۲۶۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ

مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي ذَكَرَ ثِنْتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصین ﷛ بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم سب میں بہتر میرا زمانہ ہے (یعنی میرے زمانہ کے لوگ مراد صحابی ہیں) پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں (یعنی تابعین) پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں (تبع تابعین) حضرت عمران بن حصین ﷛ نے بیان کیا کہ مجھے یاد نہیں کہ آنحضور ﷺ نے اپنے زمانہ کی بعد دو کا ذکر فرمایا یا تین کا؟ (یعنی ثم الذین یلونهم دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ فرمایا) پھر ایسے لوگ آئیں گے کہ نذر مانیں گے اور نذر پوری نہیں کریں گے اور خیانت کریں گے امانتدار نہ ہوں گے اور بن گواہی چاہے گواہی دیں گے (گواہی کے لئے تیار رہیں گے جب کہ ان سے گواہی کے لئے کہا نہیں جائے گا) اور ان میں مٹاپا پھوٹ پڑے گا (مٹاپا ظاہر ہوگا آخرت کی فکر سے غافل دنیا کی دولت جمع کریں گے یا حرام مال کھا کھا کر موٹے ہو جائیں گے۔) واللہ اعلم

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ينذرون ولا يفون"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۰ مر الحديث ص:۳۶۲، ۵۱۵، ۹۵۱۔

﴿بَابُ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ﴾ ۳۵۳۴

وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ.

طاعت وعبادت میں نذر کے حکم کا بیان

گذر چکا ہے کہ جو نذر طاعت وعبادت کے لئے ہو اس کا پورا کرنا لازم ہے مثلاً کسی نے نذر (منت) مانی کہ اگر میرا لڑکا حافظ ہو گیا تو میں دس مسکینوں کو کھانا کھلاؤں گا یا یہ نذر مانی کہ اگر میرا لڑکا عالم ہو گیا تو میں پانچ روزے رکھوں گا تو ایسی نذر کا پورا کرنا لازم ہے۔

بعض حضرات نے بابٌ تنوین کے ساتھ کہا ہے تو النذرُ في الطاعة میں حصر المبتدا في الخبر ہوگا یعنی نذر و منت صرف طاعت ہی میں ہے فلا يكون نذر المعصية نذرا شرعاً پس نذر معصیۃ کا پورا کرنا لازم نہ ہوگا بلکہ جائز ہی نہیں البتہ کفارة النذر کفارة اليمين بحث گذر چکی ہے۔

"وما أنفقتم من نفقةٍ الآية" (سورہ بقرہ آیت:۲۷۰)

اورتم جو کچھ بھی خرچ کرتے ہو (فی سبیل اللہ او فی سبیل الشیطان، اچھے برے کسی مصرف میں) یا جو بھی نذر (منت) مانتے ہو یقیناً اللہ (سب کچھ) جانتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

۶۲۶۵﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے نذر مانی کہ اللہ کی اطاعت کرے گا تو اسے اطاعت کرنی چاہئے اور جس نے معصیت کی نذر مانی اسے معصیت نہ کرنی چاہئے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۹۱، ویاتی ص:۹۹۱، واخرجه ابو داود والترمذی والنسائی فی النذر وابن ماجه فی الکفارات.

تشریح حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صرف اسی نذر کا پورا کرنا واجب ہے جس میں معصیت نہ ہو، نذر معصیت کا پورا کرنا جائز نہیں۔

﴿بَابٌ ۳۵۳۵ إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ﴾

ای هذا بابٌ بالتنوین

جب کسی نے جاہلیت میں کسی شخص سے بات نہ کرنے کی نذر مانی ہو

یا قسم کھائی ہو (یعنی اسلام لانے سے پہلے جب وہ کافر تھا) پھر مسلمان ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

۶۲۶۶﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے زمانہ جاہلیت میں (اسلام قبول کرنے سے پہلے) نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا آنحضور ﷺ نے فرمایا اپنی نذر پوری کر۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "أَوْفِ بنذرك" لانه يدل على ان نذر الكافر

صحیح فإذا اسلم یلزمه الوفاء به.

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۹۹۱ مر الحدیث ص:۲۷۲،۲۷۴،۴۴۵،۶۱۸۔

تشریح | مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لئے امام بخاریؒ نے کوئی حکم نہیں بیان کیا۔

جمہور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک آنحضور ﷺ کا حکم استحبابا تھا۔

امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک چونکہ حالت کفر کی نذر صحیح ہوجاتی ہے اس لئے مسلمان ہونے کے بعد نذر کو پورا کرنا واجب ہے یعنی أوْفِ بنذرك کا امر وجوبی تھا۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ﴾ ۳۵۳٦

وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلٰى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّي عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ.

جوشخص مرگیا اوراس پرکوئی نذرباقی رہ گئی (تو کیا حکم ہے؟)

''وامَرَ بنُ عُمَرَ الخ'' اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک عورت سے جس کی ماں نے قبا میں نماز پڑھنے کی نذر مانی تھی فرمایا صلّی عنها (اس کی طرف سے تم پڑھ لو) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی یہی فرمایا۔

تشریح | وروی عن ابن عمر رضی الله عنهما انه صح عنه خلاف ذلك فقال مالك فی الموطا انه بلغه ان عبدالله بن عمر رضی الله عنهما كان یقول لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد (عمده) بظاہر تعارض ہے۔

جواب۱ صلّی عنها ان شئتِ.

۲ سب سے آسان اور عمدہ جواب یہ ہے کہ صلّی عنها بمعنی صلّی علیها ہے معلوم ہے کہ حروف جارہ میں مناوبۃ جائز اور مستعمل ہے جیسے قلت لزید کے معنی ہیں قلت من زید میں نے زید سے کہا تو یہاں روایت میں عن بمعنی علی ہے یعنی اس پر دعا کرو فلا اشکال ولا خلاف۔

''ابن عباس'' نسائی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لا یصلی احد عن احد ولا یصوم احد عن احد پس نقل روایت میں تعارض ہے فلا یقوم حجة لاحد.

٦٢٦٧﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاری ﷺ نے نبی ﷺ سے ایک نذر کے بارے میں پوچھا جو ان کی ماں کے ذمہ باقی تھی اور ان کی وفات نذر پوری کرنے سے پہلے ہوگئی تو آنحضور ﷺ نے انہیں فتویٰ دیا کہ وہ اپنی ماں کی طرف سے نذر پوری کر دیں چنانچہ بعد میں یہ طریقہ قائم ہوگیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۹۱، مر الحدیث ص:۳۸۷، یاتی ص:۱۰۲۹۔

تشریح حضرت سعد بن عبادہ ﷺ کی والدہ کا انتقال ہوگیا اس حال میں کہ ان کے ذمہ ایک نذر تھی یہ نذر کیسی تھی؟ حدیث الباب میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے یہ نذر مالی تھی یا بدنی؟ یعنی اس نذر کا تعلق عبادت مالیہ سے تھا؟ جیسے صدقہ و خیرات کرنا یا عبادت بدنیہ سے جیسے نماز و روزہ؟ اگر نذر مالی تھی تو دیکھا جائے گا کہ میت نے مال چھوڑا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں چھوڑا ہے تو کسی کے نزدیک پورا کرنا واجب نہیں اور اگر مال چھوڑا ہے تو امام الہمامین (امام اعظمؒ اور امام مالکؒ) کے نزدیک اگر وصیت کی ہے تو ثلث (تہائی) مال میں واجب ہوگی۔

اور اگر نذر کا تعلق عبادت بدنیہ سے ہے جیسے نماز، روزہ تو کتاب الصوم میں مذکور ہو چکا ہے کہ امام اعظمؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ فی القول الجدید لا یصام عن المیت یعنی روزے کی قضا نہیں بلکہ فدیہ دینا پڑے گا۔

البتہ ظاہریہ کے نزدیک نذر کی قضا خواہ عبادات مالیہ سے تعلق ہو یا عبادات بدنیہ سے ورثہ پر واجب ہے۔ واللہ اعلم

حدیث الباب میں حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک قضا کا حکم استحبابا تھا فلا اشکال۔

۶۲۶۸ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخْتِي قَدْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضِ اللّٰهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ نے عرض کیا کہ میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کریں گی لیکن نذر پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس پر کوئی قرض ہوتا کیا تم اسے ادا کرتے؟ عرض کیا جی ہاں آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو اللہ زیادہ مستحق ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۹۹۱، ویاتی ص:۱۰۸۸۔

﴿بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ﴾ ۳۵۳۷

ایسی چیز کی نذر جو ناذر کی ملکیت میں نہ ہو اور معصیت کی

یعنی جو چیز نذر ماننے کے وقت ناذر کے ملک میں نہ ہو اس کی نذر بالاتفاق معتبر نہیں باطل ہے جیسے کوئی نذر (منت) مانے کہ اگر اللہ نے میرے مریض کو شفا دی تو زید کا غلام آزاد ہے یہ نذر باطل ہے۔

"وفی معصیة" ای وفی بیان حکم النذر فی معصیة مثلاً کوئی نذر مانے کہ اگر میں الیکشن میں کامیاب ہو کر ایم پی ہو گیا تو اپنے بیٹے کو قربان (ذبح) کر دوں گا ایسی نذر باطل ہے اس کو پورا کرنا جائز نہیں حرام ہے۔

۶۲۶۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کی اطاعت کی نذر مانی ہو اسے اطاعت کرنی چاہئے اور جس نے نذر مانی نافرمانی کرنے کی اسے چاہئے کہ نافرمانی نہ کرے۔

یعنی نذر معصیت پورا نہ کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثاني من الترجمه.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۹۹۱، مر الحدیث ص:۹۹۱۔

۶۲۷۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ.﴾

ترجمہ | حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ شخص اپنی جان کو عذاب میں ڈالے آنحضور ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان (دونوں پر ٹیک لگائے ہوئے) چل رہا تھا۔

"وقال الفزاری" بفتح الفاء وتخفیف الزای وبالراء هو مروان بن معاویة الکوفی الخ اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاریؒ کا مقصد حُمید کا سماع ثابت کرنا ہے، ثابت بنانی سے اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الحج

میں وصل کیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا يمكن ان يدخل فى الجزء الثانى للترجمة.

وہ اس طرح کہ اپنی جان کو بلاضرورت ایذاء پہونچانا بھی معصیت ہے حضور اکرم ﷺ نے ابواسرائیل بوڑھا کو دیکھا کہ بہت تکلیف سے اپنے دو بیٹوں کے سہارے پیدل چل رہا ہے حالانکہ ساتھ میں سواری موجود ہے لیکن یہ بوڑھا سوار نہیں ہو رہا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ دریافت کی تو معلوم ہوا کہ اس بوڑھے نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر (منت) مانی تھی اور قاعدہ ہے کہ جو چیز مامور بہ نہ ہو اسے عبادت سمجھنا معصیت ہے تو اس شخص کو آنحضور ﷺ نے سوار ہونے کا حکم دیا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۱، ومر الحديث ص:۲۵۱۔

۶۲۷۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ لگام کے ساتھ یا کسی چیز سے بندھا ہوا کعبہ کا طواف کر رہا ہے آپ ﷺ نے اس لگام کو کاٹ دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | الكلام فيه مثل الحديث الذى قبله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۱، ومر الحديث ص:۲۱۹،۲۲۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص ۲۶۷۔

۶۲۷۲ ﴿حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ إِنْسَانًا بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ گذرے دیکھا کہ ایک شخص کعبہ کا طواف کر رہا ہے اور ایک شخص کی ناک میں رسی ڈال کر (لگام لگا کر) کھینچ رہا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس رسی کو کاٹ دیا اور فرمایا اس کا ہاتھ پکڑ کر طواف کراؤ۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر فى حديث ابن عباس المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۱ مر الحديث ص:۲۱۹،۲۲۰،۹۹۱۔

۶۲۷۳ ﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے اتنے میں آپ ﷺ نے دیکھا کہ ایک شخص (دھوپ میں) کھڑا ہے تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہیں انہوں نے نذر (منت) مانی ہے کہ کھڑے رہیں گے بیٹھیں گے نہیں اور نہ سایہ حاصل کریں گے اور نہ بات چیت کریں گے اور روزہ رکھیں گے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان سے کہو کہ بات کریں اور سایہ میں بیٹھیں اور اپنا روزہ پورا کرلیں (کیونکہ روزہ بلاشبہ طاعت ہے بخلاف باقی افعال کے کہ بلاضرورت اپنی جان کو مشقت میں ڈالنا بلاضرورت ایذا پہونچانا ہے جو مثل معصیت ہے)۔

"قال عبدالوهاب الخ" عبدالوہاب ثقفی نے بیان کیا کہ ہم سے جو ایوب سختیانی نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مرسلاً نقل کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثاني من الترجمة لان نذر الرجل ترك القعود وترك الاستظلال وترك التكلم ليست بطاعة فإذا كان نذره في غير طاعة يكون معصية لان المعصية خلاف الطاعة (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۱ والحديث اخرجه ابو داود في الايمان وابن ماجه في الكفارات.

تشریح حضور اکرم ﷺ نے ابو اسرائیل کی نذر میں روزہ کے علاوہ سب کو لغو قرار دیا۔

قال في الفتح والاول اولى (راجح قول یہی ہے کہ ابو اسرائیل قریشی تھے) ولا يشاركه احد من الصحابة في كنيته (قس)

﴿بَابُ ۳۵۳۸ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ﴾

جس نے کچھ مخصوص دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر مانی ہو پھر اتفاق سے وہ بقرعید یا عید کا دن نکلے

(تو کیا حکم ہے؟ حدیث الباب سے معلوم ہوگا)

۶۲۷۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمٌ إِلَّا صَامَ فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرَى صِيَامَهُمَا. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے نذر مانی ہو کہ فلاں دن جب آئے گا تو میں روزہ رکھوں گا پھر اتفاق سے وہ دن عید الاضحیٰ یا عید الفطر کا پڑ گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا "بیشک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ عمل ہے آنحضور ﷺ بقر عید اور عید الفطر کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں میں روزہ رکھنے کو جائز سمجھتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۱ تا ص:۹۹۲، مر الحديث ص:۲۶۷۔

تشریح | حدیث پاک سے حکم معلوم ہو گیا کہ اس دن روزہ نہ رکھے بلکہ دوسرے دنوں میں قضا کرے۔

اس مسئلہ پر مختلف صحابہ کرام ؓ سے مختلف روایات گذر چکی ہیں کتاب الصوم کا مطالعہ کیجئے۔

۶۲۷۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمِ ثَلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ. ﴾

ترجمہ | زیاد بن جبیر نے بیان کیا کہ میں حضرت ابن عمر ؓ کے ساتھ تھا ایک شخص نے ان سے پوچھا اور کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھوں گا جب تک زندہ رہوں گا پھر اتفاق سے وہ دن قربانی کا دن پڑ گیا ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے (حيث قال تعالىٰ "وليوفوا نذورهم— سورہ حج ۲۹) اور قربانی کے دن روزہ رکھنے سے ہمیں ممانعت کی گئی ہے اور سائل نے ابن عمر ؓ سے دوبارہ پوچھا تو ابن عمر ؓ نے مثل اول جواب دیا اس پر کوئی زیادتی نہیں کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا وجه آخر في حديث ابن عمر ؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۲، مر الحديث ص:۲۶۷، ۹۹۱۔

حکم | مسئلہ کتاب الصوم میں بھی گذر چکا ہے کہ اس روز روزہ نہیں رکھے گا بلکہ بعد میں قضا کرے گا کیونکہ ایام قربانی اور عید الفطر کے دن بالاتفاق روزہ رکھنا ناجائز ہے اور چونکہ نذر صحیح ہے اس لئے قضا لازم و واجب ہے۔

﴿بابٌ ۳۵۳۹ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الْأَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوعُ وَالْأَمْتِعَةُ﴾

کیا اَیمان اورنذور میں زمین، بکریاں، کھیتی اور سامان داخل ہوتے ہیں؟

۶۲۷۶﴿وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ لِحَائِطٍ لَهُ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ.﴾

ترجمہ اور عبداللہ بن عمر ﷺ نے بیان کیا کہ حضرت عمر ﷺ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے ایک زمین حاصل کی ہے کہ اس سے عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا تھا (یارسول اللہ اس کے بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر چاہو تو اس کے اصل کو روک رکھو (یعنی وقف کردو) اور اس کی آمدنی (پیداوار) صدقہ کردو (یعنی حضرت عمر ﷺ نے زمین کو مال کہا یہ زمین بنی حارثہ یہودیوں کی تھی جسے ثمغ کہتے تھے)

"وقال ابو طلحة" اور حضرت ابوطلحہ ﷺ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے تمام مالوں میں بیرحاء سب سے زیادہ پسند ہے، (تو ابوطلحہ ﷺ نے بیرحاء باغ کو مال کہا) یہ بیرحاء مسجد نبوی کے سامنے ایک باغ تھا۔

تشریح معلوم ہوا کہ زمین وغیرہ مال میں داخل وشامل ہے اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ مال صرف سونا اور چاندی کو کہتے ہیں۔ واللہ اعلم

۶۲۷۷﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم غزوہ خیبر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے (یعنی ہم خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کیونکہ ابو ہریرہؓ خیبر اس وقت پہونچے تھے جب خیبر فتح ہو گیا تھا، کما مر) وہاں ہمیں غنیمت میں نہ سونا ملا تھا نہ چاندی لیکن دوسرے اموال اور کپڑے وسامان ملے تھے پھر بنی ضُبَیْب (بضاد مضمومة معجمة وبائين موحدتين او لا هما مفتوحة بينهما تحتية ساكنة) کے ایک شخص رفاعہ بن زید نامی نے رسول اللہ ﷺ کو ایک غلام ہدیہ میں دیا غلام کا نام مدِعم (بکسر المیم) تھا پھر رسول اللہ ﷺ وادی القری کی طرف متوجہ ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ وادی القری پہونچ گئے تو مدعم رسول اللہ ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا اتنے میں ایک اجنبی تیر آ کر لگا اور مدعم کو شہید کر دیا تو لوگ کہنے لگے اس کو جنت مبارک ہو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ شملہ جو اس نے تقسیم سے پہلے خیبر کے مال غنیمت میں سے چرالیا تھا وہ اس پر آگ کا انگارہ بن کر بھڑک رہی ہے پھر جب لوگوں نے یہ بات سنی تو ایک صاحب چپل کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ آگ کا تسمہ ہے یا دو تسمے آگ کے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة تو خذ من قوله "فلم نغنم ذهبا ولا فضة الا الاموال والثياب والمتاع، معلوم ہوا کہ چاندی سونے کے علاوہ بھی کپڑے وغیرہ سب داخل اموال ہیں۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۲، ومر الحديث في المغازي ص:۶۰۸۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ

قسموں کے کفارے کا بیان

﴿بَابُ (۳۵۴۰) قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ﴾

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان "فکفارته اطعام عشرة مساكين" الآية (سورہ مائدہ:۸۹)

سو اس کا کفارہ (یعنی یمین منعقدہ کا کفارہ) دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے اوسط درجہ کا جو تم اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیا کرتے ہو یا انہیں (دس مسکینوں کو) کپڑا دینا (کپڑا ایسا کہ جسم کے اکثر حصہ کے لئے کافی ہو مثلاً ایک قمیص اور ایک لنگی وغیرہ) یا غلام آزاد کرنا (مراد غلام یا باندی کا آزاد کرنا ہے)۔

وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ نَزَلَتْ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ أَوْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ.

"وما امر النبى صلى الله عليه وسلم" اور جس چیز کا نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا جب آیت کریمہ نازل ہوئی فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ الآية (سورہ بقرہ آیت:۱۹۶) (یعنی معذوروں کو اجازت ہے کہ قبل از وقت ہی سر منڈا لیں اور اس کا شرعی فدیہ دے دیں)

"ویذکر عن ابن عباسؓ": اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عطاء اور عکرمہ سے مروی ہے کہ قرآن مجید میں جہاں او او ہے تو وہاں اس کے صاحب یعنی مامور کو اختیار ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ ؓ کو فدیہ میں اختیار دیا تھا۔

تشریح یمین منعقدہ کے توڑنے کا کفارہ سورہ مائدہ میں بتایا گیا کہ ۱۔ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا کھلانا ہے خواہ دس

روز دس مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلائیں یا ایک ہی مسکین کو دونوں وقت دس روز کھلائیں ۲ یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنادے۔ ۳ یا غلام آزاد کردے۔

''فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ'' (سورہ مائدہ:۸۹) اور جس کو (ان تینوں میں سے ایک کا بھی) مقدور نہ ہو تو (اس کا کفارہ) تین دن کے (متواتر) روزے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی قسم توڑنے والے کو مالی کفارہ (کھانا، کپڑا اور غلام آزاد کرنا) کے ادا کرنے پر قدرت نہ ہو تو تین دن متواتر روزہ رکھے، اول تین چیزوں میں اختیار ہے خواہ کھانا دے یا کپڑا دے کیونکہ آیت کریمہ میں ان کو لفظ أو سے بیان فرمایا گیا ہے جو تخییر کے لئے آتا ہے بعض لوگ مالی کفارہ پر قدرت رہتے ہوئے تین روزے رکھ لیتے ہیں یہ غلط ہے ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ کفارہ بالصیام مالی تینوں کفارے پر قدرت نہ ہونے پر ہے۔

نیز قسم ٹوٹنے سے پہلے کفارہ کی ادائیگی معتبر نہیں اگر قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دیدیا جائے تو وہ معتبر نہ ہوگا چونکہ کفارہ لازم ہونے کا سبب قسم توڑنا ہے تو جب تک قسم نہیں ٹوٹی تو کفارہ واجب ہی نہیں ہوا تو جیسے وقت سے پہلے نماز نہیں ہوتی اسی طرح قسم ٹوٹنے سے پہلے قسم کا کفارہ ادا نہیں ہوتا۔

۶۲۷۸ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْنُ فَدَنَوْتُ فَقَالَ أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ وَالْمَسَاكِيْنُ سِتَّةٌ.﴾

ترجمہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ میں قریب ہوا تو آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے سر کے کیڑے (جوئیں) تمہیں تکلیف دیتے ہیں؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا پھر روزے یا صدقہ یا قربانی کا فدیہ دیدو۔

''واخبرنی ابن عون الخ'' اور عبداللہ بن عون نے مجھ سے بیان کیا انہوں نے ایوب سے انہوں نے کہا کہ روزے تین دن کے ہوں گے اور قربانی ایک بکری کی اور صدقہ سے چھ مسکینوں کا کھانا مراد ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه التخيير كما في كفارة الايمان (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۲، مر الحديث ص۲۴۴، ۵۹۸ تا ۵۹۹، ۶۰۲، ۶۴۸، ۸۵۰۔

تشریح نصر الباری جلد پنجم ص ۴۱۱ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ قَوْلِهِ تَعَالٰى قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَاللّٰهُ مَوْلَاكُمْ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ مَتٰى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيْرِ﴾ ۳۵۴۱

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمُ الآية (سورہ تحریم آیت: ۲)

اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہاری قسموں کا کھول ڈالنا (کفارہ دینا) مقرر کر دیا ہے اور اللہ تعالیٰ تمہارا مالک ہے اور وہ علیم وخبیر ہے کہ مالدار اور محتاج پر کب کفارہ واجب ہوتا ہے۔

۶۷۰۹﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ فِيْهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں تو تباہ ہو گیا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا (بتاؤ تو) کیا حال ہے؟ ان صاحب نے عرض کیا کہ میں نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم دو مہینے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ صاحب بیٹھ گئے پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عرق (تھیلا) لا گیا جس میں کھجوریں تھیں اور عرق ایک بڑا تھیلا (بورہ) ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے لو اور فقیروں کو خیرات کر دو انہوں نے کہا کیا ان پر جو ہم سے زیادہ محتاج ہیں خیرات کروں؟ (یعنی سب سے زیادہ محتاج ومسکین میں ہوں) اس پر نبی اکرم ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے نواجذ ظاہر ہو گئے، آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے اہل وعیال کو کھلا دو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۲ مر الحديث ص:۲۵۹ تا ۲۶۰، ۲۶۰، ۳۵۴، یاتی ۹۹۳، ۸۰۸ وغیره.

۳۵۴۲ ﴿بَابُ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ﴾

ای هذا بابٌ فی بیان من اعان المعسر العاجز فی الکفارة الواجبة علیه.

جس نے کفارہ واجبہ کی ادائیگی کے لئے کسی تنگ دست کی مدد کی

۶۲۸۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ قَالَ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ أَعَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا رمضان شریف میں میں نے اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ انہوں نے کہا نہیں، آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تم متواتر دو مہینے روزے رکھ سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، پھر ایک انصاری صحابی ایک عرق لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرق ایک تھیلا تھا جس میں کھجوریں تھیں آنحضور ﷺ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اس کو خیرات کر دو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ان پر جو ہم سے زیادہ محتاج ہو؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے ان دونوں میدانوں کے درمیان (یعنی مدینہ منورہ میں) کوئی گھر والا ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر اس کو لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طریق آخر فی حدیث ابی هریرة ترجم له بالترجمة المذکورة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۹۹۳، ومر الحدیث ص:۹۹۲ تا ۹۹۳۔

باقی کے لئے حدیث سابق کے مواضع دیکھئے۔

۳۵۴۳ ﴿بَابٌ يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا﴾

ای ھذا بابٌ بالتنوین یُعْطِی الشخص الذی وجبت علیه الکفارة الخ

(یعنی جس پر قسم کا کفارہ واجب ہوا ہے) وہ قسم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھانا دے

خواہ وہ مسکین قریب کے (رشتہ دار) ہوں یا دور کے۔

۶۲۸۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا شَأْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا ثُمَّ قَالَ خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ) میں تو تباہ ہو گیا آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا کہ رمضان المبارک میں میں نے اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو، انہوں نے کہا نہیں آنحضور ﷺ نے دریافت کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں، آنحضور ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تم ساٹھ مسکین کو کھلا سکتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عرق (بورا) لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اسے لے جاؤ اور اسے خیرات کر دو، انہوں نے کہا اپنے سے زیادہ محتاج پر؟ مدینہ میں ہم سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے پھر آنحضور ﷺ نے فرمایا لے جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

مطابقتہ للترجمۃ ھذا طریق آخر فی حدیث ابی ھریرۃ السابق.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۹۹۳ باقی کے لئے حدیث سابق کے مواضع دیکھئے۔

۳۵۴۴ ﴿بَابُ صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ﴾

وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذٰلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ

مدینہ منورہ کے صاع اور نبی اکرم ﷺ کے مد اور اس کی برکت کا بیان

اور اہل مدینہ کے صاع کا قرنا بعد قرن متوارث ہونے کا بیان

۶۲۸۲ ﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيدَ فِيهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ.﴾

ترجمہ حضرت سائب بن یزید ﷺ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک صاع تمہارے زمانہ کے مد سے ایک مد اور تہائی کے برابر ہوتا تھا پھر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے زمانہ میں اس میں زیادتی کی گئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۳ وياتى ص:۱۰۹۰، والحديث اخرجه النسائى فى الزكاة.

تشریح صاع اور مد کی تشریح وتفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص۱۲۲ تا ص۱۲۴۔

۶۲۸۳ ﴿حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ الْجَارُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَهُوَ سَلْمٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْأَوَّلِ وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ لَوْ جَائَكُمْ أَمِيرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُونَ قُلْتُ كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ إِنَّمَا يَعُودُ إِلٰى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ نافعؒ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقۃ الفطر) نبی اکرم ﷺ کے مد سے دیتے تھے جو پہلا مد تھا (یعنی جو ایک رطل و تہائی رطل کا مد ہوتا تھا) اور قسم کا کفارہ بھی نبی اکرم ﷺ ہی کے مد سے دیتے تھے۔

"قال ابو قتيبة" ابوقتیبہ نے بیان کیا کہ ہم سے امام مالکؒ نے فرمایا کہ ہمارا مد (یعنی مدینہ والوں کا مد) تمہارے مد سے عظیم تر ہے (فى البركة: الحاصلة فيه بدعاء النبى صلى الله عليه وسلم) اور ہم تو اسی کو افضل سمجھتے ہیں (یعنی ترجیح دیتے ہیں) جو نبی اکرم ﷺ کا مد تھا اور مجھ سے امام مالکؒ نے کہا کہ اگر تمہارے پاس کوئی ایسا حاکم آئے جو نبی اکرم ﷺ کے مد سے چھوٹا مد مقرر کردے تو تم لوگ (صدقۃ الفطر اور کفارہ) کس مد کے حساب سے دوگے میں نے کہا ایسی صورت میں ہم نبی اکرم ﷺ ہی کے مد سے دیں گے تو امام مالکؒ نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے نہیں ہو کہ معاملہ نبی اکرم ﷺ ہی کے مد کی طرف لوٹتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۳ مر الحديث مختصرا ص:۲۵۰۔

تشریح مد اور صاع کی تفصیل تو جلد دوم ص: ۱۲۲ میں مذکور ہو چکی ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے عہد میں نبی اکرم ﷺ کے مد سے کچھ بڑا رائج کیا تھا مگر مدینہ طیبہ میں آنحضور ﷺ ہی کا مد اور صاع رائج تھا، اب جب کہ مد اور صاع مختلف رائج ہوئے تو یہ سوال پیدا ہوگا کہ صدقۃ الفطر وغیرہ کس مد وصاع سے ادا کئے جائیں؟

امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ صدقۃ الفطر اور کفارے سب نبی اکرم ﷺ کے صاع سے ادا کئے جائیں اور استدلال میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل اور امام مالکؒ کا قول نقل فرمایا باقی ترجمہ دیکھئے۔

۶۲۸۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ (ای لاهل المدينة) في مِكْيَالِهِمْ وصَاعِهِمْ ومُدِّهِمْ (اے اللہ ان کے آلۂ کیل (یعنی ناپ) میں برکت عطا فرما اور ان کے صاع اور ان کے مد میں برکت عطا فرما، یعنی مدینہ والوں کے)۔

تحقیق وتشریح مکیالهم: بکسر الميم وهو ما يكال به یعنی ناپنے کا آلہ۔

﴿بَابُ [۳۵۴۵] قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكٰى﴾

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: او تحرير رقبة

(سورہ مائدہ آیت ۸۹) یا ایک غلام آزاد کرنا، اور کون سا غلام آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے؟

مذکور ہو چکا ہے کہ قسم کھانے کی تین صورتیں ہیں یمین لغو، یمین غموس اور یمین منعقدہ، اول کی دو صورتوں میں کفارہ نہیں ہے صرف اخیر کی یعنی تیسری صورت یمین منعقدہ میں کفارہ لازم ہے۔ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ أَهْلِيْكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ (المائدہ: ۸۹) ترجمہ وغیرہ گذر چکا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ ان تین کاموں (دس مسکینوں کو کھانا، یا کپڑا بقدر ستر پوشی یا غلام آزاد کرنا) میں سے کوئی ایک اپنے اختیار سے کرلیا جائے اس کے بعد ارشاد ہے فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ یعنی اگر قسم توڑنے والے کو اس مالی کفارہ کے ادا کرنے پر قدرت نہ ہو تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ تین دن مسلسل روزے رکھے باقی تفصیل گذر چکی ہے۔

۶۲۸۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ

أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ .﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کا ایک ایک عضو جہنم سے آزاد کردے گا یہاں تک کہ غلام کی شرمگاہ کے بدلے آزاد کرنے والے کی شرمگاہ کو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "رقبة"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۳ تا ۹۹۴، ومر الحديث ص:۳۴۲ والحديث اخرجه مسلم في العتق والترمذي في الايمان.

مقصد عتق کی عظیم فضیلت سے مقصد غلام آزاد کرنے کی ترغیب ہے۔

﴿بَابُ ۳۵۴۶ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا وَقَالَ طَاوُسٌ يُجْزِئُ الْمُدَبَّرُ وَأُمُّ الْوَلَدِ﴾

اى هذا باب في بيان حكم المدبر الخ

یعنی کفارے میں مدبر اور ام ولد اور مکاتب کا آزاد کرنا (درست ہے یا نہیں؟)

اسی طرح کفارۂ واجبہ میں ولد الزنا کا آزاد کرنا کافی ہوگا یا نہیں؟ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق کوئی حکم نہیں بیان کیا۔ چونکہ مسئلہ مختلف فیہ تھا۔

"**وقال طاؤس الخ**" اور طاؤس بن کیسان نے کہا کفارہ میں مدبر اور ام ولد کا آزاد کرنا جائز وکافی ہے، مدبر: وہ غلام ہے جس کو مالک (سید) کہہ دے کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ ام ولد: وہ لونڈی ہے جس سے اس کا مالک (سید) وطی کرے اور اس کو بچہ پیدا ہو تو وہ ام ولد یعنی بچہ کی ماں ہے۔ مکاتب: مکاتب اور مکاتبہ اس غلام اور لونڈی کو کہتے ہیں جو اپنے سید (مالک) کے ساتھ ایک معین رقم پر معاملہ طے کرلے کہ اتنی رقم کی ادائیگی پر آپ مجھ کو آزاد کردیں اور آقا (مالک) قبول کرلے اس معاملہ کو مکاتبت کہتے ہیں۔

ان تمام صورتوں میں غلام نہ مکمل غلام ہے اور نہ مکمل آزاد؟

اب سوال یہ ہے کہ کفارہ واجبہ میں ان (مدبر، ام ولد، مکاتب) کی آزادی کافی و درست ہوگی یا نہیں؟

اقوال ائمہ | فقال مالکؒ لا یجوز ان یعتق فی الرقاب الواجبة مکاتب ولد مدبّر ولا امّ ولد ولا المعلق عتقه (عمده ایضا حاشیه بخاری)

یعنی امام مالکؒ کے نزدیک کافی نہیں، جائز نہیں۔

وقال ابو حنیفةؒ والاوزاعی ان کان المکاتب ادّی شیئًا من کتابته فلا یجوز الخ (عمده)

اور امام اعظم ابوحنیفہ اور امام اوزاعی رحمہما اللہ کے نزدیک مکاتب نے اگر بدل کتابت کچھ ادا کر دیا ہے اور کچھ باقی ہے اور باقی کے ادا کرنے پر قادر ہے تو جائز نہیں ہے یعنی کفارہ واجبہ میں اگر ایسے مکاتب کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

اگر کوئی غلام ولد الزنا ہے تو اس کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا۔

۶۲۸۶ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ.﴾

ترجمہ | حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب نے اپنے غلام کو مدبر بنا دیا اور ان کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس غلام یعقوب نامی کو بلالیا) اور فرمایا مجھ سے اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ تو حضرت نعیم بن نحام ﷺ نے آٹھ سو درہم میں آنحضور ﷺ سے خرید لیا۔

نُعیم: بضم النون وفتح العین المهملة، والنّحام: بفتح النون والحاء المهملة المشددة.

"فسمعتُ جابر الخ" عمرو بن دینار نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ وہ ایک قبطی غلام تھا اور پہلے ہی سال مر گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قال الکرمانی لانه اذا جاز بیع المدبر جاز اعتاقه وقاس الباقی علیه.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۹۹۴ مر الحدیث ص:۲۸۷، ۲۹۷، ۳۲۵، ۳۴۴، یاتی ص:۱۰۲۷، ۱۰۶۶، اخرجه مسلم فی الایمان والنذور.

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص ۸۴۔



﴿بَابٌ ۳۵۴۷ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ﴾

ای هذا بابٌ بالتنوين الخ

جب کفارہ میں غلام آزاد کرے تو اس کی ولار کون لے گا؟

ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے جب کوئی مشترک غلام آزاد کرے

دونوں کا جواب یہ ہے کہ ولار اس کو ملے گا جو آزاد کرے گا جیسا کہ حدیث میں آرہا ہے۔

۶۲۸۷ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہؓ کو خرید نے کا ارادہ کیا (آزاد کرنے کے لئے) تو بریرہ کے مالکوں نے حضرت عائشہؓ پر شرط لگائی کہ ولار ہم لیں گے پھر حضرت عائشہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا عائشہ تم بریرہ کو خرید لو (اور آزاد کردو) ولار تو اسی کو ملے گا جو آزاد کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله انما الولاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۹۹۴ مر الحديث ص: ۶۵، ۲۸۸، ۲۹۰، ۳۴۴ وغیرہ۔

باقی مواضع اور تشریح کے لئے ملاحظہ فرمائیں نصر الباری جلد سوم ص ۳۸، و ص ۳۹۔

﴿بَابُ ۳۵۴۸ الْإِسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ﴾

قسم میں استثنار کا بیان

یعنی جب کوئی شخص قسم کے ساتھ انشار اللہ کہے تو کیا حکم ہے؟ مثلاً کہا خدا کی قسم میں ایسا کرونگا انشار اللہ، ایسی صورت میں خلاف کرنے پر کفارہ لازم نہیں ہوگا مگر انشار اللہ کا زبان سے کہنا ضروری ہے صرف دل میں نیت کرنا کافی نہ ہوگا۔

۶۲۸۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسٰى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ

فَأُتِیَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ.﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ نے بیان کیا کہ میں قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں (غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے) حضور اکرم ﷺ سے سواری طلب کر رہا تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ میں تمہیں سواری کے جانور نہیں دے سکتا اور میرے پاس (فی الحال) سواری ہے بھی نہیں تو جب تک اللہ نے چاہا ہم ٹھہرے رہے پھر حضور ﷺ کے پاس کچھ اونٹ لائے گئے تو تین اونٹ ہمیں دئے جانے کا حکم دیا جب ہم (انہیں لے کر) چلے تو ہم میں سے بعض نے ساتھیوں سے کہا ہمیں اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہیں دے گا ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس سواری کے لئے جانور مانگنے آئے تھے تو آپ ﷺ نے قسم کھالی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے اور آپ ﷺ نے ہمیں سواری دیدی ہیں؛ ابوموسیٰ ﷺ نے بیان کیا کہ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو سواری نہیں دی ہے بلکہ اللہ نے تم کو سواری دی ہے واللہ ان شاء اللہ میں تو جب بھی قسم کھالیتا ہوں پھر اس کے خلاف میں خیر دیکھوں گا تو میں اپنی قسم کا کفارہ دے دوں گا اور وہی کام کروں گا جو بہتر ہوگا اور کفارہ ادا کروں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "انی واللّٰه ان شاء اللّٰه".

تعدد موضع والحديث هنا ص:۹۹۴، مر الحديث ص:۴۴۲، ص:۶۲۹ تا ص:۶۳۰، ص:۶۳۳، ص:۸۲۹، ص:۹۸۰، ص:۹۸۳، ص:۹۹۵، ص:۱۱۲۷۔

۶۲۸۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وقال إِلَّا كَفَّرْتُ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ.﴾

ترجمہ ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے بیان کیا (پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے) میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کردوں گا اور وہ کام کروں گا جس میں خیر ہوگا یا آنحضور ﷺ نے اس طرح فرمایا میں کام وہ کروں گا جو بہتر ہوگا اور کفارہ ادا کروں گا۔

تشریح علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں "وفائدة ذكر طريق ابی النعمان بيان التخيير بين تقديم الكفارة علی

الحنث وتاخيرها عنه او هو شك للراوى (الكواكب)

مذکور ہو چکا ہے کہ حنفیہ کے نزدیک کفارہ مؤخر ہوگا۔

۶۲۹۰﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ قُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنٰى وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آج رات میں نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی ایک بچہ جنے گی (ہر بیوی سے ایک لڑکا پیدا ہوگا) جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا تو ان سے ان کے ساتھی نے کہا سفیان نے بیان کیا کہ ساتھی سے مراد فرشتہ ہے انہوں نے کہا'' کہئے إن شاء الله''لیکن سلیمان علیہ السلام بھول گئے چنانچہ سلیمان علیہ السلام تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک بیوی کے سوا جس کے یہاں ناتمام بچہ ہوا تھا کسی بیوی کے یہاں بھی بچہ نہیں ہوا، ابو ہریرہ ﷺ نے بیان کیا وہ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ اگر سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم رائیگاں نہ جاتی اور وہ اپنی ضرورت کو پا لیتے (یعنی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے) اور ابو ہریرہ ﷺ نے ایک مرتبہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ استثنا کرتے (یعنی انشاء اللہ کہہ لیتے)۔

''وحدثنا ابو الزناد الخ''. وقال سفيان بن عيينة بالسند المذكور وحدثنا الخ اور ہم سب سے ابوالزناد نے بواسطہ اعرج ابو ہریرہ ﷺ کی حدیث کے مثل بیان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "لو استثنى" اى لو قال ان شاء الله.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۴، مر الحديث ص:۳۹۵،۴۸۷،۷۸۸،۹۸۲، ياتى ص:۱۱۱۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص:۳۶ تا ص:۳۷ نیز نصر المنعم ص:۲۹۴ تا ص:۳۰۱۔

۳۵۴۹ ﴿بَابُ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ﴾

قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد

مسئلہ مختلف فیہ ہونے کی وجہ سے بخاریؒ نے صاف حکم نہیں بیان کیا۔ اختلف العلماء فى جواز الكفارة قبل

الحنث فقال ربيعة ومالك والثورى والليث والاوزاعى تجزى قبل الحنث وبه قال احمد وإسحاق وابوثور وروى مثله عن ابن عباس وعائشة وابن عمر ؓ وقال الشافعى يجوز تقديم الرقبة والكنسوة والطعام قبل الحنث ولا يجوز تقديم الصوم وقال ابوحنيفة واصحابه لا تجزئ الكفارة قبل الحنث (عمده)

۶۲۹۱﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ قَالَ فَقُدِّمَ طَعَامٌ قَالَ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُه يَأْكُلُ شَيْئًا قَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ غَضْبَانُ قَالَ وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيلَ أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى قَالَ فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا نَسِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا ارْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا أَنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ قَالَ انْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللَّهُ إِنِّي وَاللَّهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهَذَا.﴾

ترجمہ زہدم جرمی نے بیان کیا کہ ہم ابوموسیٰ اشعری ؓ کے پاس تھے اور ہمارے قبیلہ جرم کے درمیان اور ابوموسیٰ

کے قبیلہ اشعر کے درمیان بھائی چارہ اور دوستی تھی زہدم نے بیان کیا کہ پھر ابوموسیٰ ﷺ کے پاس کھانا لایا گیا بیان کیا کہ ان کے کھانے میں مرغی کا گوشت بھی پیش کیا گیا بیان کیا کہ حاضرین میں بنی تیم اللہ قبیلہ کا سرخ رنگ کا ایک شخص بیٹھا تھا جیسے مولیٰ (غلام) ہو (وقد قیل انه زهدم الراوی) بیان کیا کہ وہ کھانے کے قریب نہیں آیا تو حضرت ابوموسیٰ ﷺ نے اس سے کہا قریب آجاؤ (یعنی کھانے میں شریک ہوجاؤ) میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کا گوشت کھاتے دیکھا ہے اس شخص نے کہا میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا تو مجھ کو اس سے گھن آنے لگی تو میں نے قسم کھالی کہ اس کا گوشت کبھی نہیں کھاؤں گا اس پر ابوموسیٰ ﷺ نے کہا قریب آجاؤ میں تمہیں اس کے متعلق بھی بتاؤں گا (یعنی تیرے قسم کا علاج بھی بتاؤں گا) ہم قبیلہ اشعر کے چند افراد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری مانگنے کے لئے حاضر ہوئے اور آنحضور ﷺ اس وقت صدقہ کے اونٹوں میں سے اونٹ تقسیم کررہے تھے ایوب راوی نے بیان کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ قاسم نے یہ بھی کہا کہ اس وقت آنحضور ﷺ غصہ میں تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ میں تمہیں سواری نہیں دے سکتا اور میرے پاس ایسا جانور ہے بھی نہیں کہ سواری کے لئے دے سکوں، ابوموسیٰ ﷺ نے بیان کیا کہ پھر ہم واپس آگئے پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس غنیمت کے اونٹ آئے تو پوچھا کہ وہ اشعری حضرات (جو سواریاں مانگتے تھے) کہاں ہیں چنانچہ ہم حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے سفید کوہان والے عمدہ پانچ اونٹ دیئے جانے کا حکم دیا ابوموسیٰ ﷺ نے بیان کہا کہ ہم اونٹوں کو لے کر چلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم پہلے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سواری کے لئے آئے تھے تو حضور ﷺ نے قسم کھالی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے پھر ہمیں بلا بھیجا اور سواری کے جانور عنایت فرمائے رسول اللہ ﷺ اپنی قسم بھول گئے خدا کی قسم اگر ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کی قسم سے غفلت میں رکھا (قسم یاد نہ دلائی) تو ہم کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے تم لوگ ہمارے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس چلو اور حضور ﷺ کو حضور ﷺ کی قسم یاد دلائیں چنانچہ ہم واپس آئے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم پہلے آپ ﷺ کے پاس سواری مانگنے کیلئے آئے تھے تو آپ ﷺ نے قسم کھالی تھی کہ ہمیں سواری نہیں دیں گے پھر آپ نے ہمیں سواری دی تو ہم نے خیال کیا یا کہا ہم نے (شک راوی) جانا کہ آپ ﷺ اپنی قسم بھول گئے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا تم لوگ جاؤ تمہیں اللہ نے سواری دی ہے، واللہ اگر اللہ نے چاہا تو میں جب بھی کوئی قسم کھالوں گا پھر اس کے خلاف کو اس سے بہتر دیکھوں گا تو میں وہی کروں گا جو بہتر ہوگا اور قسم توڑ کر کفارہ ادا کرتا ہوں۔

"تابعه حماد الخ" اسماعیل کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ اور قاسم بن عاصم کلیبی سے نقل کیا (اس کو خود امام بخاری نے باب فرض الخمس میں وصل کیا)

"حدثنا قتیبة قال حدثنا الخ" ایوب سختیانی نے ابوقلابہ اور قاسم تیمی سے انہوں نے زہدم سے اسی حدیث کو نقل کیا۔

"حدثنا ابو معمر الخ" ایوب سختیانی نے قاسم سے انہوں نے زہدم سے یہی حدیث نقل کی۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا الحديث لا يدل الا على ان الكفارة بعد الحنث لا تكون المطابقة بينه وبين

الترجمة الا فی قوله وبعده ای وبعد الحنث الخ (عمده)

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۹۹۴ تا ۹۹۵، مر الحدیث ص:۴۴۲، ۶۲۹ تا ۶۳۰، ۸۲۹ تا ۸۳۰ وغیره.

۶۲۹۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيعُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبھی حکومت کا عہدہ نہ طلب کرنا کیونکہ اگر بلا مانگے تمہیں مل جائے تو اس میں تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے پر ملا تو امارت (عہدہ) تیری ذات کے حوالہ کردی جائیگی (یعنی سارا بار تم ہی پر ڈال دیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال نہ ہوگی)

اور اگر تم کوئی قسم کھالو پھر اسکے خلاف میں خیر نظر آئے تو اسی کو کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم (کو توڑ کر اس) کا کفارہ ادا کرو۔

''تابعه اشهل الخ'' عثمان بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو اشہل بن حاتم نے بھی عبداللہ بن عون سے روایت کیا۔

''وتابعه یونس الخ'' اور عبداللہ بن عون کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام اور ربیع نے بھی روایت کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں ''قد ذکرنا علی راس الحدیث السابق ان هذا ایضا یطابق من الترجمة قوله او بعده ای بعد الحنث (عمده)

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۹۹۵، مر الحدیث ص:۹۸۰، یاتی ص:۱۰۵۸۔



بسم الله الرحمٰن الرحيم

کتابُ الفرائض

ای هذا کتاب فی بیان احکام الفرائض (عمده)

تحقیق وتشریح فرائض: فریضة کی جمع ہے جیسے حدائق حدیقة کی جمع ہے فریضة بمعنی مفروضة ہے یعنی مقرر کردہ، بیان کیا ہوا وهی فی اللغة اسم ما یفرض علی المکلف ومنه فرائض الصلوات الخ (عمده) فریضة اصل میں مشتق ہے فرض سے جس کے معنی قطع، تقدیر اور بیان کے ہیں قال الله تعالٰی سُوْرَةٌ أَنْزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا (سورہ نور، آیت:۱) یہ ایک سورہ ہے جس کو ہم (ہی) نے نازل کیا ہے اور ہم نے ان احکام کو مقرر کیا ہے۔

موارث کو فرائض اس لئے کہا گیا ہے کہ حصص اللہ تعالٰی کی طرف سے مقرر کردہ ہیں مقطوع اور متعین ہیں ان میں زیادت ونقصان کی گنجائش نہیں، اصطلاح شریعت میں فرائض کہا جاتا ہے متروکات مالیہ میں مقرر کردہ حصوں کو اور یہ قرآن مجید کے مقرر کردہ حصے چھ ہیں (۱) النصف $\frac{1}{2}$ (۲) ونصفه یعنی ربع $\frac{1}{4}$ (۳) ونصف نصفه یعنی ثمن $\frac{1}{8}$ (۴) ثلثان یعنی دوثلث $\frac{2}{3}$ (۵) ونصفه یعنی ثلث $\frac{1}{3}$ (۶) نصف نصفه یعنی سدس $\frac{1}{6}$ (قس)

علم فرائض کا موضوع: میت کا ترکہ اور اس کے مستحقین۔

غرص وغایت: مستحقین کو ان کا حق پہونچانا۔

مزید توضیح وتشریح کے لئے کتب فقہ وفرائض کا مطالعہ کیجئے

۳۵۵۰ بابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ...

...لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ

الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (سورۃ نسار:۱۱-۱۲)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا بیان ''اللہ تمہیں اولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے

مرد (کا حصہ) دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے (یہ ایک عام اصل بیان کردی کہ ہر لڑکے کو دہرا اور ہر لڑکی کو اکہرا حصہ ملے گا) اور اگر (اولاد میں) دو سے زائد لڑکیاں (ہی) ہوں تو ان کے لئے دو تہائی (حصہ) اس (مال) کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہے اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے (کل ترکہ کا) نصف حصہ ہے اور مورث کے والدین یعنی ان دونوں میں ہر ایک کے لئے اس (مال) کا چھٹا حصہ ہے جو وہ چھوڑ گیا ہے اگر میت کے کوئی اولاد ہو (خواہ مذکر ہو یا مؤنث) اور اگر میت کے کوئی اولاد نہ ہو اور (صرف) والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کے لئے ایک تہائی ہے (اور باقی دو تہائی باپ کا) اور اگر میت کے بھائی (بہن) ہوں تو اس کی ماں کے لئے (ترکہ کا) چھٹا حصہ ملے گا (اور باقی ۵/۶ باپ کا) (یہ سب حصے) وصیت کے نکالنے کے بعد کہ میت اس کی وصیت کر جائے یا ادائے قرض کے بعد (تقسیم ہوں گے) تمہارے باپ ہوں کہ تمہارے بیٹے، تم نہیں جانتے ہو کہ ان میں سے نفع پہنچانے میں تم سے قریب تر کون ہے (یعنی نفع دنیوی ہو یا اخروی، تمہیں کون زیادہ پہنچا سکے گا) یہ سب اللہ کی طرف سے مقرر ہے بیشک اللہ ہی علم والا ہے، حکمت والا ہے اور تمہارے لئے اس (مال) کا آدھا حصہ ہے جو تمہاری بیویاں چھوڑ جائیں بشرطیکہ ان کے کوئی اولاد نہ ہو اور اگر ان کے اولاد ہو تو تمہارے لئے بیویوں کے ترکہ کی چوتھائی ہے وصیت (نکالنے) کے بعد جس کی وہ وصیت کر جائیں یا ادائے قرض کے بعد (اوپر گذر چکا ہے کہ میراث کی تقسیم ہر حال میں اجرائے وصیت اور ادائے قرض کے بعد ہی ہوگی اور ان دونوں میں بھی ادائے قرض مقدم ہے) اور ان بیویوں کے لئے تمہارے ترکہ کی چوتھائی ہے (اور اگر بیویاں کئی ہوں تو شوہر کے ترکہ کی وہی چوتھائی سب میں برابر تقسیم ہو جائے گی) بشرطیکہ تمہارے کوئی اولاد نہ ہو لیکن اگر تمہارے کچھ اولاد ہو تو ان (بیویوں) کو تمہارے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا بعد وصیت (نکالنے) کے جس کو تم وصیت کر جاؤ یا ادائے قرض کے بعد، اور اگر کوئی مورث مرد ہو یا عورت ایسا ہو کہ جس کے نہ اصول ہوں نہ فروع اور اس کے ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو دونوں میں سے ہر ایک کے لئے ایک چھٹا حصہ ہے اور اگر یہ لوگ اس سے زائد ہوں تو وہ ایک تہائی میں شریک ہوں گے بعد وصیت (نکالنے) کے جس کی وصیت کردی جائے یا ادائے قرض کے بعد بغیر کسی کو نقصان پہنچائے (یعنی مورث کسی

وارث کو نقصان نہ پہنچائے کہ وصیت تہائی سے زیادہ کردے ایسی وصیت قانون شریعت کے خلاف ہونے کی بناء پر نا قابل نفاذ ہوگی) یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا بردبار ہے۔

(چنانچہ علم کامل کی بنا پر وہ خوب واقف ہے کہ کون اس قانون پر عامل ہے اور کون اس سے منحرف، اور حلم کامل کے اقتضاء سے بہت دفعہ مجرموں کی گرفت وہ فوراً نہیں کرتا)۔

۶۲۹۳ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيْثِ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور دونوں حضرات پیدل چل کر آئے تھے جب میرے پاس آئے تو مجھ پر غشی طاری تھی رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور اپنے وضو کا پانی میرے اوپر چھڑکا مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال میں کس طرح (تقسیم) کروں؟ اپنے مال کا کس طرح فیصلہ کروں؟ آنحضور ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ میراث کی آیتیں نازل ہوئیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للآيتين المذكورتين اللتين هما كالترجمة ظاهرة لان فيهما ذكر المواريث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص.۹۹۵ مر الحديث ص:۳۲ في التفسير ص:۶۵۸، ۸۴۴، ۸۴۶، ۸۴۷، ياتى ص:۹۹۸، ۱۰۸۷۔

﴿بَابُ تَعْلِيْمِ الْفَرَائِضِ﴾ ۳۵۵۱

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّيْنَ يَعْنِي الَّذِيْنَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِالظَّنِّ

فرائض کا علم سکھانا

اور حضرت عقبہ بن عامر جہنی ؓ نے فرمایا کہ بے تحقیق باتیں کرنے والوں سے پہلے علم حاصل کرو یعنی جو لوگ بلا تحقیق اٹکل سے باتیں کرتے ہیں اس سے پہلے علم حاصل کرلو حضرت عقبہ ؓ کے قول میں فرائض کی تحقیق اگرچہ نہیں ہے مگر وہ علم فرائض کو بھی شامل ہے۔

۶۲۹۴ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گمان سے بچتے رہو کیونکہ گمان (بدظنی) سب سے جھوٹی بات ہے کسی کی (برائی کی) ٹوہ میں نہ لگے رہو جاسوسی نہ کرو آپس میں بغض نہ رکھو اور نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے بن کر بھائیوں کی طرح رہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث لاثر عقبه ظاهرة، یعنی جب علم نہ ہوگا تو اٹکل گمان سے حکم دے گا، فیصلے کرے گا اور مطلق علم میں فرائض بھی داخل ہے۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۵، مر الحديث ص:۷۷۲، ۸۹۶۔

﴿بَابُ ۳۵۵۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے

۶۲۹۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَام أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس علیہما السلام دونوں حضرات حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور دونوں مطالبہ کرنے لگے اپنی میراث کا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مطالبہ کر رہے تھے فدک کی زمین کا اور خیبر میں بھی اپنے حصہ کا تو حضرت ابوبکرؓ نے ان دونوں سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ

ﷺ فرماتے تھے کہ میرا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم چھوڑیں صدقہ ہے بلاشبہ آل محمد اس مال میں کھاتے رہیں گے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا خدا کی قسم میں تو کوئی ایسا کام نہیں چھوڑوں گا جسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا وہ میں بھی کروں گا بیان کیا کہ اس پر حضرت فاطمہؓ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے قطع تعلق کرلیا اور وفات تک ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کی۔

"حدثنا إسماعيل الخ" ہم سے اسماعیل بن آبان (بفتح الهمزه والموحدة المخففه) نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارکؒ نے بیان کیا انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم نے جو کچھ چھوڑا وہ صدقہ ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۹۵ تا ۹۹۶ مر الحديث ص:۴۳۵،۵۲۶،۵۷۶،۶۰۹۔

تشریح شیعہ کے اعتراض اور اہل سنت کے جواب کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری آٹھویں جلد کتاب المغازی ص:۳۰۴ تا ۳۰۶۔

۶۲۹۶ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذٰلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتّٰى أَدْخُلَ عَلٰى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَأُ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ إِلٰى قَوْلِهِ قَدِيرٌ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتّٰى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلٰى أَهْلِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذَاكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ

تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ فَتَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا.

ترجمہ ابن شہاب زہریؒ نے بیان کیا کہ مجھے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی (ابن شہاب نے بیان کیا کہ) اور محمد بن جبیر بن مطعم نے مالک بن اوس کی یہ حدیث پہلے مجھ سے بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس حدیث کے متعلق ان سے پوچھا تو مالک نے کہا کہ میں گیا اور حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا پھر ان کے پاس ان کا دربان یرفا آیا اور عرض کیا کیا آپ کی خواہش ہے حضرت عثمان بن عفانؓ، حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ، حضرت زبیر بن عوامؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں (اجازت ہے) دربان نے ان حضرات کو اندر آنے کی اجازت دی (چنانچہ وہ حضرات اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے) اس کے بعد یرفا دربان کہنے لگا کیا آپ کی اجازت حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے بارے میں ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہاں (اجازت ہے، پھر دونوں حضرات اندر آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے) حضرت عباسؓ نے کہا یا امیر المؤمنین میرے اور ان کے (حضرت علیؓ کے) درمیان فیصلہ کر دیجئے (دونوں صاحب اس جائداد کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے جو اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو بنی نضیر کے مال میں بطور فیٔ عنایت فرمائی تھی) حضرت عمرؓ نے کہا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لا نورث ما ترکنا صدقة** اس سے مراد آنحضور ﷺ کی خود اپنی ذات تھی حاضرین نے کہا بیشک آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا پھر حضرت عمرؓ حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اور پوچھا کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا ان دونوں حضرات نے کہا بیشک آنحضور ﷺ نے یہ فرمایا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا اب میں اس معاملہ میں آپ لوگوں سے گفتگو کروں گا (واقعہ یہ ہے کہ) بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ اس فیٔ میں سے کچھ حصہ مخصوص کر دیا تھا جو آپ ﷺ کے سوا کسی اور کو نہیں دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ما افاء اللّٰہ علی رسوله**

الیٰ قولہ قدیر یہ جائدادیں (بنی نضیر، خیبر اور فدک) خاص رسول اللہ ﷺ کی تھیں مگر خدا کی قسم آنحضور ﷺ نے تم لوگوں کو چھوڑ کر یہ جائدادیں اپنے لئے جمع نہیں رکھیں اور نہ خاص اپنے خرچ میں لائے بلکہ تم لوگوں کو دیں اور تمہارے ہی کاموں میں خرچ کیں یہاں تک کہ ان جائیدادوں میں سے یہ مال باقی رہ گیا اور رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو اس مال میں سے سال بھر کا خرچ دیدیا کرتے تھے پھر اس کے بعد جو باقی بچتا اس کو اللہ کے مال میں شریک کر دیتے (رفاہ عام، جہاد کے سامان فراہم کرنے میں) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں اس مال کے معاملے میں یہی طرز عمل رکھا، (حاضرین) میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ حضرات سے پوچھتا ہوں کیا یہ معاملہ آپ حضرات کو معلوم ہے؟ سب نے کہا جی ہاں معلوم ہے پھر آپ ؓ نے حضرت علی ؓ اور حضرت عباس ؓ سے فرمایا میں اللہ کا واسطہ دے کر آپ دونوں حضرات سے پوچھتا ہوں کیا آپ دونوں کو بھی یہ معلوم ہے؟ دونوں حضرات نے کہا جی ہاں معلوم ہے حضرت عمر ؓ نے فرمایا پھر اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو دنیا سے اٹھالیا تو حضرت ابوبکر ؓ نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کا جانشین (خلیفہ) ہوں اور ابوبکر ؓ نے یہ جائدادیں اپنے قبضہ میں رکھیں اور جس طرح رسول اللہ ﷺ ان میں تصرفات کرتے تھے ابوبکر ؓ نے بالکل وہی طرز عمل اختیار کیا پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر ؓ کو اٹھالیا تو میں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے جانشین کا نائب ہوں اور شروع میں ان جائیدادوں کو دو برس اپنے قبضہ میں رکھا اور اس مال میں وہی عمل کرتا رہا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا اور ابوبکر ؓ نے کیا پھر آپ دونوں حضرات میرے پاس آئے اور آپ دونوں کی بات ایک ہے اور آپ دونوں کا معاملہ بھی ایک ہے آپ (حضرت عباس ؓ) اپنے بھتیجے کی میراث سے اپنا حصہ لینے آئے ہیں اور آپ (حضرت علی ؓ) میرے پاس اپنی بیوی کا حصہ لینے آئے ہیں جو ان کے والد کی طرف سے انہیں ملتا تو میں نے کہا کہ اگر آپ دونوں چاہیں تو میں اسے آپ دونوں کو اس شرط کے ساتھ دے سکتا ہوں (آپ دونوں نے شرط منظور کی تو میں نے آپ دونوں کے انتظام میں دیا) اب آپ حضرات مجھ سے اس کے علاوہ کوئی فیصلہ چاہتے ہیں؟ تو اس اللہ کی قسم جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں میں ان جائدادوں کے بارے میں اس کے علاوہ کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا قیامت تک اب اگر آپ دونوں (شرط کے مطابق) انتظام سے عاجز ہیں (نہیں کر سکتے ہیں) تو جائدادیں مجھے واپس کر دیجئے میں خود اس کا انتظام کرلوں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لا نورث ما تركنا صدقة".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۶، مر الحديث ص:۴۰۷، ۴۳۵ تا ۴۳۶، ۵۷۵، ۷۲۵، ۸۰۶، ياتی ص:۱۰۸۵تا۱۰۸۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص:۳۰۲ "عہد فاروقی میں حضرت علی ؓ اور حضرت عباس ؓ کا مطالبہ"۔

۶۲۹۷﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمَئُونَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے وارث لوگ اگر میں ایک دینار بھی چھوڑ جاؤں تقسیم نہیں کر سکتے (حصہ نہیں لے سکتے) میں جو کچھ چھوڑ جاؤں میری بیویوں اور عملہ کے خرچ کے بعد خیرات ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۶ مر الحديث ص:۳۸۹، ۴۳۷۔

۶۲۹۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو ازواج مطہرات نے چاہا کہ حضرت عثمان ﷺ کو حضرت ابو بکر ﷺ کے پاس بھیجیں اپنی میراث کو طلب کرنے کے لئے تو حضرت عائشہؓ نے یاد دلایا کیا رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا لا نورث الخ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۶، مر الحديث ص:۵۷۶۔

تشریح بعض روایت میں ہے نحن معاشر الانبياء لا نورث الخ ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا بعض روایت کے الفاظ ہیں ان الانبياء لا يورثون، انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

اشکال: قرآن مجید میں ہے وورث سليمان داؤد، سلیمان علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام کے وارث ہوئے۔

جواب: آیت میں مراد مال ودولت نہیں ہے بلکہ مراد نبوت، اور علم وحکمت ہے فلا اشکال۔

﴿بابُ ۳۵۵۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ جس نے مال چھوڑا وہ اس کے اہل وعیال (یعنی اسکے وارثوں) کا ہے

۶۲۹۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ (الاحزاب:۶) (میں مسلمانوں کا خود ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہوں) پس جو شخص مقروض مرا اور ادائیگی کے لئے کچھ نہیں چھوڑا تو اس کی ادائیگی کی ذمہ داری ہم پر ہے اور جو مسلمان مال چھوڑ جائے تو اس کے وارثوں کا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث لان ورثته هم اهله.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۷ مر الحديث ص:۳۰۸،۳۲۳، وفي التفسير ص:۷۰۵، وياتي في الفرائض ص:۹۹۸تا۹۹۹،و۱۰۰۰تا ۱۰۰۱۔

﴿بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيْهِ وَأُمِّهِ﴾ ۳۵۵۴

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ

باپ اور ماں کی طرف سے ان کے لڑکے کی میراث کا بیان

اور حضرت زید بن ثابت ﷺ نے بیان کیا جب کوئی مرد یا کوئی عورت ایک بیٹی چھوڑے تو اس بیٹی کے لئے نصف (آدھا) ہے اور اگر بیٹیاں دو ہوں یا زیادہ تو ان کے لئے دو ثلث (دو تہائی) حصہ ملے گا اور اگر ان لڑکیوں کے ساتھ کوئی لڑکا (ان کا بھائی بھی) ہو تو پہلے میراث میں دو شریکوں کو دیا جائے گا اس کے مقررہ حصہ کے مطابق اور جو باقی رہے گا تو مرد کے لئے عورت کا دگنا حصہ (یعنی لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر)۔

تشریح میت نے اگر صرف بیٹا اور بیٹی چھوڑا خواہ ایک ایک ہوں یا کئی کئی تو کل میراث للذكر مثل حظ الانثيين کے مطابق تقسیم ہوگی یعنی لڑکیوں کا دونا لڑکے کو، اور اگر بیٹے اور بیٹی کے ساتھ ذوی الفروض میں سے کوئی ہو تو پہلے ان کا پورا حصہ دیا جائے گا اور جو باقی بچے گا اس میں سے بیٹے کو بیٹیوں سے دونا دیا جائے گا مثلاً کسی نے ایک ماں چھوڑی اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی تو چونکہ ماں اصحاب فرائض میں سے ہے اس لئے پہلے ماں کو چھٹا حصہ دیا جائے گا پھر جو بچے گا اس کے تین حصہ کر کے دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے گا اس صورت میں مسئلہ چھ سے بنے گا ھکذا:

میت ۶ زید

ام ابن بنت

۱ (باقی ۵)

اس پانچ کے تین حصہ کرکے دو حصے بیٹے کو اور ایک حصہ بیٹی کو دیا جائے گا لیکن اس دوسرے فریق میں کسر واقع ہو گئی کہ پانچ سہام کے تین حصہ نہیں ہو سکتے اس لئے ایسی صورت میں اٹھارہ سے تصحیح ہو گی یعنی کل ترکہ کے اٹھارہ حصے کئے جائیں گے اس میں سے ماں کو سدس یعنی تین حصے بیٹے کو دس اور بیٹی کو پانچ حصے

میت ۶ ت ۱۸ زید

ام ابن بنت

۱/۳ ۵ ۱۰ ۵

۶۳۰۰﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (پہلے) فرائض کو اس کے حق داروں کو دو (ذوی الفروض کے حصے دو) اور جو باقی رہے وہ سب سے زیادہ قریب مرد کے لئے ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يدخل فيه ميراث الابن على ما لا يخفى.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۷، ياتي ص:۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، اخرجه مسلم في الفرائض و كذا ابو داود، والترمذي والنسائي.

تشریح ترکہ کی تقسیم میں سب سے پہلے ذوی الفروض یعنی اصحاب فرائض کو ان کا مقررہ حصہ دیا جائے ان کے دینے کے بعد جو باقی بچے وہ اس مرد کو دیا جائے جو میت کا قریب تر رشتہ دار ہو جن کو عصبات کہا جاتا ہے مثلاً زید کا انتقال ہوا اس نے ایک ماں، ایک بیٹی، ایک چچا اور ایک پھوپھی اور ایک چچا کا بیٹا چھوڑا تو پہلے ماں کو ایک سدس ۱/۶ پھر بیٹی کو نصف ۱/۲ اور جو بچے گا وہ چچا کو ملے گا پھوپھی اور چچا کا لڑکا محروم۔ علی هذا

میت ۶

اخت العم	ابن العم	عم	بنت	ام
م	م	۲	۳	۱

۳۵۵۵ باب میراث البنات

لڑکیوں کی میراث کا بیان

۶۳۰۱ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قَالَ قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ الثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَبِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ آأُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي فَقَالَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ.

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ نے بیان کیا کہ میں مکہ معظمہ میں بیمار پڑ گیا ایسا بیمار کہ مرنے کے قریب ہو گیا پھر نبی اکرم ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس مال بہت ہے اور میری ایک لڑکی کے سوا میرا کوئی وارث نہیں تو کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا نہیں بیان کیا کہ میں نے عرض کیا تو نصف (نصف مال صدقہ کر دوں) آپ ﷺ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا ایک تہائی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تہائی بہت ہے (یعنی ایک تہائی خیرات کر سکتا ہے لیکن تہائی بہت ہے) اگر تم اپنی اولاد مالدار چھوڑ دتو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں تنگدست چھوڑ و کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جو خرچ بھی کرو گے اس پر تمہیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھو گے پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنی ہجرت میں پیچھے رہ جاؤں گا؟ (اگر میں مکہ میں مر گیا جہاں سے میں نے ہجرت کی تو میری ہجرت بگڑ جائے گی اور ہجرت کے ثواب سے محروم ہونے کا خطرہ ہے) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر میرے بعد تم (بالفرض مرض کی وجہ سے مکہ میں) پیچھے رہ بھی گئے (تو کیا ہوگا؟) جو عمل بھی تو اللہ کی رضا مندی کے لئے کرے گا تو اس کے ذریعہ درجہ و مرتبہ بلند ہوگا اور امید ہے کہ تو میرے بعد زندہ رہے گا یہاں تک کہ تم سے بہت سے لوگوں کو فائدہ پہنچے گا اور تجھ سے دوسروں کو نقصان پہونچے گا لیکن

محتاج (قابل افسوس) سعد بن خولہ ؓ ہیں رسول اللہ ﷺ ان کے لئے اظہار افسوس کرتے تھے کہ ان کی وفات مکہ ہی میں ہوئی سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہ سعد بن خولہ ؓ بنی عامر بن لوی کے ایک فرد تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ليس يرثني إلا ابنتي".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۷، ومر ص:۱۳، مختصراً ص:۱۷۳،۳۸۲،۳۸۳ تا ص:۳۸۴، في المغازي ص:۶۳۲، في المناقب ص:۵۶۰،۸۰۶،۸۴۵،۸۴۶،۹۴۳۔

۶۳۰۲﴿حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الْإِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ.﴾

ترجمہ | اسود بن یزید نے بیان کیا کہ حضرت معاذ بن جبل ؓ ہمارے پاس یمن تعلیم دینے کے لئے یا امیر کی حیثیت سے تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا کہ جس کی وفات ہوگئی اور اس نے اپنی ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑی تو انہوں نے نصف (آدھا) بیٹی کو دیا اور آدھا بہن کو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اعطى الابنة النصف".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۷، ياتي ص:۹۹۸ والحديث اخرجه ابو داود في الفرائض.

تشریح | معلوم ہو چکا ہے کہ بیٹی ذوی الفروض میں سے ہے لیکن جب میت کی بیٹی کے ساتھ بہن بھی ہو تو اس وقت بہن عصبہ ہو جاتی ہے اس لئے بیٹی اصحاب فرائض میں ہونے کی بنا پر نصف پائے گی اور باقی نصف بہن کا ہے۔

وهذا اجماع من العلماء وهو نص القرآن (قس)

۳۵۵۶ ﴿بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الْإِبْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ﴾

وَقَالَ زَيْدٌ وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْإِبْنِ مَعَ الْإِبْنِ

جب میت کا بیٹا نہ ہو تو پوتے کی میراث کا بیان

اور زید بن ثابت انصاری ؓ نے فرمایا کہ بیٹوں کی اولاد (پوتے) بیٹوں کے درجہ میں ہیں اگر ان پوتوں کے علاوہ میت کا کوئی بیٹا نہ ہو بیٹوں کے بیٹے (پوتے) اپنے بیٹوں کی طرح ہیں اور بیٹوں کی بیٹیاں اپنی بیٹیوں کی طرح ہیں یہ سب (پوتے پوتیاں) وارث ہوں گے جیسے بیٹے بیٹیاں وارث ہوتی ہیں اور دوسروں کو محروم کریں گے جیسے بیٹے اور بیٹیاں کرتے

ہیں اور پوتا بیٹے کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔

۶۳۰۳ ﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے ذوی الفروض کے حصے دے دو پھر جو باقی بچے وہ اس کو ملے گا جو مردمیت کا بہت نزدیک کا رشتہ دار ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں هذا الحديث بعينه تقدم عن قريب في باب ميراث الولد من ابيه وامه وفائدة اعادته لشيئين احدهما الاشارة الى ان ولد الابناء بمنزلة الولد والآخر الاشارة الى انه روى هذا الحديث عن شيخين احدهما عن موسى بن إسماعيل عن وهيب كما تقدم والاخر عن مسلم بن ابراهيم عن وهيب الىٰ آخره (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۷ مر الحديث ص:۹۹۷، ياتى ص:۹۹۸،۹۹۹۔

تشریح معلوم ہوا کہ اگر میت کا کوئی بیٹا نہ ہو تو پوتے پوتیاں عصبہ ہوں گے اور انہیں للذكر مثل حظ الانثيين کے حساب سے ترکہ ملے گا اگر چہ متوفی (میت) کی بیٹی موجود ہو مثلاً کسی نے ایک بیٹی اور ایک پوتا اور ایک پوتی چھوڑی تو نصف بیٹی کو ملے گا اور باقی نصف بقاعدہ للذكر مثل حظ الانثيين پوتا کو دو حصہ اور پوتی کو ایک حصہ ملے گا مطلب یہ ہے کہ کل ترکہ چھ حصہ کیا جائے گا تین بیٹی کو اور دو حصہ پوتے کو اور ایک پوتی کو دیا جائے گا۔

۳۵۵۷ ﴿بَابُ مِيْرَاثِ ابْنَةِ الإِبْنِ مَعَ بِنْتٍ﴾

بیٹی کے ساتھ (یعنی بیٹی کی موجودگی میں) پوتی کی میراث کا بیان

۶۳۰۴ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُومُوسٰى عَنْ بِنْتٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ ابْنٍ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسٰى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيكُمْ.﴾

ترجمہ | ہزیل بن شرحبیل نے بیان کیا کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری ﷺ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا (یعنی کسی میت کی ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک بہن ہو تو ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟) تو ابوموسیٰ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور بہن کو آدھا ملے گا اور ابن مسعود ﷺ کے پاس جاؤ (اور ان سے بھی پوچھو) وہ بھی میری موافقت کریں گے (حضرت ابو موسیٰ ﷺ نے چونکہ اپنے اجتہاد سے فتویٰ دیا تھا تو یہ خیال کرتے ہوئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ بھی میرے موافق فتویٰ دیں گے سائل سے فرمایا کہ جا کر ان سے پوچھ لو یہ شخص گیا) اور حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ سے پوچھا گیا اور حضرت ابوموسیٰ ﷺ کا قول (فتویٰ) بیان کیا گیا یہ سب سن کر ابن مسعود ﷺ نے فرمایا اگر میں ایسا فتویٰ دوں تو میں گمراہ ہوگیا اور ہدایت سے بھٹک گیا میں تو وہی فیصلہ کروں گا جو نبی اکرم ﷺ نے کیا تھا کہ بیٹی کو آدھا ملے گا اور پوتی کو سدس تا کہ دو ثلث مکمل ہو جائے اور جو باقی بچے وہ بہن کا ہے ہزیل نے بیان کیا کہ ہم پھر (عبداللہ بن مسعود ﷺ کے پاس سے واپس لوٹ کر) ابوموسیٰ ﷺ کے پاس آئے اور ابن مسعود ﷺ کے قول کی خبر دی تو ابوموسیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک یہ علامہ تم میں موجود ہیں مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو (اس سے صاف ظاہر ہے کہ ابوموسیٰ ﷺ نے اپنے فتویٰ سے رجوع کرلیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۷، ياتی ص:۹۹۸ والحديث اخرجه ابو داود فی الفرائض وكذا الترمذی والنسائی وابن ماجه.

اب صحیح تخریج یہ ہوگی کہ کل ترکہ کا چھ حصہ کیا جائے گا تین بیٹی کو ایک پوتی کو اور دو بہن کو دیا جائے گا۔

﴿بَابُ ۳۵۵۸ مِيْرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ﴾

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ الْجَدُّ أَبٌ وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا بَنِي آدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدٍ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ ﴾

باپ اور بھائیوں کے ساتھ دادا کی میراث کا بیان

اور حضرت ابوبکر اور حضرت ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ دادا باپ کی طرح ہے۔

تشریح | جب میت کا باپ نہ ہو دادا ہو تو میراث کے سلسلے میں جو حیثیت باپ کی ہے وہی دادا کی ہوگی (یہاں جد سے مراد

جد صحیح یعنی باپ کے والد ہیں ماں کے والد نانا مراد نہیں ہیں)۔

''وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ الخ'' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (بطور دلیل) یہ آیت پڑھی ''یَا بَنِی آدَمَ (سورہ اعراف) یعنی تمام انسانوں کو حضرت آدم علیہ السلام کا بیٹا کہا گیا حالانکہ آدم علیہ السلام دادا تھے۔

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ (سورہ یوسف آیت: ۳۸) اور میں نے تو اتباع کر لی ہے اپنے آباء کرام ابراہیم، اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کے ملت کی۔

تشریح حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق یوسفؑ کے جد یعنی دادا تھے مگر باپ کہا۔

''وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَداً الخ'' اور کہیں مذکور نہیں کہ کسی نے حضرت ابوبکرؓ کی ان کے زمانے میں مخالفت کی (فیما قاله ان الجد حكمه حكم الاب) حالانکہ نبی اکرم ﷺ کے صحابہ اس وقت بہت تھے (اس سے معلوم ہو گیا کہ صحابہ کرام کا اس پر اجماع سکوتی ہو گیا کہ دادا بمنزلہ باپ ہے)

''وقال ابنُ عَبَّاسٍ الخ'' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرا پوتا میرا وارث ہو گا نہ میرے بھائی اور میں اپنے پوتے کا وارث نہ ہوں؟

توضیح وتشریح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بعض لوگوں کا رد کر رہے ہیں جن لوگوں نے کہا تھا کہ بھائی کے رہتے ہوئے دادا محروم رہے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ عجیب بات ہے کہ پوتا تو میرا وارث ہو اور میں اپنے پوتے کا وارث نہ ہوں؟ یہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے جب کہ پوتا بیٹے کا حکم رکھتا ہے جب بیٹا موجود نہ ہو تو دادا بھی باپ کا حکم رکھے گا جب باپ نہ ہو اور جیسے پوتا سے بھائی محروم ہو جاتا ہے اسی طرح دادا سے بھی بھائی محروم ہو گا حاصل یہ ہوا کہ میت کے اگر دادا اور بھائی ہوں تو کل میراث دادا کو ملے گی اور بھائی محروم ہو گا۔

''وَيُذْكَرُ عن عُمَرَ وَعَلِيٍّ وَابنِ مَسْعُودٍ وزيدٍ اقاويلُ مُخْتَلِفَةٌ''

اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ سے مختلف اقوال منقول ہیں۔
تفصیل کے لئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے امام بخاریؒ نے یُذْکَر بصیغۂ مجہول سے ان اقوال کے ضعف کی طرف اشارہ کر دیا ہے۔

مزید توضیح وتفصیل کے لئے عمدۃ القاری وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔

۶۳۰۵﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ ابنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پہلے فرائض اصحاب فرائض کو دیدو پھر جو باقی بچے وہ سب سے قریب تر مرد کے لئے۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں ووجه دخوله في هذا الباب انه دل على ان الذي يبقى بعد الفرض يصرف لاقرب الناس الى الميت فكان الجد اقرب فيقدم (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۸، مر الحديث ص:۹۹۷، ياتي ص:۹۹۹۔

۶۳۰۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُهُ وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ أَوْ قَالَ خَيْرٌ فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا أَوْ قَالَ قَضَاهُ أَبًا.

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ وہ شخص جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اس امت میں سے کسی شخص کو خلیل (دلی دوست) بناتا تو ان کو (ابوبکرؓ کو) بناتا لیکن اسلام کی دوستی ہی افضل ہے یا فرمایا بہتر ہے (شک من الراوی) اس نے (یعنی ابوبکرؓ نے) دادا کو باپ کے درجہ میں رکھا یا فی استحقاق المیراث، یا (شک من الراوی) حکم لگایا کہ دادا باپ کے درجہ میں ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فانه انزله ابا، فان ابابكر انزل الحد ابا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۸، ومر الحديث ص:۶۷، ۵۱۶، ۵۵۲۔

۳۵۵۹ بَابُ مِيْرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ

اولادوغیرہ کے ساتھ شوہر کی میراث کا بیان

۶۳۰۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ.

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ (ابتداء اسلام میں حکم یہ تھا کہ) کل مال لڑکے کے لئے ہے اور ماں باپ کے لئے وصیت تھی (یعنی وصیت کا حکم تھا) پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جو چاہا منسوخ کردیا چنانچہ لڑکوں کے لئے لڑکیوں کے دگنا مقرر کردیا اور والدین میں سے ہر ایک کے لئے سدس (چھٹا حصہ) مقرر کیا اور بیوی کے لئے آٹھواں حصہ (اگر

میت کی اولاد ہوں) اور چوتھا حصہ (اگر اولاد نہیں ہیں) اور شوہر کے لئے نصف (اگر میت کی اولاد نہ ہو) اور چوتھائی حصہ (اگر میت کی اولاد ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وللزوج الشطر والربع".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۸ ومر الحديث ص:۳۸۳، وفى التفسير ص:۶۵۸۔

میت کے مال کی ترتیب مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۶ ص:۶۱۹۔

﴿ بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ ﴾ ۳۵۶۰

عورت اور شوہر کی میراث اولاد وغیرہ کی موجودگی میں

۶۳۰۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى لَهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی لحیان کی ایک عورت کے بچہ کے بارے میں جو ناتمام مردہ پیدا ہوا تھا یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کے خوں بہا میں ایک غلام یا ایک باندی دی جائے (او للتنويع لا للشك) پھر وہ عورت جس پر غرہ (غلام) دینے کا حکم فرمایا تھا وہ مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کی میراث (ترکہ) اس کے بیٹے اور اس کے شوہر کو دیا جائے اور دیت ادا کرنے کا حکم اس کے عصبہ کو دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اى فى قوله "بان ميراثها لبنيها وزوجها"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۸، مر الحديث ص:۸۵۷، ياتى ص:۱۰۲۰، ۱۰۲۱، والحديث اخرجه مسلم، والترمذى، وابو داود، والنسائى.

﴿ بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةٌ ﴾ ۳۵۶۱

بیٹیوں کی موجودگی میں بہنوں کی میراث جو (بہنیں) عصبہ ہیں

۶۳۰۹ ﴿حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ

قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ لِلابْنَةِ وَالنِّصْفُ لِلْأُخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ قَضَى فِينَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ اسود بن یزید نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ہمارے درمیان یہ فیصلہ کیا تھا کہ نصف (آدھا) بیٹی کو ملے گا اور نصف بہن کو، پھر سلیمان اعمش نے بیان کیا کہ ہمارے درمیان حضرت معاذ نے فیصلہ کیا تھا لیکن علی عهد رسول الله صلی اللّٰہُ عَلَیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۸، مر الحديث ص:۹۹۷۔

۶۳۱۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الإِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلہ کے مطابق اس کا فیصلہ کروں گا یا فرمایا (شک من الراوی) کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بیٹی کو آدھا اور پوتی کو سدس (چھٹا) اور جو باقی بچے وہ بہن کا حصہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۸، ومر الحديث ص:۹۹۷۔

تشریح دونوں حدیثوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی حدیث میں صرف بیٹی اور بہن ہے اور اس حدیث میں بیٹی اور بہن کے علاوہ پوتی ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۶۲ بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ وَالْإِخْوَةِ

بہنوں اور بھائیوں کی میراث

۶۳۱۱ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ.

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور میں بیمار تھا آنحضور ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر اپنے وضو کا پانی میرے اوپر چھڑک دیا تو مجھے ہوش آ گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری بہنیں ہیں اس پر میراث کی آیت نازل ہوئی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انما لي اخوات" فانه يقتضي انه لم يكن له ولد واستنبط منه المؤلف الاخوة بطريق الاولٰى وقدم الاخوات في الذكر للتصريح بهن في الحديث (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۸، مر الحديث ص:۳۲، ۶۵۸، ۸۴۴، ۸۴۶، ۸۴۷، ۹۹۵، ياتي ص:۱۰۸۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص:۱۱۶۔

۳۵۶۳ ﴿بَابٌ یَسْتَفْتُونَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیکُمْ فِی الْکَلَالَةِ...﴾

...إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

اى هٰذا بابٌ بالتنوين يذكر فيه قوله تعالٰى يَسْتَفْتُونَكَ الآية (النساء:۱۷۶)

ارشادِ الٰہی: یَسْتَفْتُونَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیکُمْ فِي الْکَلَالَةِ الخ

لوگ آپ سے حکم دریافت کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اللہ تم ہیں (میراث) کلالہ کے باب میں حکم دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے کوئی اولاد نہ ہو اور اس کے ایک بہن ہو (حقیقی عینی ہو یا علاتی) تو اسے اس کا ترکہ نصف ملے گا اور وہ مرد وارث ہوگا اس (بہن کے کل ترکہ) کا اگر اس (بہن) کے اولاد نہ ہو (اور والدین بھی نہ ہوں) اگر دو بہنیں ہوں تو ان دونوں کو ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا اور اگر (وارث) چند بھائی بہن مرد و عورت ہوں تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا (یعنی بھائی کو دوہرا اور بہن کو اکہرا حصہ ملے گا) اللہ تمہارے لئے (یہ احکام) کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم گمراہی میں نہ پڑو اور اللہ ہر چیز کا پورا علم رکھتا ہے۔

۶۳۱۲ ﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ.﴾

ترجمہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آخری آیت سورہ نساء کے آخر کی آیتیں نازل ہوئیں یستفتونک

قل اللّٰہ یفتیکم فی الکلالۃ.

مطابقۃ للترجمۃ المطابقۃ بین الآیۃ وحدیث الباب ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۹۹۸، مر الحدیث ص:۶۲۶، ۶۶۲، ۶۷۱۔

اشکال: حدیث الباب میں ہے آخر آیۃ نزلت الخ یستفتونک قل اللّٰہ یفتیکم فی الکلالۃ. اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آخر آیۃ نزلت علی النبی صلی اللّٰہ عَلَیہ وسلم آیۃ الربوا بخاری ص:۶۵۱، تا ص:۶۵۲۔

جواب: ۱ میراث کے متعلق آخر ما نزلت آیت کلالہ ہے اور حلت وحرمت کے متعلق حجۃ الوداع میں عرفات کے میدان میں یہ آیت نازل ہوئی الیوم اکملت لکم دینکم پھر سب سے آخر میں آیت ربوا نازل ہوئی واتقوا یوما ترجعون فیه الی اللّٰہ اس کے بعد سفر آخرت کر گئے۔ واللہ اعلم

۲ مذکورہ دونوں حکم آخری سال کے ہیں اس لئے ہر ایک پر آخر ما نزلت کا اطلاق کیا گیا ہے۔

۳ ایک جواب یہ بھی دیا گیا ہے کہ مختلف حضرات نے اپنے اپنے علم کے مطابق آخر ما نزلت فرمایا ہے۔ واللہ اعلم

۳۵۶۴ ﴿بَابُ ابْنَیْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِلْأُمِّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ﴾

وَقَالَ عَلِیٌّ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِیَ بَیْنَهُمَا نِصْفَانِ

کسی عورت نے چچا کے دولڑکوں کو چھوڑا ان میں ایک اخیافی بھائی ہے اور دوسرا شوہر ہے

''وقال علیٌّ ﷺ'' اور حضرت علی ﷺ نے فرمایا کہ پہلے شوہر کو نصف دیا جائے گا اور اخیافی بھائی کو سدس (چھٹا حصہ) اور جو باقی بچے گا وہ ان دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا جائے گا۔

تشریح چونکہ متوفیہ (میت) کی اولاد نہیں ہے اس لئے پہلے شوہر کو نصف دیں گے اور اخیافی بھائی کو سدس اس لئے کہ دونوں اصحاب فرائض میں سے ہیں اب جو بچا وہ دونوں پر برابر برابر تقسیم کر دیا جائے گا، مسئلہ چھ سے کیا جائے گا چھ میں سے نصف یعنی تین شوہر کو اور ایک اخیافی بھائی کو اب جو دو باقی بچا وہ ایک ایک دونوں کو دیا جائے گا۔

۶۳۱۳ ﴿حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِیلَ عَنْ أَبِی حَصِینٍ عَنْ أَبِی صَالِحٍ عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَی بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِی الْعَصَبَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضَیَاعًا فَأَنَا وَلِیُّهُ فَلِأُدْعَی لَهُ الْكَلُّ الْعِیَالُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں مسلمانوں کے خود ان کی جانوں سے قریب تر ہوں پس جو شخص مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو اس کا مال عصبہ وارثوں کے لئے ہے اور جو شخص (مرتے وقت) بوجھ (قرض) چھوڑے یا بال بچہ چھوڑے تو میں اس کا ولی ہوں اس کے لئے مجھ کو بلا بھیجو (میں اس کے قرض اور بال بچوں کا بندوبست کروں گا)۔

''الکَلّ العیَال'' کلّ بمعنی عیال ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة بالتعسف توخذ من قوله "فمالُهُ لموالی العصبة" لان الترجمة التى صورتها ما ذكرنا فيها الفرض والتعصيب فيطابق قوله لموالى العصبة والاضافة فيه للبيان نحو شجر الاراك اى الموالى الذين هم العصبة.

اشكال: قيل قد يكون لاصحاب الفروض ؟

جواب: قيل له اصحاب الفروض مقدمون على العصبة فاذا كان للابعد فبالطريق الاولى يكون للاقرب (عمده)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۹۹، مر الحديث ص:۳۰۸، فى التفسير ص:۷۰۵، وص:۸۰۹، ۹۹۷، ۹۹۸ تا۹۹۹، ياتى ص:۱۰۰۰، مسلم فى الفرائض والترمذى فى الجنائز.

تحقیق وتشریح من ترك كَلًّا: بفتح الكاف وتشديد اللام ثقلا كالدين والعيال (قس)

او ضياعا: بفتح الضاد المعجمة مصدر بمعنى الضائع كالطفل الذى لا شئ له (قس)

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں روى الضياع بالكسر على انه جمع ضائع كجياع فى جمع جائع (عمده)

۶۳۱۴﴿حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پہلے اصحاب فرائض کے حصے دیدو پھر جو باقی بچے وہ اس کو ملے گا جو میت کا قریب تر رشتہ دار ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة يمكن انْ يوجه مثل ما وجه فى ترجمة الحديث السابق.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۹۹۹، ومر الحديث ص۹۹۷، //، ۹۹۸۔

اصحاب فرائض اصحاب فرائض بارہ ہیں چار مردوں میں سے ۱۔ باپ، ۲۔ دادا وان علا، ۳۔ اخیافی بھائی، ۴۔ شوہر۔

اور آٹھ عورتوں میں سے ۱؎ زوجہ یعنی بیوی، ۲؎ بیٹی، ۳؎ پوتی ان سفلت، ۴؎ حقیقی بہن، ۵؎ علاتی بہن، ۶؎ اخیافی بہن، ۷؎ ماں، ۸؎ دادی۔

﴿بَابُ ذَوِی الْأَرْحَامِ﴾ ۳۵۶۵

ذوی الارحام کا بیان

ذوی الارحام وہ وارث ہوتے ہیں جن کا میت سے قرابت (رشتہ داری) کا تعلق ہو لیکن وہ ذوی الفروض اور عصبات نہ ہوں جیسے نانا، ماموں، خالہ، نواسہ، وهم كل قريب ليس بذی سهم ولا عصبة (قس)

۶۳۱۵﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْأَنْصَارِيُّ الْمُهَاجِرِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد الٰہی وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ اور وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کے متعلق فرمایا کہ مہاجرین جب مدینہ آئے تو انصاری حضرات اپنے ذوی الارحام (اپنے رشتہ داروں) کے علاوہ وارث بناتے تھے حضرات مہاجرین کو (ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے: يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الانصارِيَّ اس وقت ترجمہ ہوگا مہاجرین وارث ہوتے تھے انصاری حضرات کے) اس بھائی چارگی کی وجہ سے جو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں (مہاجرین وانصار کے درمیان) کرایا تھا پھر جب وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ فرمایا اس آیت نے منسوخ کردیا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ کو (سورہ نساء: ۳۳)

واصل الكلام لما نزلت ولكل جعلنا موالی نَسَخَت والذين عاقدت ايمانكم (عمدہ)

تشریح شروع میں اکثر حضرات اکیلے اکیلے مسلمان ہو گئے تھے اور ان کا سب کنبہ اور تمام اقربا کافر چلے آتے تھے تو اس وقت حضور اکرم ﷺ نے دو دو مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی کردیا تھا وہی دونوں آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے جب ان کے اقربا بھی مسلمان ہو گئے تب یہ آیت نازل ہوئی کہ میراث تو اقربا اور رشتہ داروں ہی کا حق ہے اب رہ گئے وہ منہ بولے بھائی تو ان کے لئے میراث نہیں ہاں زندگی میں ان کے ساتھ سلوک ہے اور مرتے وقت کچھ وصیت کردے تو مناسب ہے مگر میراث میں کوئی حصہ نہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان توخذ من قوله جعلنا موالى لان الموالى الورثه الخ (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۹، مر الحديث ص:۳۰۶، ۶۵۹۔

۳۵۶۶ ﴿بَابُ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ﴾

جس عورت سے لعان کیا گیا ہے اس کی میراث کا بیان

۶۳۱۶﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک شخص (صحابی رسول عویمر عجلانی ؓ) نے اپنی بیوی سے لعان کیا اور اس کے بچہ (کو اپنا بچہ ماننے) سے انکار کردیا تو نبی اکرم ﷺ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی اور بچہ کو عورت کے ساتھ لاحق کردیا (عورت کو دیدیا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من آخر الحديث لان المراد من الحاق الولد بالدم جريان الارث بينهما لانه لما الحقه بها قطع نسب ابيه فصار كمن لا اب له الخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۹، مر الحديث ص:۶۹۶، ۷۹۹، ۸۰۱۔

تشریح | مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر ص ۴۴۱ تا ص ۴۴۲۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس بچہ کا نسب باپ سے ثابت نہیں تو ایسی صورت میں بچہ صرف اپنی ماں کی میراث میں حق دار ہوگا باپ کی میراث میں نہیں، اسی طرح اس بچہ کی میراث صرف ماں پائے گی باپ نہیں پائے گا۔ واللہ اعلم

۳۵۶۷ ﴿بَابٌ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً﴾

بچہ صاحب فراش کے لئے ہے بچہ کی ماں آزاد ہو یا لونڈی

۶۳۱۷﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ

إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ.

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے (مرتے وقت زمانہ جاہلیت میں) اپنے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نطفہ سے ہے (یعنی میرا ہے) اسے اپنے قبضہ میں لے لینا (حضرت عائشہؓ نے فرمایا) پھر فتح مکہ کے سال حضرت سعدؓ نے اس بچہ کو لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اس نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی اس پر عبداللہ بن زمعہؓ اٹھے اور کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے ان ہی کے فراش (بستر) پر پیدا ہوا ہے پھر دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی کا لڑکا ہے اس نے اس کے بارے میں مجھے وصیت کی تھی پھر عبد بن زمعہ نے کہا میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی کا لڑکا ہے اور باپ کی فراش پر پیدا ہوا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ تیرے لئے ہے بچہ فراش والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے پھر آنحضور ﷺ نے حضرت سودہ بن زمعہؓ سے فرمایا اس لڑکے سے پردہ کیا کرو کیونکہ آپ ﷺ نے اس بچہ کو عتبہ کے مشابہ دیکھا چنانچہ اس نے حضرت سودہؓ کو زندگی بھر نہیں دیکھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الولد لِلفِراش وللعاهر الحجر".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۹، مر الحديث ص:۲۷۶، ۲۹۵، ۳۲۶، ۳۴۴، ۳۸۳، في المغازي ص:۶۱۶، ياتي ص:۱۰۰۱، ۱۰۰۷، مختصرا ص:۱۰۶۵۔

تشریح آٹھویں جلد ص:۳۶۷ کا مطالعہ کیجئے۔

۶۳۱۸ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے راویت کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ لڑکا فراش والے کا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۹۹۹، مر الحديث ص:۶۱۶، ياتي ص:۱۰۰۷۔

وحديث الولد للفراش قال ابن عبدالبر من اصح ما يروى عن النبي صلى الله عليه وسلم فقد

جاء عن بضعة وعشرون نفسا من الصحابة والله الموفق (قس)

﴿ باب الولاء لمن أعتق وميراث اللقيط وقال عمر اللقيط حر ﴾ ۳۵۶۸

ولاء اس کے لئے ہے جس نے آزاد کیا

(اگر کسی نے کسی غلام یا لونڈی کو آزاد کیا ہے تو اس غلام یا لونڈی کی میراث آزاد کرنے والا پائے گا)

''ومیراث اللقیط الخ'' اور لقیط کی میراث (ترکہ) کا بیان (لقیط اس بچہ کو کہتے ہیں جو راستے میں پڑا ہوا لا وارث ملے اس بچہ کے گھر والوں نے اپنی تنگدستی یا بدنامی کے خوف سے پھینک دیا ہو یعنی راستے کا اٹھایا ہوا بچہ لقیط کہلاتا ہے اس کا کھانا کپڑا اسی طرح دوا، علاج سب بیت المال کے ذمہ ہے اگر لقیط مر جائے اور کوئی وارث نہ ہو تو اس کا ترکہ (میراث) بھی بیت المال میں جائے گا)۔

وقال عمر اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ لقیط آزاد ہے یعنی اگر شرعی طور پر ثابت ہو جائے کہ لقیط کا وارث فلاں ہے تو اس کی میراث اس کو ملے گی جیسے آزاد کا حکم ہے اور اگر وارث کا ثبوت نہ ہو تو اس کی میراث بیت المال میں جائے گی جیسا کہ آزاد کا حکم ہے۔ واللہ اعلم

۶۳۱۹ ﴿حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الحكم عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت اشتريت بريرة فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فإن الولاء لمن أعتق وأهدي لها شاة فقال هو لها صدقة ولنا هدية قال الحكم وكان زوجها حرا وقول الحكم مرسل وقال ابن عباس رأيته عبدا.﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے بریرہؓ کو خریدنا چاہا (لیکن بریرہ کے مالکوں نے ولاء کی شرط لگا دی تو مجھے تردد ہوا) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم انہیں خرید لو کیونکہ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے، اور بریرہؓ کو (خیرات کی) ایک بکری ملی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ اس بریرہ کے لئے صدقہ تھی اور ہمارے لئے ہدیہ ہے، حکم نے بیان کیا کہ بریرہؓ کے شوہر (مغیث) آزاد تھے امام بخاریؒ نے کہا کہ حکم کا قول مرسل مسند نہیں ہے۔

''و قال ابن عباس رضی اللہ عنهما'' اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خود ان کو (یعنی مغیث کو) غلام دیکھا تھا، (جیسا کہ کتاب الطلاق ص: ۷۹۵ میں گذر چکا ہے اور یہی صحیح اور معتمد ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی آزادی کے وقت حضرت مغیث غلام تھے)۔ واللہ اعلم

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۹، ومر الحديث ص:۷۹۵۔

۶۳۲۰﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ولا، اسی کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۹، مر الحديث مع قصة بريرہ ص:۲۸۹،۲۹۰،۳۴۸، یاتی ص:۱۰۰۰۔

﴿باب ميراث السائبة﴾ (۳۵۶۹)

سائبہ کی میراث کا بیان

تشریح | سائبہ وہ غلام ہے جس سے اس کے مالک نے یوں کہا ہو لا ولاء لاحد عليك یا مالک نے کہا انت سائبة، یا کہا اعتقتك سائبة یا کہا انت حر سائبة علامہ قسطلانی کہتے ہیں پہلے دو صیغے محتاج نیت ہیں اگر آزاد کرنے کی نیت تھی تو غلام آزاد ہو جائے گا اور اخیر کے دو صیغوں میں نیت کی حاجت نہیں (یعنی بلا نیت بھی آزاد ہو جائے گا) (قسطلانی)

۶۳۲۱﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بیان کیا کہ مسلمان سائبہ نہیں بناتے اور اہل جاہلیت (مشرکین) سائبہ (سانڈ) چھوڑتے تھے

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة دلالة یہاں روایت مختصر ہے کیونکہ روایات میں تصریح ہے کہ یکون الولاء لمن اعتق سواء سيبه مولاه او لم يسيب مطلب یہ ہے کہ ولاء کا مستحق معتق ہے خواہ سائبہ ہو یا غیر سائبہ ہو۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۹۹۹۔

۶۳۲۲﴿حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا فَأَعْتَقَتْهَا قَالَ وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَوْلُ

الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ.

ترجمہ اسود بن یزید سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہا لیکن بریرہؓ کے مالکوں نے اپنے لئے ولاء کی شرط لگادی تو عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لئے خریدنا چاہا لیکن ان کے مالک لوگ اپنے لئے بریرہ کے ولاء کی شرط لگارہے ہیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تم انہیں آزاد کرو بلاشبہ ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے (خواہ سائبہ ہو یا غیر سائبہ) یا (بالشک من الراوی) فرمایا جو قیمت دے، اسود نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو خریدا اور آزاد کردیا اسود نے بیان کیا کہ بریرہؓ کو اختیار ملا (یعنی آنحضور ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا کہ سابق شوہر مغیث کے ساتھ رہے یا چھوڑ دے، یعنی نکاح باقی رکھے یا فسخ کردے) تو بریرہ نے شوہر (مغیث) سے علیحدگی کو اختیار کیا اور کہنے لگی کہ اگر مجھے اتنا اتنا مال بھی دیا جائے تو میں ان کے ساتھ نہیں رہوں گی، اسود نے بیان کیا کہ ان کے شوہر آزاد تھے، امام بخاریؒ کہتے ہیں اسود کا قول منقطع ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول صحیح تر ہے کہ میں نے انہیں غلام دیکھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الولاء لما كان للمعتق استوى السائبه وغيرها.

تعددموضعہ والحديث هنا ص:۹۹۹، ومر الحديث ص۶۵، ۲۰۲، ۲۸۸، ۲۲۱، ۳۴۴، ۳۴۷، ۳۴۸، چھ طریقے سے ص۳۴۹، ۳۵۰، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۸۱، ۷۶۳، ۷۹۵، ۷۹۶، ۸۱۶، ۹۹۴، ۱۰۰۰۔ والحديث قد مضى اكثر من عشرين مرة (عمده).

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد سوم ص:۳۹۔

۳۵۷۰ ﴿بَابُ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ﴾

اس کے گناہ کا بیان جو اپنے موالی سے برأت کردے

تشریح جو غلام اپنے اصلی مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کو مالک بنائے، یہ ترجمہ مسند احمد بن حنبل کی حدیث ۱۵۷۲۱ کا لفظ ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ بندوں سے کلام نہیں کرے گا نہ نظر کرم کرے گا ان ہی میں سے ایک وہ بندہ بھی ہے جو اپنے محسن کی احسان فراموشی، کفران نعمت کرے۔

۶۳۲۳ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللَّهِ غَيْرَ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ قَالَ وَفِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا

بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ﴾

ترجمہ حضرت علی ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کے سوا کوئی کتاب نہیں ہے جسے ہم پڑھیں (پڑھ کر تم لوگوں کو سنائیں) مگر یہ صحیفہ ہے یزید بن شریک نے بیان کیا کہ پھر اس کو نکالا دیکھا کہ اس میں چند باتیں لکھی ہیں یعنی زخموں کے احکام (دیت وقصاص) اور اونٹوں کے نصاب (کہ زکوٰۃ وغیرہ میں اس اس عمر کا اونٹ ہونا چاہئے) راوی نے بیان کیا اور اس میں یہ بھی تھا کہ مدینہ طیبہ میں عیر سے ثور تک (دونوں پہاڑ کے درمیان) حرم ہے جو کوئی اس میں کوئی نئی بدعت پیدا کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے (کسی بدعتی کی مدد کرے) اس پر اللہ کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل (یعنی کوئی نیک عمل مقبول نہ ہوگا) اور جو شخص (غلام) اپنے اصلی مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے موالات کرے تو اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہے قیامت کے دن نہ اس کا فرض مقبول ہوگا نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے (یعنی اگر کسی ایک ادنیٰ مسلمان نے بھی کافر کو امن دے دیا تو وہ سارے مسلمانوں کی طرف سے امن ہوگا) تو جس نے مسلمان کے عہد (امان) کو توڑا تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے قیامت کے دن نہ اس کا فرض مقبول ہوگا نہ نفل۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ومن والى قوما الى قوله وذمة المسلمين".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۰، مر الحديث ص:۲۵۱ تا ۲۵۲،۴۵۰،۴۵۱، ياتي ص:۱۰۸۴۔

تحقیق وتشریح اشياء: غیر منصرف ہے اور شئی کی جمع ہے (قس) الجراحات: بكسر الجيم اى من احكام الجراحات، المدينة حرمٌ ما بين عير: بفتح العين المهملة وسكون التحتيه (قس) بعض روایات میں بجائے عیر کے عائر ہے بخاری ص:۲۵۱ تا ۲۵۲ نیز بخاری ص:۴۵۱۔

مدینہ منورہ کے حرمت واحترام کے لئے نصر الباری جلد پنجم ص:۴۵۰ کا مقصد ملاحظہ فرمائیے۔

۶۳۲۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے وَلاء کی بیع اور ہبہ سے منع فرمایا

ہے (یعنی غلام اور لونڈی کے ترکہ کی بیع وہبہ سے منع فرمایا ہے، کیونکہ وَلاء ایک حق ہے **لانه حق ارث المعتق من العتيق وذلك لانه غير مقدور التسليم - عمده)** عدم جواز پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے۔

اشکال : فإن قلت روى ابن ابى شيبة عن ابى بكر بن محمد بن عمرو بن حزم ان امرأة من محارب اعتقت عبدا ووهبت ولاء ها لعبد الرحمٰن بن ابى بكرة فاجازه عثمان وعن الشعبى وقتادة وابن المسيب نحوه.

جواب : قلت حديث الباب يرد هذا [۲] وقيل بيع الولاء وهبته منسوخان بحديث الباب. [۳] ويحتمل ان الحديث ما بلغ هؤلاء والله اعلم (عمده)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فى هذا الحديث قد صرح بالنهى عن بيع الولاء وهبته فيوخذ منه عدم اعتبار الاذن فى ذلك الحديث بالطريق الاولى الخ (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۰، ومر الحديث ص:۳۴۴۔

﴿بَابٌ [۳۵۷۱] إِذَا أَسْلَمَ عَلٰى يَدَيْهِ﴾

وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وِلَايَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَيُذْكَرُ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ وَاخْتَلَفُوا فِى صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ.

اى هذا بابٌ بالتنوين الخ

جب کوئی شخص کسی کے ہات پر مسلمان ہوا

(تو جس مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوا وہ اس کا وارث ہوگا یا نہیں؟ اختلاف ہے) امام حسن بصریؒ وارث نہیں سمجھتے تھے (یعنی وَلاء کا مستحق نہیں مانتے تھے) ان کی دلیل یہ ہے وقال النبى صلى الله عليه وسلم اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ولاء اس کے لئے ہے جس نے آزاد کیا اور تمیم داریؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے اس حدیث (اولى الناس بمحياه ومماته) کو مرفوعاً روایت کی کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس کی زندگی اور موت کا سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہے واختلفوا فى صحة هذا الخبر امام بخاریؒ کہتے ہیں اور حضرت تمیم داریؓ کی اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے۔

تشریح علامہ عینیؒ نے اس اختلاف کو پوری تفصیل کے ساتھ اس کی صحت کے منکرین اور مثبتین کے اقوال نقل فرما کر اخیر

میں فرمایا ہے کہ راجح قول یہی ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے، رہا اولی الناس الخ کا مطلب؟ علامہ کرمانی فرماتے ہیں کہ اولی الناس فی حیاته بالنصرة وفی مماته بالغسل والصلاة علیه والدفن لا فی میراثه لان الولاء لمن اعتق (الکواکب)

۶۳۲۵﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلٰى أَنَّ وَلَائَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین عائشہؓ نے ایک کنیز (حضرت بریرہ کو) خرید کر آزاد کرنا چاہا تو کنیز کے مالکوں نے کہا ہم اس کنیز (بریرہؓ) کو اس شرط پر فروخت کریں گے کہ ولاء ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس شرط کو مانع نہ بننے دو (یعنی خرید کر کے آزاد کردے) کیونکہ ولاء تو اسی کے لئے ہے جس نے آزاد کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ کرمانی شارح بخاریؒ فرماتے ہیں "اللام للاختصاص یعنی الولاء مختص لمن اعتقه وبذل المال فی اعتاقه".

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اس کے لئے ولاء نہیں ہے اس لئے کہ ولاء مخصوص ہے اس کے لئے جس نے آزاد کیا۔

۶۳۲۶﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنا چاہا تو اس کے مالکوں نے بریرہ کے ولاء کی شرط لگائی (کہ ولاء ہم لیں گے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو (خرید کر) آزاد کردے ولاء تو اسی کو ملے گی جو چاندی دے (یعنی خریدے) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے (خرید کر) اس کو آزاد کردیا، عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو بلایا اور اس کے شوہر (مغیثؓ) کے متعلق بریرہ کو اختیار دیا (کہ اپنے شوہر کا نکاح قائم رکھو یا فسخ کرڈالو) بریرہ نے کہا اگر وہ (حضرت مغیث) مجھے یہ یہ بھی دیں تو بھی ان کے ساتھ رات گذارنے کے لئے تیار نہیں چنانچہ بریرہ

نے اپنے آپ کو الگ کرلیا، اسود نے کہا اس کا شوہر آزاد تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | الکلام فی مطابقته للترجمة مثل ما ذکرنا فی الحدیث السابق (عمدہ)

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۰۰، مر الحدیث ص۶۵، ۲۰۲، ۲۸۸ تا ۲۸۹، ۲۹۰، ۳۴۴، ۳۴۷ تا ۳۴۸، ۳۴۸، ۳۴۸ تا ۳۴۹، ۳۵۰ تا ۳۵۱، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۸۱ تا ۳۸۲، ۷۶۳، ۷۹۵، وغیرہ۔

﴿بابُ ۳۵۷۲ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ﴾

ولار کا تعلق عورتوں سے قائم ہوسکتا ہے

(یعنی آزاد کرنے والی عورت غلام کا ترکہ لے سکتی ہے)

۶۳۲۷ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے بریرہؓ کو خریدنا چاہا اور نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ یہ لوگ ولار کی شرط لگاتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو اس کو خرید لے ولار تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان فیه دلالة علی ان النساء اذا اعتقن لتستحق الولاء.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۰۰ مر الحدیث ص:۲۸۹، ۲۹۰، ۳۴۸، ۹۹۹۔

۶۳۲۸ ﴿حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ولار تو اسی کے لئے ہے جو چاندی دے (روپیہ خرچ کرے) اور احسان کرے (آزاد کرکے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة مثل ما ذکرنا الآن.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۰۰ مر الحدیث ص:۶۵، ۲۰۲، ۲۸۸، ۲۹۰، ۳۴۴، ۳۴۷، ۷۹۵، ۷۹۶، ۸۱۶، ۹۹۴، ۹۹۹۔

۳۵۷۳ ﴿بَابُ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ﴾

کسی قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں سے ہے

(نسبت اور میراث میں) اور بہن کا بیٹا (بھانجہ) بھی ان ہی میں سے ہے (یعنی بھانجہ کی ماں ان ہی میں سے ہے چنانچہ بھانجہ بھی وارث ہوگا)۔

۶۳۲۹ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کا آزاد کردہ غلام (قوم کی طرف منسوب ہونے اور قوم سے ترکہ پانے میں) ان ہی میں سے ہے۔ او کما قال.

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تشریح جب میت کا کوئی صاحب فرض اور عصبہ نہ ہو اور نہ بھانجہ سے اقرب کوئی ذوی الارحام ہو تو بھانجہ میراث پائیگا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۰۔

۶۳۳۰ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ.﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قوم کا بھانجہ ان ہی میں سے ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثانی للترجمة وهو قوله وابن اخت القوم منهم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۰۔

۳۵۷۴ ﴿بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ﴾

قَالَ وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَاقَهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَالَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ.

قیدی کی میراث کا بیان

(یعنی اگر کوئی وارث کافروں کے قبضہ میں مقید ہو تو اس کو ترکہ میں حصہ ملے گا یا نہیں؟)

"قال وكانَ شُرَيْحٌ الخ" امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ قاضی شریح اس قیدی کو وارث بناتے تھے (ترکہ دلاتے

تھے) جو دشمن کے قبضہ میں ہو اور کہتے تھے کہ وہ اس کا زیادہ محتاج ہے۔

"وقال عُمَرُ بنُ عَبْدِ العَزِيزِ الخ" اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے فرمایا کہ قیدی کی وصیت اور اس کے آزاد کرنے اور جو کچھ وہ اپنے مال میں تصرف کرے سب نافذ کرو جب تک وہ اپنے دین سے نہیں پھرتا (مرتد نہیں ہوتا) اس لئے کہ وہ اس کا مال ہے اپنے مال میں جو چاہے کرسکتا ہے۔

۶۳۳۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مال چھوڑا (اپنی موت کے بعد) تو وہ مال اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے بوجھ (یعنی قرض) چھوڑا وہ ہمارے ذمہ ہے (میں بیت المال سے ادا کروں گا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الاسير فى ايدى العدو داخل تحت قوله من ترك.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۰۰ تا ۱۰۰۱، مر الحديث ص: ۳۰۸، ۳۲۳، ۷۰۵، ۸۰۹، ۹۹۷، ۹۹۸۔

تشریح | وهذا الحديث يؤيد قول الجمهور ان الاسير اذا وجب له ميراث يوقف له لانه اذا كان مسلما دخل تحت عموم قوله صلى الله عليه وسلم من ترك مالا فلورثته (قس)

یعنی جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ قیدی کا حصہ ترکہ میں سے موقوف (الگ) رکھا جائے گا ختم نہیں کیا جائے گا۔

﴿بَابٌ ۳۵۷۵ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ﴾

وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ

اى هذا باب بالتنوين الخ

مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ کافر مسلمان کا

اور اگر کوئی شخص میراث (ترکہ) تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے (اور مورث کے مرتے وقت کافر ہو) تو میراث میں اس کا کوئی حق نہ ہوگا۔ لان الاعتبار بوقت الموت لا بوقت القسمة عند الجمهور (قس)

۶۳۳۲ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ.﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کافر کا وارث

نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انها لفظ الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۱ مر الحديث ص:۲۱۶، ۴۳۰، في المغازي ص:۶۱۴۔

۳۵۷۶ ﴿بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ﴾

وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ

نصرانی غلام اور نصرانی مکاتب کی میراث کا بیان

(یعنی اگر کسی کا نصرانی غلام مر جائے تو اس کا مال اس کے سید (مالک) کو ملے گا لیکن بطریق مملوکیت وغلامی نہ بطریق وراثت چونکہ غلام اپنے مالک کا مالک نہیں ہوتا) اور اگر نصرانی مکاتب کسی کا مر جائے تو بدل کتابت کی مقدار مالک کا ہوگا اور فاضل مال بیت المال کا۔

تشریح | اس باب میں امام بخاری حدیث تلاش کر کے لکھنا چاہتے تھے لیکن زندگی نے ساتھ نہیں دیا واللہ اعلم

"واثم مَنْ انتفى" اور اس شخص کے گناہ کا بیان جو اپنے بچہ کا انکار کرے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنی اولاد کا انکار کرے تو قیامت کے دن دیدار الٰہی سے محروم رہے گا (قس)

۳۵۷۷ ﴿بَابُ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ﴾

جو شخص بھائی یا بھتیجہ ہونے کا دعویٰ کرے اس کے حکم کا بیان

۶۳۳۳﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلٰى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى شَبَهِهِ فَرَأٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد بن زمعہ کا ایک لڑکے کے بارے میں

اختلاف ہوا حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا لڑکا ہے اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ یہ اس کا لڑکا ہے آپ اس کی مشابہت عتبہ سے دیکھئے، اور عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے یا رسول اللہ میرے والد کے فراش پر ان کی کنیز سے پیدا ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے کی صورت دیکھی تو صاف کھلی ہوئی مشابہت عتبہ سے پائی لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد بن زمعہ لڑکا فراش کا ہوتا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں (اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اے سودہ بنت زمعہ اس لڑکے سے پردہ کیا کرو چنانچہ اس لڑکے نے ام المؤمنین سودہؓ کو کبھی نہیں دیکھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه دعوى اخ ودعوى ابن اخ وهو ظاهر.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۱ مر الحديث ص:۲۷۶، ۲۹۵، ۳۲۶، ۳۴۴، ۳۸۳، في المغازي ص:۶۱۶، ص:۹۹۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص:۱۴۰۔ اور جلد ۸ مغازی ص:۳۶۶ تا ص:۳۶۷۔

۳۵۷۸ باب مَنْ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ

جو شخص اپنے باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے

(یعنی غیر باپ کو باپ بتلائے) مطلب یہ ہے کہ جانتا ہے کہ حقیقی باپ نہیں ہے پھر بھی غیر باپ کو باپ کہتا ہے اس کا حکم حدیث شریف میں آرہا ہے۔

۶۳۳۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيْهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ جس نے اپنے باپ کے سوا کسی اور کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کیا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کا حقیقی باپ نہیں ہے (یعنی جان بوجھ کر باپ کے سوا دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرے) تو اس پر جنت حرام ہے پھر میں نے اس کا تذکرہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اس حدیث کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے کانوں نے سنا ہے اور میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انها بعض الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۱۔

اشکال: اشکال وجواب کے لئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص: ۳۹۵ تا ۳۹۶ کا مطالعہ کیجئے۔

۶۳۳۵﴿حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے باپ دادا سے اعراض نہ کرو (منحرف نہ ہو کہ دوسروں کو باپ بناؤ) کیونکہ باپ سے اعراض کفر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث معناه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۱۔

﴿بَابٌ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ ابْنًا﴾ ۳۵۷۹

جب عورت کسی بیٹے کا دعویٰ کرے؟

۶۳۳۶﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَام فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو عورتیں تھیں اور ان دونوں کے ساتھ ان دونوں کے بچے بھی تھے پھر بھیڑیا آیا اور دونوں میں سے ایک کا بچہ لے گیا اس نے اپنے ساتھی سے کہا بھیڑیا تیرے بیٹے کو لے گیا ہے (یہ بچہ میرا ہے) اور دوسری نے کہا وہ تو تیرا بیٹا لے گیا ہے دونوں داؤد علیہ السلام کے پاس اپنا مقدمہ لے گئیں تو انہوں نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا اس کے بعد دونوں نکل کر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے یہاں گئیں اور دونوں نے سلیمان علیہ السلام سے واقعہ بیان کیا تو انہوں نے فرمایا میرے پاس چھری لاؤ میں اس لڑکے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کو دیدیتا ہوں یہ سن کر چھوٹی عورت بولی اللہ آپ پر رحم کرے ایسا نہ کیجئے (میں نے مان لیا کہ) یہ اسی کا بیٹا

ہے (اور بڑی عورت خاموش رہی) حضرت سلیمان علیہ السلام نے چھوٹی عورت کے حق میں فیصلہ دیدیا، ابوہریرہ ﷺ نے فرمایا واللہ میں نے سکین کا لفظ (چھری کے لئے) آنحضور ﷺ کی زبان مبارک سے اسی دن سنا (ابوہریرہ ﷺ کے قبیلہ میں سکین کا لفظ استعمال نہیں ہوتا تھا) اور ہم ہمیشہ (چھری کے لئے) مُدیه کا لفظ استعمال کرتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه دعوى كل واحدة من المرأتين ان الابن لها.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۰۱، ومر الحديث ص:۴۸۷۔

سوال وجواب: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم ص ۵۱۶۔

۳۵۸۰ باب القائف

قیافہ شناس کا بیان

جو شخص ہاتھ، پاؤں اور چہرہ دیکھ کر معلوم کرلے کہ یہ فلاں کا بیٹا یا بھائی ہے

۶۳۳۷ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں خوش خوش تشریف لائے آپ ﷺ کا چہرہ چمک رہا تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا تم نے نہیں دیکھا کہ مجزز (ایک قیافہ شناس) نے ابھی ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید ﷺ (کے پاؤں) کو دیکھا اور کہا یہ قدم تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے ہیں)۔

تشریح قصہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ بہت گورے رنگ کے تھے اور حضرت اسامہ ﷺ کالے تھے تو لوگ شبہ کرتے تھے کہ شاید اسامہ ﷺ زید کے نطفہ سے نہیں ہیں جب قیافہ شناس مجزز نے دونوں کے قدموں کو دیکھ کر یہ کہا "بعضها من بعض" تو حضور اقدس ﷺ خوش ہوئے دونوں باپ بیٹے ایک چادر اوڑھے لیٹے تھے پاؤں باہر کھلے ہوئے تھے جس کو دیکھ کر مجزز نے یہ کہا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان مجززا المذكور حكم بالقيافة فى زيد بن حارثه واسامه بن زيد وكانوا فى الجاهلية يقدحون فى نسب اسامة لانه كان اسود شديد السواد لكون امه كانت سوداء وكان ابوه زيد ابيض من القطن فلما قال هٰذا القائف ما قال مع اختلاف اللون الخ (عمده)

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص.۱۰۰۱ اخرجه مسلم فی النکاح وابو داود فی الطلاق والترمذی فی الولاء والنسائی فی الطلاق.

۶۳۳۸ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے یہاں تشریف لائے آپ بہت خوش تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ تم نے دیکھا نہیں کہ مجزز مدلجی آیا اور اس نے اسامہ بن زید اور زید کو دیکھا دونوں کے جسم پر ایک چادر تھی جس نے دونوں کے سروں کو چھپالیا تھا اور دونوں کے پاؤں کھلے تھے تو مجزز مدلجی نے کہا یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | والحدیث هذا هو الحدیث المذکور.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۰۱۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿كِتَابُ الْحُدُودِ﴾

حدود کا بیان

ای هذا کتاب فی بیان احکام الحدود

حدود حد کی جمع ہے اس کے اصل معنی روکنے ومنع کرنے کے ہیں اسی وجہ سے دربان کو حدّاد کہا جاتا ہے اس لئے کہ وہ لوگوں کو اندر آنے سے روکتا ہے (عمدہ) وفی الشرع الحد عقوبۃ مقدرۃ للّٰہِ تعالٰی (عمدہ) یعنی شریعت میں حد اس مقررہ سزا کا نام ہے جو اللہ تعالٰی کے لئے ہو (یعنی حق اللہ کو ضائع کرنے کی وجہ سے سزا واجب ہوتی ہے) جیسے حد سرقہ، حد زنا، حد قذف وغیرہ۔

﴿بَابٌ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْحُدُودِ﴾ ۳۵۸۱

ان حدود کا بیان جن سے بچا جائے

(یہاں حدود سے مراد معاصی ہیں یعنی ان حدّی گناہوں کا بیان جن سے بچا جائے مقصد گناہوں سے بالخصوص کبائر سے روکنا مقصود ہے جب کوئی دیکھے گا یا سنے گا کہ ایک چور کا ہاتھ کاٹا گیا، زنا کی سزا سنگسار ہے یا سو کوڑے تو دوسرے لوگ یقیناً ڈریں گے اور پرہیز کریں گے۔

﴿بَابٌ لَا يَشْرَبُ الْخَمْرُ﴾ ۳۵۸۲

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيْمَانِ فِي الزِّنَا

اس بات کا بیان کہ شراب نہ پی جائے

(عمدۃ القاری، ارشاد الساری اور الکواکب الدراری میں اسی طرح ہے، لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں اور فتح الباری میں ہے "بابُ الزِّنَا وَشُرْبِ الخَمْر"

زنا اور شراب پینے کا بیان: "وقال ابن عباس رضي الله عنهما" اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ زنا کرنے سے ایمان کا نور (قلب سے) نکال لیا جاتا ہے۔

۶۳۳۹ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيْهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّهْبَةَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں رہتا اور شراب پینے والا جس وقت شراب پیتا ہے وہ مومن نہیں رہتا ہے اور چوری کرنے والا جس وقت چوری کرتا ہے وہ مومن نہیں رہتا اور جب بھی کوئی لوٹنے والا ایسا مال لوٹتا ہے جس کی جانب لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

"وعن ابن شهاب الخ" اور ابن شہاب زہری نے (بالسند السابق) سعید بن میتب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے ان دونوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی ہے سوائے نہبہ کے (یعنی اس میں لوٹ کا ذکر نہیں ہے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۱ تا ۱۰۰۲، مر الحديث ص:۳۳۶، ۸۳۶، ياتي ص:۱۰۰۲، ۱۰۰۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص ۴۷۹، تا ص ۴۸۰۔

﴿بَابُ (۳۵۸۳) مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ﴾

شراب پینے والوں کے مارنے کے بیان میں

۶۳۴۰ ﴿حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ

أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ. ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کی سزا میں کھجور کی ٹہنیوں (چھڑیوں) اور جوتوں سے مارا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنی خلافت کے دور میں) چالیس کوڑے لگوائے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۲، والحديث اخرجه مسلم في الحدود وكذا الترمذي وابن ماجه.

تشریح | سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب کی حد میں چالیس کوڑے مارتے تھے، اور یہی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ابتدائی زمانہ میں بھی تھا پھر ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا اخف الحدود ثمانون ففعله عمر (قس)

﴿ ۳۵۸۴ بَابُ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ ﴾

جس نے گھر میں حد لگانے کا حکم دیا

۶۳۴۱﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ قَالَ فَضَرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ. ﴾

ترجمہ | حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے بیان کیا نعیمان یا ابن نعیمان (بالشک من الراوی) کو شراب کے نشے کی حالت میں (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت میں لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو ماریں حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ لوگوں نے اس کو مارا اور میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو جوتوں سے مارا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۲، مر الحديث في الوكالة ص:۳۱۱۔

تشریح | گذر چکا ہے کہ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ نیک آدمی بدری صحابی تھے یہ قصہ ان کے صاحبزادے کا ہے۔

﴿ ۳۵۸۵ بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ﴾

چھڑی اور جوتوں سے مارنے کا بیان

۶۳۴۲﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ.﴾

ترجمہ حضرت عقبہ بن حارث ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے حضرت نعیمان یا ابن نعیمان (بالشک من الراوی) کو لایا گیا اور وہ نشہ میں تھے آنحضور ﷺ پر یہ ناگوار گذرا اور آپ ﷺ نے گھر میں موجود لوگوں کو حکم دیا کہ اسے ماریں چنانچہ لوگوں نے اس کو چھڑی اور جوتوں سے مارا اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو مارا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۲، مر الحديث ص:۳۱۱، ۱۰۰۲۔

۶۳۴۳﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک ﷛ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب (پینے) کے بارے میں چھڑی اور جوتوں سے مارا تھا اور ابو بکر ﷛ نے چالیس کوڑے لگوائے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۲، مر الحديث ص:۱۰۰۲۔

۶۳۴۴﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ قَالَ اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللّٰهُ قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص کو لایا گیا جو (شراب) پئے ہوئے تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو مارو حضرت ابو ہریرہ ﷛ نے بیان کیا کہ ہم میں سے کچھ لوگ اپنے ہاتھ سے مار رہے تھے اور کچھ لوگ اپنی چپل سے اور کچھ لوگ اپنے کپڑے سے پھر جب وہ شخص (مار کھا کر) لوٹنے لگا تو بعض شخص (حضرت عمر ﷛) نے کہا اللہ تجھ کو رسوا کرے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس طرح مت کہو اس کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۰۲، ویاتی الحدیث ص:۱۰۰۲۔

۶۳۴۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدَ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذٰلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ.﴾

ترجمہ | عمیر بن سعید نخعیؒ (تابعی) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کسی پر (شرعی) حد قائم کروں اور وہ مرجائے تو میں ایسا نہیں ہوں کہ میرے دل میں اس کا رنج وغم ہو سوائے شرابی کے کیونکہ اگر یہ (میرے حد مارنے سے) مرجائے تو میں اس کی دیت دوں گا اور یہ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث لان معنى قوله "لم يسنه" لم يقدر فيه حدا مضبوطا كذا فسره النووي.

وقيل معناه لم يعينه بضرب السياط وهو مطابق للترجمة لانه ليس فيه حد معلوم.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۲، والحديث اخرجه مسلم في الحدود وكذا ابوداود وابن ماجه.

۶۳۴۶ ﴿حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُعَيْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ.﴾

ترجمہ | حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں شراب پینے والا ہمارے پاس لایا جاتا تو ہم اٹھ کر اپنے ہاتھوں، اور جوتوں اور چادروں سے مارتے آخر عمر رضی اللہ عنہ اپنے آخری دور خلافت میں چالیس کوڑے مارتے یہاں تک جب لوگوں نے مزید سرکشی کی اور زیادہ پینا شروع کیا تو اسی کوڑے مارے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۲۔

۳۵۸۶ ﴿بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ﴾

وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ

شراب پینے والے پرلعنت کرنے کی کراہت کا بیان

اور یہ کہ (شراب پینے سے) مذہب اسلام سے خارج نہیں ہوتا

تشریح شرابی پرلعنت سے اگر مقصد صرف برا بھلا کہنا ہوتو مکروہ تنزیہی ہے لیکن اگر لعنت سے حقیقی معنی مقصود ہوں (وهو الابعاد من رحمة الله) تو مکروہ تحریمی وناجائز ہے۔ (قس)

۶۳۴۷﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.﴾

ترجمہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ تھا اور حمار (گدھا) کے لقب سے پکارے جاتے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسادیا کرتے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب پینے کی سزا میں اس کو کوڑے مارے پھر اسکو ایک دن لایا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا تو پھر کوڑا مارا گیا تو قوم میں سے (حاضرین میں سے) ایک شخص (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے کہا اے اللہ اس پرلعنت کر کتنی کثرت سے اس کو لایا جاتا ہے اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پرلعنت مت کرو خدا کی قسم میں نے اس کے متعلق یہی جانا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۲۔

تشریح کسی پر بھی نام لے کرلعنت کرنا منع ہے البتہ جن بدنصیبوں کے بارے میں یہ قطعی طور پر ثابت ہو کہ یہ کفر پر مرا ہے ان پرلعنت کی جاسکتی ہے جیسے فرعون، ابوجہل وغیرہ۔

لیکن کسی گناہ کے مرتکب کو بغیر نام کے وصف گناہ پرلعنت جائز ہے جیسے جھوٹوں پرلعنت، چوروں پرلعنت۔ واللہ اعلم

"وكان يضحك رسول الله" عبداللہ حمار رسول اللہ ﷺ کو ہنسا دیا کرتے تھے علامہ قسطلانیؒ نے لکھا ہے کہ یہ عبداللہ حمار آنحضور ﷺ کی خدمت میں گھی کا ڈبہ اور کبھی شہد کا ڈبہ ہدیۃً پیش کرتے تھے اور جب دکاندار تقاضہ کے لئے ان کے پاس پہونچتا تو یہ عبداللہ اس دکاندار کو لے کر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عرض کرتے یارسول اللہ اسے گھی کی قیمت دے دیں رسول اللہ ﷺ مسکرا دیتے اور قیمت ادا کرنے کا حکم دے دیتے، علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے ایک روایت نقل کی ہے کہ اس کی عادت تھی کہ جب کبھی بازار میں داخل ہوتا تو دکاندار سے ادھار خرید لیتا اور آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں آکر کہتا یارسول اللہ آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرتا ہوں پھر جب دکاندار تقاضا کے لئے اس کے پاس پہونچتا تو دکاندار کو لے کر آنحضور ﷺ کے پاس آتا اور کہتا کہ حضور اسے قیمت دے دیں اور حضور اقدس ﷺ مسکراتے اور قیمت ادا کرنے کا حکم صادر فرماتے بہر حال اس حرکت سے جہاں عبداللہ حمار کی بیوقوفی ظاہر ہوتی ہے وہیں آنحضور ﷺ سے غایت محبت کا ثبوت بھی ملتا ہے۔ واللہ اعلم

۶۳۴۸﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مَا لَهُ أَخْزَاهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلَى أَخِيكُمْ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص نشہ میں (متوالا) لاگیا تو آنحضور نے انہیں مارنے کا حکم دیا تو ہم میں سے بعض اس کو اپنے ہاتھ سے مارنے لگے اور بعض اپنے جوتے سے مارنے لگے اپنے کپڑا سے مارنے لگے جب وہ لوٹنے لگا تو ایک شخص نے کہا اسے کیا ہوگیا ہے (بار بار شراب پیتا ہے) اللہ اسے رسوا کرے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۲، مر الحديث ص:۱۰۰۲۔

﴿بَابُ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ﴾ ۳۵۸۷

چور جب چوری کرتا ہے؟

(چوری کرتے وقت اس کا کیا حال رہتا ہے؟ وہ اس حال میں مومن رہتا ہے یا نہیں؟ حدیث الباب سے معلوم ہوگا)

۶۳۴۹﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِيْنَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں رہتا ہے اور جب چور چوری کرتا ہے تو اس وقت وہ مومن نہیں رہتا ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ وہ کامل مومن نہیں رہتا ہے گناہ کبیرہ کے ارتکاب کی وجہ سے ایمان ناقص ہوجاتا ہے لیکن اگر چوری یا زنا کو حلال و جائز سمجھ کر کرے گا تو ایمان سے مکمل خارج ہوجائے گا تفصیل کے لئے کتاب الایمان کا مطالعہ کیجئے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضحها لانه اختصر الترجمة بحيث انها لا تفيد الا بحديث الباب.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۲ تا ۱۰۰۳، ياتي الحديث ص:۱۰۰۶۔

۳۵۸۸ باب لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

بغیر نام لئے ہوئے چور پر لعنت کرنا

۶۳۵۰ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ قَالَ الْأَعْمَشُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ وَالْحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوَى دَرَاهِمَ.

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ چور پر لعنت کرے کہ بیضہ چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے پھر اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے اعمش نے فرمایا کہ محدثین اس حدیث میں بیضہ سے مراد لوہے کا خود لیتے تھے اور رسی سے مراد ایسی رسی سمجھتے تھے جو کئی درہم کے برابر قیمت رکھتی ہو جیسے کشتیوں کی رسی وغیرہ۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۳، ياتي الحديث ص:۱۰۰۴۔

قطع ید کی حد ائمہ کرام وفقہاء عظام کے اقوال مختلف ہیں کہ کتنی مقدار کی چوری کرنے پر قطع ید ہوگا۔

۱۔ حنفیہ کے نزدیک دس درہم سے کم کی مالیت پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

۲۔ امام مالکؒ کے نزدیک تین درہم۔

۳۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ربع دینار۔

۴۔ امام احمدؒ کے نزدیک تین دراہم۔

۵۔ ظاہریہ کے نزدیک اس کے لئے کوئی نصاب نہیں ہے قلیل ہو یا کثیر مطلق چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔ واللہ اعلم

﴿بَابٌ الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ﴾ ۳۵۸۹

ای هذا بابٌ بالتنوين يذكر فيه الحدود كفارة.

حدود کفارہ ہیں

فقوله الحدود مبتدأ و كفارة خبره.

۶۳۵۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ.﴾

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ ہم ایک مجلس میں نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے، اور چوری نہیں کرو گے، اور زنا نہیں کرو گے اور آپ ﷺ نے یہ آیت پوری تلاوت کی "فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ پس تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر وثواب اللہ کے یہاں اور جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے پھر (دنیا میں) اس کی سزا دیدی جائے (یعنی حد پڑ جائے) تو یہ سزا اس کے لئے کفارہ ہو جائے گی اور جو شخص ان میں سے (شرک کے علاوہ) کچھ کر بیٹھے پھر اللہ تعالیٰ (دنیا میں) پردہ پوشی فرمائیں تو اگر چاہے تو اسے معاف کر دے گا (اپنے فضل سے) اور اگر چاہے گا تو اسے عذاب دے گا (اپنے عدل سے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فعوقب به فهو كفارته".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۳، مر الحديث ص:۷، وص:۵۵۰، ص:۵۵۰ تا ۵۵۱، ۷۲۷، ياتى ص:۱۰۰۴، ۱۰۱۵، ۱۰۷۱، ۱۱۱۲۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۲۴۵ تا ص:۲۴۷۔

"وقرا هذه الآية" سے مراد سورہ ممتحنہ کی یہ آیت کریمہ ہے يٰأَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يبايعنك على ان لا يشركن بالله الآيه: ۱۲.

﴿ بَابٌ ۳۵۹۰ ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ حَقٍّ ﴾

حد یا کسی حق کے سوا مسلمان کی پیٹھ محفوظ ہے

یعنی مسلمان جب کوئی حد کا کام مثلاً چوری، زنا وغیرہ کرے تو اس کی پیٹھ پر مار لگ سکتی ہے یا کسی کو اس نے مارا ہے تو وہ اپنا بدلہ لے سکتا ہے۔

۶۳۵۲ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ أَلَا أَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمَ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا شَهْرُنَا هٰذَا قَالَ أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمَ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا بَلَدُنَا هٰذَا قَالَ أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمَ حُرْمَةً قَالُوا أَلَا يَوْمُنَا هٰذَا قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيبُونَهُ أَلَا نَعَمْ قَالَ وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.﴾

ترجمہ واقد بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے سنا کہ (میرے دادا) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں (دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں) فرمایا بتاؤ تم لوگ سب سے زیادہ کس مہینہ کو باحرمت (اداب واحترام والا) سمجھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں اپنے اسی مہینہ کو، آنحضور ﷺ نے فرمایا بتاؤ کس شہر کو تم لوگ سب سے زیادہ باحرمت سمجھتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اپنے اس شہر کو، آنحضور ﷺ نے پوچھا بتاؤ تم لوگ کس دن کو سب سے باحرمت جانتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اپنے اسی دن کو، آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبروئیں (ایک دوسرے کی) تم پر حرام کردی ہیں سوا اس کے حق کے جیسے تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس شہر اور اس مہینے میں، سن لو کیا میں نے خدا کا پیغام پہونچادیا آپ ﷺ نے تین بار فرمایا ہر مرتبہ صحابہ جواب دیتے تھے جی ہاں آپ نے پہنچادیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا افسوس میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فان الله تعالىٰ قد حرم عليكم دمائكم واموالكم واعراضكم" بيان ذلك ان دم المومن وماله وعرضه حمي المومن ولا يحل لاحد ان يستبيحه الا بحق.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۳، مر الحديث ص:۲۳۵، في المغازى ص:۶۳۲، ۸۹۲، ۹۱۱، ۱۰۱۴، ۱۰۴۸۔

تشریح | امام بخاریؒ کا مقصد ان حضرات پر رد کرنا ہے جو لوگ خطبہ منیٰ کا انکار کرتے ہیں یعنی دسویں ذی الحجہ کے خطبہ کا اثبات مقصود ہے۔ واللہ اعلم

﴿ باب ۳۵۹۱ إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالإِنْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللّٰهِ ﴾

حدود قائم کرنے (کے وجوب) کا بیان اور اللہ کی حرمتوں کے لئے انتقام کے وجوب کا بیان

۶۳۵۳ ﴿حَدَّثَنا يَحْيى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ وَاللّٰهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ حَتّٰى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کو جب بھی دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ نے ان میں سے آسان ہی کو پسند فرمایا بشرطیکہ وہ گناہ کا کام نہ ہو تو اگر گناہ ہوتا تو آپ ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے، واللہ آنحضور ﷺ نے اپنی ذات کے لئے جب وہ آپ کے سامنے لایا گیا کبھی کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ جب اللہ کی حرمتوں کو توڑا جاتا تو آپ اللہ کے لئے انتقام لیتے تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "والله ما انتقم لنفسه" اى ما عاقب احدا على مكروه اتاه من قبله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۳، مر الحديث ص:۵۰۳، ۹۰۴، ياتى ص:۱۰۱۳، مسلم فضائل.

﴿ باب ۳۵۹۲ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ ﴾

حدوں کا قائم کرنا بلند مرتبہ شخص ہو یا کم مرتبہ

(مطلب جرم ثابت ہونے پر حدی مجرم پر حد قائم کرنا واجب ہے خواہ وہ مجرم اونچی ذات کا ہو یا نیچ قوم کا)

۶۳۵۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُسَامَةَ

كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اسامہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے ایک عورت کی (جس پر حد جاری ہونے والی تھی) سفارش کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے کہ وہ کمزور پر حد قائم کرتے تھے اور شریف (بلند مرتبہ) کو چھوڑ دیتے تھے قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بھی یہ کام (چوری) کرتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۳، ومر الحديث فى المغازى ص:۶۱۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری کتاب المغازی ص:۳۶۸ تا ص:۳۶۹۔

﴿ بَابُ (۳۵۹۳) كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ ﴾

جب (حدی) مقدمہ حاکم کے پاس پہنچ جائے تو سفارش کی کراہت (ممانعت) کا بیان

۶۳۵۵ ﴿ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّتْهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا. ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مخزومی عورت کے معاملہ نے جس نے چوری کی تھی قریش کو فکر میں مبتلا کر دیا (کہ ایک معزز خاتون کا ہاتھ چوری کی سزا میں کٹے گا) تو انہوں آپس میں مشورہ کیا کہ کون اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کر سکتا ہے؟ اور اسامہ بن زیدؓ کے سوا جو رسول اللہ ﷺ کے بہت عزیز ہیں اور کوئی جرأت نہیں کر سکتا ہے چنانچہ اسامہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے گفتگو کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اسامہ تم اللہ کے حدود میں سے ایک حد میں

سفارش کرتے ہو؟ پھر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو تم سے پہلے کے لوگ (بنی اسرائیل) اس لئے گمراہ ہوگئے کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے (شرعی حد جاری نہیں کرتے) اور جب کمزور (ان میں کا غریب) چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو محمد ﷺ اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث عائشة المذكور في الباب الذى قبله باتم منه.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۰۳، مر الحديث ص:۳۶۱، ۴۹۴، ۵۲۸، ۶۱۶، یاتی ص:۱۰۰۴۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۳۶۸ تا ص:۳۶۹۔

۳۵۹۴ ﴿بابُ قَوْلِ اللهِ تعالىٰ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا﴾

وفي كَمْ يُقْطَعُ وقطع عليٌّ من الكف وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ إِلَّا ذٰلِكَ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: والسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فاقطعوا ايديهما الآية (سورۃ مائدہ ۳۸)

چور مرد اور چور عورت (چوٹے اور چوٹی) ان دونوں کا ہاتھ کاٹو

"وفي كم يقطع" اور کتنی مقدار (کی چوری) میں کاٹا جائے گا؟

تشریح | ائمہ کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ کتنی مقدار کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا، مسئلہ گذر چکا ہے کہ ظاہریہ کے نزدیک اس کیلئے کوئی نصاب نہیں قلیل چیز چرائے یا زیادہ۔ بہرصورت ہاتھ کاٹا جائے گا لیکن حنفیہ کے یہاں اس کا نصاب دس درہم ہے اس سے کم میں ہاتھ نہیں کاٹا جائیگا اور امام شافعیؒ کے نزدیک ربع دینار اور امام مالکؒ کے یہاں تین درہم (قس)

"وقطع عليّ الخ" اور حضرت علیؓ نے ہتھیلی سے ہاتھ کاٹا (یہی جمہور کا نیز حنفیہ کا مذہب ہے کہ ہتھیلی کے جوڑ سے کاٹا جائے گا) روافض کے یہاں صرف انگلیاں کاٹی جائیں گی۔

"وقال قتادة الخ" اور قتادہ نے ایک عورت کے بارے میں حکم دیا جس نے چوری کی تھی اور اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا تھا اس کے سوا اور کچھ نہیں مطلب یہ ہے کہ قتادہ سے بیان کیا گیا کہ اس کا بایاں کاٹا جا چکا ہے اس پر قتادہ نے فرمایا تو اب جو ہونا تھا ہو گیا لیکن جمہور علماء نیز حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ پہلی مرتبہ داہنا ہاتھ ہتھیلی سے کاٹا جائے گا جب کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ہے **فاقطعوا ايمانهما** یعنی ان کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالو۔

۶۳۵۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فصاعِدًا تابعه عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چوتھائی دینار اور اس سے زیادہ پر ہاتھ کاٹا جائے۔ "تابعه عبدالرحمن الخ" ابراہیم بن سعد کی اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن خالد اور امام زہری کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ بن مسلم) اور معمر بن راشد نے بھی زہری سے روایت کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث لقوله في الترجمة "في كم يقطع ظاهرة والحديث يوضحها ايضا لانها مبهمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۴، ياتي ص:۱۰۰۴۔

۶۳۵۷﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ ربع دینار (ایک چوتھائی دینار کی مالیت چرانے میں یا اس سے زیادہ کی مالیت چرانے پر) کاٹا جائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث عائشةؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۴۔

۶۳۵۸﴿حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث عائشةؓ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۴۔

۶۳۵۹﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق في حديث عائشةؓ.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۰۰۴، وياتي متصلاص: ۱۰۰۴، اخرجه مسلم في الحدود.

تحقیق و تشریح | مِجَن: بكسر الميم وفتح الجيم وتشديد النون ڈھال، سپر، حَجَفَة: بحاء مهملة فجيم ففاء مفتوحات عطف بيان للمجن لکڑی یا ہڈی سے بنے ہوئے ڈھال کو کہتے ہیں جس پر چمڑا لپیٹ دیا گیا ہو۔

ترس: بضم الفوقيه وسكون الراء بعدها مهملة هو كالجحفة (قس)

خلاصہ یہ ہے کہ تینوں کے معنی ڈھال کے ہیں علامہ عینیؒ فرماتے ہیں سب کے معنی ڈھال کے ہیں ہوسکتا ہے کہ اس وقت ڈھال کی قیمت ربع دینار اور دس دراہم کے برابر ہو اس لئے کسی فریق کا استدلال درست نہیں اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال.

۶۳۶۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ. ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ چور کا ہاتھ ڈھال سے کم قیمت کی چیز میں نہیں کاٹا جاتا تھا یہ دونوں (حجفہ اور ترس) قیمت دار ہیں (یعنی قیمت سے ملتی تھیں)۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث عائشةؓ.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۰۰۴۔

۶۳۶۱ ﴿حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ حَجَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ رواه وكيع وابن ادريس عن هشام عن ابيه مرسلاً. ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت سے کم پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا ڈھال ہو یا حجفہ ان دونوں میں سے ہر ایک قیمت والی چیز تھی۔

اس کو وکیع اور عبداللہ بن ادریس نے ہشام سے روایت کی اور انہوں نے اپنے باپ سے مرسلا روایت کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث عائشةؓ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۰۴۔

۶۳۶۲ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

''تابعہ الخ'' اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی روایت کیا، اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا اس کی روایت میں ثمنہ کے بجائے قیمتہ ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۰۴، ویاتی ص:۱۰۰۴۔

۶۳۶۳ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا تھا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۰۴، مر الحدیث ص:۱۰۰۴۔

تشریح | ام المومنین حضرت عائشہؓ کی حدیث گذر چکی کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال سے کم قیمت کی چیز میں کسی چور کا ہاتھ نہیں کاٹا ڈھال کی قیمت اس عہد مبارک میں کیا تھی اس میں روایات مختلف ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ تین درہم تھی یہ روایت حضرت امام شافعیؒ کے مذہب کی مؤید ہے، لیکن طحاوی اور نسائی میں حضرت ابن عباسؓ کا قول یہ ہے کہ جس ڈھال کی چوری پر حضور اقدس ﷺ نے ہاتھ کاٹا تھا اس کی قیمت دس درہم تھی نیز نسائی میں حضرت ام ایمنؓ اور عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی حدیث میں بھی یہی ہے اس حدیث کی وجہ سے دس درہم سے کم قیمت کی چیز میں ہاتھ کاٹا جائے یا نہیں اس میں شبہ ہے اور دس درہم اور اس سے زائد قیمت کی چیز میں ہاتھ کاٹنا متفق علیہ ہے اس لئے احنافؒ نے اسی کو ترجیح دی۔ واللہ اعلم

۶۳۶۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرمؐ نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

مطابقته للترجمة | هذا طريق آخر في حديث عبدالله بن عمر رضي الله عنهما .

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۱۰۰۴، مر الحديث ص:۱۰۰۴۔

۶۳۶۵ ﴿حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

''تابعه الخ'' اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی روایت کیا اور لیث بن سعد نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا ان کی روایت میں ثمنه کے بجائے قیمته ہے۔

مطابقته للترجمة | هذا طريق آخر في حديث عبدالله بن عمر رضي الله عنهما.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۱۰۰۴، مر الحديث ص:۱۰۰۴۔

۶۳۶۶ ﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے بیضہ چراتا ہے پھر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | و الحديث هنا ص:۱۰۰۴، و مر الحديث ص:۱۰۰۳۔

تشریح | حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نام لئے بغیر چور پر لعنت جائز ہے اس طرح کہ چوری کرنے والے پر یا چور پر خدا کی لعنت۔ واللہ اعلم

۳۵۹۵ ﴿بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ﴾

چور کی توبہ کا بیان

۶۳۶۷ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عائِشَةُ وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا.

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کا ہاتھ کٹوایا حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ اس سزا کے بعد وہ عورت میرے پاس آیا کرتی تھی تو میں اس کی ضرورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیتی پھر اس عورت نے توبہ کر لی اور اس کی توبہ خوب ہوئی (یعنی صادق دل سے اس نے توبہ کر لی)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۴ مر الحديث ص:۳۶۱، ۴۹۴، ۵۲۸، في المغازي ص:۶۱۶، وص:۱۰۰۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۳۶۹۔

۶۳۶۸ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذٰلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ.

ترجمہ حضرت عبادہ بن صامتؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک جماعت کے ساتھ بیعت کی تھی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تم لوگوں سے اس پر عہد لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنے ہی ذہن سے ایجاد کر کے کسی پر تہمت نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے پس تم میں سے جو کوئی اسے پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان (گناہوں) میں سے کچھ کر بیٹھے اور دنیا میں ہی اس کی سزا دے دی جائے (یعنی حد پڑ جائے) تو یہ اس کے لئے کفارہ ہوگی اور اس کو پاک کرنے والی ہوگی اور جس کا گناہ اللہ تعالیٰ چھپا لے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر چاہے گا تو عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو اس کی مغفرت کر دے گا۔

"قال ابو عبداللهِ الخ" امام بخاریؒ نے کہا اگر ہاتھ کاٹے جانے کے بعد چور نے توبہ کر لی تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی، یہی حال ہر اس شخص کا ہے جس پر حد جاری کی گئی ہو اگر وہ توبہ کر لے تو اس کی شہادت قبول کی جائے گی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان من اقيم عليه الحد وصف بالتطهر فاذا انضم الى ذلك انه تاب فانه يعود الى ما كان عليه فيقتضى ذلك قبول شهادته ايضا (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۴، مر الحديث ص:۷، باقی مواضع وغیرہ کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۲۴۳۔

الحمد للہ بخاری شریف کا ستائیسواں پارہ مکمل ہوا۔

۱۳/ذی قعدہ ۱۴۲۷ھ محمد عثمان غنی غفرلہ چلمل بیگوسرائے



(اٹھائیسواں پارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کِتَابُ الْمُحَارِبِیْنَ مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ﴾

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوا مِنَ الْأَرْضِ

ای هٰذا کتاب فی بیان احکام المحاربین (بکسر الراء) من اهل الکُفْرِ وَالرِّدَّةِ

یہ کتاب جنگ کرنے والے کافروں اور مرتدوں کے احکام کے بیان میں ہے

حافظ عسقلانی رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ یہاں "کتاب المحاربین" کا ترجمہ محل نظر ہے اور بجائے کتاب المحاربین کے باب المحاربین کا ترجمہ مناسب ہوتا لیکن علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ یہ اشکال غلط ہے اور کتاب المحاربین کا ترجمہ الباب بالکل درست اور برمحل ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محاربین کے اندر ہر مجرم داخل ہے مثلاً شراب پینے والا، اور چور ڈاکو اور کافر و مرتد سب کے سب محارب ہیں، لیکن امام بخاریؒ یہاں چند مخصوص ابواب لانا چاہتے ہیں جن کا تعلق خاص مرتدوں اور کافروں ہی سے ہے جو مذکور فی الحدود کے محاربین سے بڑھ کر محاربین ہیں اس لئے بجائے باب کے کتاب لانا ہی زیادہ موزوں و مناسب ہے ہاں صرف ایک باب کافروں اور مرتدوں سے متعلق ہوتا تو یقیناً باب لانا مناسب ہوتا۔

"وقولِ اللّٰهِ تعَالٰی "انما جزاء الذین الآیة" (سورہ مائدہ:۳۳)

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلانے میں لگے رہتے ہیں ان کی سزا بس یہی ہے کہ وہ قتل کئے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پیر مخالف جانب سے (داہنا ہاتھ اور بایاں پیر) کاٹے جائیں یا وہ ملک سے نکال دئے جائیں (شہر بدر کردیئے جائیں)

تشریح: یہاں چار سزائیں مذکور ہوئیں اور چاروں الگ الگ موقعوں کے لئے ہیں قول صحیح و معتبر یہی ہے نہ یہ کہ امام کو ان چار سزاؤں میں سے ہر ایک موقع کے لئے اختیار دیا گیا ہے اگرچہ بعض اکابر اس طرف بھی گئے ہیں۔ أَوْ: حرف أو جو یہاں سزاؤں کے درمیان بار بار آیا ہے تخییر کے لئے نہیں ترتیب احوال و تفصیل کے لئے ہے۔

۶۳۶۹ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا.﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور مسلمان ہو گئے لیکن مدینہ کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی (پیٹ پھول گئے) تو آنحضور ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ صدقہ کے اونٹوں میں جائیں اور ان کا پیشاب اور دودھ (دوا کے طور پر) پئیں چنانچہ ان لوگوں نے ایسا کیا (یعنی صدقہ کے اونٹوں میں رہ کر اونٹ کا دودھ اور پیشاب پیا) توصحت پالی (اچھے اور تندرست ہو گئے) پھر مرتد ہو گئے اور اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کر کے اونٹوں کو ہنکا لے گئے پھر آنحضور ﷺ نے ان کے ہاتھوں اور پیروں کو کٹوایا اور ان کی آنکھیں پھوڑ وادیں (یعنی آنکھوں میں گرم سلائی پھروا کر) پھر ان کے زخموں پر داغ نہیں لگوایا یہاں تک کہ وہ سب مر گئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة "فارتدوا وقتلوا رعاتها" اورترجمۃ الباب میں من اهل الكفر والرده ہے اور یہ عکل وعرینہ مرتد ہو کر محارب تھے،

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۵، مر الحديث في الطهارت ص:۳۶، یاتی ص:۲۰۳۔ في الجهاد ص:۴۲۳، وفي المغازي ص:۶۰۲، ۶۶۳، ۸۴۸، ۸۵۲، یاتی ص:۱۰۰۵، ۱۰۱۹، ۱۰۱۹، مسلم ثانی ص:۵۷، ابوداود ص:۶۰۰، ترمذی اول ص:۱۱، ایضا نسائی وابن ماجه وغیره.

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص ۲۵۶۔

﴿بَابٌ [۳۵۹۶] لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ ﷺ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا﴾

نبی اکرم ﷺ نے محارب مرتدوں کے زخموں پر داغ نہیں لگوایا یہاں تک کہ وہ مر گئے

(داغ تو اس لئے لگایا جاتا ہے کہ خون بند ہو لیکن ان خبیث مرتدوں کو مارنا مقصود تھا اس لئے داغ نہیں لگوایا)۔

۶۳۷۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ الْعُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا.﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرنیوں کے (ہاتھ پاؤں) کٹوا دئے تھے اور ان پر داغ نہیں لگوایا تھا یہاں تک کہ وہ سب مر گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولم يحسمهم".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:١٠٠٥، ومر الحديث ص:١٠٠٥۔

والحديث مر مرارا.

﴿بَابٌ لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّونَ الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا﴾ ۳۵۹۷

محارب مرتدوں کو پانی نہیں پلایا گیا یہاں تک کہ وہ سب (پیاسے) مر گئے

قوله لم يُسقَ بضم التحتيه وفتح القاف على صيغة المجهول.

۶۳۷۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللَّهِ فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتَّى مَاتُوا قَالَ أَبُو قِلَابَةَ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَحَارَبُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ.﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ لوگ صفہ میں (جہاں مسجد نبوی کے سائبان میں غریب رہتے تھے) ٹھہرے لیکن مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی (بیمار پڑ گئے) تو ان لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لئے دودھ تلاش کر دیجئے (رسل بکسر الرار بمعنی لبن، دودھ) تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو میرے پاس نہیں ہے مگر یہ کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں چلے جاؤ چنانچہ وہ لوگ اونٹوں میں آئے اور ان کا دودھ اور پیشاب پیا یہاں تک کہ وہ صحت مند اور موٹے تازے ہو گئے پھر انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو ہانک کر لے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فریادی پہنچا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے تلاش کرنے والوں کو بھیجا ابھی دن بلند نہیں ہوا کہ ان لوگوں کو لایا گیا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلائیوں کے گرمانے کا حکم دیا اور سلائیاں گرم کی گئیں

پھر ان کی آنکھوں میں پھیر دیا (یعنی ان کی آنکھیں ختم کردی گئیں) اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کو کٹوایا اور ان کے زخموں کو نہیں داغا پھر وہ حرہ (پتھریلی زمین) میں ڈال دیئے گئے وہ پانی طلب کرتے تھے لیکن انہیں پانی نہیں دیا گیا یہاں تک کہ سب مر گئے ابو قلابہ نے بیان کیا کہ یہ اس وجہ سے کیا گیا کہ ان لوگوں نے چوری کی تھی، قتل کیا تھا اور اللہ اور اللہ کے رسول سے جنگ کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يستقون فما سقوا حتى ماتوا".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۵، ومر الحديث ص:۴۲۳، ويأتي ص:۱۰۰۵۔ ومر مرارا.

۳۵۹۸ ﴿بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ الْمُحَارِبِيْن﴾

نبی اکرم ﷺ کا مرتد لڑنے والوں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروانا

ہمارے ہندوستانی نسخہ میں ہے "بابُ سَمَّرِ النبيُّ صَلى الله عليه وسلم اعين المحاربين" نبی اکرم ﷺ نے محاربوں کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی۔

۶۳۷۲﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَشَرِبُوا حَتّٰى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتّٰى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ فَأُلْقُوا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ قَالَ أَبُو قِلَابَةَ هٰؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل کے کچھ لوگ یا کہا عرینہ کے کچھ لوگ میں سمجھتا ہوں کہ عکل کا لفظ کہا، مدینہ آئے تو نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کو دودھ والی اونٹنیوں میں جانے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو حکم دیا کہ نکل پڑیں اور اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پئیں چنانچہ ان لوگوں نے پیا یہاں تک کہ جب اچھے ہوگئے تو چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہانک لے گئے صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کو خبر پہونچی تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے تلاش کرنے والوں کو بھیجا سودن زیادہ بلند بھی نہیں ہوا کہ ان لوگوں کو لایا گیا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور ان لوگوں کا ہاتھ اور پاؤں کٹوایا، اور ان کی

آنکھوں میں گرم سلائی ڈلوائی اور سب کے سب حرہ (پتھریلی زمین) میں ڈال دیئے گئے وہ (پیاس کے مارے) پانی مانگتے تھے تو پانی نہیں دیئے جاتے تھے، ابوقلابہ نے بیان کیا کہ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے چوری کی اور قتل کیا اور ایمان کے بعد کفر اختیار کیا اور اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث انس ﷺ.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۰۵، ومر الحديث ص:۱۰۰۵، وفي المغازي ص:۶۰۲۔

تشریح مع اعتراض وجواب: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۲۵۶۔

﴿باب فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ﴾ ۳۵۹۹

اس کی فضیلت کا بیان جس نے فواحش (بے حیائی) چھوڑ دی

تشریح | فواحش جمع فاحشة، فاحشہ ہر بڑے اور سخت گناہ کو کہتے ہیں یعنی ہر کبیرہ گناہ خواہ قولی ہو یا فعلی فواحش میں داخل ہے، البتہ اکثر اطلاق اس کا بے حیائی یعنی زنا پر ہوتا ہے کما في التنزيل العظيم ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة الخ.

۶۳۷۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا قَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سات اشخاص ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا (یعنی صرف عرش الٰہی کا سایہ ہوگا) ایک امام عادل (انصاف ور حاکم) دوسرا وہ جوان جس نے اللہ کی عبادت میں نشو ونما پائی (یعنی شروع جوانی سے اللہ کی عبادت میں مشغول رہا) تیسرا وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے، چوتھا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے (یعنی ایک نماز پڑھ کر مسجد سے آتا ہے تو دوسری نماز کے لئے پھر مسجد میں جانے کا خیال لگا رہتا ہے) پانچویں وہ دو اشخاص جو اللہ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، (نہ کہ کسی دنیاوی غرض سے) چھٹا وہ

شخص جس کو کسی بلند مرتبہ والی خوبصورت عورت نے (برے کام کے لئے) اپنی طرف بلایا اور اس شخص نے کہہ دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، ساتواں وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور اس نے اس طرح چھپا کر صدقہ دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوسکا کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ورجل دعته امرأة ذات منصب الى قوله انى اخاف الله".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۵، مر الحديث ص:۹۱، ياتى ص:۱۹۱،۹۵۹، باقی کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد سوم ص:۲۸۵۔

۶۳۷۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح وحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ.﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کفیل اور ضامن ہوگیا میرے لئے (یعنی میری رضا اور خوشنودی کے لئے) اس چیز کا جو پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) اور اس چیز کا جو دو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان من حفظ لسانه وفرجه يكون له فضل من ترك الفواحش.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۵، مر الحديث ص:۹۵۸ تا ص:۹۵۹۔

تشریح توکل کے اصل معنی ہیں کسی چیز پر اعتماد و بھروسہ کرنا، تو شرمگاہ کا اعتماد زنا ولواطت سے حفاظت مراد ہے اور یہی ترجمۃ الباب سے متعلق ہے اور زبان کی حفاظت کا مطلب جھوٹ، غیبت سے حفاظت مراد ہے، اکثر گناہ ان ہی دونوں (شرمگاہ اور زبان) سے صادر ہوتے ہیں جس نے ان دونوں کو اپنے قابو اور کنٹرول میں رکھا وہ کامیاب ہوگیا۔ واللہ اعلم

﴿بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ﴾ ۳۶۰۰

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَا يَزْنُونَ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا

زنا کاروں کے گناہ کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور وہ (عباد الرحمٰن) زنا نہیں کرتے ہیں اور زنا کے قریب مت جاؤ کہ وہ فحش ہے اور بری راہ۔

تشریح | پہلی آیت یعنی ولا یزنون، یہ تو سورہ فرقان کی آیت ۶۸ رکا ایک ٹکڑا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص مقبول بندوں کو عباد الرحمٰن کے لقب سے خطاب فرما کر صفات بیان کئے گئے ہیں، اور دوسرا ٹکڑا سورہ بنی اسرائیل کی آیت ۳۲ ر ہے۔

۶۳۷۵ ﴿أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ وَإِمَّا قَالَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِلْخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ.﴾

ترجمہ | حضرت انس ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد کوئی تم سے بیان نہیں کرے گا جس کو میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت پھیل جائے گی شراب پی جانے لگی گی اور زنا پھیل جائے گا اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی یہاں تک کہ ایک مرد کی نگرانی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ويظهر الزنا" اى يشيع ويشتهر.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۰۵، تاص:۱۰۰۶ مر الحديث ص:۱۸، ۸۳۶،۷۸۷۔

۶۳۷۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ قَالَ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں زنا کرتا ہے بندہ جس وقت کہ زنا کرتا ہے درانحالیکہ وہ مومن (کامل) ہو اور نہیں چوری کرتا ہے چوری کرنے والا جس وقت چوری کرتا ہے درانحالیکہ وہ مومن (کامل) ہو اور نہیں شراب پیتا ہے جس وقت شراب پیتا ہے درانحالیکہ وہ مومن ہو اور نہیں قتل کرتا ہے کسی کو (ناحق) درانحالیکہ وہ مومن ہو۔ "قال عكرمة الخ" عکرمہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایمان اس سے کس طرح نکال لیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اس طرح اور اپنی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر

قینچی کیا پھر ایک دوسرے سے نکالا پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ایمان اس کے پاس لوٹ آتا ہے اس طرح اور آپ نے اپنی انگلیوں کے درمیان قینچی کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في اول الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۶، مر الحديث ص:۱۰۰۲ تا ۱۰۰۳۔

۶۷۷۷﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ زانی نہیں زنا کرتا ہے جس وقت کہ زنا کرتا ہے درانحالیکہ وہ مومن ہو اور نہیں چوری کرتا ہے چوری کرنے والا جس وقت چوری کرتا ہے درانحالیکہ مومن ہو اور نہیں شراب پیتا ہے جس وقت شراب پیتا ہے درانحالیکہ وہ مومن ہو اور توبہ پیش کی گئی ہے بعد میں۔

(یعنی ان گناہوں کے بعد ان کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے بند نہیں ہوا ہے، اور ان احادیث میں ایمان سے مراد ایمان کامل ہے کیونکہ اہل سنت والجماعت کے نزدیک مرتکب کبیرہ مومن باقی رہتا ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "لايزني الزاني حين يزني وهو مؤمن".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۶، مر الحديث ص:۳۳۶، ۸۳۶، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲۔

۶۷۷۸﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِثْلَهُ قَالَ عَمْرٌو فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ دَعْهُ دَعْهُ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا کہ یارسول اللہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے، میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا کہ تم اپنی اولاد کو قتل کرو اس وجہ سے کہ تمہارے ساتھ کھائے گا میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے

زنا کرو۔ "قال یحیی الخ" یحییٰ بن سعید نے کہا اور ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا ہم سے واصل نے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر یہی حدیث نقل کی۔

"قال عمرو الخ" عمرو بن علی نے کہا کہ میں نے یہ حدیث (جس میں ابومیسرہ کا ذکر نہیں ہے) عبدالرحمٰن بن مہدی سے ذکر کیا اور عبدالرحمٰن نے ہم سے یہ حدیث اس سند سے بیان کی کہ ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش اور منصور اور واصل سے عن ابی وائل عن ابی میسرہ، تو انہوں نے کہا اس سند کو چھوڑ دے، اس کو چھوڑ دے مطلب یہ ہے کہ جس میں ابووائل اور عبداللہ بن مسعودؓ کے درمیان ابومیسرہ کا واسطہ نہیں ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ان تزاني حليلة جارك".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۶ مر الحديث في التفسير ص:۶۴۳، یاتی ص:۱۱۲۲۔

اخرجه مسلم في الايمان ابو داود في الطلاق، والترمذي في التفسير.

۳۶۰۱ ﴿بَابُ رَجْمِ الْمُحْصَنِ وَقَالَ الْحَسَنُ مَنْ زَنٰى بِأُخْتِهِ حَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي﴾

شادی شدہ کے سنگسار کرنے کا بیان

اور امام حسن بصریؒ نے فرمایا ہے کہ جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کیا تو اس کی حد بھی زنا کی حد ہوگی

تشریح | محصَن: صاد کے فتحہ کے ساتھ احصان سے اسم مفعول ہے احصان کے معنی ہیں روکنا حفاظت کرنا، محصِن صاد کے کسرہ کے ساتھ بھی جائز و درست ہے، محصن وہ شخص جو شادی کر کے اپنے نفس کو بے حیائی سے روکے ہوئے ہے محصن وہ شخص کہلائے گا جو نکاح کر کے منکوحہ سے وطی کر لے اور جس طرح مرد شادی کے بعد محصن کہلاتا ہے اسی طرح عورت بھی شوہر سے وطی کے بعد محصن ہوگی اور ثبوت زنا کے بعد محصن کی سزا رجم ہے۔

۶۳۷۹ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت علی مرتضیٰؓ سے روایت ہے جب کہ آپ (علیؓ) نے جمعہ کے دن عورت کو رجم کیا اور فرمایا کہ میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق رجم (سنگسار) کیا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۶۔

کوڑوں کی سزا غیر شادی شدہ کیلئے مخصوص ہے اور شادی شدہ کی سزا رجم (سنگساری) ہے

بخاری شریف جلد ثانی کتاب التفسیر میں سورہ نساء کی آیت أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا کی تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے گذر چکی ہے یعنی الرجم للثیب والجلد للبکر (بخاری ثانی ص: ۶۵۷ یہاں نصر الباری جلد نہم ص: ۱۳۵ دیکھ لینا مفید ہوگا)۔

سوال: اب رہ جاتا ہے یہ سوال کہ محض (شادی شدہ) کے لئے سزائے زنا رجم ہونا کس دلیل سے ہے قرآن حکیم کی آیت میں صرف سوکوڑے کا ذکر ہے؟

جواب: صحیح مسلم، نسائی اور ابوداؤد وغیرہ میں حضرت عبادہ بن صامت ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خذوا عنی خذوا عنّی قد جعل اللّٰہ لھن سبیلا البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام والثیب بالثیب جلد مائۃ والرجم.

مجھ سے علم حاصل کرلو مجھ سے علم حاصل کرلو کہ اللہ تعالیٰ نے زانی عورت کے لئے وہ سبیل جس کا وعدہ سورہ نساء کی آیت میں ہوا تھا اب سورہ نور میں فرمادی ہے وہ یہ ہے کہ غیر شادی شدہ کے لئے سوکوڑے اور سال بھر کے لئے جلاوطن اور شادی شدہ کے لئے سوکوڑے اور رجم۔

غیر شادی شدہ مرد وعورت کی سزا سوکوڑے جو سورہ نور کی آیت میں ہے اس حدیث میں اس کے ساتھ ایک مزید سزا کا ذکر ہے کہ مرد کے لئے سال بھر کے لئے شہر بدر بھی کردیا جائے، اس میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ یہ سال بھر کی جلاوطنی سو کوڑوں کی طرح لازمی ہے یا قاضی کی صوابدید پر موقوف ہے کہ وہ اگر ضرورت سمجھے تو سال بھر کے لئے شہر بدر بھی کردے، امام اعظمؒ کے نزدیک یہی آخری صورت صحیح ہے یعنی حاکم کی رائے پر موقوف ہے، دوسری بات اس حدیث میں یہ ہے کہ شادی شدہ مرد وعورت کے لئے رجم سے پہلے سوکوڑوں کی سزا بھی ہے مگر دوسری روایات حدیث اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نیز خلفاء راشدین کے تعامل سے ثابت یہ ہے کہ یہ دونوں سزائیں جمع نہیں ہوں گی شادی شدہ پر صرف سزائے سنگساری جاری کی جائے گی جیسا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ماعز رضی اللہ عنہ اور امرأۃ غامدیہ کو سزائے سنگساری فرمائی اور یہ اکثر کتب حدیث میں اسانید صحیحہ کے ساتھ مذکور ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کی روایت صحیحین میں ہے کہ ایک غیر شادی شدہ مرد نے جو ایک شادی شدہ عورت کا ملازم تھا اس کے ساتھ زنا کیا زانی لڑکے کا باپ اس کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا واقعہ اقرار سے ثابت ہوگیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاقضین بینکما بکتاب اللّٰہ میں تم دونوں کے معاملہ میں فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کروں گا پھر یہ حکم صادر فرمایا کہ زانی لڑکا جو غیر شادی شدہ تھا اس کو سوکوڑے لگائے جائیں اور عورت جو شادی شدہ تھی اس کو رجم کرنے کے لئے حضرت اُنیس رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے خود عورت سے بیان لیا اس نے اعتراف کرلیا تو اس پر بحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم رجم کی سزا جاری ہوئی، اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کو

سو کوڑے لگانے کی دوسرے کو سنگسار کرنے کی سزا دی اور دونوں سزاؤں کو قضاء بکتاب اللہ فرمایا حالانکہ آیت سورہ نور میں صرف جلد مائۃ ہے رجم کی سزا مذکور نہیں۔ اب اس کی وجہ خواہ آیت ہو جس کو منسوخ التلاوت غیر منسوخ الحکم مانی گئی ہے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت نور کی تفسیر کی ہو، چونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام وحی الٰہی ہیں ان هو الا وحی یوحی اگرچہ بعض احکام کتاب اللہ میں متلو نہ ہوں صحیح بخاری وغیرہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا خطبہ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما مذکور ہے:

قال عمر بن الخطابؓ وهو جالس على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب فكان مما انزل الله عليه آية الرجم قرأناها ووعيناها وعقلناها فرجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا بعده فاخشى ان طال بالناس زمان ان يقول قائل ما نجد الرجم في كتاب الله فيضلوا تبرك فريضة انزلها الله وان الرجم فى كتاب الله حق على من زنا اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البينة او كان الحبل او الاعتراف. (مسلم شریف جلد ثانی ص ۶۵)

حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے فرمایا جب کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے منبر پر تشریف فرما تھے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی تو جو کچھ کتاب اللہ میں آپ پر نازل ہوا اس میں آیت رجم بھی ہے جس کو ہم نے پڑھا، یاد کیا اور سمجھا پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا اب مجھے یہ خطرہ ہے کہ زمانہ گذرنے پر کوئی یہ نہ کہنے لگے کہ ہم رجم کا حکم کتاب اللہ میں نہیں پاتے تو وہ ایک دینی فریضہ چھوڑ دینے سے گمراہ ہو جائیں جو اللہ نے نازل کیا ہے اور سمجھ لو کہ رجم کا حکم کتاب اللہ میں حق ہے اس شخص پر جو مردوں اور عورتوں میں سے محصن ہو یعنی شادی شدہ ہو جب کہ اس کے زنا پر شرعی شہادت قائم ہو جائے یا حمل واعتراف پایا جائے۔

نیز بخاری جلد ثانی میں اور تفصیل کے ساتھ روایت ہے بخاری ص: ۱۰۰۹۔

۶۳۸۰ ﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ قَالَ لَا أَدْرِي﴾

ترجمہ سلیمان شیبانی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ﷺ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ نے کسی کو رجم کیا ہے؟ تو عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے فرمایا "ہاں" میں نے پوچھا سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ فرمایا مجھے معلوم نہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۰۶، ياتي ص ۱۰۱۱۔

تشریح شیبانی کے سوال کا فائدہ یہ ہے کہ اگر آنحضور ﷺ کا رجم سورہ نور سے پہلے تھا تو ممکن ہے کہ رجم کے منسوخ ہونے

کا دعویٰ کیا جائے اس لئے کہ سورہ نور کی آیت الزانیۃ و الزانی فاجلدوا الخ میں صرف جلد (کوڑے) کا ذکر ہے اور اگر آنحضور ﷺ کا رجم سورہ نور کی آیت مذکورہ کے بعد کا واقعہ ہو تو ممکن ہے کہ آیت مذکورہ باکرہ کے لئے ہو اور محصن کے لئے رجم ہو۔

۶۳۸۱﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنٰى فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ.﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری ؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص (ماعز بن مالک الاسلمی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے خود بیان کیا کہ اس نے (یعنی میں نے) زنا کیا ہے پھر انہوں نے اپنی ذات پر چار مرتبہ شہادت دی (یعنی چار مرتبہ زنا کا اقرار دہرایا) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق حکم دیا اور انہیں رجم کیا گیا اور وہ (حضرت ماعز ؓ) شادی شدہ تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۰۶، مر الحدیث ص:۷۹۴، ۷۹۴، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳ والحدیث اخرجہ مسلم وابو داود والترمذی فی الحدود والنسائی فی الجنائز.

﴿بَابٌ۳۶۰۲ لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَالْمَجْنُونَةُ﴾

وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ

پاگل مرد اور پاگل عورت کو رجم نہیں کیا جائے گا

تشریح مجنون اور مجنونہ اگر جنون کی حالت میں زنا کریں تو رجم نہیں کیا جائے گا اور اس پر اجماع ہے (فتح، عمدہ) البتہ اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی شخص زنا کرنے کے بعد پاگل ہو جائے تو افاقہ تک رجم کو مؤخر کیا جائے گا یا نہیں؟ جمہور علماء کا فیصلہ ہے کہ رجم کو مؤخر نہیں کیا جائے گا کیونکہ رجم سے مقصود ہی ہلاک کرنا ہے پھر افاقہ کے انتظار سے کوئی فائدہ نہیں (فتح، باقی مزید کے لئے فتح الباری دیکھئے)

"وقال علی لعمر الخ" حضرت علی ؓ نے حضرت عمر ؓ سے کہا کیا آپ نہیں جانتے ہیں کہ قلم اٹھالیا گیا ہے

مجنوں اور مجنونہ (پاگل مرد و پاگل عورت) سے یہاں تک کہ اسے افاقہ ہو اور بچہ سے یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور سونے والے سے یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

تشریح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ کے پاس ایک دیوانی عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا اور وہ حاملہ تھی حضرت عمر ؓ نے اس کو رجم (سنگسار) کا ارادہ کیا تو حضرت علی ؓ نے حضرت عمر ؓ سے فرمایا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ تین شخص مرفوع القلم ہیں اور یہ حدیث سنائی تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو اور اس کو چھوڑ دیا (قس)

۶۳۸۲﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اس وقت آنحضور ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اس شخص نے آنحضور ﷺ کو آواز دی اور کہا یا رسول اللہ میں نے زنا کر لی ہے آنحضور ﷺ نے اس سے چہرہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس شخص نے آپ ﷺ کے سامنے چار مرتبہ دھرایا تو جب چار مرتبہ اس نے اپنے نفس پر شہادت دی تو آنحضور ﷺ نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور رجم کر دو۔

"قال ابن شهاب الخ" ابن شہاب (امام زہریؒ) نے بیان کیا کہ پھر مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جنہوں نے حضرت جابر ؓ سے سنا تھا (یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) فرمایا کہ میں رجم کرنے والوں میں موجود تھا اور ہم لوگوں نے ان کو عیدگاہ میں سنگسار کیا سو جب ان کو پتھر نے بیقرار کیا تو بھاگے لیکن ہم نے ان کو حرہ میں پکڑا اور سنگسار کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله صلى الله عليه وسلم ابك جنون لان المفهوم منه انه اذا كان مجنونا لا يرجم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۶ مر الحديث ص:۷۹۴، ياتي ص:۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۶۲۔

۳۶۰۳ ﴿بابٌ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ﴾

زانی کے لئے پتھر ہے

۶۳۸۳ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُبْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور عبد بن زمعہ ؓ نے اختلاف کیا (زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کے بارے میں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ یہ بچہ تیرے لے ہے بچہ بستر والے کا ہے اور آپ ﷺ نے حضرت سودہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے سودہ اس سے پردہ کرو، امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ قتیبہ نے لیث کے واسطہ سے ہم سے اس زیادتی کے ساتھ بیان کیا "وللعاهر الحجر" زانی کے لئے پتھر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۷ مر الحديث ص:۲۷۶، ۲۹۵، ۳۲۶، ۳۴۴، ۳۸۳، ۶۱۶، ۹۹۹، ۱۰۰۱، ياتي ص:۱۰۶۵۔

والحديث مر مرارا.

۶۳۸۴ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.﴾

ترجمہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا لڑکا فرش والے کا ہے اور زانی کے لئے پتھر ہے۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۳۶۷۔

۳۶۰۴ ﴿بابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ﴾

بلاط میں رجم (سنگسار) کرنے کا بیان

عمدۃ القاری، فتح الباری اور الکواکب الدراری میں اسی طرح یعنی "في البلاط" ہے، لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں بالبلاط ہے والباء فيه ظرفية ايضا.

بلاط: بفتح الباء الموحدة ایک جگہ کا نام جو مسجد نبوی کے سامنے پتھریلی جگہ ہے اس ترجمہ سے امام بخاریؒ کا

مقصد یہ بتانا ہے کہ رجم وسنگسار کے لئے کوئی جگہ مخصوص ومتعین نہیں ہے کبھی عیدگاہ میں اور کبھی بلاط میں رجم کیا گیا ہے۔

۶۳۸۵﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَأَ عَلَيْهَا.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت لائے گئے جن دونوں نے بدکاری (زنا) کی تھی آنحضور ﷺ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ اپنی کتاب (توریت) میں کیا حکم پاتے ہو؟ ان لوگوں نے کہا ہمارے علماء نے نکالا ہے (زنا کی سزا) چہرہ کا کالا کرنا اور ایک گدھے پر دونوں کو الٹا سوار کرنا (یعنی دونوں کا رخ دو طرف کر کے گدھے پر گھمانا) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ ان سے توریت منگوائیں چنانچہ توریت لائی گئی تو ان میں سے ایک (عبداللہ بن صوریا) نے رجم والی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس کے آگے اور پیچھے کی آیت پڑھنے لگا تو اس سے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ دیکھا تو رجم والی آیت اس کے ہاتھ کے نیچے ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے متعلق حکم دیا اور دونوں سنگسار کئے گئے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ دونوں بلاط کے نزدیک سنگسار کئے گئے میں نے دیکھا کہ یہودی مرد عورت پر اوندھا جھک گیا (مقصد یہ تھا کہ سارا پتھر مجھ کو لگے اس عورت کو پتھر نہ لگے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فرجما عند البلاط".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۰۷، مر الحديث ص: ۱۷۷، ۵۱۳، ۶۵۴، ۱۰۱۱، ۱۰۹۰، ۱۱۲۵، اخرجه مسلم وابو داود.

﴿باب الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى﴾ ۳۶۰۵

عیدگاہ میں سنگسار کا بیان

تشریح | مصلی کے اصل معنی ہیں عیدگاہ جہاں نماز عیدین اور جنازہ کی نماز پڑھی جاتی تھی تحت الباب جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی

روایت ہے اس میں تصریح ہے "فرجم بالمصلّٰی" اسے سے یہ مسئلہ معلوم ہوتا ہے کہ عیدگاہ کا حکم احترام کے اعتبار سے مسجد کا حکم نہیں ہے۔ اس لئے کہ مسجد میں حد قائم کرنے سے خود حضور اقدس ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

۶۳۸۲﴿حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ آحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلّٰى عَلَيْهِ لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلّٰى عَلَيْهِ سُئِلَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ يَصِحُّ قَالَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ قِيلَ لَهُ رَوَاهُ غَيْرُ مَعْمَرٍ قَالَ لَا.﴾

ترجمہ حضرت جابر ﷺ سے روایت ہے کہ قبیلہ اسلم کے ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور زنا کا اقرار کیا اور نبی اکرم ﷺ نے ان سے اعراض کیا (یعنی چہرہ پھیرلیا) یہاں تک کہ انہوں نے اپنی ذات پر چار مرتبہ گواہی دی (کہ میں نے زنا کرلی ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا کیا تو پاگل ہوگیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا تو شادی شدہ ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں پھر آنحضور ﷺ نے حکم دے دیا چنانچہ عیدگاہ میں رجم کیا گیا پھر جب پتھر نے ان کو بے قرار کیا تو بھاگے پھر پکڑ لئے گئے اور سنگسار کئے گئے یہاں تک کہ مر گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کو نیک فرمایا اور ان پر جنازہ کی نماز پڑھی۔

"لم یقل یونس الخ" اور یونس اور ابن جریج نے زہری ہی کے واسطہ سے یہ حدیث بیان کی لیکن فصلّٰی علیه کو نہیں بیان کیا (یعنی نماز جنازہ کا ذکر نہیں کیا)

"سئل ابو عبد الله" امام بخاریؒ سے دریافت کیا گیا کہ کیا فصلی علیه کا اضافہ درست ہے؟ امام بخاریؒ نے کہا اس کو معمر نے نقل کیا پھر ان سے سوال کیا گیا کہ معمر کے علاوہ نے اس کو نقل کیا ہے؟ جواب دیا نہیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فرُجم بالمصلّٰی".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۰۷، مر الحديث ص:۷۹۴، ۱۰۰۶، ۱۰۰۸، ياتی ص:۱۰۶۲۔

تشریح حدیث مذکور میں حضرت ماعز اسلمی ﷺ کا واقعہ ہے ان کو جب سنگسار کیا گیا تو ان کے بارے میں لوگوں کے دو گروہ ہو گئے ایک گروہ نے کہا وہ ہلاک ہو گئے اس کے گناہ نے اس کو گھیر لیا، دوسرے گروہ نے کہا ماعز ﷺ کی توبہ افضل ترین توبہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ایک امت پر تقسیم کردی جائے تو کافی ہوگا۔

رہا یہ اختلاف کہ بعض روایت میں نماز جنازہ کا ثبوت ہے اور بعض میں نفی؟

جواب: یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے سنگسار کے وقت جنازہ کی نماز نہیں پڑھی لیکن بعد میں آپ ﷺ نے پڑھی اس لئے اختلاف روایت ہے۔

مسئلہ: جمہور فقہاء اسلام کے نزدیک زانی کی نماز جنازہ بھی فرض کفایہ ہے اگر چہ رجم سے مرا ہو اس لئے کہ زنا اور زنا کی سزا پانے کی وجہ سے وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوا مسلمان ہی رہا۔

۳۶۰۶ ﴿بَابٌ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ﴾

فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا قَالَ عَطَاءٌ لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جس نے کسی ایسے گناہ کا ارتکاب کرلیا جو حد سے کم ہو

(یعنی اس پر حد نہیں ہے) اور اس کی اطلاع امام کو دی تو توبہ کے بعد اس پر کوئی سزا نہیں جب کہ وہ فتویٰ پوچھنے آیا ہو، (مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے حد سے کم گناہ کیا مثلاً بوسہ لے لیا تو توبہ کے بعد اس پر کوئی سزا نہیں بلکہ اس کا گناہ ساقط ہو گیا)۔

"قال عطاء الخ" عطاء بن ابی رباحؒ نے بیان کیا کہ اسے نبی اکرم ﷺ نے کوئی سزا نہیں دی۔

"قوله لم يعاقبه" اى لم يعاقب النبى صلى الله عليه وسلم الذى اخبر انه وقع فى معصية.

"وقال ابن جريج" اور ابن جریجؒ نے بیان کیا کہ آنحضور ﷺ نے اس شخص کو کوئی سزا نہیں دی جس نے رمضان میں دن کو بیوی سے وطی کرلی تھی۔

"ولم يعاقب عمر ؓ" اور حضرت عمر ؓ نے ہرن والے کو سزا نہیں دی (یعنی جس نے احرام کی حالت میں ہرن کا شکار کرلیا) اور اس باب میں ابوعثمان نہدی کی روایت ہے حضرت ابن مسعود ؓ سے بحوالہ نبی اکرم ﷺ (یعنی مرفوعا)۔

۶۲۸۷ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ احْتَرَقْتُ قَالَ مِمَّ ذَاكَ قَالَ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ فَقَالَ هَا أَنَا ذَا قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ قَالَ فَكُلُوهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ قَوْلُهُ أَطْعِمْ أَهْلَكَ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے (دن میں) ہم بستری کر لی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا (یعنی حکم پوچھا) تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے؟ انہوں نے کہا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا دو مہینے روزے رکھنے کی تم میں طاقت ہے؟ اس نے کہا نہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

"وقال اللیث" اور لیث بن سعد نے عمرو بن حارث سے روایت کی انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسجد میں آئے اور کہا میں تو جل گیا (یعنی نار جہنم کا مستحق ہو گیا) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کس سبب سے؟ (یعنی بات کیا ہے؟) انہوں نے کہا میں نے رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی ہے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ صدقہ کرو اس نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے پھر وہ بیٹھ گیا اور ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گدھا ہانکتا ہوا آیا اور اس کے ساتھ کھانا تھا عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کیا چیز تھی؟ (دوسری حدیث میں ہے کہ کھجور لدی تھی) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا این المحترق؟ (کہاں ہے جلنے والا؟) انہوں نے کہا میں حاضر ہوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لو اور خیرات کر دو اس نے کہا اپنے سے زیادہ تر محتاج پر صدقہ کروں؟ میرے گھر والوں کے پاس کھانا نہیں ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تم ہی اسے کھا لو۔

"قال عبد اللّٰه" امام بخاریؒ نے کہا کہ پہلی حدیث زیادہ واضح ہے جس میں اطعم اھلک کے الفاظ ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لم یعاقب هذا الواقع فی رمضان.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۷، مر الحديث ص:۲۵۹، واخرجه مسلم وابو داود فی الصوم.

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم ص:۵۰۲۔

﴿بَابٌ ۳۶۰۷ إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ﴾

جب کوئی شخص (امام کے سامنے) حد کا اقرار کرلے اور بیان نہیں کرے

(یعنی اس کی وضاحت نہیں کرتا ہے کہ کس گناہ کا ارتکاب کیا ہے صرف اتنا کہتا ہے کہ میں حد کا مستحق ہوگیا) تو کیا امام کے لئے پردہ پوشی کرنا جائز ہے؟ (یعنی اس کی تحقیق نہ کرے اور نہ پوچھے کہ تو نے کون سا گناہ کیا ہے جو مستوجب حد بتلاتا ہے)۔

۶۳۸۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ.﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک صاحب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حد کو پہونچ گیا (یعنی میں نے ایسا گناہ کرلیا ہے جو حد کو واجب کرتا ہے) آپ مجھ پر حد جاری کیجئے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کچھ نہیں پوچھا (یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے تفصیل نہیں پوچھی کہ کیا گناہ کیا ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر نماز کا وقت آگیا تو اس شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی پھر جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے تو وہ شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کھڑا ہوا اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حد کو پہونچا ہوں آپ کتاب اللہ کے حکم کے مطابق مجھ پر حد قائم کیجئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا جی ہاں، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اللہ نے تیرا گناہ معاف کردیا ہے یا یہ فرمایا کہ تیری حد معاف کردی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة، من حيث انه يوضحها ويبين الحكم فيها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۸۔

تشریح ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ اس شخص کے ساتھ مخصوص تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اطلاع ہوئی ورنہ

عام شرعی قاعدہ یہ ہے کہ نماز سے صغائر معاف ہوتے ہیں۔

۲۔ یہ بھی احتمال ہے کہ اس شخص نے صرف بوسہ وغیرہ لیا ہو اور غایت ندامت سے حد جاری کرنے کو کہنے لگا کہ یہ بھی زنا ہی ہے اس لئے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز نے تمہارے گناہ کو معاف کروادیا۔

۳۶۰۸ ﴿بابٌ هَلْ يَقُولُ الإمَامُ لِلْمُقِرِّ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ﴾

کیا امام اقرار کرنے والے سے یہ کہے کہ شاید تو نے ہاتھ سے لمس کیا یا آنکھ سے اشارہ کیا ہے؟

(مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنے بارے میں زنا کا اقرار کرتا ہے جو حد کا موجب ہے اب امام کے لئے ایسی تلقین جائز ہے یا نہیں کہ حد واجب نہ ہو کیونکہ ادنیٰ درجہ کا بھی شبہ پیدا ہونے پر حد ساقط ہو جائے گی)۔

۶۳۸۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ قَالَ لَا يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَنِكْتَهَا لَا يَكْنِي قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے (اور زنا کا اقرار کیا) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ شاید کہ تم نے بوسہ لیا ہوگا؟ یا آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا؟ یا دیکھا ہوگا، ماعز نے کہا نہیں یا رسول اللہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تو کیا تو نے اس سے زنا کر لیا ہے؟ آپ ﷺ نے کنایہ سے کام نہیں لیا (اس لئے کہ کنایہ سے حد ثابت نہ ہوگا) ماعز رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں تو اس وقت آنحضور ﷺ نے رجم کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۰۸۔

تحقیق أَنِكْتَهَا: بهمزة استفهام فنون مكسورة فكاف ساكنة ففوقية فهاء فالف من النيك (قس) نِكْتَ بروزن بِعتَ ناك ينيك نيكاً زنا کرنا۔

۳۶۰۹ ﴿بابُ سُؤَالِ الإمَامِ الْمُقِرَّ هَلْ أَحْصَنْتَ﴾

اقرار کرنے والے سے امام کا پوچھنا کہ کیا تم شادی شدہ ہو؟

تشریح چونکہ رجم کے لئے شادی شدہ ہونا شرط ہے غیر شادی شدہ کے لئے کوڑے ہیں۔

۶۳۹۰ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ

شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ يُرِيدُ نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ.

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی کہ یا رسول اللہ میں نے زنا کی ہے اپنی ذات مراد تھی (مقصد یہ ہے کہ میں صرف مسئلہ دریافت کرنے نہیں آیا ہوں کہ اپنے یا اور کے متعلق مسئلہ معلوم کروں بلکہ یہ حقیقت ہے کہ میں نے زنا جیسے گناہ کا ارتکاب کرلیا ہے اس لئے شرعی حد مجھ پر قائم کی جائے) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چہرہ اس سے پھیر لیا تو یہ شخص بھی ہٹ کر اسی طرف آ گیا جدھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ پھیرا تھا اور کہا یا رسول اللہ میں نے زنا کی ہے پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ اس سے پھیر لیا پھر وہ شخص بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ کی طرف آ گیا پھر جب اس شخص نے اپنی ذات پر چار مرتبہ شہادت دے لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا نہیں یا رسول اللہ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ اس نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو لے جاؤ اور اس کو سنگسار کردو، ابن شہاب نے بیان کیا کہ جس نے جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث سنی تھی (یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن) اس نے مجھے خبر دی کہ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا چنانچہ ہم لوگوں نے اس کو عیدگاہ میں رجم کیا تھا تو جب اس کو پتھر نے بیقرار کیا تو دوڑنے لگا یہاں تک کہ ہم نے اس کو حرہ میں پایا اور سنگسار کردیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فقال احصنت".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۰۸، مر الحديث ص:۷۹۴، ۱۰۰۶، ياتي ص:۱۰۶۲۔

۳۶۱۰ ﴿بَابُ الْإِعْتِرَافِ بِالزِّنَا﴾

زنا کے اعتراف کا حکم

تشریح | مسئلہ مختلف فیہ ہے والمسئلة خلافية فعند الشافعية والمالكية كذلك يعني الاكتفاء مرة خلافا

للحنفية والحنابلة اذا قالوا لا بد من الاقرار اربع مرات (الابواب والتراجم) یعنی حنفیہ اور حنابلہؒ کے نزدیک چار مرتبہ اقرار ضروری ہے جیسے حضرت ماعزؓ نے چار مرتبہ اقرار کیا لیکن حضرات شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک ایک بار بھی اقرار کر لینا کافی ہے۔ واللہ اعلم

۶۳۹۱﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عبدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِندَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فقال أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ اقْضِ بَيْنَنا بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَىٰ هٰذَا فَزَنَىٰ بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وخادِمٍ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ العِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَىٰ ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَىٰ امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ المائةُ شاةٍ والخادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ ابنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عامٍ وَاغْدُ يا أُنَيْسُ عَلَىٰ امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فاعترفَتْ فَرَجَمَهَا قلتُ لِسُفْيَانَ لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَىٰ ابْنِي الرَّجْمَ فقالَ أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِي فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ اور زید بن خالدؓ دونوں کا بیان ہے کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کر دیں پھر اس کا مقابل کھڑا ہوا اور یہ اس پہلے سے زیادہ سمجھدار تھا اس نے کہا واقعی آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کیجئے اور مجھ کو گفتگو کرنے کی اجازت دیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہو، اس شخص نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے یہاں مزدور تھا (مزدوری پر کام کرتا تھا) سو اس نے اس کی عورت سے زنا کر لی تو میں نے اس کے فدیہ میں دیا ایک سو بکری اور ایک خادم پھر میں نے بعض اہل علم سے پوچھا تو ان لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر کی حد ہے اور اس کی عورت پر رجم (سنگسار) ہے اس پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میں تمہارے درمیان کتاب اللہ ہی سے فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کیا جائے گا اور اے اُنیسؓ صبح کو اس کی عورت کے پاس جانا اگر اس کی عورت نے زنا کا اقرار کر لیا تو اس کو سنگسار کر دو چنانچہ وہ صبح کو اس کے پاس گئے تو اس عورت نے اقرار کر لیا پھر اس کو سنگسار کر دیا، علی بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے سفیان سے پوچھا کہ جس شخص کا بیٹا تھا اس نے یوں نہیں کہا کہ اہل علم نے مجھ سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے انہوں نے کہا کہ مجھ کو اس میں شک ہے کہ زہری سے میں نے یہ سنا ہے یا نہیں اس لئے میں نے کبھی

اس کو بیان کیا اور کبھی سکوت کیا (یعنی بیان نہیں کیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "فاعترفت فرجمھا".

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۰۸، مر الحدیث ص:۳۱۱، ۳۶۱، ۳۷۱، ۳۷۶، ۹۸۱، یاتی ص:۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۶۸، ۱۰۷۸، ۱۰۸۱۔

۶۳۹۲﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْإِعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے خوف ہے کہ کچھ زیادہ وقت گذرنے کے بعد کوئی شخص یہ کہنے لگے کہ ہم کتاب اللہ میں رجم کا حکم نہیں پاتے ہیں پھر وہ اللہ کے نازل کردہ ایک فریضہ کو چھوڑ کر گمراہ ہو جائیں تم لوگ سن لو کہ رجم کا حکم حق ہے (ثابت ہے) اس شخص پر جو زنا کرے اور شادی شدہ ہو جب بیّنہ قائم ہو جائے (یعنی شرعی طور پر گواہوں کے ذریعہ زنا ثابت ہو جائے) یا حمل ہو یا اقرار پایا جائے۔

سفیان نے بیان کیا کہ میں نے اسی طرح یاد کیا ہے سو سن لو کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد ہم لوگوں نے رجم کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ تؤخذ من قولہ "ألا وإنّ الرّجم حق" الٰی آخرہ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۰۸ تا ص:۱۰۰۹، وھذا الحدیث قطعۃ من حدیث عمر الذی یاتی بعدہ فی ص:۱۰۰۹۔

حاملہ پر رجم: رجم ہو یا کوڑا حمل کی حالت میں تاخیر ہوگی آگے دیکھئے۔

﴿بَابُ رَجْمِ الْحُبْلٰى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ﴾ ۳۶۱۱

شادی شدہ عورت کو زنا کی وجہ سے حاملہ ہونے پر سنگسار کرنا

تشریح | رجم ہو یا کوڑا حاملہ کو حمل کی حالت میں بالاجماع تاخیر ہوگی حد جاری نہیں کی جائے گی البتہ بچہ پیدا ہونے کے بعد بچہ کے پرورش کا انتظام ہوتے ہی سنگسار کردی جائے گی یہی مسئلہ ہے اگر حاملہ عورت پر قصاص ہو تو بچہ جننے کے بعد

قصاص لیا جائے گا۔

۶۳۹۳ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الْيَوْمَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا فَوَاللّٰهِ مَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً فَتَمَّتْ فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ إِنِّي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ فَمُحَذِّرُهُمْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُرِيدُونَ أَنْ يَغْصِبُوْهُمْ أُمُورَهُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ يَجْمَعُ رِعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَائَهُمْ فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِيْنَ يَغْلِبُوْنَ عَلٰى قُرْبِكَ حِيْنَ تَقُومُ فِي النَّاسِ وَأَنَا أَخْشٰى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لَا يَعُوهَا وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا فَأَمْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِينَةَ فَإِنَّهَا دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِأَهْلِ الْفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُولَ مَا قُلْتَ مُتَمَكِّنًا فَيَعِي أَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَيَضَعُوْنَهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ أَمَا وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأَقُومَنَّ بِذٰلِكَ أَوَّلَ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فِي عُقْبِ ذِي الْحَجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ عَجَّلْتُ الرَّوَاحَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى أَجِدَ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا إِلٰى رُكْنِ الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِي رُكْبَتَهُ فَلَمْ أَنْشَبْ أَنْ خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ مُقْبِلًا قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ لَيَقُولَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ يَقُلْهَا مُنْذُ اسْتُخْلِفَ فَأَنْكَرَ عَلَيَّ وَقَالَ مَا عَسَيْتَ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَقُلْ قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ قَامَ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ لِي أَنْ أَقُولَهَا لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ أَجَلِي فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ خَشِيَ أَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا أُحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشٰى إِنْ طَالَ

بالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَنْ لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَوْ إِنَّ كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُو عَنْ آبَائِكُمْ أَلا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلًا مِنْكُمْ يَقُولُ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ مَاتَ عُمَرُ بَايَعْتُ فُلَانًا فَلَا يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ أَنْ يَقُولَ إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ فَلْتَةً وَتَمَّتْ أَلَا وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ وَقَى شَرَّهَا وَلَيْسَ مِنْكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الْأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا حِينَ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا أَيْنَ تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ فَقُلْنَا نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هٰؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَا لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَقْرَبُوهُمُ اقْضُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقُلْتُ مَا لَهُ قَالُوا يُوعَكُ فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ خَطِيبُهُمْ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَنَحْنُ أَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ فَلَمَّا سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ قَدْ زَوَّرْتُ مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِي مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رِسْلِكَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ فَقَالَ مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ وَلَنْ يُعْرَفَ هٰذَا الْأَمْرُ إِلَّا لِهٰذَا

الْحَيَّ مِنْ قُرَيْشٍ هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ الْآنَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ حَتّٰى فَرِقْتُ مِنَ الْإِخْتِلَافِ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ وَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَقُلْتُ قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ قَالَ عُمَرُ وَإِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوٰى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰى مَا لَا نَرْضٰى وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَلٰى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا.

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں مہاجرین میں سے کچھ لوگوں کو (قرآن مجید) پڑھایا کرتا تھا ان ہی میں سے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی تھے پھر اس اثنار میں کہ میں منیٰ میں ان کی قیام گاہ پر تھا اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہوئے تھے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اخیر حج کا ہے جو انہوں نے (۲۳ھ میں) کیا کہ اچانک عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ لوٹ کر میرے پاس آئے اور کہا کاش تم اس شخص کو دیکھتے جو آج امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہا اے امیر المؤمنین کیا آپ کے لئے فلاں شخص کے حق میں کوئی کلام ہے؟! (یعنی کیا آپ اس سے باز پرس کریں گے؟) جو کہتا ہے کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں صاحب (حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ) سے بیعت کروں گا کیونکہ واللہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت تو اچانک ہو گئی تھی سو پوری ہو گئی (مقصد یہ تھا کہ جس طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت بغیر عام مشورہ اور بغیر غور وفکر کے عمل میں آئی اور پوری ہو گئی کوئی مشورہ وہنگامہ نہیں ہوا اسی طرح اگر میں بھی بیعت کروں گا تو کسی نہ کسی طرح پورا ہو ہی جائے گا) اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ غضبناک ہوئے اور فرمایا میں انشار اللہ شام کے وقت لوگوں میں کھڑا ہوں گا اور ان کو ڈراؤں گا یہ وہ لوگ ہیں جو چاہتے ہیں کہ غصب کرلیں (چھین لیں) قومی معاملات وامور (یعنی خلافت) حضرت عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین ایسا نہ کیجئے اس لئے کہ موسم حج کا ہے جمع ہوتے ہیں جاہل بیوقوف لوگ اور قوم کے شر وفساد کرنے والے لوگ اور (چونکہ ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے) یہی لوگ آپ کے قریب بھی اکثر ہوں گے جب آپ لوگوں میں خطاب کے لئے کھڑے ہوں گے اور مجھے ڈر ہے

کہ آپ کھڑے ہوکر کوئی بات کہیں جس کو ہر اڑانے والا آپ کی طرف سے اڑاتا پھرے (یعنی نقل کرنے والا ہر طرف نقل کرے) اور نہ اس بات کو صحیح محفوظ رکھ سکیں اور نہ اس بات کو اس کے مواضع میں رکھ سکیں (مطلب یہ ہے کہ آپ کی بات کو بغیر سمجھے غلط مرادوں میں پھیلاتے پھریں گے) اس لئے (مناسب یہ ہے کہ) آپ ٹھہر جائیں یہاں تک کہ آپ مدینہ پہونچ جائیں اس لئے کہ مدینہ دار الہجرت والسنۃ ہے وہاں آپ کو خالص اہل علم اور معزز لوگ ملیں گے اور آپ وہاں کہیں گے جو کچھ کہنے کا ارادہ کیا ہے باقدرت ہوکر (یعنی اعتماد کے ساتھ) اور اہل علم آپ کی بات کو محفوظ رکھیں گے اور اس بات کو اپنے محل میں رکھیں گے (یعنی بے محل اور غلط معنی نہیں لیں گے) اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا سن لو خدا کی قسم میں انشاء اللہ مدینہ پہونچ کر پہلی فرصت میں اس معاملہ کو لے کر کھڑا ہوں گا حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ہم ذی الحجہ کے آخر میں مدینہ منورہ پہونچے پھر جب جمعہ کا دن ہوا اور سورج ڈھل گیا تو ہم نے چلنے میں جلدی کی (یعنی زوال کے بعد فوراً مسجد نبوی کی طرف چل پڑے) یہاں تک کہ میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کو رکن منبر کے پاس بیٹھا پایا پھر میں بھی ان کے پاس بیٹھ گیا اتنا قریب کہ میرا گھٹنہ ان کے گھٹنہ کو لگ رہا تھا تھوڑی ہی دیر میں حضرت فاروقؓ نکلے جب میں نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو میں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے کہا آج شام کو یہ ایسی بات ضرور کہیں گے جو انہوں نے خلیفہ بنائے جانے کے بعد سے اب تک نہیں کہی ہے تو انہوں نے مجھ پر انکار کیا (انہوں نے میری بات تسلیم نہیں کی) اور کہا میں توقع نہیں رکھتا ہوں ایسی بات کہنے کی جو اس سے قبل نہیں کہی ہے پھر حضرت عمرؓ منبر پر بیٹھے اور جب موذن اذان دے کر خاموش ہو گیا تو آپؓ کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اللہ کی شان کے مطابق کی اس کے بعد فرمایا اما بعد: میں تم لوگوں سے ایسی بات کہنے والا ہوں جس کا کہنا میرے لئے مقدر کر دیا گیا ہے (یعنی جس کا کہنا میری تقدیر میں لکھا ہوا تھا) میں نہیں جانتا ممکن ہے کہ میری موت میرے سامنے ہو (یہ حضرت عمرؓ کی کرامت تھی ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب میری موت قریب ہے اور ایسا ہی ہوا اس خطبہ کے بعد ہی ذوالحجہ کا مہینہ ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ ابولولو ملعون نے آپؓ کو شہید کیا) **فمن عقلها ووعاها الخ:** سو جو اس کو سمجھے اور محفوظ کرلے تو اس کو چاہئے کہ اس کو بیان کرتا رہے جہاں تک اس کی سواری پہونچے (جہاں بھی جائے اس کو بیان کرے) اور جسے خوف ہو کہ بات نہیں سمجھے گا تو میں کسی کے لئے حلال نہیں کرتا ہوں کہ میری طرف جھوٹ منسوب کرے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ ﷺ پر کتاب نازل کی اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا تھا ان ہی میں آیت رجم بھی تھی پھر ہم نے اس کو پڑھا اور سمجھا اور خوب اچھی طرح یاد رکھا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے حضور ﷺ کے بعد رجم کیا مجھے اندیشہ ہے کہ اگر لوگوں پر زمانہ دراز ہو جائے تو کہنے والا کہہ بیٹھے (ایک طویل زمانہ گذرنے کے بعد کوئی کہنے والا یہ کہے) کہ واللہ ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں رجم کی آیت نہیں پاتے ہیں اور وہ گمراہ ہو جائیں ایک فریضہ کو چھوڑ کر جس کو اللہ نے نازل کیا اور رجم اللہ کی کتاب میں ثابت ہے (لازم ہے) ہر اس شخص پر جس نے شادی کے بعد زنا کیا ہو خواہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ بینہ قائم

ہو جائے یا حمل ظاہر ہو جائے یا خود اقرار کرلے (یعنی جس عورت کا شوہر زندہ نہ ہو یا زنا کا اقرار کرلے) پھر کتاب اللہ کی آیتوں میں ہم یہ بھی پڑھتے تھے کہ اپنے آباء سے اعراض نہ کرو (یعنی اپنے باپ کو چھوڑ کر غیر کی طرف باپ ہونے کی نسبت نہ کرو) اس لئے کہ اپنے باپوں سے اعراض کرنا تمہارا کفر ہے یا (شک راوی) ان کفرا بکم ان ترغبوا عن آبائکم فرمایا معنی میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی یہ تمہارا کفران نعمت ہے۔

"اَلاثمّ اِنّ رسول اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم" ہاں سنو کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا گیا (کہ خدا کا بیٹا بنا دیا گیا) اور میرے لئے یہ کہو کہ اللہ کے بندہ اور اس کے رسول ہیں، پھر یہ سن لو کہ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کوئی کہنے والا کہتا ہے ، اللہ اگر عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو میں فلاں کی بیعت کرلوں گا سو ہرگز کوئی شخص دھوکہ میں مبتلا نہ ہو کہ کہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت اچانک ہوگئی تھی اور پوری ہوگئی سو خبر دار بلاشبہ وہ بیعت اسی طرح ہوئی (یعنی اچانک بلا مشورہ) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس بیعت کے شر کو محفوظ رکھا (مطلب یہ ہے کہ اس اچانک بیعت اور بغیر سارے اہل الرای کے مشورہ کے جو بیعت ہوتی ہے اکثر فتنہ وفساد ہوتا ہے اس فتنہ کو اللہ تعالیٰ نے اٹھا لیا اور سب کو محفوظ رکھا قال العینیؒ ولکن اللّٰہ وقی شرھا ای ولکن اللّٰہ رفع شر خلافۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ ومعناہ ان اللّٰہ وقاھم مافی العجلۃ غالبا من الشر الخ) اور تم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسا (متقی خدا ترس بزرگ) کہ جس کی طرف گردنیں کاٹی جائیں (یعنی ہر طرف سے سفر کر کے جایا جائے ، یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جیسا فضیلت والا اور عظمت والا اب کوئی نہیں ہے) جس نے کسی شخص کی بیعت کی مسلمانوں کے مشورے کے بغیر تو اس کی پیروی نہ کی جائے اور نہ اس کے متبعین کی پیروی کی جائے اس خوف سے کہ کہیں وہ دونوں قتل نہ کردئے جائیں اور بلاشبہ وہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) ہم سب سے بہتر تھے جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو اٹھایا تو انصار رضی اللہ عنہم نے ہماری مخالفت کی اور سارے انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہو گئے نیز ہم سے پیچھے رہے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور جو حضرات ان دونوں کے ساتھ تھے (مطلب یہ ہے کہ ہمارے ساتھ جمع نہیں ہوئے) اور اکثر مہاجرین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہو گئے تو میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابو بکر آپ ہمارے ساتھ ان انصار بھائیوں کے پاس چلئے چنانچہ ہم لوگ ان انصار کا ارادہ کر کے چلے پھر جب ہم ان کے قریب پہونچے تو ان میں سے دو نیک مرد (عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی) ہم سے ملے اور دونوں نے ذکر کیا جس پر قوم نے اتفاق کرلیا (ماتمالأ علیہ القوم ای اتفق علیہ الانصار) پھر ان دونوں نے پوچھا کہ اے حضرات مہاجرین کہاں کا ارادہ ہے؟ ہم لوگوں نے کہا ہم اپنے ان انصار بھائیوں سے ملنا چاہتے ہیں تو ان دونوں نے کہا تم دونوں ان کے پاس نہ جاؤ تو تم پر کوئی حرج نہیں (یعنی ان کے پاس جانا کوئی ضروری نہیں) اپنے معاملہ کو خود فیصلہ کرلو (مطلب یہ تھا کہ انصار کا رجحان بدلا ہوا ہے اسلئے جانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا) تو میں نے کہا خدا کی قسم ہم ان کے پاس ضرور پہونچیں گے چنانچہ ہم لوگ چلے

یہاں تک کہ ہم سقیفہ بنی ساعدہ میں ان کے پاس پہونچے دیکھا کہ ایک صاحب بیچ مجلس میں چادر لپیٹے ہوئے تشریف فرما ہیں میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ یہ سعد بن عبادہ ؓ ہیں پھر میں نے لوگوں سے پوچھا کہ ان کا کیا حال ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ بخار آرہا ہے پھر جب ہم تھوڑی دیر بیٹھے تو ان کے ایک مقرر نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اس کی شان کے مطابق کی پھر کہا اما بعد: ہم لوگ اللہ کے انصار (مددگار) اور اسلام کے لشکر ہیں اور تم لوگ اے مہاجرین کے گروہ ایک قافلہ ہو (یعنی تعداد میں بہ نسبت ہمارے قلیل ہو) اور تمہاری قوم (قریش) کے چند لوگ اپنی قوم سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمیں جڑ سے اکھاڑ دیں (یختزلونا بفتح التحتیه وسکون الخاء المعجمة وفتح الفوقية بمعنی يقطعونا یعنی ہمیں جڑ سے اکھاڑ دیں) وان يحضنونا من الامر: بالحاء المهملة والضاد المعجمة اور چاہتے ہیں کہ امر خلافت سے ہم کو باہر نکال دیں پھر جب مقرر انصار خاموش ہوا تو میں نے چاہا کہ کچھ بولوں اور میں نے ذہن میں ایک مضمون سوچ لیا تھا جو مجھے بہت پسند تھا میں چاہتا تھا کہ اس مضمون کو ابو بکر ؓ کے سامنے پیش کروں اور میں دفع کرنا چاہتا تھا اس بعض حد کو (میری منشاء یہ تھی کہ مقرر انصار کی بات سے جو ناراضگی وغیرہ ہوئی ہے اس کی مدافعت بھی اس مضمون میں شامل تھی) تو جب میں نے چاہا کہ بولوں تو ابو بکر ؓ نے کہا ٹھہر جاؤ (جیسے بیٹھے ہو بیٹھے رہو) پھر میں نے ان کو ناراض کرنا پسند نہیں کیا چنانچہ ابو بکر ؓ نے کلام شروع کیا اور وہ مجھ سے زیادہ بردبار اور پروقار تھے خدا کی قسم انہوں نے کوئی بات نہیں چھوڑی جسے میں اپنے ذہن میں ترتیب دے کر خوش تھا سب انہوں نے اسی طرح بلکہ اس سے بہتر طریقہ سے فی البدیہہ کہہ دیا پھر خاموش ہو گئے، انہوں نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنے بارے میں (یعنی حضرات انصار کے بارے میں) جس بھلائی اور فضیلت کا ذکر کیا ہے بلاشبہ آپ اس کے اہل اور مستحق ہیں لیکن یہ معاملہ یعنی خلافت کا معاملہ سوائے قبیلہ قریش کے نہیں جانی جاتی ہے (قابل تسلیم نہیں) یہی قبیلہ قریش پورے عرب میں نسب اور گھر کے اعتبار سے بہتر ہیں اور میں ان دو حضرات میں کسی ایک کو تمہارے لئے پسند کرتا ہوں سو بیعت کر لو ان دونوں میں سے جس سے چاہو چنانچہ حضرت ابو بکر ؓ نے میرا ہاتھ اور ابو عبیدۃ بن الجراح ؓ کا ہاتھ پکڑا اور وہ ہمارے درمیان ہی تشریف فرما تھے ان کی ساری گفتگو میں صرف یہی بات ناگوار گذری میرا حال ایسا تھا خدا کی قسم کہ میں آگے کر دیا جاتا اور میری گردن ماردی جاتی بلا قربت گناہ کے (یعنی بلا قصور میری گردن ماردی جاتی) مجھے زیادہ پسند تھا اس بات سے کہ میں امیر ہو جاؤں ایسی قوم پر جن میں حضرت ابو بکر صدیق ؓ موجود ہوں خدایا مگر یہ کہ مزین کر دے میرے لئے میرا نفس موت کے وقت اس چیز کو جو میں اس وقت پسند نہیں کرتا ہوں (مطلب یہ ہے کہ اپنی زندگی میں تو گوارہ نہیں کہ ابو بکر ؓ کی موجودگی میں امیر المؤمنین بنوں) پھر انصار میں سے ایک صاحب (حُباب بن المنذر بضم الحاء المهملة وتخفيف الموحدة الاولى البدری) نے کہا أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ میں اس کا جذل محکک ہوں (جڑ اور بنیاد ہوں) جُذَيل جذل کی تصغیر

ہے بفتح الجیم وبکسرھا وسکون ذال المعجمة اصل میں درخت کی جڑ کو کہتے ہیں یہاں پر وہ کھمبا و لکڑی مراد ہے جو اونٹ کے اصطبل میں کھڑا کر دیا جاتا ہے اور خارش والے اونٹ اس کھمبے سے کھجلا کر سکون حاصل کرتا ہے تو اس جملہ انصاری کا مقصد یہ ہے کہ میری ذات وہ ہے جس کی رائے سے قوم کو تشفی ہوتی ہے عُذیق مصغر العَذق بفتح العین وسکون الذال بمعنی کھجور، یہاں وہ ستون مراد ہے جو پھل سے لدے ہوئے درخت میں سہارا دیا جاتا ہے تا کہ پھل کے بوجھ سے درخت گر نہ جائے اب معنی یہ ہوئے کہ میری حیثیت قوم کے اندر جڑ اور بنیاد کی ہے اور میں قوم کا سہارا ہوں سارے لوگ مجھ پر اعتماد کرتے ہیں، اس لئے ایک امیر ہم سے ہو اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے اے قریش کے گروہ اس پر شور وغل ہونے لگا اور آوازیں بلند ہوگئیں یہاں تک کہ مجھے اختلاف کا اندیشہ ہوا یہ منظر دیکھ کر میں نے کہا اے ابوبکر اپنا ہاتھ بڑھایئے چنانچہ انہوں نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور میں نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی اور مہاجرین نے ان سے بیعت کر لی پھر انصار نے بھی ان سے بیعت کر لی اور ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ پر غالب آ گئے پھر انصار میں سے ایک شخص نے کہا آپ لوگوں نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو مار ڈالا اس پر میں نے کہا سعد بن عبادہ کو اللہ نے مار ڈالا (یعنی ناکام کر دیا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم جو مسائل ہمارے سامنے درپیش تھے (منجملہ ان میں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکفین وتدفین کا مسئلہ بھی تھا) ان میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے زیادہ فوری اور قوی کوئی مسئلہ نہیں تھا (کیونکہ تکفین وتدفین کی تیاری گھر والے ہی کر سکتے تھے) ہمیں ڈر تھا کہ اگر ہم لوگوں سے الگ ہوئے اور بیعت نہیں ہوئی تو لوگ ہمارے پیچھے اپنے ہی میں سے کسی شخص سے بیعت کر لیں گے پھر یا تو ہم اپنی مرضی کے خلاف متابعت کریں گے یا ہم ان کی مخالفت کریں گے پھر فساد برپا ہوگا، سو جو شخص مسلمانوں سے مشورہ کے بغیر کسی شخص سے بیعت کرے تو اس سے بیعت نہ کی جائے (یعنی وہ بیعت کے لائق نہیں ہے اور بعض نسخہ میں ہے فلا یتابع، مضارع مجہول) یعنی اس کی متابعت نہ کی جائے اور نہ اس کی جو اس کے تابع ہو اس خوف کی وجہ سے کہ دونوں قتل کر دیئے جائیں۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة في قوله "اذا احصن من الرجال والنساء اذا قامت البينة".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۰۹ تا ص:۱۰۱۰، وحديث عمر رضی اللہ عنہ في قصة بيعة ابي بكر طوله هنا واختصره في مواضع ص:۳۳۳،۵۵۹،۵۷۳،۱۰۰۸، ياتي ص:۱۰۸۹۔

تشریح حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں حدیث پاک الائمة من قريش کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ واللہ اعلم

۳۶۱۲ باب البِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُم تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الزَّانِي

لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَأْفَةٌ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ.

البکران تثنیہ ہے بکر کا جسکے معنی ہیں کنوارہ یعنی نکاح صحیح کر کے جماع نہ کیا ہو کما قال العلامة العینیؒ وهو الذی لم یجامع فی نکاح صحیح ، ترکیب میں البکران مبتدا ہے اور یُجلدان مضارع مجہول خبر ہے۔

کنوارے زانی مرد وعورت کوکوڑے مارے جائیں اور شہر بدر کیے جائیں

''الزَّانِيَةَ وَالزَّانِي'' (سورہ نور آیت۲-۳)

زنا کار عورت وزنا کار مرد ان دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تم لوگوں کو ان دونوں پر حکم الٰہی کے معاملے میں ذرا رحم نہ آنے پائے اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور چاہئے کہ ان دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے زنا کار مرد نکاح بھی کسی سے نہیں کرتا، بجز زنا کار عورت یا مشرکہ عورت کے اور زنا کار عورت سے بھی کوئی نکاح نہیں کرتا، بجز زانی یا مشرک کے اور اہل ایمان پر یہ (زنا) حرام کر دیا گیا ہے۔

تشریح | آیت کریمہ میں جو کہا گیا ہے الزانی لا ینکح الا زانية او مشركة الخ یہ شرعی حکم نہیں ہے بلکہ عام مشاہدہ اور تجربہ کو بیان کیا گیا ہے کہ زنا ایک اخلاقی زہر ہے اس کے زہریلے اثرات سے انسان کا اخلاقی مزاج ہی بگڑ جاتا ہے یہ زنا اتنی گندی بیماری ہے کہ اس کی گندگی طبیعت کو اتنا بگاڑ دیتی وفاسد کر دیتی ہے کہ رغبت بھی گندے ہی کی طرف ہوتی ہے اس وجہ سے اور بسا اوقات حالات میں پھنس کر باہمی نکاح کرنا پڑتا ہے لیکن اگر کوئی زانی مرد پاکدامن شریف عورت سے شادی کرلے یا کوئی زانیہ عورت کسی نیک مرد سے شادی کرے تو نکاح درست ہے۔

''قال ابن عیینه'' سفیان بن عیینہ نے کہا کہ رافۃ کے معنی ہیں کہ حد قائم کرنے میں ترس نہ آئے۔

نکوئی بابداں کردن چناں ست — کہ بدکردن بجائے نیک مرداں

۶۳۹۴﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ.﴾

ترجمہ | حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے بارے میں حکم دیتے تھے جس نے جو زنا کر لیا ہو اور شادی شدہ نہ ہو تو سو کوڑے لگانے اور ایک سال شہر بدر کرنے کا۔

''قال ابن شهاب الخ'' ابن شہاب نے بیان کیا کہ اور مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن خطاب

ﷺ نے شہر بدر کیا پھر برابر یہ طریقہ جاری رہا۔

تشریح شہر بدر کے متعلق ص:۱۸۶ باب رجم المحصن کے تحت مذکور ہو چکا ہے کہ امیر و حاکم کی صوابدید پر ہے داخل حد نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۰، مر الحديث ص:۳۱۱، ۳۶۱، ۳۷۱، ۳۷۶ وغيره.

۶۳۹۵ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سعيد بن المُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسلم قضى فِيمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ.﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ایسے شخص کے بارے میں جس نے زنا کی تھی اور وہ غیر شادی شدہ تھا حد قائم کرنے کے ساتھ ایک سال تک شہر بدر کرنے کا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۰، مر الحديث ص:۳۱۱، ص:۳۷۱، ص:۳۷۶، ص:۹۸۱، ص:۱۰۰۸، ياتي ص:۱۰۱۱، ص:۱۰۶۳، ص:۱۰۷۸۔

﴿بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ﴾ [۳۶۱۳]

گناہ کرنے والوں اور مخنثوں کا شہر بدر کرنا

تشریح یعنی حاکم اور امیر کے لئے جائز ہے کہ معصیت اور گناہ کے ارتکاب کرنے والوں اور مخنثوں کو شہر بدر کر دے لیکن صرف ایسے گناہوں میں کہ جس کے اندر حد نہیں ہے اس لئے کہ مسئلہ گذر چکا ہے کہ جس گناہ میں حد مقرر ہے اس میں حاکم مختار نہیں ہے کہ سزا بدل دے ثبوت بینہ پر حد قائم کرنا فرض ہے۔

مخنث کی تحقیق مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۳۹۳۔

۶۳۹۶ ﴿حدّثنا مُسلِمُ بنُ إبراهيم حدّثنا هشامٌ حَدَّثنا يَحيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فُلَانًا.﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت کی ہے جو مخنث بنتے ہیں (مثلاً مونچھ ڈاڑھی سب صاف کر کے ساڑی پہن کر عورت کی صورت بنا کر مخنث بنتے ہیں) اور آنحضور ﷺ نے ان عورتوں پر لعنت کی ہے جو مردوں کی مشابہت کر کے مرد جیسا بنتی ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں اپنے گھروں سے نکال دو اور آنحضور ﷺ نے فلاں کو نکالا تھا اور حضرت عمر فاروق ؓ نے فلاں کو نکالا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۱۰، مر الحديث ص: ۸۷۴۔

تشریح | مخنث کی تعریف تیسیر القاری میں ہے "مخنث کسے را گویند کہ در حرکات وسکنات وکلام تشبہ کند بزنان" یعنی جو مرد بات چیت و دیگر نقل وحرکت میں عورت سے مشابہت پیدا کرے وہ مخنث ہے۔

آج بدقسمتی سے نوجوان لڑکوں اور نوجوان لڑکیوں میں یہ مرض عام ہوتا جا رہا ہے کہ دیر تک یہ پہچاننا مشکل ہے کہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ یہ سب غالباً مخنث میں داخل ہوں گے اس لئے دین دار طبقہ کو اس طرف سخت توجہ کرنی چاہئے۔

۳۶۱۴ ﴿بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ﴾

حافظ عسقلانی رحمہ اللہ علامہ کرمانی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں "قال الكرماني في هذا التركيب قلق" حالانکہ علامہ کرمانی کے الفاظ نہیں ہیں بلکہ حافظؒ نے علامہ کرمانی کی عبارت سے اخذ کیا ہے علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "قال الكرماني في عبارته تعسف" الخ یہ بھی ماخوذ ہے۔

بہر حال شراح بخاری کا مقصد یہ ہے کہ عبارت میں خامی ہے اصل عبارت اس طرح ہونی چاہئے "باب من امره الامام الخ" یعنی لفظ غیر کی جگہ ضمیر ہٗ ہونی چاہئے اب ترجمہ یہ ہوگا اس شخص کا بیان جس کو امام حکم دے حد قائم کرنے کا درانحالیکہ وہ شخص محدود غائب ہو (موجود نہ ہو)

۶۳۹۷ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِكِتَابِ اللّٰهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَأَمَّا أَنْتَ يَا

أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آنحضور ﷺ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اس پر اس کا فریق مقابل اٹھا اور اس نے کہا یا رسول اللہ اس نے صحیح کہا ہے یا رسول اللہ کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے میرا لڑکا ان کے یہاں اجیر (مزدور) تھا پھر اس نے ان کی بیوی کے ساتھ زنا کر لی تو لوگوں نے مجھ کو بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم لازم ہے تو میں نے فدیہ (بدلہ) دیا ہے ایک سو بکری اور ایک لونڈی پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو ان لوگوں نے کہا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی لازم ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے مطابق ضرور فیصلہ کروں گا بہر حال بکری اور لونڈی تم پر واپس ہوں گی اور تمہارے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے انیس تم صبح کو اس عورت کے پاس جاؤ اور اس کو سنگسار کر دو (اگر اقرار کر لے) چنانچہ حضرت انیس صبح کو گئے اور اس عورت کو سنگسار کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في آخر الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:١٠١٠ تا ص:١٠١١، مر الحديث ص:٣١١، ٣٦١، ٣٧١، ٣٧٦، ١٠٠٨ وغيره.

٣٦١٥ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا ...

...أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ زَوَانِي وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ أَخِلَّاءَ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا الخ (سورہ نساء: ۲۵)

اور تم میں سے جو کوئی مقدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکے تو وہ تمہاری مسلمان کنیزوں سے جو تمہاری ملک (شرعی) میں ہوں (نکاح کرے) اور اللہ تمہارے ایمان کی حالت سے خوب واقف ہے تم (سب) آپس میں ایک ہو (خواہ آزاد ہو یا غلام مسلمان ہونے کی حیثیت سے بھی اور اولاد آدم ہونے کے لحاظ سے بھی) سو ان کے مالکوں

کی اجازت سے ان سے نکاح کرلیا کرو اور ان کے مہر انہیں دیدیا کرو دستور کے موافق اس طرح کہ وہ قید نکاح میں لائی جائیں نہ کہ مستی نکالنے والیاں ہوں اور نہ چوری چھپے آشنائی کرنے والیاں پھر جب وہ (کنیزیں) قید نکاح میں آجائیں اور پھر اگر وہ (بڑی) بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان کے لئے اس سزا کا نصف ہے جو آزاد عورتوں کے لئے ہے یہ اس کے لئے ہے جو تم میں سے بدکاری کا اندیشہ رکھتا ہو اور اگر تم ضبط سے کام لو تو تمہارے حق میں کہیں بہتر ہے اور اللہ بڑا بخشنے والا ہے اور بڑا مہربان ہے۔

مسافحات: کے معنی ہیں زوانی یعنی نہ ہوں زنا کرنے والیاں، اور اخدان: بمعنی اخلاء یعنی یار دوست، مطلب یہ ہے اور نہ ہوں وہ چوری چھپے آشنائی کرنے والیاں۔

﴿بَابٌ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ﴾ ۳۶۱۶

جب کوئی لونڈی زنا کرلے؟ (تو کیا حکم ہے؟)

۶۳۹۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ قَالَ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ.﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لونڈی کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جب زنا کرلے اور شادی شدہ نہ ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زنا کرلے تو اسے کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو پھر اسے کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے تو اسے کوڑے مارو اس کے بعد اسے بیچ ڈالو اگرچہ بالوں کی رسی ہی کے عوض ہو۔

"قال ابن شهاب الخ" ابن شہاب نے کہا مجھ کو یاد نہیں رہا کہ بیعوھا (بیچنے کا حکم) تیسرے مرتبہ کے بعد فرمایا یا چوتھی مرتبہ کے بعد۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "سئل عن الامة اذا زنت".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۱، مر حديث ابی هريرة ﷺ وحده ص:۲۸۸، ۲۹۷، ياتی ص:۱۰۱۱ ومر مقرونا مع زيد بن خالد ﷺ ص:۲۸۸، ۲۹۷، ۳۴۷۔

﴿ باب ۳۶۱۷ لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفٰى ﴾

لونڈی (باندی) اگر زنا کرے تو اس پر لعنت ملامت نہ کی جائے اور نہ شہر بدر کی جائے

تشریح لونڈی اگر زنا کا ارتکاب کرلے تو کوڑے کی سزا کے بعد لعنت ملامت نہ کی جائے چونکہ جب حد قائم ہو چکی تو ملامت کی دوسری تکلیف وسزا ہوگی جس کی اجازت نہیں۔

۲۔ اور شہر بدر بھی نہیں کی جائے گی کیونکہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ثم بیعوها دلیل ہے نفی کی۔

۶۳۹۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر لونڈی زنا کرلے اور زنا ظاہر ہو جائے (یعنی ثابت ہو جائے خواہ اقرار سے ہو یا گواہوں کے ذریعہ) تو اس کو کوڑا لگانا چاہئے اور لعن طعن نہ کرے پھر اگر وہ دوبارہ زنا کرے تو پھر کوڑے مارنا چاہئے اور ملامت نہ کرے پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو اس کو بیچ دینا چاہئے اگر چہ بال کی ایک رسی کے عوض ہو۔

"تابعه إسماعيل الخ" لیث کے ساتھ اس حدیث کو اسماعیل بن امیہ نے بھی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "ولايثرّب".

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۱۱، مر الحديث ص:۲۸۸، ۲۹۷، ۳۴۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم ص:۹۵۔

﴿ باب ۳۶۱۸ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ ﴾

ذمیوں کے احکام اوران ذمیوں کے محصن ہونے کا حکم جب کہ زنا کرلیں اور امام وقت کے پاس پہنچائے جائیں

تشریح اہل ذمہ یعنی ذمی اس کافر کو کہتے ہیں کہ امام المسلمین نے جزیہ لے کر امن کا عہد و پیمان کر دیا اہل ذمہ سے مراد

عام ہے خواہ مشرکین ہوں یا یہود و نصاریٰ جن سے جزیہ لیا جاتا ہے وہ سب داخل حکم ہیں۔

۲۔ اہل ذمہ کے احصان میں علماء اسلام کے اقوال مختلف ہیں جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ احصان کے لئے اسلام شرط ہے یعنی جب تک نکاح صحیح سے جماع نہیں واقع ہوگا اس وقت تک محصن اور محصنہ نہیں کہلائیں گی، اور نہ احصان کا حکم عائد ہوگا یہی مذہب ہے حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور ابراہیم نخعیؒ وغیرہ کا۔

دوسرا قول امام شافعیؒ اور امام زہریؒ کا ہے کہ اگر اہل کتاب آپس میں شادی کرلیں پھر زنا ثابت ہو تو ان اہل کتاب کو محصن کا حکم لگایا جائے گا مطلب یہ ہے کہ احصان کے لئے اسلام شرط نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۶۴۰۰﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ قَالَ لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُحَارِبِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

ترجمہ سلیمان شیبانی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے رجم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے رجم کیا تھا میں نے پوچھا کہ سورہ نور سے پہلے یا اس کے بعد؟ انہوں نے فرمایا یہ معلوم نہیں۔

تابعہ الخ: عبدالواحد کی متابعت شیبانی سے ان چار حضرات نے کی ہے جیسا کہ عبدالواحد نے شیبانی سے نقل کیا ہے۔

"وقال بعضهم": اور بعض نے بجائے سورہ نور کے سورہ مائدہ ذکر کیا ہے لیکن پہلی روایت یعنی سورہ نور والی صحیح ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ قال الكرماني مطابقته للترجمة اطلاق قوله رجم، وقيل جرى على عادته في الاشارة الى ماورد في بعض طرق الحديث الخ جس میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے ایک یہودی اور ایک یہودن کو رجم کیا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۱۱۔

۶۴۰۱﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ فَقَالُوا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوا صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ چند یہود (مثلاً کعب بن اشرف، کنانہ بن ابی الحقیق وغیرہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور ان یہودیوں نے آپ ﷺ سے ذکر کیا کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کرلی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ توریت میں رجم کے بارے میں تم لوگ کیا پاتے ہو؟ تو ان لوگوں نے کہا ہم انہیں ذلیل و رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارے جاتے ہیں حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے کہا تم جھوٹے ہو بلا شبہ توریت میں رجم کا حکم موجود ہے چنانچہ ان لوگوں نے توریت لایا اور کھولا لیکن ان میں کے ایک شخص نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ دیا اور اس سے ماقبل و مابعد کو پڑھ دیا تو عبداللہ بن سلام ؓ نے ان سے کہا اپنا ہاتھ اٹھاؤ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا دیکھا تو اس میں رجم کی آیت موجود تھی پھر ان لوگوں نے کہا اے محمد ﷺ آپ نے سچ فرمایا اس میں رجم کی آیت موجود ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور دونوں رجم کئے گئے سو میں نے دیکھا کہ مرد (زانی) عورت پر جھک رہا ہے کہ اس عورت کو پتھر سے بچاوے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۱، مر الحديث ص:۱۷۷، ۵۱۲، ۶۵۴، ۱۰۰۷، ياتی ص: ۱۰۹۰، ۱۱۲۵۔

﴿بَابٌ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوْ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ﴾ ۳۶۱۹

هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ

اگر کسی شخص نے اپنی بیوی یا کسی غیر کی بیوی پر حاکم کے نزدیک اور لوگوں کے نزدیک زنا کی تہمت لگائی

تو کیا حاکم پر ضروری ہے کہ کسی کو اس عورت کے پاس بھیجے اور اس سے اس تہمت کے بارے میں پوچھے جو اس پر لگائی گئی ہے۔

تشریح هل على الحاكم ان يبعث اليها: اى الى المرأة المرمية بالزنا، وجواب الاستفهام محذوف لم يذكره اكتفاء بما في الحديث تقديره فيه خلاف والجمهور على ان ذلك بحسب ما يراه الحاكم (قس)

۶۴۰۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ

الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ مَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ دو آدمی اپنا جھگڑا (مقدمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ان دونوں میں سے ایک نے کہا ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کر دیجئے، اور دوسرے نے جوان دونوں میں زیادہ سمجھدار تھا کہا ہاں یا رسول اللہ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کر دیجئے اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بولو (کہو) اس نے کہا میرا بیٹا اس کے یہاں اجیر تھا مالکؒ نے کہا عسیف مزدور کو کہتے ہیں اور اس (بیٹے) نے اس کی عورت سے زنا کر لی پھر لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے چنانچہ میں نے اس کے فدیہ میں سو بکری اور اپنی ایک لونڈی دی ہے پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو لوگوں نے مجھ کو بتایا کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور رجم کی سزا صرف اس کی بیوی پر ہے (کیونکہ عورت شادی شدہ تھی اور یہ بیٹا کنوارہ تھا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سن لو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ضرور تمہارے درمیان کتاب اللہ کے ذریعہ فیصلہ کروں گا، بہر حال تمہاری بکریاں اور تمہاری لونڈی تم پر واپس ہوں گی اور اس کے بیٹے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے شہر بدر کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُنیس اسلمی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ دوسرے فریق کی عورت کے پاس جائے پس اگر عورت نے اقرار کر لیا تو اسے رجم کر دیں چنانچہ اس عورت نے اقرار کیا اور اُنیس رضی اللہ عنہ نے اس کو سنگسار کر دیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۰ تا ص:۱۰۱۱، مر الحديث ص:۳۱۱، ۳۶۱، ۳۷۱، ۳۷۶، ۹۸۱، ۱۰۰۸، ۱۰۱۰، ياتى ص:۱۰۱۳، ۱۰۶۷، ۱۰۷۸ وغیرہ۔

یہ حدیث متعدد بار گذر چکی ہے۔

﴿بَابُ مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ﴾ ۳۶۲۰

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ.

اس شخص کا بیان جو اپنے گھر والوں کو یا غیر کو بادشاہ وقت کی اجازت کے بغیر ادب سکھلائے

(یعنی جائز ہے) اور ابو سعید خدریؓ نے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا کہ جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے سے گذرنا چاہے تو نمازی کو چاہئے کہ اس کو دفع کرے (روکے) اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے جنگ کرے (یعنی بزور طاقت روکے) اور حضرت ابو سعیدؓ نے ایسا کیا ہے۔ (دیکھئے بخاری اول ص:۷۳)

تشریح حضرت ابو سعید خدریؓ کے اس واقعہ کے لئے دیکھئے نصر الباری جلد سوم ص:۱۰۱ تا ص:۱۰۲۔

۶۴۰۳ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ.﴾

ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرؓ تشریف لائے اور رسول اللہ ﷺ میری ران پر اپنا سر رکھ کر سو رہے تھے حضرت ابو بکرؓ نے کہا تو نے رسول اللہ ﷺ اور سارے لوگوں کو روک دیا ہے حالانکہ اس جگہ پانی نہیں ہے چنانچہ ابو بکرؓ نے مجھ پر عتاب کیا (زجر و توبیخ کی) اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں مارنے لگے اور مجھ کو حرکت کرنے (اور ہلنے) سے کوئی چیز نہیں روکتی تھی مگر رسول اللہ ﷺ کا قرار (مطلب یہ ہے کہ ابا جان کے ہاتھ کا ٹھوکر وگھونسہ کے باوجود میں نے اس خیال سے اپنے جسم کو حرکت نہیں دی کہ آنحضور ﷺ آرام فرما رہے تھے) پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل کی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. لان ابا بكر ادب ابنته عائشة بحضرة النبى صلى الله عليه وسلم من غير ان يستاذنه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۲، ومر الحديث ص:۴۸،۴۸،۴۸،۵۱۸،۵۳۲،۶۵۹،۶۶۳،۶۶۲،۶۷۶،۶۹۰،۷۳۰، فى اللباس ص:۸۷۴، مسلم ص:۱۶۰۔

تشریح | مطالعہ کیجیے جلد دوم کتاب التیمم ص: ۳۱۷ تا ص: ۳۱۸۔

۶۴۰۴﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيْدَةً وَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَحْوَهُ لَكَزَ وَوَكَزَ وَاحِدٌ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ سامنے آئے اور مجھ کو زور سے ایک گھونسہ (مکا) مارا اور فرمایا کہ تو نے ایک ہار کے سلسلے میں لوگوں کو روک رکھا ہے لیکن مجھ کو موت تھی رسول اللہ ﷺ کے قرار پکڑنے کی وجہ سے (مطلب یہ ہے کہ چونکہ آنحضور ﷺ میری ران پر آرام فرمارہے تھے اس لئے میں مثل مردہ بے حس وحرکت تھی ذرا بھی اپنے جسم کو حرکت نہیں دی) حالانکہ اس گھونسہ نے مجھ کو تکلیف پہونچائی۔

نحوه ای نحو الحدیث السابق – لکزو وکز واحدٌ: یعنی دونوں کے معنی ایک ہیں۔

تشریح | بعض نسخہ میں یہ اضافہ ہے قال ابو عبد اللّٰہ لکزو وکز واحدٌ بہرحال یہ ابوعبیدہ کی تفسیر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص: ۱۰۱۲، مر الحدیث ص: ۶۶۳۔

فائدہ: تیمم کی مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص: ۱۹۷۔

﴿۳۶۲۱ بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ﴾

اس شخص کا بیان جس نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو (زنا کرتے) دیکھا اور اسکو قتل کر دیا

(مقصد یہ ہے کہ قاتل کا کیا حکم ہے؟) تو چونکہ اس میں ائمہ کا اختلاف تھا اس لئے امام بخاریؒ نے کوئی حکم نہیں بیان کیا ہے۔ جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ اس پر قصاص ہے قال العینیؒ قد اختلف فیه فقال الجمهور علیه القود (عمده) "وقال احمد واسحاق ان اقام بینة الخ" امام احمد اور اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر قاتل بینہ قائم کردے کہ اس مرد کو زنا کرتے پکڑا تو اس کا خون معاف ہے، امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ عند اللہ اس کا قتل کرنا جائز ہوگا اگر زانی شادی شدہ ہو لیکن ظاہر حکم میں اس پر قصاص ہوگا (عمدہ، فتح)

۶۴۰۵﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ

مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَغْيَرُ مِنِّي.

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہؓ نے فرمایا اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد (غیر محرم) کو دیکھ لوں تو سیدھی تلوار سے اسے مار ڈالوں پھر یہ بات نبی اکرم ﷺ تک پہونچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لوگ سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو البتہ میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الذى يفهم من كلام سعد بن عبادة رضى الله عنه ان هذا الامر لو وقع له لقتل الرجل ولهذا لما بلغ النبى صلى الله عليه وسلم لم ينهه عن ذلك حتى قال الداودى قوله صلى الله عليه وسلم اتعجبون من غيرة سعد يدل على انه حمد ذلك واجاز له فيما بينه وبين الله (عمده) (یعنی حدیث کی مطابقت حضرت سعدؓ کے کلام کا مفہوم ہے کہ اگر میں ایسا دیکھ لوں تو قتل کر دوں)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۲، والحديث ياتى ص:۱۱۰۳۔

تشریح حدیث الباب سے معلوم ہوا کہ گردن مارنا غیرت سے متعلق ہے مگر قانون قانون ہے قاتل پر قصاص آوے گا اس لئے حدیث میں صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ غیرت مند ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے حدود کے اندر گواہوں کو لازم قرار دیا اور حدود الٰہی سے تجاوز جائز نہیں خواہ عقل وغیرت جتنا ہی تقاضا کرے۔

۳۶۲۲ ﴿بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ﴾

تعریض کے سلسلے میں جواحادیث وارد ہیں

تشریح تعریض ذو وجہین کلام کو کہتے ہیں کہ متکلم ایسے ذو وجہین کلام بول کر باطن کا ارادہ کرتا ہے اور کلام کا جو ظاہر ہے وہ متکلم کا مقصود ومراد نہیں ہے، یعنی متکلم کے کلام کے دو مفہوم ہیں سننے والا اس سے ایک مفہوم سمجھا اور بولنے والے کی نیت دوسرے مفہوم کی ہے اور اسی کو توریہ کہتے ہیں تعریض تصریح کی ضد ہے۔

۶۴۰۶ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنَّى كَانَ ذٰلِكَ قَالَ أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ قَالَ فَلَعَلَّ ابْنَكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک اعرابی (ضمضم بن قتادہ) آیا اور کہا یا رسول اللہ میری بیوی نے ایک لڑکا جنا ہے جو بالکل سیاہ (کالا) ہے (مقصد یہ تھا کہ ہم دونوں میاں بیوی گورے ہیں اور یہی تعریض ہے کہ زنا کا شبہ ہے مگر تصریح نہیں کر سکتے ہیں چونکہ تحقیق نہیں ہے)

آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں آنحضور ﷺ نے پوچھا ان کے رنگ کیسے ہیں؟ اس نے کہا سرخ، آنحضور ﷺ نے پوچھا کیا ان میں کوئی چتکبرا (یعنی سیاہ اور سفید مخلوط رنگ والا) بھی ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ کہاں سے آیا؟ انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ اس کو کسی اصل نے کھینچا ہے (نسل کی کسی رگ نے اس کو کھینچ لیا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا شاید کہ تیرے بیٹے کو بھی کسی (پرانے رشتہ دار کی رگ) نے کھینچ لیا ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "غلاما اسود" ومعناه انا ابيض وهو اسود فهو ليس مني وامه زانية.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۲، ومر الحديث ص:۷۹۹، ویاتی ص:۱۰۸۸۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۲۷۱۔

۳۶۲۳ ﴿بَابٌ كَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ﴾

اس بات کا بیان کہ تعزیر (سزا) اور ادب کتنا ہے؟

تشریح | تعزیر مصدر از تفعیل ہے ماخوذ ہے عزر سے جسکے معنی ہیں منع کرنا، جھڑکنا، ادب دینا، امام بخاریؒ نے لفظ کم سے اشارہ کیا ہے اختلاف اقوال کی طرف کہ تعزیر میں کتنے کوڑے لگائے جا سکتے ہیں فقہاء اسلام کے اقوال مختلف ہیں:

۱۔ دس کوڑے سے زیادہ نہیں ہوگا وھو قول احمدؒ واسحاقؒ.

۲۔ ادنیٰ الحدود سے کم ہونا چاہئے، وھو قول الشافعیؒ اب ادنیٰ الحدود سے مراد اگر آزاد کی حد مراد ہو تو چالیس کوڑے سے کم یعنی انتالیس تک اور اگر غلام کی حد مراد لی جائے تو بیس کوڑے سے کم یعنی انیس کوڑے تک بہر حال عند الجمہور دس کوڑے سے زائد جائز ہے وقال مالك والشافعي وصاحبا ابي حنيفة تجوز الزيادة على العشرة (قس)

۳۔ امام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ تعزیر کو حدود پر قیاس کرنا ہی غلط ہے کہ اس کی حد مقرر کی جائے تعزیر کا مدار امام وقت کی رائے پر ہے کہ وہ جرم اور مجرم کے اعتبار سے تعزیر کی حد طے کرے گا (عمدہ)

درمختار میں بھی یہی ہے والتعزير ليس فيه تقدير بل هو مفوض الى راى القاضي لان المقصود منه الزجر واحوال الناس فيه مختلفة.

مزید تفصیلات کے لئے کتب فقہ دیکھئے۔

والادب: ترجمۃ الباب میں ادب بمعنی تادیب ہے اور ادب تعزیر سے عام ہے کیونکہ ادب کا اطلاق اس سزا پر بھی ہوتا ہے جو والدین اپنی اولاد اور استاد اپنے شاگرد کو تنبیہ کرتے ہیں اس صورت میں ترجمۃ الباب میں عام کا عطف خاص پر ہے کیونکہ تعزیر گناہوں پر ہوتی ہے۔

اور اگر یہاں تعزیر بھی بمعنی تادیب ہو تو عطف تفسیری ہے۔ واللہ اعلم

۶۴۰۷﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی سزا میں دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائیں (کسی مجرم کو)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه بين قوله في الترجمة كم لتعزير.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۲، ویاتی ص:۱۰۱۲، والحديث اخرجه مسلم في الحدود وكذا ابو داود والترمذي والنسائي وابن ماجه.

تشریح | حد اور تعزیر میں فرق یہ ہے کہ جو سزا کسی جرم کی شارع کی جانب سے متعین ہے مثلاً چوری میں ہاتھ کاٹنا، زنا میں رجم یا سو کوڑے یہ حد کہلاتے ہیں اور جو سزا حاکم و امیر کی رائے پر موقوف ہے شرعاً مقرر نہیں ہے وہ تعزیر کہلاتا ہے۔

ابو بردہ کا نام ہانی بن نیار رضی اللہ عنہ بکسر النون ہے۔

۶۴۰۸﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | عبد الرحمٰن بن جابر نے حدیث بیان کی اس صحابی کے واسطہ سے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے حدود میں سے کسی حد کے سوا دس کوڑے سے زیادہ کی سزا نہیں ہے یعنی کسی کو نہ مارا جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة، وهو طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۲۔

تشریح | "قوله عمن سمع النبي صلى الله عليه وسلم" مبہم ہے لیکن چونکہ صحابی ہیں والصحابة كلهم عدول

تسلیم شدہ قانون ہے ہوسکتا ہے کہ یہ صحابی ابو بردہ ﷺ ہوں۔

۶۴۰۹﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | بکیر بن عبداللہ اشج نے بیان کیا کہ میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عبدالرحمٰن بن جابر آئے اور سلیمان بن یسار سے حدیث بیان کی پھر سلیمان بن یسار نے ہماری طرف توجہ کی اور فرمایا کہ مجھ سے عبدالرحمٰن بن جابر نے حدیث بیان کی ہے کہ ان سے ان کے والد (حضرت جابر بن عبداللہ انصاری ﷺ) نے حدیث بیان کی انہوں نے حضرت ابو بردہ انصاری ﷺ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ حدود اللہ میں سے کسی حد کے سوا کسی سزا میں دس کوڑے سے زیادہ نہ مارو۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق ثالث فى الحديث المذكور.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۱۲،۱۰۱۲۔

تشریح | ان روایات کے مفہوم ومصداق کی تعیین میں اقوال مختلف ہیں کیونکہ قرآن حکیم میں حدود کا مفہوم مطلقاً معاصی بھی آیا ہے وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (البقرہ:۲۲۹) تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فلا تَقْرَبُوها (سورۃ البقرہ:۱۸۷) وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا (سورۃ النساء:۱۴)

اسلئے مذکورہ روایات کو اگر تادیب پر محمول کرلیا جائے تو کوئی اشکال باقی نہیں رہتا ہے اور نہ حدیث کو منسوخ ماننے کی ضرورت ہوگی اور حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ باپ اپنے بیٹے کو اور استاد اپنے شاگرد کو تادیبا دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے۔

۲۔ اگر حاکم کی تعزیر مراد ہو تو اولیٰ اور انسب پر محمول ہوگا یعنی انسب یہ ہے کہ تعزیر میں دس کوڑے سے تجاوز نہ کیا جائے لیکن وجوبی حکم نہیں ہوگا حاکم اگر مجرم اور جرم کے لحاظ سے دس کوڑے سے زائد سزا دے تو جائز ہوگا کیونکہ صحابہ سے لے کر تمام ائمہ متبوعین تعزیر کے اندر دس کوڑے سے زائد کے جواز پر متفق ہیں۔

صاحب تیسیر القاری فرماتے ہیں کہ دس کوڑے کی روایت منسوخ ہے۔

۶۴۱۰﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُوَاصِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُو عَنْ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوْا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ حِينَ أَبَوْا تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے کسی شخص (یعنی صحابی) نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ خود تو وصال کرتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون مجھ جیسا ہے (میرے برابر ہے) میں تو رات گذارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے پھر جب صحابہ کرام صوم وصال سے باز نہیں آئے تو آنحضور ﷺ نے ان کے ساتھ وصال کیا ایک دن پھر ایک دن (یعنی مسلسل دو دن روزے رکھے رات کو بھی کچھ نہیں کھایا پیا) پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا (یعنی عید کا چاند دیکھ لیا) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اگر چاند مؤخر ہوتا (یعنی عید کا چاند نہ نکلتا) تو میں تمہارے صوم وصال کو بڑھا دیتا مانند اس شخص کے جو ان کی تعزیر کرنے والا ہے (یعنی آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد ان لوگوں کی سزا کے لئے بطور تنبیہ تھا) جب کہ ان لوگوں نے نہیں مانا۔

''تابعه شعيب الخ'' عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ اور یحییٰ بن سعید انصاری اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کی۔

''وقال عبد الرحمٰن'' اور عبدالرحمٰن بن خالد نے اس کو ابن شہاب سے روایت کی انہوں نے سعید بن میتب سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "كالمُنكِّل بهم" اى كالمحذر المريد لعقوبتهم ويستفاد منهم جواز التعزير بالتجويع ونحوه من الامور المعنوية.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۱۲، تا ص:۱۰۱۳، مر الحديث ص:۲۶۳، ۲۶۴۔

تشریح اس حدیث سے صاف معلوم ہوگیا کہ تعزیر امام وقت کی رائے پر موقوف ہے اس لئے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر عید کا چاند نہ نکلتا تو میں صوم وصال اور بڑھا دیتا یہاں تک کہ تم عاجز ہو جاتے اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور تعزیر وسزا کے فرمایا۔

مزید کے لئے نصر الباری جلد پنجم ص:۵۲۶ کا مطالعہ کیجئے بالخصوص ''صوم وصال'' پڑھئے۔

۶۴۱۱ ﴿حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتّٰى يُؤْوُوهُ إِلٰى رِحَالِهِمْ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں یہ لوگ مارے جاتے تھے (یعنی بطور تعزیر سزادیئے جاتے تھے) جب کہ غلہ اندازے سے خرید کر اسی جگہ بیچ دیتے یہاں تک کہ اپنے ٹھکانے پر اس غلہ کو منتقل کرلیں (یعنی خریدنے کے بعد اپنی منزل پر منتقل کرلینے پر سزا نہیں دی جاتی)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "انهم كانوا يضربون" الخ.

یعنی چونکہ بیع قبل القبض جائز نہیں ہے اس لئے شرعی حکم کے خلاف کرنے پر امام کو تعزیر و سزا کا حق ہے اور کانوا یضربون بطور تعزیر تھا اس لئے ترجمۃ الباب سے مناسبت ہوگئی۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۳، ومر الحديث في البيوع ص:۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۹۔

تشریح | مسئلہ کی وضاحت و تفصیل کے لئے نصر الباری کتاب البیوع جلد ششم ص:۱۷ کا مطالعہ کیجئے، نیز جلد ششم ص:۷۸ ضرور دیکھ لیجئے۔

۶۴۱۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى يُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کسی ایسی چیز میں بدلہ نہیں لیا جو آپ ﷺ کی طرف لائی جاتی (یعنی آپ ﷺ کو ذاتی معاملہ میں تکلیف دی جاتی تو آپ ﷺ نے بدلہ نہیں لیا) مگر ہاں جب اللہ کے حرام کردہ چیزوں کی پردہ دری کی جاتی تو آپ ﷺ اللہ کے لئے بدلہ لیتے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان النبي صلى الله عليه وسلم كان ينتقم لله اذا انتهك حرمة حد من حدود الله اما بالضرب واما بالحبس واما بشي آخر يكرهه وهذا داخل في باب التعزير والتاديب (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۳، ومر الحديث ص:۵۰۳، ۹۰۴، ۱۰۰۳۔

﴿بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ﴾ (۳۶۲۴)

جس نے بغیر بینہ (گواہی) کے کسی بے حیائی کے کام یا اس میں آلودگی اور تہمت کا اظہار کیا

(یعنی اس کا کیا حکم ہے؟)

تشریح | اظہار فاحشہ سے مراد یہ ہے کہ لاوے وہ چیز جو دلالت کرے فاحشہ پر عادتاً بغیر اس کے کہ ثابت ہو گواہوں سے یا

اقرار سے؟ ایسی صورت میں سزا دینا درست نہیں جب تک گواہوں سے یا اقرار سے جرم ثابت نہ ہو تو سزا دینا درست نہیں۔ لطخ اور تطخ کے معنی ہیں کسی برائی کے ساتھ عیب لگانا بہر حال بلا تحقیق وثبوت حد جاری کرنا درست نہیں۔

۶۴۱۳﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا قَالَ فَحَفِظْتُ ذَاكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَهُوَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ.﴾

ترجمہ | حضرت سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ میں موجود تھا دو لعان کرنے والوں (عویمر عجلانی اور ان کی بیوی) کے پاس اور میں اس وقت پندرہ سال کا تھا (لعان کے بعد) آنحضورؐ نے دونوں کے درمیان تفریق کردی پھر اس کے شوہر نے کہا اب اگر میں اس کو رکھوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں اس پر جھوٹ بولا ہوں، سفیان نے بیان کیا کہ میں نے زہری سے یاد رکھا ہے (محفوظ رکھا ہے) کہ اگر اس عورت نے ایسا ایسا (یعنی اس شکل وصورت کا) بچہ جنا تو وہ شوہر صادق ہے (یعنی اگر اس عورت کو سیاہ فام بچہ پیدا ہوا تو مرد یعنی شوہر سچا ہے) اور اگر اس عورت نے ایسا بچہ جنا (یعنی سرخ رنگ کا کوتاہ قد) گویا کہ وہ چھپکلی ہے تو وہ شوہر جھوٹا ہے اور میں نے زہری سے سنا کہتے تھے کہ اس عورت نے اس شکل کا بچہ جنا جو ناپسندیدہ تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة من حيث ان فيه اظهار الفاحشة واللطخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۳، مر الحديث ص:۶۹۵، ۷۹۹، ۸۰۰۔

تشریح | لعان کی مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۴۴۱۔

۶۴۱۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ.﴾

ترجمہ | قاسم بن محمد نے بیان کیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا تو عبداللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میں کسی عورت کو بلا گواہی رجم کرسکتا (تو اسے ضرور کرتا) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نہیں یہ وہ عورت تھی جو فسق وفجور علانیہ کرتی تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ "من قوله غير بينة".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۳، مر الحديث في كتاب الطلاق ص:۸۰۰، ياتي ص:۱۰۷۵ واخرجه مسلم في اللعان والنسائي في الطلاق.

فائدہ: مفصل روایت کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم ص:۲۷۶، تا ص:۲۷۷۔

۶۴۱۵﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدِلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ فَقَالَ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ.﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں لعان کا ذکر آیا تو حضرت عاصم بن عدی ؓ نے اس سلسلے میں ایک بات کہی (یعنی حضرت عاصم ؓ نے حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں ہی کہا کہ اگر اپنی بیوی پر کسی مرد کو دیکھیں گے تو تلوار سے اس کو مار دیں گے) پھر عاصم ؓ (یہ کہہ کر) واپس چلے گئے پھر عاصم کے پاس ان ہی کے قوم میں سے ایک صاحب (عویمر عجلانی) آئے اور شکایت کرنے لگے کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک مرد کو دیکھا ہے اس پر عاصم ؓ نے کہا میں اپنی اس بات کی وجہ سے آزمائش میں ڈالا گیا ہوں پھر عاصم ؓ ان کو (اس صاحب کو لے کر جس نے عاصم ؓ سے اپنی بیوی کے متعلق شکایت کی تھی یعنی عویمر کو) لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گئے اور آنحضور ﷺ کو اس کی اطلاع دی جس حال پر انہوں نے اپنی بیوی کو پایا تھا اور وہ شخص (عویمر ؓ) زرد رنگ کم گوشت والے (دبلے پتلے) سیدھے بال والے تھے اور وہ شخص جس پر عویمر نے دعویٰ کیا تھا کہ اس کو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا وہ گندم گوں پر گوشت پنڈلی والا اور بہت گوشت والا (موٹا) تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ اس معاملہ کو کھول دے چنانچہ اس عورت کو بچہ پیدا ہوا اسی مرد کے مشابہ جس کا ذکر اس کے شوہر نے کیا تھا کہ اس کو انہوں نے اپنی بیوی کے پاس پایا ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں (میاں بیوی) کے درمیان لعان کروا دیا پھر ایک شخص نے اسی مجلس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کیا یہ وہی عورت ہے جس کے حق میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو بلا گواہی رجم کر سکتا تو میں اس عورت کو سنگسار کر دیتا اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نہیں یہ تو وہ عورت تھی جو اسلام میں علانیہ زنا کرتی تھی (یعنی اس کی آوارگی مشہور ہو گئی تھی راویوں نے پردہ پوشی کے لئے نام ظاہر نہیں کیا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طریق آخر مطول فی حدیث ابن عباس رضی الله عنهما وهو ایضا مضی فی اللعان.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۱۳، مر الحدیث ص:۸۰۰،۸۰۱، یاتی ص:۱۰۷۵۔

۳۶۲۵

﴿بَابُ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ﴾

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُوْنَ إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ.

پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا

اور جو لوگ تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو پھر چار گواہ نہ لا سکیں تو انہیں اسی کوڑے مارو (حد قذف) اور کبھی ان کی کوئی گواہی قبول نہ کرو اور یہ لوگ فاسق ہیں البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں سو اللہ بڑا مغفرت والا بڑا رحم کرنے والا ہے، جو لوگ تہمت لگاتے ہیں پاک دامن غافل (بے خبر) ایمان والی عورتوں پر ان پر لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔

تشریح | پہلی آیت میں حد قذف اور دوسری میں لعنت و دردناک عذاب مذکور ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ تہمت و الزام کبیرہ گناہ ہے کیونکہ جس گناہ پر کوئی حد یا وعید منقول ہو وہ کبیرہ ہے۔

۶۴۱۶ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ.﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ سات کیا ہیں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق کسی کو قتل کرنا جس کو اللہ نے حرام کیا ہے اور سود کھانا، اور یتیم کا مال کھانا اور جنگ کے دن پیٹھ پھیرنا (یعنی کافروں سے جہاد میں بھاگنا) اور پاک دامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی آخر الحدیث.

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۱۰۱۳، مر الحدیث ص:۳۸۷ تا ص:۳۸۸، ۸۵۸۔

تشریح | یہاں سات کبائر کا ذکر ہے مگر مقصود حصر قطعاً نہیں ہے اس کے علاوہ بہت سے کبائر گناہ قرآن وحدیث سے ثابت ہیں مثلاً شراب پینا، چوری کرنا، جھوٹ، غیبت وغیرہ سب کبائر ہیں۔

باب ۳۶۲۶ قَذْفِ الْعَبِيدِ

غلاموں پر زنا کی تہمت لگانا

یہاں ترجمہ میں مصدر کی اضافت مفعول کی طرف ہے، جیسا کہ حدیث الباب سے ظاہر ہے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی نے غلام پر زنا کی تہمت لگائی تو کیا حکم ہے؟ اور اگر ترجمۃ الباب میں قذف کی اضافت فاعل کی طرف مانی جائے یعنی اگر غلام قاذف ہو تو آزاد سے نصف حد ہے۔

۲۔ ترجمہ یعنی عنوان میں اگر چہ عبید کا لفظ ہے مگر یہی حکم باندیوں کا بھی ہے مطلب یہ ہے کہ غلام اور لونڈی اس حکم میں برابر ہیں۔

۶۴۱۷ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ.

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو القاسمؐ سے سنا آپؐ فرمارہے تھے کہ جس شخص نے اپنے غلام پر تہمت لگائی درانحالیکہ وہ غلام اس بدکاری سے پاک ہو جو اس نے کہا تو قیامت کے روز اسے کوڑے لگائے جائیں گے مگر یہ کہ واقعہ سچ ہو (یعنی اگر واقعی غلام نے بدکاری کی تھی جو مولیٰ نے کہی تو مولیٰ قیامت کے کوڑے سے بچ جائے گا)۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من ان لفظ المملوك يطلق على العبد.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۱۳، واخرجه مسلم فى الايمان والنذور وابوداود فى الادب والترمذى فى البر والنسائى فى الرجم.

باب ۳۶۲۷ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ

کیا امام کسی شخص کو جو موجود نہ ہو حد جاری کرنے کے لئے حکم دے سکتا ہے؟

(یعنی امام کے پاس موجود نہ ہو) جواب محذوف ہے "اى له ذلك" اور حضرت عمرؓ نے ایسا کیا ہے۔

۶۴۱۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا فِي أَهْلِ هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَإِنِّي سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَسَلْهَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا.

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے ان دونوں نے فرمایا کہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کردیں اب اس کا فریق مخالف (مقابل) اٹھا اور یہ اس سے زیادہ سمجھ دار تھا اس نے کہا کہ انہوں نے سچ کہا ہمارے درمیان اللہ کی کتاب (اللہ کے حکم) کے مطابق فیصلہ کردیجئے اور یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو اجازت دیجئے گفتگو کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بولو (کہو) تو اس نے کہا کہ میرا بیٹا ان لوگوں کے یہاں نوکر تھا (مزدوری کرتا تھا) پھر اس نے اس کی بیوی سے زنا کرلی پھر میں نے اس کے فدیہ میں بکریاں اور ایک خادم دیا اور میں نے چند اہل علم سے پوچھا تو ان لوگوں نے مجھے بتایا کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال کا شہر بدر ہے اور اس کی بیوی پر سنگسار ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان کتاب اللہ ہی کے مطابق فیصلہ کروں گا سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملیں گے اور تمہارے لڑکے پر سو کوڑے اور ایک سال شہر بدر کی سزا ہوگی اور اے انیس اس کی عورت کے پاس صبح کو جاؤ اور اس سے پوچھو اگر وہ زنا کا اقرار کرلے تو اسے سنگسار کردو چنانچہ اس عورت نے اقرار کرلیا اور انیسؓ نے اس کو سنگسار کیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "يا انيس اغد على امرأة هٰذا الى آخره".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۳ تا ص:۱۰۱۴، ومر الحديث ص:۳۱۱، ۳۶۱، ۳۷۱، ۳۷۶، ۹۸۱، ۱۰۰۸، ۱۰۱۰، ۱۰۱۰ تا ۱۰۱۱، ياتى ص:۱۰۶۷ تا ص:۱۰۶۸، ۱۰۷۸، ۱۰۸۱۔

☆ ☆ ☆

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

﴿كِتَابُ الدِّيَاتِ﴾

احکام دیت یعنی دیتوں کے احکام کا بیان

تحقیق وتشریح| دِیَات: بتخفیف التحتیه دِیة کی جمع ہے جیسے عدة کی جمع عدات اوراصل وَدیٰ یدِی وَدْیا ہےاور وَدْی بفتح الواو وسکون الدال مصدر ہے واؤ کوحذف کر کے عوض میں ہا بڑھادیا دیة ہوگیااس کاامر دِ ہے بروزن قِ یعنی بالکسر اوروقف کے وقت دِہ کہاجائے گا یعنی بکسر الدال والھاء۔دِیة اس مال کو کہتے ہیں جو جان یازخم کے بدلے میں دیا جاتا ہے یعنی خون بہا۔

امام بخاریؒ اس ترجمہ کے تحت قصاص کے متعلق روایات کولائے ہیں اس لئے کہ جس چیز میں قصاص واجب ہے اس میں مال پر عفو جائز ہے اور یہی مال دیت ہے، مطلب یہ ہے کہ اولیاء مقتول یا اولیاء مجروح قصاص چھوڑ کر مال دیت پر راضی ہو جائیں۔

اس سے معلوم ہوگیا کہ امام بخاریؒ کا ترجمہ عام ہے اور قصاص ودیات سب کو شامل ہے، بخلاف ان حضرات کہ جنہوں نے ترجمۃ الباب ”کتاب القصاص“ لایا ہے ان حضرات نے قصاص کے ماتحت دِیات کو داخل کیا ہے کہ قتل عمد میں اصل قصاص ہے۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ ۳۶۲۸

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان:

اور جو کوئی کسی مومن کو قصداً قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے (سورہ نساء، آیت ۹۳)

تشریح| اس آیت میں قتل مومن پر سخت ترین وعید ہے تشریح اور اشکال وجواب کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم ص:۱۵۹۔

۶۴۱۹﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ

تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا. ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (یعنی خود عبداللہ بن مسعودؓ) نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون گناہ سب سے بڑا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک ٹھہراؤ حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا ہے، پوچھا پھر کون؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے لڑکے کو اس خطرہ کے پیش نظر قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا پوچھا پھر کون؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی اور وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے ہیں اور نہ قتل کرتے ہیں کسی ایسے جان کی جس کو اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ پڑے گا گناہ میں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة للآية المذكورة في قوله "ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۴، ومر في التفسير ص:۶۴۳، ۸۷۸، ۱۰۰۶، ياتي ص:۱۱۲۲، اخرجه مسلم وابو داود وغيره.

۶۴۲۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا. ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن اپنے دین کے بارے میں اس وقت تک وسعت میں رہے گا جب تک وہ کسی حرام خون کا ارتکاب نہ کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا مطابق للحديث السابق المطابق للآية المذكورة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۴، والحديث من افراده.

تشریح | فسحة: بضم الفاء وسكون السين وفتح الحاء المهملتين اى سعة.

مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے لیکن جب ناحق خون کا مرتکب ہو جاتا ہے تو توبہ کے ذریعہ مغفرت کے اندر تنگی ہو جاتی ہے مغفرت کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم

۶۴۲۱ ﴿حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَيْرِ حِلِّهِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ان پیچیدہ امور میں سے (تباہ کن امور میں سے) جن سے نکلنے کا اس شخص کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے جو اس میں اپنے آپ کو ڈال لے بلا حق کے حرام خون بہانا ہے (ناحق خون کرنا ہے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے)

مطابقۃ للترجمۃ هذا حديث ابن عمر ايضا لكنه موقوف عليه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۴۔

۶۴۲۲ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ.

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے پہلے (قیامت کے روز) جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا وہ خونوں کا ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للآية المذكورة من حيث كون الوعيد الشديد فيها يكون اول الخ (عمده)

یعنی آیت مذکورہ سے مناسبت ظاہر ہے کہ ناحق قتل نفس میں سخت وعید ہے کہ قیامت کے روز اولین مواخذہ ہے۔

سوال: ایک حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے نماز کے متعلق پرسش ہوگی؟ جواب حقوق العباد یعنی معاملات میں سب سے پہلے خون کی پرسش ہوگی اور حقوق اللہ یعنی عبادات میں نماز کے متعلق فلا اشکال۔

۶۴۲۳ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ وَقَالَ أَسْلَمْتُ لِلَّهِ آقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْتُلْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا آقْتُلُهُ قَالَ لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ وَقَالَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلْتَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ.

ترجمہ | حضرت مقداد بن عمرو الکندی رضی اللہ عنہ جو بنی زہرہ کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک تھے آپ (مقداد رضی اللہ عنہ) نے کہا یا رسول اللہ میں ایک کافر سے ملا اور ہم ایک دوسرے سے لڑنے لگے (یعنی جنگ کے دوران ہم ایک دوسرے کے قتل کی کوشش کرنے لگے) پھر اس (کافر) نے میرے ہاتھ پر تلوار ماری اور اس ہاتھ کو کاٹ دیا پھر (مجھ سے بچنے کے لئے) اس نے ایک درخت کی پناہ لی اور کہا میں نے اللہ کے لئے اسلام قبول کیا تو کیا میں اس کلمہ کے کہنے کے بعد اسے قتل کرسکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب اس کو مت قتل کرو مقداد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے تو میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالا ہے؟ پھر اس نے اس ہاتھ کو کاٹنے کے بعد یہ کلمہ کہا تو کیا میں اسے قتل کروں؟ آپ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا اس کو مت قتل کرو اس لئے کہ اگر تو نے اسے قتل کردیا تو وہ تیرے اس مرتبہ میں ہوجائے گا جو اس کو قتل کرنے سے پہلے تیرا مرتبہ تھا اور تو اس کے اس مرتبہ میں ہوگا جو اس کا مرتبہ کلمہ ایمانی کہنے سے پہلے تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للآية المذكورة من حيث ان فيه نهيا عظيما عن قتل النفس التى اسلمت لله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۴، ومر الحديث فى المغازى ص:۵۷۲، اخرجه مسلم فى الايمان وابو داود فى الجهاد والنسائى فى السير.

تشریح وتوضیح | فإنه بمنزلتك الخ: مطلب یہ ہے کہ کافر قبل الاسلام مباح الدم ہے لیکن جب مسلمان ہوگیا تو اس کا خون حرام ہوگیا اب اگر کسی مسلمان نے اس کو قتل کیا تو قصاص میں اس قاتل مسلمان کا خون مباح الدم ہے حق قصاص کی وجہ سے یعنی قاتل کافر نہیں ہوا بلکہ حق قصاص میں مباح الدم ہے اس لئے خوارج کا استدلال غلط اور مہمل ہے کہ اس حدیث سے مرتکب کبیرہ کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے تشبیہ کے اندر وجہ شبہ پر غور کرنا چاہئے۔

۲۔ تشبیہ فقط مجرم و گناہ گار ہونے میں فرمایا گیا کہ اس کو قتل کرنے پر تم بھی اس کے درجہ میں مجرم ہو۔

۳۔ تشبیہ مغفرت کے اندر ہے کہ کلمہ اسلام کی وجہ سے اس کی مغفرت ہوگئی جیسے جنگ بدر کی شرکت کی وجہ تمہاری مغفرت ہوگئی۔

۴۔ یہ ارشاد حضور ﷺ کا تغلیظ پر محمول ہے کیونکہ اگر کوئی مسلمان کافر کو ایسے مواقع میں اس تاویل سے مار ڈالے کہ صرف جان بچانے اور دھوکہ دینے کے لئے مسلمان ہوا ہے تو قتل پر مسلمان مباح الدم نہ ہوگا۔

اصل مقصد آنحضور ﷺ کا اسلام کے بعد قتل سے منع فرمانا ہے البتہ مومن مومن کا قتل حلال و جائز سمجھ کر کرے گا تو بلاشبہ اسلام سے خارج ہوجائے گا۔

''وقال حبيب بن ابى عمرة الخ'' یہ تعلیقات بخاری میں سے ہے۔

حبیب بن عمرہ نے سعید بن جبیر سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا کہ حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب ایک مومن کافروں کے ساتھ ہو اور ڈر کے مارے اپنا ایمان چھپاتا ہو پھر اس نے اپنا ایمان ظاہر کیا اور مقداد اس کو مار ڈالے (تو یہ کیونکر درست ہوگا؟) خود تو بھی اسی طرح پہلے مکہ میں اپنا ایمان چھپاتا تھا۔

﴿بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ أَحْيَاهَا﴾ ۳۶۲۹

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ومن أحيَاهَا جس نے کسی جان کو زندہ رکھا (یعنی ہلاکت سے بچالیا)

پوری آیت اس طرح ہے "مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا (المائدہ ۳۲)

جس نے کسی کو بغیر عوض (قصاص) قتل کیا یا بغیر فساد فی الارض کے (رہزنی کے بغیر) قتل کیا تو گویا اس نے سب لوگوں کو مار ڈالا اور جس نے ایک جان کو بچالیا تو گویا اس نے سارے آدمیوں کو بچالیا۔

"قال ابن عباس" حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس نے حرام کیا قتل نفس کو سوائے حق شرعی (قصاص) کے تو اس نے تمام لوگوں کو زندہ رکھا۔

۶۴۲۴ ﴿حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو جان بھی قتل کی جائے گی اس کے (گناہ کا) ایک حصہ آدم حصہ کے پہلے بیٹے (قابیل) پر پڑتا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث لصدر الآية التي فيها ومن احياها ظاهرة لان المراد من ذكر ومن احياها صدرها وهو قوله من قتل نفسا الاية.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۴، مر الحديث ص:۴۶۹، ياتي ص:۱۰۸۸۔

۶۴۲۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تم لوگ کافر نہ بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للآية المذكورة تتأتى على قول من فسر قوله "كفارًا" بحرمة الدماء فان فيه ثمانية اقوال منها هذا (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:١٠١٤ مر الحديث في المغازي ص:٦٣٢۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص ٤٨١۔

٦٤٢٦﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوِدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کرو (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) تم لوگ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگے۔

تشریح استنصت الناس: لوگوں کو خاموش کرو کا مقصد یہ ہے کہ آنحضور ﷺ کا خطبہ پوری توجہ سے سن سکیں۔

"رواه ابو بكرة الخ" اس حدیث کو حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے (یہ روایتیں کتاب الحج میں گذر چکی ہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للآية المذكورة مثل مطابقة الحديث السابق والحديثان سواء غير ان الذى سبق عن عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ وهذا عن جرير بن عبدالله رضی اللہ عنہ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:١٠١٤ تا ١٠١٥۔

٦٤٢٧﴿ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ وَقَالَ مُعَاذٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ.﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کبائر یہ ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، یا فرمایا یمین غموس (جھوٹی قسم کھانا) شعبہ راوی نے شک کیا ہے، اور

معاذ نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہ کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور جھوٹی قسم کھانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا یا کہا کسی جان کا قتل کرنا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للآية المذكورة في قوله "وقتل النفس".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۵، مر الحديث ص:۹۸۷، ياتي ص:۱۰۲۲۔

۶۴۲۸ ﴿حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ.﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکبر کبائر (سب سے بڑے گناہ) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جان کا قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹ بولنا یا فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للآية المذكورة في قوله "وقتل النفس".

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۵، مر الحديث ص:۳۶۲، ۸۸۴، ياتي ص:۱۰۱۵۔

۶۴۲۹ ﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا قَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو قبیلہ جہینہ کی ایک شاخ قبیلہ حُرقہ کی طرف (ایک مہم پر) بھیجا اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے علی الصباح ان لوگوں پر حملہ کر دیا اور ہم نے ان کو شکست دی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور میں اور ایک انصاری صحابی ان میں سے ایک شخص (مرداس بن عمرو یعنی ایک جہینی) کو پایا اسامہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب ہم نے ان (مرداس جہینی) کو گھیر لیا تو اس نے کہا "لا الٰہ الا اللہ" اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان

ہے کہ انصاری شخص تو اس سے باز رہا (یعنی کلمہ ایمانی سن کر قتل سے رک گیا) اور میں نے اس کو اپنا نیزہ مار دیا یہاں تک کہ میں نے اس کو قتل کر دیا اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم (مدینہ) واپس آئے تو یہ خبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اسامہ کیا تو نے کلمہ لا إله الا الله کا اقرار کرنے کے بعد اس کو قتل کر دیا، اسامہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے صرف بچنے کے لئے کلمہ کا اقرار کیا تھا (یعنی کلمہ کا اقرار ایمان کے قصد وارادہ سے نہیں تھا بلکہ صرف جان بچانے کے لئے یا ہتھیار کے خوف سے کلمہ پڑھا تھا) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ فرمایا کیا تو نے کلمہ لا إله الا الله کا اقرار کرنے کے بعد اس کو قتل کر دیا اسامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس جملہ کو بار بار دھراتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمنا وآرزو کر لی کہ آج سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا (یعنی آج مسلمان ہوا ہوتا)۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للآية المذكورة توخذ من معنى قوله اقتلته بعد ان قال لا اله الا الله بالتكرر وفيه عظم قتل النفس المومنة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۱۵، ومر الحديث ص:۶۱۲، اخرجه مسلم في الايمان اول ص:۶۸۔

تشریح | ایک روایت میں ہے کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا؟ مطلب یہ ہے کہ تم کو تو صرف ظواہر پر عمل کرنے کا مکلف بنایا گیا ہے کیونکہ دل کی حالت انسان کی طاقت سے باہر ہے اس لئے تم کو صرف ظاہر پر عمل کرنا چاہئے تھا۔ مزید تشریح کے لئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۳۲۸ کا مطالعہ ضرور کیجئے۔

۶۴۳۰ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَإِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ.﴾

ترجمہ | حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں ان نقیبوں میں سے تھا جنہوں نے (لیلۃ العقبہ کے موقعہ پر منیٰ میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ہم لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور ہم چوری نہیں کریں گے اور ہم زنا نہیں کریں گے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کریں گے جس کو اللہ نے حرام کیا ہے اور لوٹ مار نہیں کریں گے اور نافرمانی نہیں کریں گے ہم نے بیعت کی بعوض جنت کے اگر ہم نے اس پر عمل کیا پس اگر ہم ان چیزوں سے کسی کو ڈھانکیں (یعنی ارتکاب کریں) تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے ان شاء عاقب وان شاء عفا عنه.

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للآية المذكورة في قوله ولا نقتل النفس التي حرم الله.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۱۵، مر الحدیث ص:۷، ۵۵۰، ۵۷۰، ۷۲۷، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴ یاتی ص:۱۰۷۱، ۱۱۱۲ تا ص ۱۱۱۳۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۲۴۳۔

۶۴۳۱ ﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا (یعنی مسلمانوں پر) وہ ہم میں سے نہیں ہے، روایت کیا ہے اس کو ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للآية توخذ من معنى الحديث لان المراد من حمل السلاح عليهم قتالهم قال الكرمانى من قاتلنا من جهة الدين او من استباح ذلك.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۱۵، یاتی ص:۱۰۴۷۔

۶۴۳۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ أَنْصُرُ هٰذَا الرَّجُلَ قَالَ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلٰى قَتْلِ صَاحِبِهِ.﴾

ترجمہ | احنف بن قیسؒ نے بیان کیا کہ میں ان صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لئے چل پڑا کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا میں ان صاحب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی مدد کے لئے جارہا ہوں ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہا واپس لوٹ جاؤ اس لئے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آنحضور ﷺ فرمارہے تھے جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر آپس میں بھڑ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہیں میں نے یعنی (ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے) عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قاتل ہے (یعنی اس کا دوزخی ہونا تو سمجھ میں آتا ہے) مگر مقتول کا کیا قصور ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ بھی اپنے ساتھی (مسلمان بھائی) کے قتل کا خواہشمند تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للآية المذكورة ظاهرة.

تعددموضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۱۵ مر الحدیث فی الایمان ص:۹، یاتی ص:۱۰۴۸ تا ۱۰۴۹۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اول ص:۲۷۹ تا ص:۲۸۰۔

باب ۳۶۳۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى...

...الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيْمٌ.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے باب میں قصاص فرض کردیا گیا ہے

آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت ہاں جس کسی کو اس کے فریق مقابل کی طرف سے کچھ معافی حاصل ہو جائے سو مطالبہ معقول اور نرم طریق پر کرنا چاہئے اور مطالبہ کو اس (فریق) کے پاس خوبی سے پہونچا دینا چاہئے یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور مہربانی ہے سو جو کوئی اس کے بعد بھی زیادتی کرے گا اس کے لئے (آخرت میں) عذاب دردناک ہے۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۷۸)

تشریح کتب تفسیر کا مطالعہ کیا جائے۔

امام بخاریؒ نے اس باب میں صرف آیت قرآنی پر اکتفا فرمایا ہے کوئی حدیث بیان نہیں کی علامہ قسطلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ولم یذکر المؤلف حدیثا فی ھذا الباب (قس)

باب ۳۶۳۱ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتّٰى يُقِرَّ وَالْإِقْرَارِ فِي الْحُدُوْدِ

قاتل سے حاکم وقت کا پوچھ تاچھ کرنا یہاں تک کہ وہ اقرار کرلے اور حدود میں اقرار کا بیان

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی پر قتل کا الزام ہو اور مدعی کے پاس بینہ نہ ہو تو بھی حاکم قاتل سے تحقیق وتفتیش کرے گا۔

۶۴۳۳ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيْلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا أَفُلَانٌ أَوْ فُلَانٌ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُوْدِيُّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى أَقَرَّ بِهِ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ.

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا پھر اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ کام کس نے کیا؟ کیا فلاں نے؟ فلاں نے؟ یہاں تک کہ نام لیا گیا یہودی کا (تو لڑکی نے اشارہ سے ہاں کہا) پھر اس یہودی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو اس سے پوچھ کچھ مسلسل ہوتی رہی یہاں تک کہ اس نے اقرار کرلیا چنانچہ اس کا سر بھی پتھروں سے کچلا گیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فلم يزل به حتى اقر".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۵ تا ص:۱۰۱۶، مر الحديث ص:۳۲۵،۳۸۲، ياتی ص:۱۰۱۶،۱۰۱۷۔

۳۶۳۲ ﴿بَابٌ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا﴾

اگر پتھر سے یا لاٹھی سے کسی کی جان لی (تو کیا حکم ہے؟)

تشریح امام بخاریؒ نے اپنی عادت مبارکہ کی بنا پر کوئی حکم نہیں بیان کیا جس سے امام کا مقصد اختلاف ائمہ کی طرف اشارہ ہے۔

فقہاء اسلام وائمہ کرام کا اختلاف ہے کہ قصاص غیر تلوار سے لینا جائز ہے یا نہیں؟

۱۔ ائمہ ثلاثہ فرماتے ہیں کہ قصاص بالمثل درست ہے اگر قاتل نے لاٹھی سے مار مار کر قتل کیا تو لاٹھی سے قصاص درست ہے یا پتھر سے مار کر قتل کیا غرض کہ قصاص بالمثل درست ہے۔

۲۔ امام اعظمؒ امام حسن بصریؒ، ابراہیم نخعیؒ اور صاحبینؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ قاتل نے جس طرح بھی مقتول کو قتل کیا ہو قصاص صرف تلوار ہی سے لیا جائے گا، امام اعظمؒ وغیرہ کا استدلال طحاوی کی حدیث سے ہے قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا قود الا بالسيف. ۲۔ عمدۃ القاری میں متعدد صحابہ سے منقول ہے مثلاً عن ابی سعید الخدریؓ عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال القود بالسيف (مطالعہ کیجئے عمدۃ القاری) اور یہ پتھر والی حدیث منسوخ ہے۔ واللہ اعلم

۶۴۳۴ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ فَجِيْءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ فُلَانٌ قَتَلَكِ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ رَسُولُ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ.

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک لڑکی مدینہ میں چاندی کے زیور پہنے باہر نکلی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر ایک یہودی نے اس لڑکی کو پتھر سے مارا بیان کیا کہ اس لڑکی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا درانحالیکہ اس لڑکی میں کچھ جان باقی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی سے فرمایا کیا فلاں نے تجھ کو قتل کیا؟ تو لڑکی نے اپنا سر اٹھایا (یعنی نہیں) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ پوچھا اور فرمایا کیا فلاں نے تجھ کو مارا ہے تو اس نے سر اٹھایا کہ نہیں پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ اس سے پوچھا کیا فلاں نے تجھ کو مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے اپنے سر کو جھکا دیا (یعنی ہاں) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اس کو دو پتھروں کے درمیان مار ڈالا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فرماها يهودي بحجر".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۶، مر الحديث ص:۳۲۵، ۳۸۳، ۷۹۸، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷۔

۳۶۳۴ باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ...

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظّٰلِمُونَ ﴿۴۵﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ الآيه

پوری آیت یہ ہے: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ الاية (المائدہ:۴۵)

"علیھم": ضمیر یہود کی طرف ہے اور "فیھا" میں ضمیر توریت کی طرف، معنی ہوئے ہم نے توریت میں یہود پر عرض کر دیا تھا کہ جان کے عوض جان (قتل کی جائیگی) اور آنکھ کے بدلے آنکھ پھوڑی جائے گی الخ۔

یہ حکم اگرچہ یہود کیلئے تھا مگر اس قاعدہ کے بموجب کہ اگلی شریعتوں کے احکام جب اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائیں اور اس کے نسخ کو ظاہر نہ فرمائیں تو وہی ہمارے لئے بھی احکام ہوں گے۔

ترجمہ آیت: جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا آنکھ اور ناک کا ناک اور کان کا کان اور دانت کا دانت اور زخموں میں قصاص ہے سو جو کوئی اسے معاف کر دے (دیت کا مال لینے کیلئے یا رضائے الٰہی کیلئے) تو وہ اس کی طرف سے کفارہ ہو جائے گا (یعنی معاف کرنے والے کے گناہوں کے دور ہونے کا باعث اور موجب ثواب ہوگا) اور جو کوئی اللہ کے نازل کئے ہوئے احکام کے موافق فیصلہ نہ کرے تو ایسے ہی لوگ تو ظالم ہیں۔

۶۴۳۵ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّيْنِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی ایسے مسلمان کا خون حلال نہیں ہے جو اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں مگر تین صورتوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے جائز ہے: (۱) جان کے بدلے جان، (۲) شادی شدہ ہو کر زنا کرنے والے، (۳) دین سے خارج ہونے والے یعنی مرتد جو جماعت مسلمین کو چھوڑنے والا ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث بين الحديث و بين الآية المذكورة في قوله النفس بالنفس الخ.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۶، اخرجه مسلم وابو داؤد في الحدود والترمذي في الديات.

تشریح | یعنی ان تین صورتوں کے علاوہ مسلمان کا خون حرام ہے جس پر وعید شدید مذکور ہوچکی ہے۔ پہلا النفس بالنفس اس سے مراد قصاص ہے۔ دوسرا زنا کار جو شادی شدہ ہو اس پر رجم ہے یعنی اس کو سنگسار کر دیا جائے گا، تیسرا دین اسلام سے الگ ہو کر مرتد ہونے والا۔ ظاہر ہے کہ یہ کافر سے بھی بدتر ہے یہ واجب القتل ہے و التارك للجماعة صفة موكدة للمارق.

﴿بَابُ ۳۶۴۴ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ﴾

جس نے پتھر سے قصاص لیا

۶۴۳۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيْءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ﴾

ترجمہ | حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیوروں کی لالچ میں مار ڈالا تھا اس نے لڑکی کو پتھر سے مارا تھا پھر لڑکی نبی اکرم ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کے جسم میں جان باقی تھی آنحضور ﷺ نے

پوچھا کیا تمہیں فلاں نے مارا ہے؟ تو اس لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں، پھر حضور اکرم ﷺ نے دوسری بار پوچھا تو اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں، پھر حضور اکرم ﷺ نے اس سے تیسری بار پوچھا تو اس لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں چنانچہ آنحضور ﷺ نے دو پتھروں سے قتل کروادیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث ظاھرۃ.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۱۶ مر الحدیث ص:۳۲۵، ص:۳۸۳، ص:۷۹۸، ص:۱۰۱۵ یاتی ص:۱۰۱۷۔

۳۶۳۵ ﴿بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ﴾

جس کا کوئی آدمی قتل کردیا گیا ہو تو اسے (مقتول کے ولی کو) دو چیزوں میں ایک کا اختیار ہے

تشریح یعنی اسے اختیار ہے کہ قصاص لے یعنی جان کے بدلے جان یا پھر دیت یعنی خون بہا لے کر قصاص معاف کردے، یہ ترجمہ حدیث الباب کا بعینہ ایک ٹکڑا ہے۔ اس سے یہ مسئلہ صاف ہے کہ قصاص لینے یا قصاص معاف کر کے دیت لینے کا حق اولیاء مقتول کا ہے اگرچہ اولیاء مقتول کو اپنا یہ حق وصول کرنے کیلئے حاکم وقت کی طرف رجوع کرنا پڑیگا۔

۶۴۳۷ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ ﷺ نے بیان کیا کہ فتح مکہ کے سال قبیلہ خزاعہ نے بنی لیث کے ایک مرد کو قتل کردیا بعوض اپنے

اس مقتول کے جو جاہلیت میں ہوا تھا (یعنی زمانہ جاہلیت میں بنی لیث نے ایک خزاعی کو قتل کیا تھا تو فتح مکہ کے موقعہ پر خزاعی نے اس لیثی قاتل کو قتل کر ڈالا) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (خطبہ سنانے کیلئے) اور آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ سے ہاتھی والوں (ابرہہ کے لشکر) کو روک دیا تھا اور اللہ نے اپنے رسول اور مسلمانوں کو ان پر غلبہ دیا (مسلمانوں نے مکہ فتح کرلیا) سن لو کہ یہ مکہ مجھ سے پہلے کسی کیلئے حلال نہیں ہوا تھا اور نہ میرے بعد کسی کیلئے حلال ہوگا اور سن لو کہ یہ مکہ میرے لئے بھی دن کے کچھ وقت میں حلال ہوا تھا اب میرے اس وقت سے یہ مکہ حرام ہے (اب مکہ باحرمت ہے) اس کا کانٹا نہ اکھاڑا جائے اور نہ اس کا درخت کاٹا جائے اور سوائے اس کے جو اعلان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے کوئی بھی یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائے (یا یہ ترجمہ کہ یہاں کی گری پڑی چیز نہ اٹھائی جاوے الخ)

(لقطہ اٹھانے کی اجازت ایک تو اس کو ہے کہ جس کی چیز گرگئی تھی اور وہ تلاش کر رہا تھا پھر اس کی نظر پڑی تو چونکہ یہ اصلی مالک ہے اس لئے وہ اٹھا سکتا ہے۔ (۲) دوسرا وہ شخص بھی اٹھا سکتا ہے جس کی پوری پوری نیت ہو کہ مالک کو تلاش کر کے پہنچانا ہے)

"ومن قتل له قتيل": اور وہ شخص جس کا کوئی آدمی قتل کر دیا گیا ہو تو اسے دو باتوں میں اختیار ہے (جس کو بہتر سمجھے اختیار کرے) یا تو دیت دی جائے (مقتول کا ولی خوں بہا لے) یا قصاص (جان کا بدلہ جان) پھر ایک یمنی شخص کھڑا ہوا جو ابوشاہ کے نام سے مشہور تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ حکم میرے لئے لکھ دیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو ابوشاہ کیلئے لکھ دو، پھر قریش میں سے ایک صاحب (حضرت عباسؓ) کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اذخر گھاس کا استثنار فرما دیجئے اس لئے کہ ہم لوگ اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں (گھر کی چھت اور قبر میں رکھتے ہیں) چنانچہ آنحضور ﷺ نے اذخر گھاس کا استثنار کر دیا۔

"وتابعه عبيد الله الخ": اس حدیث کی متابعت عبیداللہ بن موسیٰ شیخ بخاری نے کی لفظ "فیل" میں اور بعض نے ابونعیم سے بجائے "فیل" کے "مقتل" کہا ہے اور عبیداللہ نے کہا ہے اس روایت میں اما ان يقاد اهل القتيل.

مطلب یہ ہے کہ عبیداللہ کی روایت میں اما يودى و اما يقاد کے ساتھ اهل القتيل کا اضافہ ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الترجمة من لفظ الحديث.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۱۶ مر الحديث ص:۲۱، ص:۳۲۸۔

تشریح "ان الله حبس عن مكة الخ" اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھی والوں کو روکا، اس سے اشارہ ہے ابرہہ کے مشہور واقعہ کی طرف اس کی تفصیل کیلئے پارہ عم کے سورہ فیل کی تفسیر دیکھئے۔

(۲) یہ جو کہا گیا فهو بخير النظرين یعنی ولی کو دو چیزوں: قصاص، اور دیت میں اختیار ہے اور بعض روایت میں ہے کہ تین چیزوں میں اختیار ہے: (۱) قصاص: یعنی خون کا بدلہ خون، (۲) دیت: یعنی سو اونٹ پر قصاص معاف

کردے (۳) یا بالکل معاف کردے کہ نہ قصاص لے نہ دیت۔ باقی مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل،ص:۴۸۶ تا ۴۸۷۔

۶۴۳۸﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى إِلٰى هٰذِهِ الآيَةِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ قَالَ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بنی اسرائیل میں صرف قصاص کا قانون تھا اور دیت کا قانون نہیں تھا پھر اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے یہ آیت نازل کی کُتِبَ عَلَيْكم القصاص فی القتلٰی - تا - فمن عفی له من اخیه شیءٌ ''تم پر مقتولوں کے بارے میں قصاص فرض کردیا گیا ہے آخر آیت تک پھر جس کیلئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کردیا جائے'' حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ آیت کریمہ میں ''عفو'' یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کرے، اور فرمایا کہ اتباع بالمعروف کا مطلب یہ ہے کہ دستور کے مطابق مطالبہ کرے (یعنی ولی مقتول) اور قاتل بہتر طریقہ پر ادائیگی کرے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان لولى القتيل ترك القصاص والرضا بالدية وان الاختيار فى اخذ الدية او الاقتصاص راجع إلٰى ولى القتيل الخ (یعنی قصاص معاف کرکے دیت پر راضی ہونا)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۶ ومر فى التفسير ص:۶۴۶۔

تشریح حدیث پاک کا خلاصہ یہ ہے کہ یہود کے یہاں صرف قصاص کا حکم تھا کہ خون کا بدلہ خون ہی ہے۔ دیت کا دستور نہیں تھا، اور منقول ہے کہ نصاریٰ کے یہاں صرف دیت کا قانون تھا قصاص نہیں تھا۔ یہ دونوں (قصاص اور دیت) اسلام کا طرہ امتیاز اور باری تعالیٰ کی تخفیف ہے جو معتدل ہے بین الافراط والتفریط۔

۳۶۳۶
﴿بَابٌ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ﴾

جو شخص کسی کے خون کا بغیر حق کے طلب گار ہو (اس کے حکم کا بیان)

۶۴۳۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي

الحرم ومبتغ في الإسلام سُنَّةَ الجاهلية ومطَّلِبُ دَمِ امرئٍ بغير حقٍّ ليُهْرِيقَ دَمَه﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض ترین انسان اللہ کے نزدیک تین شخص ہیں: ایک تو حرم میں حد سے تجاوز کرنے والا (یعنی حرام کا مرتکب) (۲) دوسرا اسلام میں رسم جاہلیت (طریقۂ کفر کا خواہشمند) (۳) تیسرا ناحق کسی شخص کے خون کا طالب صرف اس کا خون بہانے کیلئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۶۔

﴿باب ۳۶۳۷ العفو في الخطإ بعد الموت﴾

قتل خطا میں مقتول کے مرجانے کے بعد (مقتول کے ولی کا) معاف کرنا

علامہ عینیؒ رقم طراز ہیں: "وقال ابن بطال اجمعوا على ان عفو الولي انما يكون بعد موت المقتول واما قبل ذلك فالعفو للقتيل خلافا لاهل الظاهر فانهم ابطلوا عفوا لقتيل (عمدہ) ابن بطال نے کہا ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ ولی کا معاف کرنا مقتول کے مرنے کے بعد ہوگا البتہ اگر مقتول مرنے کے قریب ہے اور مرنے سے پہلے معاف کردے تو یہ حق فقط مقتول ہی کو ہے ولی و وارث کو جب تک زندگی باقی ہے عفو کا کوئی حق نہیں ہے۔

اہل ظواہر کا اختلاف ہے اہل ظاہر کہتے ہیں کہ مقتول کی معافی معتبر نہیں کہ یہ قریب المرگ ہے۔

جمہور کی دلیل صاف ہے کہ اہل حق کی وجہ سے مقتول اصیل اور ولی قائم مقام ہے اور ظاہر ہے کہ اصل کے رہتے ہوئے نائب کا حق نہیں ہوگا۔ حافظ عسقلانیؒ نے ایک روایت بحوالہ ابن ابی شیبہ نقل کی ہے کہ جب عروہ بن مسعودؓ نے اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی اور کسی نے ان کو تیر مارا جس سے ان کی شہادت ہوگئی مگر عروہ نے اپنے قاتل کو مرنے سے پہلے ہی معاف کردیا تو آنحضور ﷺ نے اس معافی کو برقرار و معتبر رکھا۔ (فتح الباری)

۶۴۴۰ ﴿حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ يَا عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَبِي أَبِي فَقَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جنگ احد میں (پہلے پہل) مشرکوں کو شکست ہوئی۔
دوسری سند سے: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شیطان ابلیس نے (دھوکا دینے کیلئے) لوگوں میں چلا کر کہا یا عباد اللہ: اَے اللہ کے بندو (مسلمانو!) اپنے پیچھے والوں سے بچو یا قتل کرو اپنے پیچھے والوں کو، چنانچہ آگے والے مسلمان پلٹ پڑے پیچھے والوں پر (شیطان نے مسلمانوں کو خطاب کر کے دھوکہ دیا کہ پیچھے دشمن ہیں حالانکہ پیچھے کے لوگ بھی مسلمان تھے) یہاں تک کہ حضرت یمان ؓ کو قتل کر دیا اس پر حذیفہؓ نے کہا اَبی اَبی یہ میرے والد ہیں، میرے والد ہیں لیکن لوگوں نے قتل کر دیا پھر حذیفہؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی مغفرت کرے (یعنی حذیفہؓ نے مسلمانوں کیلئے دعا رمغفرت کی چونکہ غلطی سے مسلمانوں نے کافر سمجھ کر حملہ کیا تھا حتیٰ کہ حذیفہؓ نے دیت کا بھی مطالبہ نہیں کیا) اور کافروں میں سے کچھ لوگ تو شکست کھا کر طائف پہنچ گئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "غفر الله لكم" لان معناه عفوت عنكم.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۷ مر الحديث ص ۴۶۴ ص:۵۳۹، فی المغازی ص:۵۸۱ ص:۹۸۶۔

تشریح علامہ خطابی سے منقول ہے کہ اگر ازدحام وہجوم کے اندر مسلمان غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دے تو نہ قصاص آئے گا نہ دیت۔ (عمدہ)

۳۶۳۸ بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً...

...وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا.

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً الخ

اور یہ کسی مومن کی شایان نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے بجز اس کے کہ غلطی سے ایسا ہو جائے اور جو کوئی کسی مومن کو غلطی سے قتل کر ڈالے تو ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا (اس پر واجب ہے) اور خون بہا بھی جو اس کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا (جو مقتول کے شرعی وارثوں کے درمیان بہ قدر ان کے حصہ میراث کے تقسیم ہوگا) سوا اس کے کہ وہ لوگ (خود ہی) اسے معاف کر دیں تو اگر وہ ایسی قوم میں ہو جو تمہاری دشمن ہے درانحالیکہ (وہ بذات خود) مومن ہے تو ایک مسلم غلام کا

آزاد کرنا (واجب) ہے اور اگر ایسی قوم سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہے تو خون بہا واجب ہے جو ان کے عزیزوں کے حوالہ کیا جائے گا اور ایک مسلم غلام کا آزاد کرنا (بھی) پھر جس کو یہ میسر نہ ہو اس پر دو مہینے کے لگاتار روزے رکھنا (واجب) ہے یہ توبہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ بڑا علم والا ہے بڑا حکمت والا ہے۔ (سورہ نساء آیت: ۹۲)

دیت: سو (۱۰۰) اونٹ ہے اور نقد میں ایک ہزار دینار یا دس ہزار درہم۔

﴿بابٌ ۳۶۳۹ إذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ﴾

جب ایک مرتبہ قتل کا اقرار کرلے تو اسے قتل کردیا جائے گا

۶۴۴۱﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا تو اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ یہ تمہارے ساتھ کس نے کیا؟ کیا فلاں نے کیا ہے کیا فلاں نے کیا ہے؟ یہاں تک کہ یہودی کا نام لیا گیا تو اس لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا (یعنی ہاں کہا) پھر یہودی لایا گیا اور اس نے اقرار کیا چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اور اس کا سر پتھر سے کچلا گیا اور ہمام نے کہا کہ دو پتھروں سے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۱۷ مر الحديث ص: ۳۲۵، ص: ۳۸۳، ص: ۷۹۸، ص: ۱۰۱۵، ص: ۱۰۱۶۔

تشریح لڑکی سر کے اشارہ سے ہاں کہہ کر مرگئی تو یہودی کو قصاصاً کچلا گیا۔ یہ روایت بار بار گذر چکی ہے جیسا کہ اوپر صفحات ذکر کردیئے گئے ہیں۔

مذاہب ائمہ امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ اقرار کافی ہے تکرار ضروری نہیں جیسا کہ ظاہر حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام بخاریؒ نے ترجمہ قائم کیا ہے اور یہی مذہب حنفیہ کا بھی ہے جیسا کہ صریح حدیث ہے صرف حاشیہ سے اکثر طلبہ کو دھوکا ہوسکتا ہے کہ اصحابِ کوفہ کے نزدیک ایک مرتبہ اقرار کافی نہیں ہے بلکہ تکرار شرط ہے نیز علامہ عینیؒ نے بھی وضاحت نہیں کی ہے اس لئے خوب ذہن نشیں کرلینا چاہئے کہ یہاں کوفیین سے غیر حنفیہ مراد ہیں جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ نے لامع الدراری میں وضاحت فرمادی ہے۔

۳۶۴۰

﴿بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ﴾

عورت کے بدلہ میں مرد کا قتل

۶۴۴۲ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُوْدِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلٰى أَوْضَاحٍ لَهَا﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو قتل کیا ہے ایک لڑکی کے بدلہ میں جس لڑکی کو اس یہودی نے زیورات کی لالچ میں قتل کیا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضح حكمها.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۱۷۔

۳۶۴۱

﴿بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ﴾

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُوْنَهَا مِنَ الْجِرَاحِ وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَإِبْرَاهِيْمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْقِصَاصُ.

مردوں اور عورتوں کے درمیان زخموں کے سلسلے میں قصاص

تشریح اس پر تو ائمہ کرام وفقہاء عظام کا اتفاق ہے کہ قتل کے معاملہ میں مرد کے بدلے عورت اور عورت کے بدلے میں مرد قتل کیا جائے گا مگر اس میں اختلاف ہے کہ جان سے کم میں یعنی زخم اعضاء کے سلسلے میں مرد وعورت میں مماثلت ہے یا نہیں؟ عورت کے ہاتھ کے بدلہ میں مرد کا ہاتھ قصاصا کاٹا جائے گا یا نہیں؟ امام مالکؒ امام شافعیؒ قصاص کے قائل ہیں کہ جس طرح پوری جان میں عورت ومرد برابر ہے ایک کو دوسرے کے عوض قتل کیا جائے گا اسی طرح زخموں کے سلسلے میں بھی قصاص ہوگا۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ زخموں کے سلسلے میں مرد وعورت کے درمیان قصاص نہیں ہوگا جیسے کے مفلوج اور شل ہاتھ کے بدلے اچھا اور تندرست ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن مریض انسان اور کمزور انسان کے قتل پر تندرست وطاقتور کو قتل کیا جائے گا۔

"وقال اَهلُ العِلمِ يُقتَلُ الرَّجُلُ بِالمَرْأَةِ:"

اور اہل علم (یعنی جمہور علماء اسلام) نے کہا ہے کہ عورت کے بدلہ میں مرد کو قتل کیا جائے گا۔

"ويُذكَر عن عُمَرَ تُقَادُ المَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِى كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغ نَفْسَهُ فَمَا دُونها مِنَ الجِرَاح:"

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ عورت سے قصاص (بدلہ) لیا جائے گا مرد کے عوض ہر اس جرم میں جو قصداً ہو خواہ اس کی جان کو پہنچ جائے (یعنی قتل نفس) یا اس سے کمتر صورت زخم کا معاملہ ہو (یعنی صرف بعض اعضا کا نقصان ہوا ہو پوری جان مقتول نہ ہوئی ہو)

تشریح اگر عورت نے مرد کو بالکل مار ڈالا تو عورت سے بدلہ لیا جائے گا جیسا کہ ابھی گذرا۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ صرف ہاتھ یا کسی عضو کو کاٹ دیا ہے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے جس کا بیان اس سے قبل کے باب میں مذکور ہو چکا۔ یعنی عند الاحناف لا قصاص فى الطرف بين مختلفى البدل فلا يقطع الكامل بالناقص و لا الناقص بالكامل و لا الرجل بالمرأة و لا المرأة بالرجل لان التكافؤ معتبر بالاطراف بدليل ان الصحيحة لاتوخذ بالشلاء الخ.

"وبِهِ قَال عُمَرُ بْنُ عبدِ العَزِيْزِ وَابْرَاهِيْمُ وَاَبُو الزِّنَادِ عَنْ اَصْحَابِهِ:"

اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور ابراہیم نخعی اور ابو الزناد کا جو منقول ہے ابو الزناد کے اصحاب سے۔

مطلب یہ ہے کہ اوپر جو قول حضرت عمرؓ سے منقول ہوا ہے اسی کے مطابق حضرت عمر بن عبد العزیزؒ وغیرہ کا قول ہے۔

"وجرحتْ أختُ الرُّبَيِّعِ اِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم القِصَاصُ:"

اور ربیع کی بہن نے ایک آدمی کو زخمی کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا قصاص لازم ہے یعنی شرعی حکم بدلہ ہے۔

تشریح یہاں یہ تعلیقات بخاری میں سے ہے مگر بخاری، ص: ۶۴۶ میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت گذر چکی ہے اور اسی کی طرف علامہ عینیؒ نے اشارہ کرنے کیلئے علامہ کرمانی کے حوالہ سے فرمایا ہے قال الكرمانى قيل صوابه حذف لفظ الاخت وهو الموافق لمامر فى سورة البقره یعنی صحیح یہ ہے کہ یہاں لفظ اخت نہیں ہے اس صورت میں، ص: ۶۴۶ کی روایت کے موافق ہو جائے گی۔ دیکھئے نصر الباری جلد نہم، ص: ۵۵۔

۶۴۴۳﴿حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَا تُلِدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيْضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ہم لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے منہ میں مرض الوفات کے زمانہ میں دوا ڈالی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرے منہ میں دوا مت ڈالو لیکن ہم نے سمجھا کہ یہ مریض کی ناگواری ہے دوا سے، پھر

جب آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم جتنے لوگ ہو سب کے منہ میں زبردستی دوا ڈالی جائے سوائے عباسؓ کے کیونکہ وہ موجود نہیں تھے (یعنی میرے منہ کے اندر دوا ڈالنے میں وہ شریک نہیں تھے اسلئے ان کو چھوڑ کر سب کو دوا ڈالو)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه قصاص الرجل من المرأة الخ

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۷، مر الحديث ص:۶۴۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم ص:۵۴۲۔

۳۶۴۲ ﴿بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ﴾

جس نے اپنا حق یا قصاص لے لیا بغیر بادشاہ وقت کے

تشریح اگر کسی پر قصاص واجب ہو گیا خواہ قصاص نفس ہو یا قصاص طرف تو کیا صاحب حق بغیر حکم حاکم قصاص لے سکتا ہے یا حاکم کی اجازت شرط ہے؟

ابن بطال فرماتے ہیں کہ بالاتفاق حاکم کے بغیر قصاص لینا جائز نہیں البتہ اپنے غلام پر اجراء حد میں اختلاف ہے جیسا کہ گذر چکا ہے البتہ مالی حقوق یعنی قرض کو بلا اجازت حاکم وصول کرسکتا ہے۔

۶۴۴۴ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وباسنادِهِ لَوِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِكَ أَحَدٌ وَلَمْ تَأْذَنْ لَهُ خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم (یعنی مسلمان) دنیا میں سب سے پیچھے آئے لیکن قیامت میں سب سے آگے ہوں گے۔

اور اسی اسناد سے روایت ہے کہ اگر کوئی شخص تیرے گھر میں (کسی سوراخ یا کھڑکی وغیرہ سے) جھانکے تمہاری اجازت کے بغیر اور تم نے اس کو کنکری سے مارا کہ اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تم پر کوئی گناہ (سزا) نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ یہاں دو حدیثیں ہیں ترجمۃ الباب کی مطابقت دوسری حدیث یعنی حدیث کے دوسرے ٹکڑے سے ہے پہلے ٹکڑے کے نقل کی وجہ مفصل گذر چکی ہے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم ص:۱۸۰۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۱۷، ویاتی ص:۱۰۲۰۔

تشریح حدیث زجر و توبیخ پر محمول ہے مقصد یہ ہے کہ جھانکنا ناجائز و جرم ہے۔

۶۴۴۵﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فَسَدَّدَ إِلَيْهِ مِشْقَصًا فَقُلْتُ مَنْ حَدَّثَكَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ﴾

ترجمہ | حمید طویل سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف تیر سیدھا کیا (یعنی بڑھایا تو وہ شخص بھاگا) یحیٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں کہ میں نے حمید سے پوچھا کہ یہ حدیث آپ سے کس نے بیان کی ہے تو حمید نے فرمایا کہ حضرت انس بن مالکؓ نے۔

(اس آخری ٹکڑے سے حدیث مسند ہوگئی ورنہ مرسل تھی کیونکہ حمیدؒ نے اس واقعہ کو نہیں پایا ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ | قال الكرماني فان قلت هذا الحديث لا يطابق الترجمة لانه صلى الله عليه وسلم هو الامام الاعظم فلايدل على جواز ذلك لاحاد الناس قلت حكم اقواله وافعاله صلى الله عليه وسلم عام متناول للامة الا ما دل دليل على تخصيصه به.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۷ مر الحديث ص:۹۲۲، ياتي ص:۱۰۲۰۔

﴿بَابٌ ۳۶۴۳ إِذَا مَاتَ فِي الزِّحَامِ أَوْ قُتِلَ﴾

جب کوئی شخص ہجوم (بھیڑ) میں مرجائے یا قتل کردیا جائے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

۶۴۴۶﴿حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ فَصَاحَ إِبْلِيسُ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ الْيَمَانِ فَقَالَ أَيْ عِبَادَ اللّٰهِ أَبِي أَبِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ قَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ قَالَ عُرْوَةُ فَمَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہؓ نے بیان کیا جب جنگ اُحد کے روز مشرکوں کو شکست ہوئی تو ابلیس نے چلا کر کہا اے اللہ کے بندو اپنے پیچھے والوں کی خبر لو تو اگلے لوگ پلٹ پڑے اور آگے والے اور ان کے پیچھے والے بھڑ گئے (حالانکہ پیچھے والے بھی مسلمان ہی تھے) پس اچانک حضرت حذیفہؓ نے دیکھا کہ ان کے والد یمانؓ ہیں تو کہا اے اللہ کے بندو یہ میرے والد ہیں میرے والد ہیں حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ بخدا مسلمان نہیں رُکے یہاں تک کہ ان کو قتل ہی کردیا حذیفہؓ نے کہا اللہ تم لوگوں کو معاف کرے، عروہ نے بیان کیا کہ حذیفہؓ اپنے والد کے قاتلوں کیلئے برابر مغفرت کی دعا کرتے رہے (کہ یہ فعل غلط فہمی کی وجہ سے ہوگیا) یہاں تک کہ اللہ سے جاملے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فوالله ما احتجزوا حتى قتلوه لانهم كانوا متزاحمين عليه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ١٠١٧ مر الحديث ص: ٤٦٤، ص: ٥٣٩، في المغازي ص: ٥٨١۔

تشریح ظاہر ہے کہ حضرت حذیفہؓ کے والد حضرت یمانؓ کا قتل ہجوم اور بھیڑ میں ہوا۔

اقوال ائمہ: امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ ہجوم و بھیڑ میں چونکہ قاتل متعین نہیں ہے اسلئے دیت نہیں ہوگی ہدر ولغو ہو جائیگا۔

امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ اگر ولی نے دعویٰ کیا اور قسم کھالی تو دیت کا مستحق ہوگا ورنہ مدعا علیہ کو قسم کھلائی جائے گی اگر نفی پر قسم کھالی تو مطالبہ ساقط ہو جائے گا۔

تیسرا قول حسن بصریؒ وغیرہ کا ہے کہ بیت المال سے دیت دی جائے گی چنانچہ ایک روایت میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے حضرت حذیفہؓ کو دیت دی ہے۔ (قس)

﴿بَابٌ ٣٦٤٤ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ﴾

اگر کسی نے غلطی سے اپنے آپ کو مار ڈالا تو اس کی کوئی دیت نہیں ہے

٦٤٤٧۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ فَقَالَ الْقَوْمُ حَبِطَ عَمَلُهُ قَتَلَ نَفْسَهُ فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے تو جماعت کے لوگوں میں سے ایک صاحب (اسید بن حضیرؓ) نے کہا اے عامر اپنے اشعار میں سے کچھ سنایئے چنانچہ عامر نے لوگوں کو سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے ہانکنے والا؟ (یعنی اپنے اشعار سے اونٹوں کو ہانکنے والا کون ہے؟) لوگوں نے کہا عامر تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس پر رحم فرمائے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیوں نہیں نفع پہنچایا ہم لوگوں کو اس عامر کے ساتھ (یعنی عامر کے لئے جو دعا رحمت کی گئی ہمیں بھی شریک فرمالیتے) چنانچہ عامر رضی

اللہ عنہ اس رات کی صبح کو شہید ہو گئے تو لوگوں نے کہا اس (عامر) کے اعمال اکارت ہوئے کہ اس نے اپنی جان کو آپ مارا ہے (یعنی خودکشی کی ہے جو حرام موت ہے) پھر جب میں واپس پھرا درانحالیکہ لوگ چرچا کررہے تھے کہ عامر کا عمل ضائع (اکارت) ہوا تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کا عمل اکارت (ضائع) ہو گیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے بلاشبہ عامر کیلئے تو دوہرا اجر ہے وہ تو محنتی مجاہد تھا اس سے بڑھ کر کون سا قتل ہوگا؟ (یعنی اس سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انهٗ لم يحكم بالدية لورثة عامر على عاقلته او على بيت المال.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۱۷ تا ص:۱۰۱۸ مر الحديث ص:۶۰۳، ص:۹۰۸، ص:۹۳۷۔

تشریح | اس حدیث میں اس کا تذکرہ نہیں ہے کہ حضرت عامرؓ نے خودکشی کس طرح کی؟ اپنے آپ کو قتل کا واقعہ کیا ہے؟

یہ روایت اس سے قبل، ص:۹۰۸ اور ص:۹۳۷ میں گذر چکی ہے، ص:۹۰۸ کی روایت میں تفصیل موجود ہے کہ حضرت عامرؓ کی تلوار کچھ چھوٹی تھی عامرؓ نے جب ایک یہودی پر تلوار چلائی تو ان کی تلوار الٹ کر ان کے گھٹنے میں لگ گئی اور پھر اسی زخم سے ان کا انتقال ہو گیا، بعض روایت میں ہے کہ ان کی تلوار خود ان کو لگی اور شہید ہو گئے۔

۳۶۴۵ ﴿بَابٌ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ﴾

جب کسی شخص نے کسی کو دانت کاٹا اور اس کاٹنے والے کے اگلے دانت گر گئے،

(تو کیا حکم ہے؟ یعنی دیت لازم ہوگی یا نہیں؟ حدیث سے معلوم ہوگا)

۶۴۴۸ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ بْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فَمِهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ﴾

ترجمہ | حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ہاتھ کو دانت سے کاٹا تو اس نے اپنا ہاتھ اسکے منہ سے کھینچا تو اس کاٹنے والے کے سامنے کے دو دانت گر گئے پھر دونوں اپنا جھگڑا لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا تم میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ کاٹتا ہے جیسے اونٹ کاٹتا ہے تیرے لئے کوئی دیت نہیں ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | **مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضح مافيها من الابهام.**

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۱۸ والحدیث اخرجه مسلم فی الدیات والنسائی فی القصاص وابن ماجه فی الدیات ایضًا .

تشریح | دانت کاٹنے والے حضرت یعلی بن امیہؓ تھے اور جسے دانت کاٹا تھا وہ حضرت یعلیؓ کا اجیر تھا۔

شرعی حکم | ائمہ اربعہ کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ایسی صورت میں کوئی بدلہ نہیں ملے گا کیونکہ ہاتھ والا بلاشبہ اپنا ہاتھ کھینچے گا ایسا ممکن نہیں کہ چبانے کے لئے چھوڑ دے پھر ہاتھ کھینچنے میں اگر دانت نکل آیا تو معاوضہ نہیں بلکہ ہدر ولغو ہوگا۔

٦۴۴۹ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت یعلی بن امیہؓ نے بیان کیا کہ میں ایک غزوہ (غزوہ تبوک) میں نکلا تو ایک شخص نے ایک شخص کو دانت کاٹا (اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو) اس کا دانت نکل گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس مقدمہ کو باطل قرار دیا (یعنی دیت نہیں دلوائی)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان فیه ایضاح ما ابهم فی الحدیث السابق.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۱۸ مر الحدیث ص:۲۴۹،ص:۳۰۱،ص:۴۱۷ فی المغازی ص:٦۳۴۔

تشریح | حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضور ﷺ نے دیت نہیں دلوائی اسی پر ائمہ اربعہ کا اتفاق ہے کہ ایسی صورت میں کوئی بدلہ نہیں ملے گا کیونکہ ہاتھ والا بلاشبہ اپنا ہاتھ کھینچے گا ایسا ممکن نہیں کہ چبانے کیلئے چھوڑ دے۔

اور یہ واقعہ خود راوی حدیث حضرت یعلیؓ کا اپنے مزدور کے ساتھ پیش آیا ہے۔

﴿بَابٌ السِّنَّ بِالسِّنِّ﴾ ۳٦۴٦

دانت کے بدلہ دانت

(یعنی دانت کے بدلے دانت کا قصاص لیا جائے گا)

٦۴۵۰ ﴿حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نضر کی بیٹی (رُبَیّع) نے ایک لڑکی کو طمانچہ مارا اور اس کا دانت توڑ دیا چنانچہ لڑکی کے گھر والے نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تو آنحضور ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة .

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۱۰۱۸ مر الحدیث ص: ۳۷۲، ص: ۳۹۳، ص: ۶۴۶، ص: ۶۶۴۔

تحقیق وتشریح | انّ ابنة النّضر: نضر بفتح النون وسکون الضاد یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے دادا ہیں ان کی بیٹی رُبیّع بضم الراء وفتح الباء الموحدۃ وتشدید الیاء، یہ ربیّع حضرت انس بن مالکؓ کی پھوپھی تھیں جس نے طمانچہ مار کر لڑکی کا دانت توڑا تھا۔

روایت بار بار گذر چکی ہے۔

۳۶۴۷ ﴿بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ﴾

انگلیوں کی دیت کا بیان

مقصد یہ ہے کہ کیا ساری انگلیاں حکم میں برابر ہیں یا فرق ہے؟ حدیث پاک سے معلوم ہوگا۔

۶۴۵۱ ﴿حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اور یہ برابر ہیں یعنی خنصر (چھوٹی انگلی) اور ابہام (انگوٹھا) دیت میں برابر ہے۔

"حدثنا محمد بن بشار الخ" حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے اسی طرح جو اوپر حدیث گذری۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه اوضح الحكم فى الترجمة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۱۸ والحديث اخرجه ابوداؤد والترمذى والنسائى وابن ماجه فى الديات.

تشریح | حدیث الباب سے معلوم ہوا کہ دیت کے معاملہ میں ساری انگلیاں برابر ہیں چھوٹی ہوں یا بڑی، ہاتھ کی انگلی ہو یا پاؤں کی دیت میں فرق نہیں ایک انگلی کی دیت پوری دیت کا دسواں حصہ ہے یعنی ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے یا سو دینار یا ہزار درہم، کیونکہ انسان کی پوری دیت سو اونٹ یا ہزار دینار یا دس ہزار درہم ہیں۔ یہی جمہور ائمہ امام اعظمؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ کا قول ہے۔

۳۶۴۸ باب إذا أصاب قوم من رجل هل يعاقب أو يقتص منهم كلهم

جب ایک جماعت مل کر ایک شخص کو ہلاک کردے یا زخمی کردے تو کیا ان میں سے سب کو سزا دی جائے گی یا سب سے قصاص لیا جائے گا؟

مطلب یہ ہے کہ سب پر سزا واجب ہوگی یا ایک شخص کو سزا دی جائے گی اور باقی شرکاء سے دیت لی جائے گی؟ امام بخاریؒ نے کوئی حکم نہیں ذکر فرمایا جس سے اختلاف کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

''یعقاب'' مضارع مجہول ہے اور بعض روایت میں جمع کا صیغہ یعاقبون ہے۔ اب رہا سوال کہ اس کا نائب فاعل یعنی مفعول مالم یسم فاعلہ کیا ہے؟

جواب یہ ہے کہ یہ تنازع فعلان کے قبیل سے ہے یعنی کلّهم کے اندر یعاقب اور یقتص کا تنازع ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ یہاں ترجمۃ الباب میں اصاب بمعنی فجع ہے یعنی عموم ہے خواہ زخم ہو یا قتل مطلقاً تکلیف پہونچانا، مصیبت میں ڈالنا مراد ہے۔

محمد بن سیرینؒ سے منقول ہے کہ اگر کسی ایک آدمی کو دو شخص مل کر قتل کریں تو ایک شخص کو قتل کیا جائے گا اور دوسرے سے دیت لی جائے گی اور اگر قتل کرنے والے دو سے زیادہ ہوں مثلاً دس آدمی نے مل کر ایک شخص کو قتل کیا تو ایک کو قتل کیا جائے اور باقی نو آدمیوں سے نواں حصہ دیت کا لیا جائے۔

(۲) شعبیؒ سے منقول ہے کہ ایسی صورت میں کہ جب چند شخصوں نے مل کر ایک آدمی کو قتل کیا ہے تو مقتول کے ولی قاتلوں کی جماعت میں سے جس کو چاہے ایک شخص کو قتل کرے اور باقی کو معاف کرے۔

جمہور علماء فرماتے ہیں کہ مذکورہ صورت میں سب کے سب قتل کردیے جائیں گے کیونکہ ان میں سے ہر ایک قاتل ہے۔

وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا أَخْطَأْنَا فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَا بِدِيَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِنْ لَطْمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ

وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ.

"وقال مُطَرِّفٌ الخ" اور مطرِّف بن طریف نے شعبی سے نقل کیا ہے ایسے دو شخصوں کے بارے میں جنہوں نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اس نے چوری کی ہے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چور کا ہاتھ کاٹ دیا پھر انہی دونوں (گواہ) ایک دوسرے شخص کو لے کر آئے اور دونوں نے کہا ہم سے غلطی ہوگئی (یعنی پہلے جس کے بارے میں ہم نے گواہی دی تھی وہ غلط تھا اصل چور یہ ہے) تو حضرت علیؓ نے ان دونوں کی گواہی باطل کردی (یعنی دوسرے پر ان دونوں کی گواہی قبول نہیں کی) اور ان دونوں سے پہلے شخص کی (جس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا تھا) دیت لی گئی اور فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تم دونوں نے قصداً ایسا کیا ہے تو تم دونوں کا ہاتھ کاٹ دیتا۔

(چونکہ دوبارہ بیان سے دونوں گواہوں کا جھوٹا ہونا ثابت ہوگیا اس لئے حضرت علیؓ نے ان کی شہادت کو باطل قرار دے کر پہلے شخص کی دیت وصول کی)

"وقال لی ابن بشار الخ" امام بخاریؒ نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار (المعروف ببندار) نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا ان سے عبید اللہ نے ان سے نافع نے اور نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ ایک لڑکا دھوکہ سے (پوشیدہ طور پر) قتل کر دیا گیا تو حضرت عمر فاروق ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس حرکت میں صنعاء والے سب شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے والد کے واسطہ سے بیان کیا کہ چار شخصوں نے ایک بچہ کو قتل کر دیا تو حضرت عمر ﷺ نے اس طرح فرمایا۔

تشریح فیھا کا مرجع فی ھذہ الفعلۃ یعنی اس حرکت میں۔ بعض نسخہ میں فیہ ضمیر واحد ہے ای فی قتلہ فلا اشکال۔

یہ واقعہ صنعاء کا ہے صنعاء میں ایک عورت تھی اس کا خاوند سفر میں گیا اور گھر میں اپنی بیوی اور ایک بچہ اصیل نامی کو جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھا کو چھوڑ گیا عورت نے دوسرے مرد سے آشنائی کر لی اور اس آشنا یعنی یار نے چند شخصوں کے ذریعہ عورت کے سوتیلے بیٹے کو قتل کر دیا جب یہ خبر حضرت عمر فاروق ﷺ کو ملی تو حضرت عمر ﷺ نے چاروں کو قتل کروایا اور یہ فرمایا۔ امام بخاری کا مقصد عمرؓ کے اثر سے جمہور کی تائید ہے کہ ایک شخص کے قتل پر چند کو قتل کیا جا سکتا ہے۔

"واقاد ابوبکر الخ" اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت علیؓ اور سوید بن مُقَرِّن نے طمانچہ (تھپڑ) کا قصاص لیا (یعنی طمانچہ کے عوض طمانچہ) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ مارنے کا بدلہ کوڑے سے لیا۔ اور حضرت علیؓ نے تین کوڑوں سے سزا دی، اور شریح نے سزا دی کوڑے اور زخم کرنے کی وجہ سے۔ یعنی شریح نے بدلہ دلوایا۔

قصہ یہ ہے کہ قاضی شریح کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا اپنے چپراسی سے میرا قصاص دلوایئے شریح نے چپراسی سے

پوچھا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا ان لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا تھا تو میں نے اس کو ایک کوڑا لگایا شریح نے اس کو قصاص دلوایا۔

۶۴۵۲ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِى عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَدَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيْرُ إِلَيْنَا لَا تَلُدُّونِي قَالَ فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ بِالدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِى قَالَ قُلْنَا كَرَاهِيَةٌ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض میں ہم لوگوں نے آپ ﷺ کے منھ میں دوا ڈالی حالانکہ آپ ﷺ اشارہ کرتے رہے کہ دوا مت ڈالو لیکن ہم نے سمجھا کہ آپ ﷺ کا یہ فرمانا (بطور حکم نہیں ہے بلکہ) مریض کو دوا سے ناگواری ہوتی ہے (اس وجہ سے آپ ﷺ منع فرما رہے ہیں) پھر جب آپ ﷺ کو افاقہ ہوا تو فرمایا کیا میں نے تم لوگوں کو منع نہیں کیا تھا کہ دوا مت ڈالو آنحضور ﷺ نے فرمایا تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے سمجھا کہ مریض کی ناگواری ہے دوا سے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کے منھ میں دوا ڈالی جائے اور میں دیکھتا رہوں سوائے حضرت عباسؓ کے کہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہ تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ یعنی آپ ﷺ نے اپنے ایک کا بدلہ چند سے لیا۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۱۸ مر الحدیث ص:۶۴۱، ص:۸۵۱۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص:۵۴۲۔

۳۶۴۹ ﴿بَابُ الْقَسَامَةِ﴾

قسم کھانا

بابُ القَسَامَة، بفتح القاف وتخفيف السين المهملة.

لغوی معنی قسامة مصدر ہے اقسم یقسم قسامة بمعنی قسم کھانا، وقيل اسم مصدر بمعنی یمین یعنی قسم۔ علامہ عینی فرماتے ہیں "والصحيح انها اسم للايمان. وفى الشرع عبارة عن ايمان يقسم بها اولياء الدم على استحقاق دم صاحبهم اويقسم بها اهل المحلة المتهمون على نفى القتل عنهم على اختلاف بين الائمة فعندنا يقسم اهل المحلة يتخيرهم الولى يحلفون بالله ما قتلناه ولا علمنا قاتله (حاشیہ بخاری، ص:۵۴۲)

قسامہ کی صورت کسی محلہ میں کوئی شخص مقتول پایا گیا اور قاتل کا پتہ نہ ہو اور مقتول کے اولیا، محلہ والوں پر قتل کا دعویٰ کریں اور محلہ والے انکار کریں پھر اولیا، مقتول قسامت کا مطالبہ کریں تو عند الاحناف حاکم محلہ کے ایسے پچاس عاقل بالغ آزاد مردوں سے قسم لے گا جن کو ولی کا مقتول منتخب کرے گا کہ نہ ہم نے قتل کیا ہے اور نہ ہم قاتل کو جانتے ہیں اگر محلہ والے قسم کھالیں اور دعویٰ قتل عمد کا ہے تو محلہ والوں پر دیت لازم ہوگی۔

اقوال ائمہ امام زہری، امام مالک اور ربیعۃ الرای رحمہم اللہ کے نزدیک قسامہ میں بھی قصاص ہوسکتا ہے۔
(۲) امام اعظمؒ بلکہ احناف، امام شافعیؒ قول جدید ومفتی بہ قول نیز امام بخاریؒ کے نزدیک قسامہ میں قصاص نہ ہوگا صرف دیت لازم آئے گی۔

دوسرا اختلاف احناف وتمام علماء کوفہ کے نزدیک مدعا علیہ یعنی جن پر مقتول کے اولیاء کو شبہ ہو ان سے قسم لی جائے گی بقاعدہ مسلمہ البينة على المدعي واليمين على من انكر.

حضرات شوافع وغیرہ کے نزدیک مقتول کے وارث کے پاس اگر بینہ نہیں ہے تو قسم کھائیں گے اور قسم کے ذریعہ دعویٰ کو ثابت کریں گے ورنہ جن پر اولیاء مقتول کو شبہ ہو ان سے پچاس قسمیں لی جائیں گی۔ اس سے واضح ہوگیا کہ قسامہ میں چونکہ یقینی طور پر قاتل کا پتہ نہیں ہوتا ہے اس لئے صرف شبہ پر کسی سے قصاص درست نہیں جیسا کہ حدیث میں آتا ہے القسامة جاهلية قسامہ میں قتل کرنا رسم جاہلیت ہے یعنی غلط اور حماقت ہے کیونکہ جب تک یقینی طور پر قاتل معلوم نہ ہو شبہ پر کسی کو قتل کرنا ظلم ہے نیز القسامة توجب العقل قسامت سے دیت واجب ہوتی ہے نہ کہ قصاص۔

وَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلٰى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ فَإِنَّ هٰذَا لَا يُقْضٰى فِيهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

"وقال الاشعث بن قيس الخ" اور اشعث بن قیس نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے دو گواہ یا اس (مدعی علیہ) کی قسم۔

تشریح شاهداك: مبتدا محذوف کی خبر ہونے کی بنا پر مرفوع ہے ای المثبت لدعواك شاهداك او يمينه عطف عليه یعنی تیرا دعویٰ اس صورت میں ثابت ہوگا جب دو گواہ لاؤ گے ورنہ مدعی علیہ کی قسم پر فیصلہ ہوگا۔ امام بخاریؒ نے قسامہ میں یہ حدیث لاکر امام اعظمؒ یعنی مذہب حنفیہ کی تائید کی کہ قسامہ میں مدعی علیہ سے قسم لی جائے گی نہ کہ مدعی سے علامہ شوکانی کہتے ہیں کہ اہل حدیث کا مذہب بھی اس مسئلہ میں امام اعظمؒ ہی کے موافق ہے۔

"وقال ابن ابی ملیکة" (هو عبداللّٰه بن عبید اللّٰه بن ابی مُلیکة بضم المیم ابوملیکہ کا نام زہیر ہے یہ عبداللہ کے دادا تھے نسب الی جده وکان قاضی ابن الزبیرؓ (عمدہ) عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا کہ قسامہ میں حضرت معاویہؓ نے قصاص نہیں لیا (اس تعلیق حماد بن سلمہ نے اپنے مصنف میں ابن ابی ملیکہ سے روایت کیا ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے قسامہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے انہیں بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے قسامہ میں قصاص لیا ہے اور حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے قسامہ میں قصاص نہیں لیا) (عمدہ) وقال البیهقی روینا عن معاویة خلافه وقال ابن بطال وقد صح عن معاویة انه اقاد بها (عمدہ) یعنی یہ روایت صحیح ہے کہ حضرت معاویہؓ نے قسامہ میں قصاص لیا ہے، اس تعارض کا جواب یہ ہوسکتا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے پہلے قصاص لیا پھر رجوع کرلیا۔ واللہ اعلم

"وکتب عمر بن عبدالعزیزؒ" اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے عدی بن ارطاۃ کو لکھا جنہیں انھوں نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا ایک مقتول کے بارے میں جو گھی بیچنے والوں میں سے ایک گھر کے پاس پایا گیا تھا اگر مقتول کے اولیا کوئی بینہ پائیں فبہا ورنہ لوگوں پر ظلم مت کرنا اس لئے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جس میں قیامت تک فیصلہ نہیں کیا جاسکتا۔

۶۴۵۳﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ قَدْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ﴾

ترجمہ | بُشیر بن یسار نے بیان کیا کہ قبیلہ انصار کے ایک صاحب سہل بن ابی حثمہؓ نے انہیں خبر دی کہ ان کی قوم (انصار) کے چند لوگ خیبر کی طرف گئے پھر خیبر پہنچ کر (اپنے اپنے کاموں کیلئے) الگ الگ ہوگئے پھر اپنے میں سے ایک شخص (عبداللہ بن سہل) کو مقتول پایا تو ان حضرات نے خیبر والوں سے کہا جہاں عبداللہ بن سہل مقتول ملے تھے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے ان لوگوں نے (یعنی یہود خیبر نے) کہا کہ ہم لوگوں نے قتل نہیں کیا ہے اور نہ ہمیں قاتل کا علم ہے پھر یہ حضراتؓ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور عرض کیا یارسول اللہ ہم لوگ خیبر کی طرف گئے تھے پھر ہم نے وہاں اپنے ایک ساتھی کو مقتول پایا (یہ گفتگو عبدالرحمٰن نے شروع کی جو تینوں حاضرین میں کم عمر تھے) آنحضور ﷺ نے فرمایا بڑے کو بات کرنے دو (یعنی تم میں جو عمر میں بڑا ہے بڑی عمر والے کو پہلے بات کرنے دو) پھر آنحضور ﷺ نے ان حضرات

سے فرمایا قاتل پر گواہ لاؤ ان حضرات نے کہا ہمارے پاس بینہ یعنی کوئی گواہ نہیں ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر تو یہ یہودی لوگ قسم کھالیں گے (اور ان کی قسم پر فیصلہ ہوگا) ان حضرات نے کہا ہم ان یہود کی قسموں پر راضی نہیں ہوں گے یعنی ان کی قسم کا اعتبار نہیں کریں گے آخر آنحضور ﷺ نے اسے پسند نہیں فرمایا کہ مقتول عبداللہ بن سہل کا خون رائیگاں جائے (کہ کچھ نہ ملے) چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں سے سو اونٹ دیت میں دیئے۔

مطابقة للترجمة ذكر البخاری هذا الحديث مطابقا لما قبله فی عدم القود فی القسامة وان الحكم فيها مقصور على البينة واليمين كما فی حديث الاشعث .

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۱۸ تا ص:۱۰۱۹، و مر الحديث ص:۳۷۲، ص:۴۵۰، ص:۹۰۷، يأتی ص:۱۰۶۷

۶۴۵۴ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي الْقَسَامَةِ قَالَ نَقُولُ الْقَسَامَةُ الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا الْخُلَفَاءُ قَالَ لِي مَا تَقُولُ يَا أَبَا قِلَابَةَ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ قَالَ لَا قُلْتُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ يَرَوْهُ قَالَ لَا قُلْتُ فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ الْقَوْمُ أَوَلَيْسَ قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ فَقُلْتُ أَنَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا بَلَى فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ

وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ فَقُلْتُ أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا وَلَكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَنْ تَظُنُّونَ أَوْ مَنْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ قَالُوا نَرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ أَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا قَالُوا لَا قَالَ أَتَرْضَوْنَ نَفَلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ فَقَالُوا مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَنْتَفِلُونَ قَالَ أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ قُلْتُ وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَّ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا قَتَلَ صَاحِبَنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ فَقَالَ يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ فَافْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ قَالُوا فَانْطَلَقَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةَ أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا جَمِيعًا وَأَفْلَتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّأْمِ ﴾

ترجمہ ابوقلابہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ (خلیفہ) نے ایک دن دربار عام کیا اور (عام خاص) سب کو اجازت دیدی چنانچہ سب لوگ حاضر ہوئے تو آپ نے لوگوں سے پوچھا قسامہ کے بارے میں تم لوگ کیا کہتے ہو؟ (تم

لوگوں کا کیا خیال ہے؟) بعض نے کہا قسامہ میں قصاص لینا حق ہے اس میں خلفاء نے قصاص لیا ہے پھر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے مجھ سے پوچھا اے ابوقلابہ تم کیا کہتے ہو؟ اور مجھ کو لوگوں کے سامنے کر دیا (چونکہ ابوقلابہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے تخت کے پیچھے تھے اس لئے لوگوں سے بحث کرنے کیلئے لوگوں کے سامنے کر دیا) میں نے عرض کیا اے امیر المومنین (اللہ کے فضل سے) آپ کے پاس لشکروں کے سردار اور عرب کے معزز لوگ موجود ہیں آپ مجھے بتایئے کہ اگر ان میں سے پچاس آدمی کسی دمشق کے محصن (شادی شدہ) شخص کے بارے میں گواہی دیں کہ اس نے زنا کیا ہے مگر ان لوگوں نے دیکھا نہ ہو تو کیا آپ اس کو سنگسار کریں گے؟ انھوں نے فرمایا نہیں، میں نے کہا مجھے بتلایئے کہ اگر ان میں سے پچاس افرادِ حمص کے کسی شخص پر گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے اور ان لوگوں نے اسے دیکھا نہ ہو تو کیا آپ اس کا ہاتھ کاٹیں گے؟ انھوں نے فرمایا نہیں، میں نے کہا (پھر تو سن لیجئے کہ) خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی کے قتل کا حکم نہیں دیا جب تک وہ ان تین باتوں میں میں کسی ایک کا مرتکب نہ ہوا ہو: ایک وہ شخص جس نے اپنی ذات کے جرم سے یعنی ناحق کسی کو قتل کیا پھر وہ (قصاصاً) قتل کیا گیا، یا (یعنی دوسرا) وہ شخص جس نے شادی کے بعد زنا کی ہو، یا (تیسرا وہ) وہ شخص جس نے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کی اور اسلام سے پھر گیا (مرتد ہو گیا) یہ سن کر لوگوں نے کہا کیا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نہیں بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کے جرم میں اعضا (ہاتھ پاؤں) کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھروائی پھر ان کو دھوپ میں ڈلوا دیا (پھر وہ لوگ تڑپ تڑپ کر مر گئے) میں نے کہا میں آپ لوگوں کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سناتا ہوں حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ قبیلہ عکل کے آٹھ افراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی (مسلمان ہو گئے) اس کے بعد مدینہ کی آب و ہوا ان کیلئے ناموافق ہوئی اور وہ لوگ بیمار پڑ گئے تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا پھر کیوں نہیں تم ہمارے چرواہے کے ساتھ اس کے اونٹوں میں چلے جاتے اور اونٹوں کے دودھ اور پیشاب پیو ان لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہمیں منظور ہے چنانچہ وہ لوگ چراگاہ کی طرف نکل گئے اور اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور تندرست ہو گئے پھر ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور جانوروں کو ہنکا لے گئے پھر اس کی اطلاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے تعاقب میں سواروں کو بھیجا (جن کے امیر کرز بن جابر تھے یہ حضرات تقریباً بیس تھے) پھر وہ سب پکڑ کر لائے گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں حکم دیا پھر ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا یہاں تک کہ سب مر گئے۔ ابوقلابہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا بتلایئے ان لوگوں نے جو جرم کیا تھا اس سے سخت اور کیا جرم ہو گا؟ یہ (کمبخت) اسلام سے پھر گئے انھوں نے (چرواہے کو) قتل کیا اور چوری کی اس پر عنبسہ بن سعید نے کہا خدا کی قسم آج کی

طرح میں نے کبھی یہ حدیث نہیں سنی، ابوقلابہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے عنبسہ کیا تم میری بات کو رد کر رہے ہو؟ (میری حدیث پر اعتراض کر رہے ہو؟) عنبسہ نے کہا نہیں (میں تو تعریف کرتا ہوں) آپ نے تو یہ حدیث واقعہ کے مطابق (ٹھیک ٹھیک) بیان کردی ہے خدا کی قسم یہ لوگ (ابن ہشام) ہمیشہ خیر میں رہیں گے (چین سے بسر کریں گے) جب تک یہ شیخ (ابوقلابہ) ان میں موجود رہیں گے ابوقلابہ کہتے ہیں میں نے کہا اس (قسامہ کے) سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت ہے (یعنی طریقہ کار بھی رہا ہے) کہ انصار کے چند لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کچھ دیر وہاں بات چیت کی پھر ان میں سے ایک شخص (عبداللہ بن سہل) ان کے آگے (خیبر کی طرف) نکلا اور قتل کردیا گیا اس کے بعد بقیہ لوگ نکلے تو دیکھا کہ ان کا ساتھی خون میں تڑپ رہا ہے پھر یہ لوگ لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ہمارا وہ ساتھی جو ہمارے ساتھ بات کر رہا تھا وہ ہمارے آگے ہی (خیبر) نکل گیا تھا اب ہم لوگوں نے دیکھا کہ وہ خون میں لوٹ رہا ہے یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ تم کس کے بارے میں گمان کرتے ہو (تمہیں کس پر شبہ ہے) کہ اس نے اسے قتل کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ہمارا خیال یہ ہے کہ یہودیوں نے اسے قتل کیا ہے پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بھیج کر یہودیوں کو بلوایا اور پوچھا کیا تم لوگوں نے اس کو قتل کیا ہے انھوں نے کہا نہیں (ہم نے نہیں قتل کیا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعیوں سے فرمایا کیا تم راضی ہو (مان جاؤ گے) اگر پچاس یہودی اس بات پر قسم کھالیں کہ انھوں نے قتل نہیں کیا ہے صحابہ نے عرض کیا (یارسول اللہ) یہود کوئی پرواہ نہیں کریں گے کہ ہم سب کو قتل کر کے پھر قسم کھالیں گے کہ ہم نے نہیں قتل کیا ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں اور دیت کے مستحق ہو جائیں صحابہ نے عرض کیا ہم قسم نہیں کھا سکتے (کیونکہ ہم نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا) پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے ان کو دیت دی۔ (یعنی عبداللہ بن سہل کی دیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دی بعض روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹ سے دیت دی اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹ کو خرید کر اپنے پاس سے دیت ادا کی فلا اشکال)

"قلت وقد كانت هذيل الخ" ابوقلابہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ ہذیل نے زمانہ جاہلیت میں ایک شخص کو اپنے قبیلے سے نکال دیا تھا (اپنی برادری سے باہر کردیا تھا اور قاعدہ یہ تھا کہ جس کو ذات برادری سے نکال باہر کردیتے اسے یہ لوگ خلیع کہتے جیسے غیر شخص کو حلف واقرار پر اپنے قبیلے میں شریک کرلیتے تو اس کو حلیف کہتے تھے) پھر یہ خلیع بطحا میں یمن والوں میں کسی کے گھر میں رات کو (چوری کرنے کیلئے) گھسا اتفاق سے گھر والوں میں سے ایک شخص جاگ اٹھا اور تلوار سے حملہ کر کے اس کو قتل کردیا پھر قبیلہ ہذیل کے لوگ آئے اور انھوں نے یمنی کو (جس نے قتل کیا تھا) پکڑ کر حضرت عمرؓ کے پاس لے گئے حج کے زمانہ میں اور کہا کہ اس نے ہمارے آدمی کو قتل کردیا ہے یمنی نے کہا کہ ان لوگوں نے اسے اپنی برادری

سے نکال دیا تھا حضرت عمرؓ نے حکم دیا کہ قبیلہ ہذیل کے پچاس آدمی قسم کھائیں کہ انھوں نے اس کو برداری سے باہر نہیں کیا تھا آخر ان میں سے انچاس آدمیوں نے (جھوٹی) قسم کھائی پھر ایک شخص اسی قبیلہ ہذیل کا شام سے آیا اس سے بھی لوگوں نے کہا تو بھی قسم کھالے (تاکہ پچاس کا عدد پورا ہوجائے) لیکن اس نے اپنی قسم کے بدلے ایک ہزار درہم دیا پھر ہذیل نے اس کی جگہ ایک دوسرے آدمی کو شریک کیا پھر اس قاتل کو مقتول کے بھائی کو دے کر اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں ملادیا گیا (یعنی حوالہ کردیا تاکہ اس کو قتل کرے) پھر یہ دونوں قاتل اور مقتول اور وہ پچاس آدمی جنھوں نے قسم کھائی تھی وہاں سے چلے یہاں تک کہ نخلہ پہنچے (یہ نخلہ غیر منصرف ہے اور مکہ سے ایک رات کی مسافت پر واقع ہے) تو بارش ہونے لگی تو یہ لوگ (بارش سے بچنے کیلئے) پہاڑ کے غار میں داخل ہوگئے پھر وہ غار ان پچاسوں پر گر پڑا جنھوں نے قسمیں کھائی تھیں اور سب کے سب مرگئے اور دونوں ہاتھ ملانے والے قاتل اور مقتول وہاں سے بھاگ نکلے لیکن ایک پتھر نے ان دونوں کا پیچھا کیا اور مقتول کے بھائی کی ٹانگ توڑ دی اور ایک سال زندہ رہا پھر مرگیا۔ ابوقلابہ کا بیان ہے کہ میں نے یہ بھی کہا کہ عبدالملک بن مروان نے ایک شخص سے قسامت پر قصاص لی تھی اس کے بعد اپنے کئے پر شرمندہ ہوا اور جن پچاس آدمیوں نے قسمیں کھائی تھیں رجسٹر سے ان کے نام کاٹ دیئے گئے اور انہیں شام جلاوطن کردیا۔

مطابقتہ للترجمۃ ایراد البخاری هذا الحدیث هنا من حیث ان الحلف فیه توجه اولا علی المدعی علیه لا علی المدعی کقصة النفر من الانصار.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۱۹ تا ص:۱۰۲۰۔

تشریح یہاں امام بخاریؒ نے چار حدیثیں اکٹھے ذکر کی ہیں۔

(۱) عنبسہ بن سعید کے اس قول تک "ما عاش هذا الشیخ بین اظهرهم".

(۲) قلت وقد کان فی هذا سنة سے لے کر فواده من عنده تک۔

(۳) قلت وقد کانت هذیل خلعوا سے لے کر فعاش حولا ثم مات تک۔

(۴) قلت وقد کان عبد الملك بن مروان سے اخیر تک۔

قوله اقادت بها الخلفاء سے مراد حضرت معاویہ بن سفیان اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم اور عبدالملک بن مروان ہیں۔

امام بخاریؒ کا مسلک نقل مذاہب میں اقوال مختلف اور متعارض ہیں صحیح یہ ہے کہ امام بخاریؒ نفس قسامت کے تو قائل ہیں البتہ قصاص بالقسامت کے قائل نہیں ہیں نیز امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ البینة علی المدعی والیمین علی من انکر.

افادہ: باقی کچھ تفصیل باب کے تحت گذر چکی ہے نیز نصر الباری جلد ہفتم، ص:۷۹۰ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بَابُ ۳۶۵۰ مَنْ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ﴾

جس نے کسی کے گھر میں (بلا اجازت) جھانکا اور ان گھر والوں نے جھانکنے والے کی آنکھ پھوڑ دی تو دیت کا حق نہ ہوگا (گھر والوں پر دیت واجب نہیں)

۶۴۵۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُوا النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ حُجْرٍ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ﴾

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص (شاید مروان کے والد الحکم بن ابی العاص) نے نبی اکرم ﷺ کے ایک حجرہ میں جھانکا تو آنحضور ﷺ تیر لے کر اٹھے (او بمشاقص شك من الراوی) اور چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو ماریں۔

مطابقۃ للترجمۃ قیل لا یطابق الحدیث للترجمة لانه لیس فیه التصریح بان لادیة له واجیب بان فی بعض طرقه التصریح بذلك وقد جرت عادته بالاشارة الی ما ورد فیه من ذلك ومر مثله کثیراً ۔جیسا کہ اسی صفحہ ۱۰۲۰ پر باب آئندہ میں حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے ففقات عینه لم یکن علیك جناح.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص: ۱۰۲۰، مر الحدیث ص: ۹۲۲، ص: ۱۰۱۷۔

۶۴۵۶ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي حُجْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ﴾

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ کا بیان ہے کہ ایک صاحب نبی اکرم ﷺ کے دروازہ کے ایک سوراخ سے جھانکنے لگے اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں لوہے کا کنگھا تھا جس سے آپ ﷺ سر جھاڑ رہے تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا کہ اگر میں جانتا کہ تو مجھے جھانک رہا ہے تو میں یہ کنگھا تیری آنکھ میں چبھو دیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اجازت کا حکم تو دیکھنے ہی کی وجہ سے دیا گیا ہے (تاکہ ستر وغیرہ پر نظر نہ پڑے)۔

مطابقۃ للترجمۃ الکلام فی وجہ الترجمۃ مثل الکلام فی الحدیث السابق.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۲۰ مر الحدیث ص:۸۷۸، ص:۹۲۲۔

۶۴۵۷﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِعَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہیں (جبکہ تم گھر کے اندر ہو) جھانک کر دیکھے اور تم نے اسے کنکری ماری اور اس کی آنکھ پھوٹ گئی تو تم پر کوئی گناہ نہیں (یعنی دیت لازم نہیں ہوگی)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ توخذ من قولہ "لم یکن علیک جناح" ای حرج.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۲۰ مر الحدیث ص:۱۰۱۷۔

۳۶۵۱ ﴿بَابُ الْعَاقِلَةِ﴾

عاقلہ یعنی دیت دینے والے کا بیان

(عاقلہ ہر وہ رشتہ دار ہیں جو دیت ادا کرتے ہیں یعنی ددھیال والے، عصبہ)

۶۴۵۸﴿حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ﴾

ترجمہ حضرت ابوجحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کوئی ایسی خاص چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے اور سفیان نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ پھاڑ کر اگایا اور جان پیدا کیا (مخلوق کو پیدا کیا) ہمارے پاس قرآن مجید کے سوا اور کوئی مکتوب نہیں ہے سوائے اس سمجھ کے جو کسی شخص کو اس کی کتاب میں دی جائے (کہ

قرآن مجید میں غور کر کے دین کے مسائل نکالے) اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا (لکھا ہوا) ہے حضرت علیؓ نے فرمایا دیت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کا بیان اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائیگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "العقل" وهی الدية.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۲۰ مر الحديث فی كتاب العلم ص:۲۱، وص:۴۲۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۴۸۱۔

﴿بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ﴾ ۳۶۵۲

عورت کے پیٹ کے بچہ کا بیان

(جنین بروزن قتیل عورت کا حمل جب تک پیٹ میں ہے جنین ہے
چونکہ مستور ہے اب اگر زندہ نکلا تو ولد اور اگر مردہ نکلا تو سقط)

۶۴۵۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دو عورتوں نے ایک دوسرے کو (پتھر) مارا تو اس کے پیٹ کا بچہ (جنین) گر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا ایک لونڈی دینے کا فیصلہ فرمایا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۲۰ مر الحديث ص:۸۵۷، ص:۸۵۷، ص:۹۹۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم، ص:۶۰۶۔

۶۴۶۰ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ﴾

ترجمہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کے حمل کے ساقط کرنے کے بارے

میں صحابہ کرام سے مشورہ طلب کیا (یعنی اگر کوئی کسی عورت کے پیٹ کا بچہ گرادے تو کیا دیت لازم ہوگی؟) تو حضرت مغیرہؓ نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غرّہ دینے کا یعنی ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا تھا اور محمد بن مسلمہ نے گواہی دی کہ جب نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا تو یہ موجود تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۲۰ ياتي ايضاً ص: ۱۰۲۰، وص: ۱۰۸۸۔

تحقیق وتشریح | "املاص" بكسر الهمزه وسكون الميم بمعنی اسقاط۔ مَلَص کے معنی ہیں پھسلنا اسقاط حمل کو املاص اس لئے کہتے ہیں کہ وہ وقت سے پہلے بچہ کو پھسلا دیتی ہے۔ حدیث پاک کے اندر اسقاط جنین کی صورت میں غرہ کا فیصلہ اس صورت میں ہے جبکہ بچہ ماں کے پیٹ سے مردہ نکلے لیکن اگر بچہ ماں کے پیٹ سے زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا تو کامل دیت لازم ہوگی۔

یہ حدیث ابھی آرہی ہے۔

۶۴۶۱﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي السِّقْطِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضٰى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هٰذَا حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ﴾

ترجمہ | عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے قسم دے کر پوچھا کہ کسی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسقاط (حمل گرنے) کے سلسلے میں فیصلہ سنا ہے؟ تو مغیرہؓ نے کہا میں نے آنحضور ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے اس میں ایک غرّہ یعنی غلام ہو یا باندی کا فیصلہ فرمایا ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا اس پر کوئی اپنا گواہ لاؤ چنانچہ محمد بن مسلمہؓ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔

"حدثني محمد بن عبد الله الخ" عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا وہ بیان کر رہے تھے حضرت عمرؓ کے متعلق کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام سے مشورہ طلب کیا تھا اسقاط مرأۃ کے بارے میں پھر اسی کے مثل بیان کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۲۰۔

﴿بَابُ ۳۶۵۳ جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ﴾

عورت کے جنین (اسقاط حمل) کا بیان اور یہ کہ دیت والد پر اور والد کے عصبہ پر لازم ہوگی نہ کہ لڑکے پر

۶۴۶۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لَحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے جنین (کے گرنے) پر غرّہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی کا فیصلہ کیا تھا (کہ دیت دی جائے) پھر وہ عورت جس پر غرّہ دینے کا حکم ہوا تھا (یعنی قاتلہ) مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا تھا کہ اس کی میراث اس کے لڑکوں اور اس کے شوہر کو ملے گی اور دیت اس کے عصبہ یعنی ددھیال والوں کو ادا کرنا ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ قیل لاً مطابقة بين الترجمة والحديث لانه ليس فيه ايجاب العقل على الوالد. واجيب بان لفظ الوالد قد ورد فى بعض طرق الحديث وعادته انه يترجم بمثل هذا (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۰ تا ص:۱۰۲۱، مر الحديث ص:۸۵۷، ص:۸۵۷، ص:۹۹۸، ص:۱۰۲۱۔

اشکال: یہاں حدیث الباب سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں عورتیں بنی لحیان کی تھیں اور اسی بخاری شریف کتاب الطب، ص:۸۵۷ میں روایت گذر چکی ہے کہ یہ جھگڑا کرنے والی دونوں عورتیں قبیلہ ہذیل کی تھیں نیز، ص:۱۰۲۱ میں متصلا آنے والی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبیلہ ہذیل کی عورتیں تھیں بظاہر تعارض کا اشکال ہے لیکن ان روایات میں کوئی تعارض نہیں ہے اسلئے کہ بنی لحیان قبیلہ ہذیل ہی کی شاخ ہیں لحيان بكسر اللام وفتحها بطن فى هذيل (قس)

۶۴۶۳ ﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَتَلَتْ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى أَنَّ دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ بنی ہذیل کی دو عورتیں آپس میں لڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر پھینک کر مارا چنانچہ اسے بھی مار ڈالا اور اس کے پیٹ کے بچہ (جنین) کو بھی مار ڈالا پھر سب کے سب نے (یعنی دونوں طرف کے لوگوں نے) یہ جھگڑا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے جنین (پیٹ کے بچہ) کی دیت غرّہ ہے غلام ہو یا لونڈی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عاقلہ (عصبہ) پر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا وجه آخر في حديث ابی هريرةؓ المذكور.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۱ مر الحديث ص:۸۵۷، ص:۸۵۷، ص:۹۹۸، ص:۱۰۲۰۔

تشریح اس روایت میں عاقلتها ہے اور بعض روایت میں عصبتها ہے، دونوں کا حاصل ایک ہے جیسا کہ ترجمہ میں قوسین سے ظاہر کر دیا گیا۔

مطلب یہ ہے کہ عورت کے ددھیال والے عورت کی دیت ادا کریں گے۔

﴿بَابُ مَنْ اسْتَعَانَ عَبْدًا أَوْ صَبِيًّا﴾ [۳۶۵۴]

وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكُتَّابِ ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنفُشُونَ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا

جس نے کسی غلام یا بچہ سے مدد طلب کی (کام لیا)

بخاری کے شروح مثلاً عمدۃ القاری، فتح الباری، الکواکب الدراری للکرمانی، اور ارشاد الساری میں اسی طرح "استعان" نون کے ساتھ ہے لیکن ہمارے ہندوستانی نسخوں میں استعار "ر" کے ساتھ جو نسفی اور اسماعیلی کی روایت ہے یعنی جس نے غلام یا بچہ کو مانگ کر لیا (کام کرنے کیلئے مانگا) ووجه ذكر هذا الباب في كتاب الديات الخ (عمدہ) یعنی اس باب کو امام بخاریؒ نے کتاب الدیات میں اس مناسبت سے ذکر کیا ہے کہ اگر استعمال میں غلام ہلاک ہو گیا تو دیت واجب ہوگی۔ اور توضیح میں ہے کہ اگر کسی آزاد بالغ سے کام لیا خواہ مفت یا اجارہ پر اور اس کو چوٹ وغیرہ لگ گئی تو اس میں بالاتفاق ضمان نہیں بشرطیکہ وہ کام ایسا ہو جس میں کوئی خطرہ نہ ہو البتہ جس نے اس پر جنایت کی اور زیادتی کی تو اس پر ضمان ہے۔ اور اگر آزاد نابالغ بچہ سے کام لیا یا مولیٰ کی اجازت کے بغیر غلام سے کام لیا اور وہ ہلاک ہو گیا تو غلام کی قیمت کا ضامن ہے اور آزاد بچہ کی دیت کا اور یہ دیت اس کے عاقلہ پر ہوگی۔

"وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَؓ" اور ذکر کیا جاتا ہے کہ حضرت ام سلمہ (ام المومنین ہندؓ) نے مکتب کے معلم کے پاس خبر

بھیجی کہ میرے پاس کچھ لڑکوں کو بھیج دے کہ اون دُھن دیں اور کسی آزاد کو مت بھیجنا۔ (یعنی غلاموں کو بھیجنا تاکہ اگر میرے کام میں ہلاک ہو جائیں تو میں ان کا ضمان دوں)۔

۶۴۶۴ ﴿حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو حضرت ابو طلحہؓ میرا ہاتھ پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ انس عقلمند لڑکا ہے یہ آپ کی خدمت کرے گا، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ پھر میں آنحضور ﷺ کی خدمت کرتا رہا حضر اور سفر دونوں میں خدا کی قسم آنحضور ﷺ نے (دس برس کی مدت میں) اگر میں نے کوئی کام کیا تو آپ ﷺ نے یوں نہیں فرمایا کہ تو نے اس کام کو اس طرح کیوں کیا؟ اور میں نے جس کام کو نہیں کیا تو آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس کام کو اس طرح کیوں نہیں کیا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الخدمت مستلزمة لاستعانة فيطابق الجزء الاخير من الترجمة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۱ مر الحديث ص:۳۸۸، واخرجه مسلم واصحاب السنن الاربع.

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم، ص:۶۴۶۔

﴿بَابٌ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ﴾ ۳۶۵۵

کان میں کام کرنے میں دب کر اور کنویں میں گر کر کوئی مر جائے تو اس کا خون لغو و معاف ہے یعنی اس کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا

۶۴۶۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانور (گائے، بیل، بھینس اور

اونٹ) کا زخم لغو و معاف ہے اور کنویں کا زخم لغو و معاف ہے اور کان کا زخم لغو و معاف ہے اور دفینہ جاہلیت میں خمس ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان الترجمة بعض الحديث.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۱ و مر الحديث ص:۲۰۳، ص:۳۱۷۔

تشریح مفصل و مکمل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے احقر کی نصر المنعم، ص:۳۰۲ اور نصر الباری جلد ششم، ص:۲۶۵ تا ص:۲۶۷۔

۳۶۵۶ باب العجماء جبار

جانوروں کا زخم (یعنی گائے بیل بھینس اور اونٹ کا زخم) ہدر و معاف ہے

مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم، ص:۲۶۵

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ كَانُوا لَا يُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَةِ وَيُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ لَا تُضْمَنُ النَّفْحَةُ إِلَّا أَنْ يَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّةَ وَقَالَ شُرَيْحٌ لَا تُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ يَضْرِبَهَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِهَا وَقَالَ الْحَكَمُ وَحَمَّادٌ إِذَا سَاقَ الْمُكَارِي حِمَارًا عَلَيْهِ امْرَأَةٌ فَتَخِرُّ لَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَقَالَ الشَّعْبِيُّ إِذَا سَاقَ دَابَّةً فَأَتْعَبَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ كَانَ خَلْفَهَا مُتَرَسِّلًا لَمْ يَضْمَنْ.

"وقال ابن سيرين الخ" اور محمد بن سیرینؒ نے بیان کیا کہ جانوروں کے لات مارنے میں ضامن نہیں بناتے تھے (یعنی صحابہ و تابعین کے علماء جانوروں کے لات مارنے میں تاوان نہیں دلاتے تھے) اور لگام کھینچنے پر ضامن بناتے تھے (یعنی جانور پر کوئی سوار ہو اور لگام کھینچتے وقت جانور کسی کو لات مار دے تو سوار ضامن ہوگا سوار سے دیت لی جائے گی)۔

"وقال حماد الخ" اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا لات مارنے پر تاوان نہیں ہوتا لیکن اگر کوئی آدمی جانور کو چھیڑے، اکسائے اور جانور کسی کو لات مارے تو چھیڑنے والے کو تاوان دینا ہوگا۔

"وقال شريح الخ" اور قاضی شریحؒ نے کہا اگر کوئی شخص جانور کو مارے اور وہ اس مارنے کے عوض لات مار دے تو جانور کے مالک پر تاوان نہ ہوگا۔

"وقال الحكم وحماد الخ" اور حکم بن عتیبہ اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا کہ اگر کرایہ دار (یعنی گدھا والا) گدھا کو ہانکے اور اس پر سوار عورت گر پڑی تو اس گدھا والے پر کچھ نہیں۔

"وقال الشعبي الخ" اور شعبی یعنی عامر بن شراحیل نے کہا کہ جب جانور کو ہانکنے والا بری طرح ہانک کر جانور کو تھکا ڈالے اب اگر وہ کوئی نقصان کر دے تو ہانکنے والا ضامن ہوگا لیکن اگر وہ ہانکنے والا جانور کے پیچھے ہے اور ہانک نہیں رہا

ہے بلکہ چلنے میں سہولت وآسانی برت رہا ہے تو ضامن نہیں ہوگا

۶۴۶۶﴿حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چوپایہ جانوروں میں دیت معاف ہے اسی طرح کنویں میں گرنے سے اور کان میں کام کرنے میں ہلاک ہونے پر دیت وتاوان کچھ نہیں ہے بلکہ معاف ہے اور دفینہ جاہلیت میں خمس ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۱، مر الحديث ص:۲۰۳، ص:۳۱۷۔

تشریح کے لیئے دیکھئے نصر الباری جلد ششم، ص: ۲۶۵

۳۶۵۷ ﴿بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ﴾

اس شخص کا گناہ جس نے دارالاسلام میں کسی غیر مسلم کو بلا جرم قتل کیا

۶۴۶۷﴿حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی ایسے شخص کو قتل کیا جس سے عہد کر چکا ہو (جس کو امان دے چکا ہو) تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے معلوم ہوتی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ فان قلت الترجمة فى الذمى وهو كتابى عقد معه عقد الجزية قلت "المعاهد" ايضاً ذمى باعتبار ان له ذمة المسلمين وفى عهدهم فالذمى اعم من ذلك.

(مطلب یہ ہے کہ حدیث الباب میں "معاہد" کا لفظ ہے جس میں سب غیر مسلم آگئے جنہیں دارالاسلام میں امان دیدیا گیا فلا اشکال)۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۱، ومر الحديث ص:۴۴۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۳۱۴۔

﴿بَابٌ ۳۶۵۸ لا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ﴾

مسلمان کافر کے بدلے نہیں قتل کیا جائے گا

۶۴۶۸﴿حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ ح حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ﴾

ترجمہ حضرت ابو جحیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ حضرات (اہل بیت) کے پاس کوئی ایسی خاص چیز بھی ہے جو قرآن مجید میں نہیں ہے، اور سفیان بن عیینہ نے ایک مرتبہ اس طرح بیان کیا کہ جو لوگوں کے پاس نہیں ہے اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ پھاڑ کر اگایا اور جان پیدا کیا (مخلوق کو پیدا کیا) ہمارے پاس قرآن مجید کے سوا اور کوئی مکتوب نہیں ہے سوائے اس سمجھ کے جو کسی شخص کو اس کی کتاب میں دی جائے (کہ قرآن مجید میں غور کر کے دین کے مسائل نکالے) اور جو کچھ اس صحیفہ میں ہے میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا (لکھا ہوا) ہے حضرت علیؓ نے فرمایا دیت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کا بیان اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہیں کیا جائیگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۲۱ و مر فى العلم ص:۲۱، وص:۴۲۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے جلد اوّل، ص:۴۸۱۔

﴿بَابٌ ۳۶۵۹ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ﴾

رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جب کسی مسلمان نے غصہ میں کسی یہودی کو تھپڑ مارا

اس کی روایت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے کی، کما مر بخاری، ص:۳۲۵ وغیرہ

۶۴۶۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انبیاء (علیہم السلام) کے درمیان ایک دوسرے پر فضیلت مت دو۔ (یعنی اس طرح کہ دوسرے پیغمبر کی توہین یا تحقیر نکلے)

مطابقۃ للترجمۃ المطابقة بين الترجمة وبين هذا الحديث في تمامه فانه اخرجه مختصرا وتمامه جاء رجل من اليهود فقال يا ابا القاسم ضرب وجهي رجل من اصحابك الحديث قال لا تخيروا بين الانبياء.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۱ ومر الحديث ص:۳۲۵،ص:۴۸۱،ص:۶۶۸، ياتي ص:۱۱۰۴۔

۶۴۷۰﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ لَطَمَ فِي وَجْهِي قَالَ ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ قَالَ قُلْتُ وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ قَالَ لَا تُخَيِّرُونِي مِنْ بَيْنِ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُوزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا جس کے منہ پر تھپڑ مارا گیا تھا اس نے کہا اے محمد (ﷺ) آپ کے ایک انصاری صحابی نے میرے منھ پر تھپڑ مارا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا انہیں بلاؤ لوگوں نے انہیں بلایا تو آپ ﷺ نے پوچھا تم نے اس کے چہرہ پر کیوں تھپڑ مارا؟ انھوں نے کہا یارسول اللہ میں یہودیوں کے پاس سے گذرا تو اسے میں نے یہ کہتے سنا کہ اس ذات کی قسم جس نے (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کو تمام انسانوں پر فضیلت دی کہا کہ میں نے اس پر پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی؟ پھر مجھے غصہ آ گیا اور میں نے اسے تھپڑ ماردیا آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھے انبیاء علیہم السلام پر فضیلت مت دو کیونکہ قیامت کے روز سارے لوگ بیہوش ہو جائیں گے اور میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے ہوئے ہیں اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے بھی پہلے ہوش میں آ گئے یا کوہ طور کی بیہوشی کا بدلہ انہیں دیا گیا (کہ وہ بیہوش ہی نہیں ہوئے)۔

مطابقۃ للترجمۃ هذا طريق آخر في حديث ابي سعيد باتم من الطريق الاوّل الذي اورده مختصراً الخ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۱ تا ص:۱۰۲۲ ومر لحديث ص:۳۲۵،ص:۴۸۱،ص:۶۶۸، ياتي ص:۱۱۱۳۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿كِتَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُعَانِدِيْنَ وَالْمُرْتَدِّيْنَ وَقِتَالِهِمْ﴾

باغیوں اور مرتدوں سے توبہ کرانے اور ان سے قتال (لڑنے) کا بیان

تشریح معاندین سے مراد وہ لوگ ہیں جو جان بوجھ کر حق بات کو رَد کریں (یعنی علم کے باوجود حق سے بغاوت کرنے والے) اور ''مرتدین'' سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کرلیں (مسلمان ہونے کے بعد کافر ومشرک ہوجائیں)

مقصد امام بخاریؒ نے استتابة کو قتالھم پر مقدم کرکے اشارہ کیا ہے کہ ان باغیوں اور مرتدوں کو پہلے توبہ کرنے کا حکم دیا جائے توبہ نہ کرنے پر انہیں قتل کردیا جائے، یہی جمہور کا بھی قول ہے، واللہ اعلم۔

وَاثمُ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوبَتِهِ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَقَالَ اللّٰهُ تعالىٰ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ ٥ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الخَاسِرِيْنَ.

اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے اس کے گناہ اور دنیا وآخرت میں اس کی سزا کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے (سورہ لقمان) اگر تم نے شرک کیا تو تمہارے عمل اکارت ہوجائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤ گے (سورہ زمر:۶۵)

تشریح عقلاً ونقلاً ثابت ہے کہ عبادت وپرستش کا مستحق بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں ہوسکتا اور ہر نبی کو بذریعہ وحی بتلادیا گیا ہے کہ آخرت میں مشرک کے تمام اعمال اکارت ہیں اور شرک کا انجام خالص حرمان وخسران کے سوا کچھ نہیں۔

۶۴۷۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عن اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عن عبدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ عَلىٰ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقالوا اَيُّنَا لَمْ يَلْبِسْ اِيْمَانَه بِظُلْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِنَّهُ لَيْسَ بِذٰلِكَ اَلاَ تَسْمَعُونَ اِلىٰ قولِ لُقْمَانَ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ جب آیت کریمہ الذين آمنوا ولم يَلْبِسُوا الاية نازل ہوئی تو

اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شاق (گراں) گذرا اور صحابہ نے عرض کیا اَیُّنا لم یَلبس الخ ہم میں سے کون شخص ہے جس نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو نہیں ملایا ہوگا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مراد نہیں ہے (یعنی مطلق ظلم یعنی گناہ مراد نہیں ہے بلکہ شرک مراد ہے) کیا تم نے حضرت لقمان کا قول نہیں سنا کہ شرک بڑا ظلم ہے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۲۲ ومر الحديث فى كتاب الايمان ص:۱۰، ص:۴۷۴، ص:۴۸۷، فى المغازى ص:۶۶۶، فى التفسير ص:۷۰۴، ياتى ص:۱۰۲۵۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۲۸۳ نیز نصر المنعم، ص:۱۶۴ تا ص:۱۶۵۔

۶۴۷۲﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قال حدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ ح وحدَّثنا قَيْسُ بنُ حَفْصٍ قال حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ قال اَخْبَرَنا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الرحمٰنِ بنُ اَبِى بَكرةَ عَنْ اَبِيْهِ قال قال النبيُّ صلى الله عليه وسلم اَكْبَرُ الْكَبائِرِ الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ ثَلاثًا أَوْ قولُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حتى قُلْنا لَيْتَه سَكَتَ﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑے سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا (یعنی والدین کو تکلیف پہنچانا) اور جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹی گواہی دینا یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا (بالشک من الراوی) جھوٹ بولنا آنحضور ﷺ اسے بار بار فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے سوچا (آرزو کی) کاش آنحضور ﷺ خاموش ہو جاتے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "الاشراك بالله"

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۲۲ مر الحديث ص:۳۶۲، ص:۸۸۴، ص:۹۲۸۔

۶۴۷۳﴿حَدَّثَنَا مَحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بنِ ابْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ مُوسٰى قال اَخْبَرَنا شَيْبَانُ عن فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عَمْرٍو قال جاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صلَّى اللّٰهُ عليه وسلم فقال يا رسولَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ قال الإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ قال ثُمَّ ماذَا قال ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ قال ثُمَّ ماذَا قال ثُمَّ الْيَمِيْنُ الْغَمُوسُ قلتُ وَمَا الْيَمِيْنُ الْغَمُوسُ قال الَّذِى يَقْتَطِعُ مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيْهَا كَاذِبٌ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کبائر (بڑے بڑے گناہ) کیا ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا (کفر کرنا) اعرابی نے پوچھا

پھر کیا؟ فرمایا والدین کی نافرمانی کرنا، پوچھا پھر کیا فرمایا یمین غموس، میں نے (یعنی عبداللہ بن عمرؓ نے) پوچھا یمین غموس کیا ہے فرمایا جھوٹی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال مار لینا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "الاشراك بالله"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:١٠٢٢ مر الحديث ص:٩٨٧،ص:١٠١٥۔

۶۴۷۴ ﴿حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيىٰ قال حدَّثَنا سُفيانُ عن مَنْصُورٍ وَالاَعْمَشِ عن اَبِي وائِلٍ عنِ ابنِ مَسْعودٍ قال قال رَجُلٌ يا رسولَ اللّٰهِ اَنُؤاخَذُ بِمَا عَمِلْنا فى الجاهِلِيَّةِ قال مَن اَحْسَنَ فى الِاسْلامِ لَمْ يُؤَاخَذْ بِما عَمِلَ فى الجاهِلِيَّةِ وَمَنْ اَسَاءَ فى الِاسْلامِ اُخِذَ بالاَوَّلِ وَالآخِرِ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے جو گناہ جاہلیت کے زمانے میں (اسلام قبول کرنے سے پہلے) کئے ہیں کیا ان کا مواخذہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا جو اسلام میں مخلص رہا اس کی جاہلیت کے اعمال پر پکڑ نہیں ہوگی لیکن جو اسلام میں غیر مخلص ہوگا اس کی اول و آخر تمام اعمال میں پکڑ ہوگی (مواخذہ ہوگا)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ومن اساء فى الاسلام اخذ بالاول والآخر لان منهم من قال المراد بالاساءة فى الاسلام الارتداد من الدين فيدخل فى قوله فى اثم من اشرك بالله.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:١٠٢٢ والحديث اخرجه مسلم فى الايمان ص:٧٥

تشریح | "من احسن فى الاسلام الخ" المراد بالاحسان الدخول فى الاسلام بالظاهر والباطن جميعا وان يكون مسلما حقيقيا فهذا يغفرله ماسلف فى الكفر بنص القرآن العزيز والحديث الصحيح الاسلام يهدم ما قبله وباجماع المسلمين۔

والمراد بالاساءة عدم الدخول فى الاسلام بقلبه بل يكون منقادا فى الظاهر مظهرا للشهادتين غير معتقد للاسلام بقلبه فهذا منافق باق على كفره باجماع المسلمين فيواخذ بما عمل فى الجاهلية قبل اظهار صورة الاسلام وبما عمل بعد اظهارها لانه مستمر على كفره. (شرح نووى ص:٧٥)

۳۶۶۰ ﴿بَابُ حُكمِ المُرْتَدِّ وَالمُرْتَدَّةِ﴾

وقالَ ابنُ عُمَرَ وَالزُّهْرِيُّ وَابراهِيم تُقْتَلُ المُرْتَدَّةُ وَاسْتِتابَتِهِمْ.

مرتد مرد اور عورت کا حکم (هل حكمهما سواء ام لا؟)

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور زہری اور ابراہیم نخعی نے کہا مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا۔

تشریح چونکہ یہ مسئلہ مختلف فیہ تھا اس لئے امام بخاریؒ نے کوئی صریح وصاف حکم نہیں بیان کیا کہ مرتد مرد اور مرتدہ عورت دونوں کا حکم یکساں ہے یا فرق ہے؟ لیکن امام بخاری نے تحت الباب جو آثار نقل فرمایا اس سے امام بخاری کا رجحان ظاہر ہے کہ مرتد مرد ہو یا مرتد عورت ہو کوئی فرق نہیں عورت مرتدہ بھی مرد کی طرح قتل کی جائے گی۔

''وقال ابن عمرؓ الخ'' اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور زہری اور ابراہیم نخعیؒ نے کہا کہ مرتد عورت کو قتل کیا جائے گا۔ لیکن حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورت اگر مرتد ہو جائے تو پہلے توبہ کا مطالبہ کیا جائے گا اگر توبہ کر لی تو فبہا ورنہ قید کیا جائے گا یہاں تک کہ اسلام قبول کر لے یا مر جائے۔ ان آثار کے ذکر کرنے سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ مرتد مرد ہو یا عورت دونوں کا حکم ایک ہے کہ دونوں کو قتل کیا جائے گا۔

''واستتابتهم'' عطف على حكم. اور ان سے توبہ کے مطالبہ کا بیان۔ كذا ذكره بعد الآثار المذكورة وقدم ذلك في رواية ابى ذر على ذكر الآثار وللقابسى واستتابتهما بالتثنية وهو اوجه، ووجه الجمع قال في فتح البارى على ارادة الجنس وتعقبه العينى فقال ليس بشيء بل هو على قول من يرى اطلاق الجمع على التثنية كما فى قوله تعالىٰ فقد صغت قلوبكما والمراد قلباكما.

وقال الله تعالىٰ: كَيْفَ يَهْدِى اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ وَشَهِدُوا اَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ (۸۶) اُولٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (۸۷) خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ (۸۸) اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (۸۹) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَاُولٰئِكَ هُمُ الضَّالُّوْنَ (۹۰) (آل عمران).

اور اللہ ایسے لوگوں کو کیسے ہدایت دے گا جنھوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر (اختیار) کر لیا اور (بعد اس کے کہ) شہادت دے چکے تھے کہ رسول برحق ہیں اور (بعد اس کے کہ) ان کے پاس کھلی ہوئی نشانیاں آ چکی تھیں اور اللہ (ایسے) ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ایسوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہوتی ہے وہ اس میں (ہمیشہ ہمیش) پڑے رہنے والے ہیں نہ ان پر سے عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انھیں مہلت دی جائے گی البتہ جو لوگ اس کے بعد توبہ کر لیں اور (اپنے کو) درست کر لیں سو بے شک اللہ بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحم والا ہے۔ بے شک جن لوگوں نے بعد اپنے ایمان (لانے) کفر اختیار کیا پھر کفر میں بڑھتے رہے ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ تو گمراہ ہیں۔

(۲) وقال: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِنْ تُطِيْعُوا فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ (۱۰۰) آل عمران.

اَے ایمان والو اگر تم ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہا مان لو گے جنھیں کتاب دی جا چکی ہے تو وہ تمہارے ایمان کے بعد تمہیں کافر بنا کر چھوڑیں گے۔

(۳) وقال: اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُم وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (سورہ نساء: ۱۳۷)

بے شک جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہو گئے پھر کفر میں ترقی کرتے گئے اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا اور نہ انہیں (سیدھی) راہ دکھائے گا۔

(۴) وقال: مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوفَ يَاتِي اللّٰهُ بِقَومٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ. (سورہ مائدہ: ۵۴)

تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے تو عنقریب اللہ ایسے لوگوں کو (وجود میں) لے آئے گا جنہیں وہ چاہتا ہوگا اور جسے وہ چاہتے ہوں گے۔

(۵) وقال: ولٰكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِم غَضَبٌ مِنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الآخِرَةِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الغَافِلُونَ لَا جَرَمَ يقول حقا اَنَّهُم فِي الآخِرَةِ هُمُ الخَاسِرُوْنَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَّحِيْمٌ (سورہ نحل: ۱۰۶ تا ۱۱۰)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیکن جس نے دل کھول کر (کفر کو صحیح سمجھ کر) کفر کیا تو ان ہی لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے یہ (غضب وعذاب) اس سبب سے ہوگا کہ انھوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے مقابلہ میں عزیز محبوب رکھا اور اللہ کفر اختیار کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں کیا کرتا یہ تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اور جن کی سماعت پر اور ان کی بینائی پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور یہی لوگ تو (اپنے انجام سے بالکل) غافل ہیں، لامحالہ (لاجرم کی تفسیر امام بخاریؒ نے کی ہے یقول حقا یعنی لازمی بات ہے) آخرت میں یہی لوگ بالکل ہی گھاٹے میں رہنے والوں میں ہوں گے پھر بیشک آپ کا پروردگار ان لوگوں کے حق میں جنھوں نے بعد اس کے کہ (سخت) آزمائش میں پڑ چکے تھے ہجرت کی پھر جہاد کیا اور ثابت قدم رہے تو آپ کا پروردگار بے شک ان اعمال کے بعد بڑا مغفرت والا ہے بڑا رحمت والا ہے۔

(۶) وقال: وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عن دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عن دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ. (سورہ بقرہ آیت: ۲۱۷)

اور یہ لوگ تو تم سے جنگ جاری ہی رکھیں گے تا آنکہ اگر ان کا بس چلے تو تمہیں تمہارے دین سے پھیر کر ہی رہیں

اور جو کوئی بھی تم میں سے پھر جائے اپنے دین سے اور اس حال میں کہ وہ کافر ہے مر جائے تو یہی وہ لوگ ہیں کہ ان کے اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور یہ اہل دوزخ ہیں اسی میں (ہمیشہ) پڑے رہنے والے۔

تشریح ان آیات ایمان کے بعد ارتداد کی متعدد سزائیں مذکور ہیں اور بہت ہی سخت ہیں اور بہت ہی سخت ہونا بھی چاہئے۔ بغاوت سے بڑھ کر دنیا کے سامنے قانون تعزیرات میں سنگین جرم اور کون ہے؟ اور بغاوت بھی وفاداری کے عہد و پیمان مؤکد کے بعد۔

ان باغیوں مرتدوں پر اللہ کی لعنت ہے ان پر فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور یہ لعنت و عذاب میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے اللہ ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا ان پر اللہ کا غضب ہے ان کیلئے عذاب عظیم ہے یہ لوگ دوزخی ہیں اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے یہ عذاب اخروی اور دوامی ہے۔

دنیا میں ان کی سزا قتل ہے جیسا کہ احادیث آتیہ سے ظاہر ہے۔

۶۴۷۵﴿حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قال حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عن اَيُّوبَ عن عِكْرِمَةَ قال اُتِىَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابنَ عَبَّاسٍ فقال لَوْكُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُم لِنَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُم لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صلى اللّٰهُ عَلَيهِ وسلم مَن بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوهُ﴾

ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چند زندیقوں کو لایا گیا تو حضرت علیؓ نے انہیں جلوا دیا جب یہ خبر حضرت ابن عباسؓ کو پہنچی تو فرمایا اگر میں (حضرت علیؓ کی جگہ) میں ہوتا تو میں انہیں نہیں جلاتا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ میں جلانے سے منع فرمایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے عذاب (آگ) کی سزا کسی کو مت دو البتہ میں انہیں قتل ضرور کر دیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے جو شخص اپنا دین بدل ڈالے (اسلام سے پھر جائے) اس کو قتل کر ڈالو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "من بدل دينه فاقتلوه والذى يبدل دينه هو المرتد.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۳ ومر الحديث فى الجهاد ص:۴۲۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۱۸۷۔

۶۴۷۶﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا يَحْيٰى عن قُرَّةَ بنِ خَالِدٍ قال حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بنُ هِلَالٍ قال حَدَّثَنا اَبُو بُرْدَةَ عن اَبِي مُوسٰى قال اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِي صلى الله عليه وسلم وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عن يَمِيْنِي وَالْآخَرُ عن يَسَارِي ورسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَأَلَ فقال يَا اَبَا مُوسٰى اَوْقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بنَ قَيْسٍ

قال قُلْتُ وَالَّذِى بَعَثَكَ بِالحقِّ مَا اَطْلَعَانِي عَلٰى مَا فِي اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ العَمَلَ فَكَاَنِّى اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ فقال لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ وَلٰكِن اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوسٰى اَوْ يَا عبدَ اللّٰهِ بنَ قَيْسٍ اِلَى اليَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ مُعَاذَ بنَ جَبَلٍ فلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ اَلْقٰى لَهٗ وِسَادَةً قال انزِلْ وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قال مَا هٰذا قال كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ قال اِجْلِسْ قال لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قضاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ثلاثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرا قيامَ اللَّيْلِ فقال اَحَدُهُمَا اَمَّا اَنَا فَاَقُوْمُ وَاَنَامُ وَاَرْجُوا فى نَوْمَتِي ما اَرْجُو فِي قَوْمَتِي ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو شخص اور تھے ان دونوں میں سے ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا میرے بائیں طرف، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اس وقت) مسواک کر رہے تھے ان دونوں حضرات نے (جزیہ وغیرہ وصول کرنے کیلئے عامل بننے کی) درخواست کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا اے ابوموسیٰ یا (شک من الراوی) آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیس! ابوموسیٰؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ان دونوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی تھی اور نہ میں نے یہ سمجھا کہ یہ دونوں کام (عہدہ) چاہتے ہیں ابوموسیٰؓ کہتے ہیں گویا کہ میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ آنحضور ﷺ کی مسواک آپ کے ہونٹ کے نیچے دبی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا ہم اپنے کام کیلئے اس شخص کو عامل نہیں بنائیں گے جو اس کا متمنی ہوگا لیکن اے ابوموسیٰ یا شک راوی آپ نے نام لے کر فرمایا اے عبداللہ بن قیس تم یمن جاؤ پھر آنحضور ﷺ نے ابوموسیٰ کے پیچھے معاذ بن جبلؓ کو بھیجا جب معاذؓ (یمن میں) ابوموسیٰؓ کے پاس پہنچے تو ابوموسیٰؓ نے ان کے لئے گدا بچھایا اور کہا سواری سے اتر کر تشریف رکھئے اور (معاذؓ نے) دیکھا کہ ایک شخص ابوموسیٰؓ کے پاس زنجیر سے بندھا ہوا ہے معاذؓ نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟ ابوموسیٰؓ نے بتایا کہ یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا اب پھر یہودی ہوگیا ہے (یعنی مرتد ہوگیا ہے) ابوموسیٰؓ نے کہا آپ بیٹھئے انھوں نے کہا میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق یہ قتل کردیا جائے یہ انھوں نے تین مرتبہ کہا چنانچہ ابوموسیٰؓ نے حکم دیا اور اسے قتل کردیا گیا پھر دونوں حضرات نے رات کی نماز (تہجد وغیرہ) کے متعلق گفتگو کی، ان میں سے ایک صاحب (معاذؓ) نے کہا میں تو رات میں عبادت بھی کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور میں اپنے سونے میں بھی اس اجر وثواب کی امید رکھتا ہوں جو اپنے نماز وعبادت میں۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فامر به فقتل"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۲۳ مر الحديث ص:۳۸، ص:۳۰۱، ص:۶۲۲، ياتى ص:۱۰۵۸، ص:۱۰۵۹۔

افادہ: یہاں نصر الباری کتاب المغازی یعنی جلد ہشتم کا مطالعہ بہت مفید ہوگا انشاء اللہ۔

﴿بابُ قَتْلِ مَنْ اَبٰی قَبُولَ الفَرَائِضِ وَمَا نُسِبُوا اِلٰی الرِّدَّةِ﴾ ۳۶۶۱

اس شخص کے قتل کا بیان جوفرائض کو ماننے سے انکار کرے اور جس کی نسبت ارتداد کی طرف ہو

(وقتل الذین نسبوا الی الردّة (قس) اور "ما نسبوا" میں ما موصولہ ہے۔

۶۴۷۷﴿حدَّثنا یَحْیی بنُ بُکَیْرٍ قال حدَّثَنا اللَّیْثُ عن عُقَیْلٍ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبا هُرَیْرَةَ قال لَمّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَاسْتُخْلِفَ اَبُوبَکْرٍ وَکَفَرَ مَن کَفَرَ مِنَ العَرَبِ قال عُمَرُ یا اَبا بَکْرٍ کَیْفَ تُقَاتِلُ النّاس وقَدْ قالَ النبیُّ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حتی یَقُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قال لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنّی ما لَهُ وَنَفْسَهُ اِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَی اللّٰهِ قال اَبُوبَکْرٍ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلٰوةِ والزَّکٰوةِ فَاِنَّ الزکٰوةَ حَقُّ المَالِ وَاللّٰهِ لَوْمَنَعُونِی عَنَاقًا کانوا یُؤَدُّونَهَا اِلٰی رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا قال عُمَرُ فَوَاللّٰهِ ما هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَیْتُ اَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ اَبِی بَکْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الحَقُّ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور حضرت ابوبکرؓ خلیفہ ہوئے اور اہل عرب میں سے کچھ لوگ کافر ہوئے جنھوں نے کفر اختیار کیا (حضرت ابوبکرؓ نے ان سے لڑنے کا ارادہ کیا) تو حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکر آپ لوگوں سے کیسے (کس بنیاد پر) جنگ کریں گے؟ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا تھا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللّٰہ (ایمانی کلمہ) کی شہادت نہ دیں پس جس نے کلمہ لا الہ الاّ اللّٰہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں) کہہ لیا تو اس نے اپنا مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچالیا مگر اسلام کے حق کی وجہ سے (مثلاً کسی کا ناحق خون کرے تو اور بات ہے) اور اس کا حساب اللہ پر ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ان لوگوں سے ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گا کیوں کہ زکوۃ حق مال ہے (جیسے نماز بدن کا حق ہے) قسم خدا کی اگر یہ لوگ ایک بکری کا بچہ جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے اگر دینے سے انکار کریں گے تو میں اس کے نہ دینے پر ان سے ضرور جنگ کروں گا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر خدا کی قسم اللہ نے جنگ کے معاملہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا فرمادیا تھا پھر بعد میں میں نے سمجھا کہ حق وہی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۲۳ و مر الحدیث ص:۱۸۸، ص:۱۹۶، یاتی ص:۱۰۸۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد پنجم، ص:۲۹ حدیث:۱۳۲۵ کا خلاصہ۔

﴿بابٌ ۳۶۶۲ اِذَا عَرَّضَ الذِّمِّيُّ وَغَيْرُهٗ بِسَبِّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَلَمْ يُصَرِّحْ نَحْوَ قولِهٖ السَّامُ عَلَيْكَ﴾

اگر ذمی وغیرہ (معاہد) نبی اکرم ﷺ کو کنایۃً برا کہیں اور صراحت نہ کریں جیسے آنحضور ﷺ کے زمانہ میں (السلام علیک کے بجائے) السام علیک کہنا

۶۴۷۸﴿حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ مُقَاتِلٍ اَبُو الحَسَنِ قال اَخْبَرَنَا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنا شُعْبَةُ عن هشامِ بنِ زَيْدِ بنِ اَنَسِ بنِ مَالِكٍ قال سَمِعْتُ اَنَسَ بنَ مَالِكٍ يقولُ مَرَّ يَهُودِيٌّ بِرَسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقال السَّامُ عَلَيْكَ فقال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْكَ فقال رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَتَدْرُونَ مَا يَقولُ قال السَّامُ عَلَيكَ قالوا يا رسولَ اللّٰهِ اَلَا نَقْتُلُهٗ قال لَا اِذَا سَلَّمَ عَلَيكُم اَهْلُ الكِتَابِ فقُولُوا وَعَلَيكُم﴾

ترجمہ | ہشام بن زید بن انس بن مالک نے بیان کیا کہ میں نے اپنے دادا حضرت انس بن مالکؓ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور کہا کہ السّام علیك تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا "وعلیك" (اور تم پر بھی) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا کیا تم کو معلوم ہوا کہ اس نے کیا کہا؟ اس نے کہا "السام علیک" صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اسے قتل نہ کردیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم جواب میں "وعلیکم" (اور تم پر بھی) کہا کرو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۲۳ و مر الحدیث ص:۹۲۵۔

تشریح | شرعی مسئلہ یہی ہے کہ ذمی بھی اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے، برا بھلا کہے تو قتل کردیا جائے گا لیکن یہاں ذمی یہودی نے گالی نہیں دی ہے بلکہ صرف "السّام علیك" کہا ہے یعنی موت کی دعا کی اور ظاہر ہے کہ موت تو لازمی چیز ہے ایک نہ ایک دن آنی ہے چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہؒ سے ثابت ہے کہ اگر کوئی مسلمان حضور اقدس ﷺ کو گالی دے تو وہ مرتد ہے اور واجب القتل ہے اور یہ ذمی یعنی مستامن تو اس بددعا سے بڑھ کر بڑے ظلم اور جرم کا مرتکب ہے یعنی

شرک و بت پرستی اس کے باوجود تابعداری قبول کرنے کی وجہ سے امن دیدیا گیا ہے اگر یہ ذمی مستامن بھی صراحتاً آنحضور ﷺ کو گالی دے تو بلاشبہ قتل کیا جائے گا اور واجب القتل ہوگا اور اس کا عہد وامان ختم ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

۶۴۷۹ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيم عنِ ابنِ عُيَينَةَ عنِ الزُّهرِيِّ عن عُروَةَ عن عَائِشَةَ قالتِ اسْتَاذَنَ رَهْطٌ مِنَ اليَهُودِ عَلَى النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقالوا السَّامُ عَلَيْكُم فقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعنَةُ فقال يا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰه رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ فى الاَمْرِ كُلِّهِ قلتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قالُوا قال قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ کچھ یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت طلب کی (اور جب آئے تو) انھوں نے کہا "السّام عليكم" تو میں نے کہا "بل عليكم السّام واللعنة" (بلکہ تمہیں ہی موت آئے اور اللہ کی تم پر لعنت ہو) اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا اُے عائشہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان ہے تمام معاملات میں مہربانی اور نرمی کو پسند کرتا ہے میں نے عرض کیا کیا آپ نے ان لوگوں کی بات نہیں سنی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے بھی کہہ دیا تھا "وعليكم" اور تم پر بھی۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۳ مر الحديث ص:۴۱۱،ص:۸۹۰،ص:۸۹۱،ص:۹۲۵،ص:۹۴۶،ص:۹۴۷۔

۶۴۸۰ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سَعِيْدٍ عن سُفيانَ ومالِكِ بنِ اَنَسٍ قالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ دِينَارٍ قال سَمِعْتُ ابنَ عُمَرَ يَقولُ قالَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم اِنَّ اليَهُودَ اِذَا سَلَّمُوا عَلَى اَحَدِكُمْ اِنَّمَا يَقُولُونَ سَامٌ عَلَيْكم فَقُل عَلَيْكَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب یہودی تم میں سے کسی کو سلام کریں تو وہ چونکہ "سامٌ عليكم" کہتے ہیں اسلئے تم بھی صرف "عليك" کہا کرو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۳ تا ص:۱۰۲۴۔ مر الحديث ص:۹۲۵۔

﴿ بابٌ ﴾ ۳۶۶۳

اى هذا بابٌ بالتنوين بلا ترجمة فهو كالفصل لسابقه

۶۴۸۱ ﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصٍ قال حدَّثَنَا اَبِى قال حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ قال حَدَّثَنِى شَقِيقٌ قال

قال عبدُ اللّٰهِ كَاَنّي اَنظُرُ اِلَى النَّبِيّ ﷺ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الاَنبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَومُه فَاَدْمَوْهُ فَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عن وَجْهِهٖ وَهُوَ يقولُ رَبِّ اغفِرْ لِقَومِيْ فَاِنَّهُمْ لاَ يَعْلَمُونَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا گویا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی (علیہ السلام) کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ ان کی قوم نے انہیں مارا اور خون آلود کر دیا اور وہ اپنے چہرے سے خون پوچھتے تھے اور یہ دعا کرتے تھے اَے پروردگار میری قوم کو بخش دے کیونکہ یہ لوگ جانتے نہیں ہیں (کہ میں سچا پیغمبر ہوں)۔

مطابقتہ للترجمۃ وجه ذكر هذا الحديث هنا من حيث انه ملحق بالباب المترجم الذى فيه ترك النبى صلى الله عليه وسلم قتل ذاك القائل بقوله السام عليك وكان هذا من رفقه وصبره على اذى الكفار والانبياء عليهم السلام كانوا مامورين بالصبر قال الله تعالىٰ "فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ الايه (الاحقاف:۳۵)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۴ مر الحديث ص:۴۹۵، واخرجه مسلم فى المغازى وابن ماجه فى الفتن.

تشریح "يحكى نبيا" النبى صلى الله عليه وسلم هو الحاكى والمحكى عنه (عمده)

یعنی آنحضرت ﷺ نے خود اپنی حکایت بیان کی، اُحد کے دن مشرکوں نے آپ ﷺ کے چہرہ انور اور سر پر پتھر مارا لہولہان کر دیا اور ایک دانت بھی شہید کیا لیکن آپ یہی دعا کرتے رہے اللّٰهم قومى فانه لا يعلمون. ويحتمل ان يكون هذا النبى هو نوح عليه السلام لان قومه كانوا يضربونه حتى يغمى عليه ثم يفيق فيقول اهد قومى فانهم لا يعلمون (عمده)

تنبيه: بعض سلف نے کہا کہ سب رسول اولوا العزم (ہمت والے) ہیں اور عرف میں پانچ پیغمبر خصوصی طور پر اولوا العزم کہلاتے ہیں حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔ (فوائد عثمانی)

۳۶۶۴ ﴿بَابُ قِتَالِ الخَوَارِجِ وَالْمُلْحِدِيْنَ بَعْدَ اِقَامَةِ الحُجَّةِ عَلَيْهِم﴾

وَقول اللّٰه: "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَومًا بَعْدَ اِذْ هَدَاهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُونَ. (سورہ توبہ آیت:۱۱۵)

دلیل قائم کرنے کے بعد خارجیوں اور ملحدوں سے جنگ کرنا

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا بیان: اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے کہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کر دے جب تک

ان لوگوں کو صاف صاف نہ بتا دے کہ وہ ان چیزوں سے بچتے رہیں۔

تشریح "خوارج" خارجة کی جمع ہے ای طائفة خرجوا من الدین (عمدہ) الذین خرجوا عن الدین (قس) یہ فرقہ مشہور باطل فرقہ ہے مبتدعہ ضالہ ہے جس کی ابتدا امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں واقعہ تحکیم کے بعد ہوئی۔

جن کے کچھ مخصوص عقائد تھے جو اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں مثلاً گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر کہنا، اور خلافت کیلئے قریشی ہونے کی شرط کا انکار وتوسعوا حتی ابطلوا رجم المحصن وقطعوا یدالسارق من الابط واوجبوا الصلوٰة علی الحائض فی حال الحیض وغیرہ (قس) یعنی حیض کی حالت میں عورت پر نماز کی قضا واجب کہتے ہیں۔

وعند مسلم من حدیث ابی ذر مرفوعا فی وصف الخوارج وھو شرار الخلق والخلیقة (قس) یعنی حضرت ابوذرؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ خوارج تمام خلق ومخلوقات میں بدتر ہیں۔

وعند البزار بسند حسن عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخوارج فقال ھم شرار امتی یقتلھم خیار امتی (قس) یعنی آنحضور ﷺ نے خارجیوں کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ میری امت کے برے لوگ ہیں ان کو میری امت کے اچھے لوگ قتل کریں گے۔

"وَالمُلحدین" ای وقتل الملحدین وھو جمع ملحِد (عمدہ)

مُلحد کے معنی ہیں حق سے ہٹ کر باطل کی طرف مائل ہونے والا، بے دین۔

"بعد اقامة الحجة" امام بخاریؒ بتانا چاہتے ہیں کہ معاذ اللہ اگر کوئی خارجی یا ملحد ہو جائے، بے دین و دہریہ ہو جائے تو مسلم حاکم پر لازم ہے کہ جنگ سے پہلے اس کے خیالات باطلہ اور اوہام فاسدہ کو دلائل واضحہ سے دور کرے اور اس کے شبہات واشکالات کو زائل کر کے حق کی دعوت دے اس کے بعد بھی نہ مانے اور انکار کرے تو جنگ وقتال واجب ہے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کیا تھا کہ پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو انہیں سمجھانے کیلئے بھیجا ان خوارج کا سردار عبداللہ بن کوا (بفتح الکاف وتشدید الواو وبالمد) (عمدہ) ان خوارج نے یہ اشکال واعتراض پیش کیا کہ حضرت علیؓ وغیرہ نے جنگ صفین کے ختم پر تحکیم کیسے قبول کی؟ حالانکہ ارشاد الٰہی ہے "اِنِ الحُکمُ اِلاّ للہ" حکم تو صرف اللہ ہی کیلئے ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جائے تو شوہر اپنے اہل سے ایک کو حَکم بنائے اور بیوی اپنی طرف سے، ارشاد خداوندی ہے: "فَابْعَثُوا حَکَمًا مِن اَھلِہٖ وَحَکَمًا مِنْ اَھلِھَا" ایک حکم شوہر کی طرف سے بھیجو اور ایک حکم بیوی کے اہل سے بھیجو۔

یہ سن کر تقریباً تین ہزار خوارج تائب ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آملے بقیہ اپنی ضد پر اڑے رہے، اس اقامت

حجت وافہام وتفہیم کے بعد حضرت علیؓ نے ان سے جنگ کی اور قتل کیا۔

وَ كَانَ ابنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللّٰهِ وَقَالَ اِنَّهُمُ انطَلَقُوا اِلٰى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِى الكُفَّارِ فَجَعَلُوهَا عَلَى المُؤمِنِيْنَ.

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خوارج کو بدترین خلق اللہ سمجھتے تھے اور فرمایا کہ یہ لوگ ان آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی تھیں انہیں مسلمانوں پر لاگو کرنے لگے۔

تشریح یہاں خلق اللہ سے مراد کلمہ گو افراد ہیں کیونکہ کفار کتاب اللہ کی تاویل نہیں کرتے کہ جو آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں انہیں مسلمانوں پر ڈھالنے لگیں۔

اس تعلیق کو علامہ طبری نے تہذیب الاثار میں سند متصل کے ساتھ روایت کیا ہے اس میں اتنا اضافہ ہے کہ بکیر بن عبداللہ بن الاشج نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حروریہ کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کیا رائے تھی؟ تو انھوں نے کہا کان یراھم شرار خلق اللہ (وہ انہیں بدترین مخلوق سمجھتے تھے) اور فرمایا کہ یہ لوگ ان آیات کو جو کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں یہ لوگ ان آیات کو مسلمانوں پر ڈھالنے لگے۔

"حروریہ" علامہ عینیؒ فرماتے ہیں الحرورية هم الخوارج (عمدہ) حروریہ خوارج ہی کا ایک نام ہے اس وجہ سے کہ یہ لوگ حروراء میں جمع ہوئے تھے اور اپنی تنظیم قائم کی تھی اور یہ کوفہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ ان کا سب سے بڑا سردار عبداللہ بن الکواء تھا پھر ان کے بیس فرقے ہوگئے وقال ابن حزم واسوؤهم الغلاة وهم الذين ينكرون الصلوات الخمس ويقولون الواجب صلاة بالغداة وصلاة بالعشى الخ.

مزید کیلئے عمدۃ القاری کا مطالعہ کیجئے۔

۶۴۸۲ ﴿**حَدَّثَنَا عُمَرُ بنُ حَفْصِ بنِ غِيَاثٍ قال حَدَّثَنا اَبِى قال حَدَّثَنا الاَعْمَشُ قال حَدَّثَنا خَيْثَمَةُ قال حَدَّثَنا سُوَيْدُ بنُ غَفَلَةَ قال عَلِيٌّ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عن رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم حَدِيثًا فَوَاللّٰهِ لَاَنْ اَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَكْذِبَ عَلَيْهِ وَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِى وَبَيْنَكُم فَاِنَّ الحَرْبَ خُدْعَةٌ وَاِنِّى سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يقول سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فى آخِرِ الزَّمَانِ حُدَّاثُ الاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الاَحْلَامِ يَقُولُونَ مِن خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ لا يُجَاوِزُ اِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُم يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَاِنَّ فِى قَتْلِهِمْ اَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُم يَوْمَ القِيَامَةِ**﴾

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب میں تم لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے کوئی حدیث

بیان کروں تو واللہ میرے لئے آسمان سے (زمین پر) گر جانا بہتر ہے اس بات سے کہ کسی جھوٹ بات کی نسبت آنحضور ﷺ کی طرف کروں اور جب میں تم سے ایسی بات بیان کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہے تو بیشک لڑائی ایک خفیہ تدبیر (چال) ہے (اس میں توریہ، کنایہ، اور تعریض سب درست ہے) اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا عنقریب آخر زمانہ میں (یعنی خلافت کے اخیر زمانہ میں) ایسے لوگ (مسلمانوں میں) نکلیں گے جو نو عمر بیوقوف ہوں گے (ان کے عقل میں فتور ہوگا، بدعقل ہوں گے) زبان سے تو ایسی باتیں کہیں گے جو سارے مخلوق کے کلام سے بہتر ہے (یعنی قرآن مجید کی آیتیں پڑھیں گے، مگر تفسیر غلط کریں گے) لیکن ان کا ایمان ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترا ہوگا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے (پار) نکل جاتا ہے تم انہیں جہاں پاؤ قتل کر دو کیونکہ ان کا قتل کرنا قاتل کیلئے قیامت کے دن باعث ثواب ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ من حیث ان القوم المذکورین فیہ ھم الخوارج والملحدون.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۲۴ ومر الحدیث ص:۵۱۰، وص:۷۵۶ اخرجہ مسلم فی الزکوٰۃ ج:۱،ص:۳۴۲ و ابوداؤد فی السنۃ.

تحقیق وتشریح "اَخِرّ" بفتح الھمزہ وکسر الخاء المعجمۃ وتشدید الراء بمعنی اسقط از ضرب "خرّا" اوپر سے نیچے گرنا۔ "خَدعۃ" بتثلیث الخاء المعجمۃ. "آخر الزمان" مراد خلافت کا اخیر زمانہ ہے یعنی ۳۳ھ۔ "حُداث الاسنان" بضم الحاء وتشدید الدال المھملتین ای شبان صغار السن. (قس) اکثر روایتوں میں احداث الاسنان ہے، حَدَث بفتحین کی جمع وھو صغیر السن (عمدہ) "سفھاء الاحلام" حِلم بکسر الحاء کی جمع بمعنی عقل ای عقولھم ردیئۃ (عمدہ، قس) "حناجر" بفتح الحاء المھملۃ جمع حنجرۃ وھی الحلقوم والبلعوم. مطلب یہ ہے کہ ایمان صرف زبان پر ہے لا بالقلب۔

۶۴۸۲ ﴿حَدَّثَنا محمَّدُ بْنُ المُثَنّٰى قال حدَّثَنا عبدُ الوَهّابِ قال سَمِعْتُ يَحْيَى بنَ سَعِيْدٍ قال اَخْبَرَنِي محمَّدُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ عن اَبِي سَلَمَةَ وَعطاءِ بنِ يَسارٍ اَنَّهُما اَتَيا اَبا سَعِيْدٍ الخُدْرِيَّ فسالاهُ عنِ الحَرُورِيَّةِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قال لا اَدْرِى مَا الحَرُورِيَّةُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقولُ يَخْرُجُ فى هٰذِهِ الاُمَّةِ وَلَم يَقُل مِنْها قَومٌ تَحْقِرُون صَلاتَكُم مَعَ صَلاتِهِم يَقرؤُنَ القُرآنَ لا يُجاوِزُ حُلوقَهُم اَوْ حَنَاجِرَهُم يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّيْنِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَنْظُرُ الرَّامِي اِلٰى سَهْمِهِ اِلٰى نَصْلِه اِلٰى رِصافِه فيَتَمارىٰ فى الفُوقَةِ هَل عَلِقَ بِهَا مِنَ الدَّمِ شَئٌ﴾

ترجمہ ابوسلمہ اور عطاء بن یسار دونوں حضرات حضرت ابوسعید خدریؓ کے پاس آئے اور ان سے حروریہ (خوارج) کے

متعلق پوچھا کہ کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ حروریہ کیا ہے؟ البتہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سنا آپ فرما رہے تھے کہ اس امت میں اور یوں نہیں فرمایا اس امت میں سے (مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ ان لوگوں (خوارج) کو اپنی امت میں شریک نہیں کیا ان کو کافر سمجھا لیکن بعض روایت میں ہے من امتی جیسا کہ مسلم کی روایت میں ہے۔ تطبیق کی صورت یہ ہے کہ مسلم کی روایت میں من امتی سے امت دعوت مراد ہے اور یہاں ابو سعید خدریؓ کی روایت میں امت اجابت مراد ہے فلا اشکال) ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے (اس میں کچھ لگا نہیں رہتا) تیر مارنے والا اپنے تیر کو دیکھتا ہے یعنی تیر کا پھل پھر پٹھا (غرض کہ تیر کے نیچے اوپر سب جگہ نظر ڈالتا ہے) پھر شک ہوتا ہے کہ شاید اس میں کچھ خون وغیرہ لگا ہو (مگر سب صاف ہے اس سے معلوم ہوا کہ خوارج میں ایمان کا اور نور ایمان کا کوئی حصہ نہیں ایمان سے بالکل محروم ہے، واللہ اعلم)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۲۴، مر الحديث ص: ۴۷۱، ص: ۵۰۹، ص: ۶۲۳، ص: ۶۷۳، ص: ۷۵۶، ص: ۹۱۰، ص: ۱۱۰۵، ص: ۱۱۲۸۔

۶۴۸۴ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ سُلَيمانَ حَدَّثَنِي ابنُ وَهْبٍ قال حَدَّثَنِي عُمَرُ اَنَّ اَبَاه حَدَّثَه عن عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ وَذَكَرَ الحَرُورِيَّةَ فقال قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے اور آپؐ نے حروریہ کا ذکر کیا اور کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۲۴ و مر مرارًا.

﴿بابُ مَنْ تَرَكَ قِتالَ الخَوارِجِ لِلتَّأَلُّفِ وَاَنْ لا يَنْفِرَ النَّاسُ عَنْه﴾ ۳۶۶۵

ان لوگوں کا بیان جو خوارج کو تالیف قلب کی خاطر اور اس لئے قتل نہ کرے کہ لوگ اس سے نفرت نہ کرنے لگیں

۶۴۸۵ ﴿حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثَنا هِشَامٌ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن

أَبِی سَلَمَةَ عن أَبِی سَعِیْدٍ قال بَیْنَا النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم یَقْسِمُ جَاءَ عبدُ اللّٰه بنُ ذوالْخُوَیْصِرَةِ التَّمِیْمِیُّ فقال اعْدِلْ یا رسولَ اللّٰهِ قال وَیْلَكَ وَمَن یَعْدِلُ إِذا لَمْ اَعْدِلْ قال عُمَرُ بنُ الخطابِ ائْذَنْ لِی فَاَضْرِبُ عُنُقَهٗ قال دَعْه فإِنّ له اَصْحَابًا یَحْقِرُ اَحَدُکُم صَلاتَه مَعَ صَلاتِه وَصِیَامَه مع صِیامِه یَمْرُقُونَ مِنَ الدِّیْنِ کَما یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ یُنْظَرُ فی قُذَذِه فلا یُوجَدُ فِیْه شَیْءٌ ثم یُنْظَرُ فی نَصْلِه فلا یُوجَد فیه شیءٌ ثُمَّ یُنْظر فی رِصافِه فلا یُوجَد فِیه شيء ثُمَّ یُنظرُ فی نَضِیِّه فلا یُوجَدُ فِیه شَیْءٌ قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ آیَتُهم رَجُلٌ اِحْدی یَدَیْهِ اَوْ قال ثَدْیَیْهِ مِثْلُ ثَدْیِ المَرْاَةِ اَوْ قال مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ یَخرُجُونَ عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قال اَبُو سَعِیدٍ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ مِنَ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِیًّا قَتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهٗ جِیْءَ بِالرَّجُلِ عَلَی النَّعْتِ الَّذِی نَعَتَ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال فنزَلَتْ فِیْهِ "وَمِنْهُم مَن یَلْمِزُكَ فی الصَّدَقَاتِ"﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کررہے تھے (وہ سونا جو حضرت علیؓ نے ۹ھ میں یمن سے بھیجا تھا) اتنے میں عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ عدل (انصاف) سے کام لیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا یا افسوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو کون انصاف کرے گا حضرت عمر بن خطابؓ نے عرض کیا کہ مجھے اجازت کیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اس کے کچھ ایسے ساتھی (نمازی، روزے دار) ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے میں اور اپنے روزے کو ان کے روزے کے سامنے حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے (یعنی زوردار تیر شکار کو چھیدتا ہوا پار نکل جاتا ہے) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس پر کوئی نشان نہیں ملے گا پھر اس کے پھل کو دیکھا جائیگا تو وہاں بھی کوئی نشان نہیں پایا جائے گا پھر اس کے پٹھے کو دیکھا جائے گا وہاں بھی کوئی نشان نہیں ملے گا پھر تیر کا پیکان دیکھا جائے گا وہاں بھی کوئی نشان نہیں ملے گا حالانکہ وہ گوبر اور خون سے سبقت کر چکا ہے (اسی طرح وہ لوگ دین سے اس طرح نکل جائیں گے کہ دین وایمان کا کوئی نشان نہ ملے گا جیسے وہ تیر اتنی سرعت وتیزی سے شکار کو چھیدتا ہوا گذر گیا کہ اس کے کسی حصے میں کچھ نہیں لگا) ان کی علامت ایک (کالا) مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ یا (بالشک) ایک سینہ عورت کے سینہ کی طرح یا کہا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل کرتا ہوگا یہ لوگ مسلمانوں کے اختلاف کے زمانہ میں پیدا ہوں گے (یعنی جس وقت مسلمانوں میں پھوٹ پڑی ہوگی اس وقت یہ خوارج پیدا ہوں گے) ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میں شہادت دیتا ہوں کہ حضرت علیؓ نے (نہروان میں) انہیں قتل کیا تھا اور میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا پھر حضرت علیؓ کے حکم سے وہ شخص لایا گیا تو اس میں وہی وصف تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا

ابوسعیدؓ نے بیان کیا کہ اسی شخص مذکور کے بارے میں یہ (سورہ توبہ کی) آیت نازل ہوئی: وَمِنْهُم مَن يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ. (سورہ توبہ آیت: ۵۸) اوران میں ایسے بھی ہیں جو آپ پر صدقات (کی تقسیم) کے بارے میں طعن کرتے ہیں (اعتراض کرتے ہیں کہ حضور ﷺ عدل وانصاف سے کام نہیں لیتے ہیں)

مطابقتہ للترجمۃ قيل لا مطابقة بين الحديث والترجمة لان الحديث فى ترك القتل الى آخره والترجمة فى القتال.

واجيب بان ترك القتل يوجد من ترك القتال من غير عكس (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۴ تا ص:۱۰۲۵، ومر الحديث ص:۴۱۷، ص:۵۰۹، ص:۶۲۳، ص:۶۷۳، ص:۷۵۶، ص:۹۱۰، ص:۱۱۰۵، ص:۱۱۲۸۔

۶۴۸۶ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حدَّثَنا عبدُ الوَاحِدِ قال حدَّثَنا الشَّيْبَانِيُّ قال حدَّثَنا يُسَيْرُ بنُ عَمْرٍو قال قلتُ لِسَهْلِ بنِ حُنَيْفٍ هَل سَمِعْتَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقول فى الخَوارِجِ شَيْئًا قال سَمِعْتُ يقولُ وَاَهْوَى بِيَدِهِ قِبَلَ العِرَاقِ يَخْرُجُ مِنه قومٌ يَقرَؤُونَ القُرآنَ لا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُم يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ﴾

ترجمہ یُسیر بن عمرو نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سہل بن حنیفؓ سے پوچھا کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خوارج کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو انھوں نے کہا میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اور آنحضور ﷺ نے عراق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ وہاں سے ایک جماعت نکلے گی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے حلقوں سے آگے نہیں بڑھے گا یہ لوگ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۵۔ اخرجه مسلم فى الزكاة والنسائى فى فضائل القرآن.

۳۶۶۶ ﴿بابُ قولِ النَّبِى صلى الله عليه وسلم لَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حتى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعواهُمَا وَاحِدَةٌ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسی جماعتیں آپس میں جنگ نہ کرلیں جن دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا

تشریح "فئتان" ای جماعتان سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جماعت اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت

ہے ہر جماعت کا دعویٰ تھا کہ ہم حق پر ہیں اور ہمارا مقابل غلطی پر ہے اور یہ غلطی چونکہ اجتہادی ہے اس لئے گناہ کا کوئی سوال نہیں اشارہ غالبًا جنگ صفین کی طرف ہے **والمراد کما فی الفتح علی ومن معه ومعاوية ومن معه لما تحاربا بصفين دعواهما واحدة (قس)**

جنگ صفین: اس کی پوری تفصیل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، کتاب المغازی، ص:۱۶۵۔

۶۴۸۷﴿حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قال حَدَّثَنا سُفيَانُ قال حَدَّثَنا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عن اَبِى هُرَيْرَة قال قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لا تقومُ السَّاعَةُ حتى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو ایسی جماعتیں باہم جنگ نہ کرلیں جن دونوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة عين الحديث.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۲۵۔ مر الحديث ص:۵۰۹، ص:۱۰۵۴۔

﴿بابُ ما جاءَ فى المُتَاوِّلِيْنَ﴾ ۳۶۶۷

تاویل کرنے والوں کا بیان

وقال اللَّيْثُ حَدَّثَنِى يُونُسُ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنِى عُرْوَةُ بنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ المِسْوَرَ بنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بنَ عَبْدِ القارِيَّ اَخْبَرَاهُ اَنَّهما سَمِعَا عُمَرَ بنَ الخطاب يقول سَمِعْتُ هشامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرقَانِ فى حَيٰوةِ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فاسْتَمَعْتُ لِقِراءَ تِه فإذَا هُوَ يَقْرَءُ هَا عَلٰى حُروفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئنِيْهَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم كَذٰلِك فكِدْتُ اُسَاوِرُهُ فى الصَّلٰوةِ فانْتَظَرْتُه حتّٰى سَلَّمَ فلمّا سَلَّمَ لَبَّبْتُه بِرِدَائِه اَوْ بِرِدَائِى فقلتُ مَنْ اَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ قال اَقْرَأَنِيْهَا رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقُلتُ لَهٗ كَذَبْتَ فَوَاللّٰهِ اِنَّ رسولَ اللّٰه صَلى اللّٰه عليه وسلم اَقْرَأَنِى هٰذِهِ السُّورَةَ الّتى سَمِعْتُكَ تَقْرءُ هَا فانطَلَقْتُ اَقُودُه اِلٰى رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقُلتُ يا رسولَ اللّٰهِ اِنّى سَمِعْتُ هٰذا يَقْرَأُ سُورَةَ الفُرقَانِ عَلٰى حُروفٍ لَم تُقْرِئنِيهَا وانْتَ اَقْرَأتَنِى سُورَةَ الفُرقَانِ قال فقال رسولُ اللّٰهِ صلى

اللّٰہ علیه وسلم اَرسِلْهُ یا عُمَرُ اِقْرأْ یا هِشَامُ فَقَرأَ عَلَیْهِ القِراءَ ةَ الّتِی سَمِعْتُه یَقْرأُهَا قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم هٰکَذا اُنْزِلَتْ ثمَّ قال رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم اِقْرَأْ یا عمرُ فَقَرأْتُ فقال هٰکذا اُنْزِلَتْ ثمَّ قال اِنَّ هٰذَا القُرآنَ اُنْزِلَ علیٰ سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فاقْرَءُ وا مَا تَیَسَّرَ مِنْه۔

ترجمہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہشام بن حکیمؓ کو (نماز میں) سورہ فرقان پڑھتے سنا پھر میں نے ان کی قرارت کو غور سے سنا تو دیکھا کہ وہ ایسے طریقوں پر پڑھ رہے ہیں جن طریقوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یہ سورہ نہیں پڑھائی تھی قریب تھا کہ میں نماز ہی میں ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے انتظار کیا یہاں تک کہ انھوں نے سلام پھیرا تو جب انھوں نے سلام پھیر لیا تو میں نے ان کی چادر یا (شک من الراوی) اپنی چادر ان کے گلے میں ڈال کر پوچھا یہ تم کو کس نے پڑھائی؟ انھوں نے کہا مجھ کو یہ سورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے میں نے ان سے کہا تم جھوٹ بولتے ہو خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورہ مجھے بھی پڑھائی ہے جو میں نے تمھیں پڑھتے سنی ہے چنانچہ میں انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے اس شخص سے سورہ فرقان ایسے طریقوں سے پڑھتے سنی اس کے خلاف جس طرح پر آپ ﷺ نے مجھ کو پڑھائی ہے حالانکہ سورہ فرقان خود آپ نے مجھ کو پڑھائی ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے عمر پہلے اس کو چھوڑ دو، اَے ہشام پڑھو تو ہشامؓ نے آنحضور ﷺ کے سامنے اسی طرح پڑھا جس طرح میں نے انہیں پڑھتے سنا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ سورہ اسی طرح نازل ہوئی اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَے عمر اب تم پڑھو چنانچہ میں نے پڑھا تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اسی طرح نازل ہوئی پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بلاشبہ یہ قرآن سات طریقوں سے نازل ہوا ہے اس میں سے جو تمھیں آسان ہو پڑھو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لم یؤاخذ عمر بتکذیبه هشاما ولا بکونه لببه بردائه واراد الایقاع به بل صدق هشاما فی نقله وعذر عمر فی انکاره.

(مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے جو ہشام کے گلے میں چادر ڈالی آنحضور ﷺ نے اس پر کوئی مواخذہ نہیں فرمایا کیونکہ حضرت عمرؓ اپنے نزدیک یہ سمجھے کہ وہ ایک ناجائز قرارت کر رہے ہیں گویا تاویل کرنے والے ٹھہرے، واللہ اعلم)۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۲۵ مر الحدیث ص:۳۲۶، یاتی ص:۱۱۲۶۔

مختصر تشریح "علی سبعة احرف" اس سے کیا مراد ہے؟ علماء کے اقوال مختلف ہیں علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "اختلفوا فی معنی هٰذا علی عشرة اقوال الاوّل قال الخلیل هی القراءات السبعة الخ (عمدہ) ارجح الاقوال یہ ہے کہ اس سے مراد قرأت سبعہ ہے باقی تفصیل کیلئے عمدة القاری کا مطالعہ فرمایئے۔

۶۴۸۸ حَدَّثَنِی اِسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِیْمَ قال اَخبَرَنَا وَکِیْعٌ ح وحَدَّثَنِی یَحْیٰی قال حدَّثنا وَکِیْعٌ عنِ الاَعْمَشِ عن اِبْرَاهِیْمَ عن عَلْقَمةَ عن عبدِ اللّٰهِ قال لمَّا نزَلَتْ هٰذِهِ الآیَةُ: الَّذِیْنَ آمَنُوا ولَمْ یَلْبِسُوا اِیْمَانَهُم بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِكَ علٰی اَصْحَابِ النَّبِی صلی اللّٰه علیه وسلم وقالوا اَیُّنا لَمْ یَظْلِمْ نَفْسَه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لَیْسَ کَما تَظُنُّونَ اِنّما هُوَ کَما قال لُقْمَانُ لِاِبْنِه یا بُنَیَّ لا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؓ نے بیان کیا کہ جب آیت کریمہ الَّذِیْنَ آمَنُوا وَلَمْ یَلْبِسُوا اِیْمانَهُم بِظُلْمٍ (جولوگ ایمان لائے اور انھوں نے ایمان کوظلم (شرک) سے مخلوط نہیں کیا ایسوں ہی کیلئے توامن ہے اوروہی ہدایت یاب ہیں)۔ الایہ (سورہ انعام:۸۲)
نازل ہوئی تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرشاق (گراں) گذرا اور صحابہؓ نے عرض کیا ہم میں سے کون شخص ہے جس نے کوئی ظلم (گناہ) نہ کیا ہو؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیس کما تظنون یعنی اس آیت کا مفہوم وہ نہیں ہے جوتم خیال کرتے ہو بلکہ ظلم سے مراد وہ ہے جولقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے میرے بیٹے تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک مت کرو بلاشبہ شرک عظیم ظلم ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة من حیث انه صلی اللّٰه علیه وسلم لم یؤاخذ الصحابةؓ بحملهم الظلم فی الایة علی عمره حتی یتاول کل معصیة بل عذرهم لانه ظاهر فی التاویل ثم بین لهم المراد بقوله لیس کما تظنون الخ.

تعدد موضعه والحدیث هنا ص: ۱۰۲۵ مر الحدیث فی الایمان ص:۱۰، ص:۴۷۴، ص:۴۸۷، ص:۶۶۲، ص:۷۰۴، ص:۱۰۲۲۔ مسلم ص:۷۷

تشریح ''لم یلبسوا'' لَبس بفتح اللام از باب ضرب خلط ملط کرنا کہ امتیاز نہ رہے۔
''بظلم'' ظلم کے معنی ہیں وضع الشیء فی غیر محله یعنی کسی چیز کو بے محل رکھنا پس اس لغوی معنی کے لحاظ سے ہر جرم وگناہ ظلم ہے خواہ بڑا گناہ ہو یا چھوٹا۔

جب سورہ انعام کی آیت کریمہ ''الذین آمنوا ولم یلبسو ایمانهم بظلم الایه'' نازل ہوئی تو چونکہ آیت کریمہ میں بظلم کا لفظ نکرہ ہے اور نفی کے تحت میں ہے اور قاعدہ ہے کہ جب نکرہ تحت النفی واقع ہو تو عموم کا فائدہ دیتا ہے اس وجہ سے صحابہؓ پر شاق گذرا اور خوفزدہ ہوگئے کہ دنیا میں کوئی شخص بجز انبیاء علیہم السلام کے معصوم نہیں اور ''لهم الامن'' میں لهم کی تقدیم مفید حصر ہے تو آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوا کہ امن اور هدایت صرف ان ہی لوگوں کیلئے ہے جنھوں نے اپنے ایمان کو کسی ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا خواہ وہ ظلم بڑا ہو یا چھوٹا یعنی کوئی گناہ نہ کیا ہو اس بنا پر صحابہ نے عرض کیا

اینا لم یظلم ہم میں سے کون ہے جس سے کوئی گناہ نہ ہوا ہو تو کیا ہمیں جہنم سے امن نہ ہوگا؟ اس کے جواب میں معلم الکتاب حضور اقدس ﷺ نے فرمایا "انّ الشرک لظلم عظیم" یعنی ولم یلبسوا ایمانھم بظلم میں ظلم پر تنوین تعظیم کیلئے ہے لہٰذا اس سے ظلم کا سب سے بڑا درجہ، اعلیٰ فرد یعنی شرک مراد ہے۔

اب یہ بحث رہ جاتی ہے کہ آنحضور ﷺ نے جو بظلم کی تنوین کو تعظیم کیلئے قرار دے کر ظلم عظیم سے تفسیر فرمائی ہے اس پر کوئی قرینہ ہے یا نہیں؟

حضرت نانوتویؒ سے منقول ہے کہ خود آیت کریمہ میں قرینہ موجود ہے اور وہ لم یلبسوا ہے۔ جس کے معنی ہیں لم یخلطوا، اور یہ معلوم ہے کہ اختلاط وہیں ممکن ہے جہاں دونوں چیزوں کا ظرف ایک ہی ہو، ظاہر ہے کہ چوری، زنا، شراب نوشی اور سنیما بینی یہ سارے معاصی اعمال جوارح ہیں اور ایمان کا محل وظرف قلب ہے تو لبس اور اختلاط اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب دونوں کا ظرف ومحل ایک ہو جیسے شربت اسی وقت بن سکتا ہے جب پانی میں شکر ملا دی جائے اس کے بعد امتیاز باقی نہیں رہتا تو یہاں اگر جوارح کے اعمال مراد لئے جائیں تو اتحاد نہ ہوگا اتحاد تو جب ہوگا کہ ظلم کے وہ معنی ہوں جو ایمان کے محل وظرف کا ظلم ہو اور یہ شرک وکفر ہے تو حضور اقدس ﷺ نے آیت کریمہ کی مراد ظاہر فرما دی یہ مصداق ہے یعلمھم الکتاب کا۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے یہ بھی فرمایا کہ بعینہٖ یہی توجیہہ حضرت ۔ وتویؒ والی علامہ تاج الدین سبکیؒ نے بھی "عروس الافراح" میں اپنے والد ماجد سے نقل کی ہے۔

علامہ زمخشریؒ کا اعتراض: مع جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۲۸۴۔

۶۹۳۹﴿حَدَّثَنَا عبدَانُ قال اَخْبَرنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبَرنا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخْبَرنِي مَحْمُودُ بنُ الرَّبِيعِ قال سمِعْتُ عِتْبانَ بنَ مالِكٍ يقول غدَا عَلَيَّ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فقال رَجُلٌ اَيْنَ مَالِكُ بنُ الدُّخْشُنِ فقال رَجُل مِنَّا ذَاكَ مُنافِقٌ لا يُحِبُّ اللّٰه ورَسُوله فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اَلا تَقُولوه يقول لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلك وَجْهَ اللّٰهِ قال بلىٰ قال فاِنّه لَا يُوَافِي عَبْدٌ يومَ القِيامَةِ بِه اِلَّا حرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْه النَّارَ﴾

ترجمہ محمود بن الربیع ؓ نے بیان کیا کہ میں نے عتبان بن مالک ؓ سے سنا انھوں نے فرمایا کہ صبح کو رسول اللہ ﷺ میرے گھر تشریف لائے پھر ایک شخص نے پوچھا کہ مالک بن دخشن کہاں ہیں؟ تو ہم میں سے ایک شخص (خود راوی عتبانؓ) نے کہا وہ تو منافق ہے اللہ سے اور اللہ کے رسول سے محبت نہیں رکھتا ہے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم یہ نہیں سمجھتے ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور اس سے اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اس صاحب نے کہا ہاں (یعنی کلمہ تو پڑھتا ہے) آنحضور ﷺ نے فرمایا پھر جو بندہ بھی قیامت کے دن کلمہ لا الہ الا اللہ لے کر آئے گا اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه صلى الله عليه وسلم لم يؤاخذ القائلين في حق مالك بن الدخشن بما قالوا بل بين لهم ان اجراء احكام الإسلام على الظاهر دون الباطن.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۲۵ مرالحديث ص: ۶۰، ص:۶۰ تا ص:۶۱، ص:۹۲، ص:۹۵، ص:۱۱۶، ص:۱۵۸، ص:۵۷۲، ص:۸۱۳، ص:۹۵۰۔ مسلم جلد اوّل، ص:۲۳۳۔

۶۴۹۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بنُ إسْمَاعِيلَ قال حدَّثنا اَبُو عَوَانَةَ عن حُصَيْنٍ عن فلانٍ قال تَنَازَعَ اَبُوعَبْدِ الرَّحمٰنِ وَحِبَّانُ بنُ عَطِيَّةَ فقال اَبُوعَبدِ الرحمٰنِ لِحِبَّانَ لقد عَلِمْتُ الَّذِى جَرَّا صَاحِبَكَ عَلَى الدِّمَاءِ يعنى عَلِيًّا قال ما هُوَ لَا اَبَا لكَ قال شيءٌ سَمِعْتُه يقولُهُ قال مَا هُوَ قال بَعَثَنِى رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَالزُّبَيْرَ وَاَبَامَرْثَدٍ وَكُلُّنا فارِسٌ قال انْطَلِقُوا حتى تَاتُوا رَوْضَةَ حَاجٍ قال اَبُو سَلَمَةَ هٰكذا قال اَبُو عَوَانَةَ فانَّ فِيهَا امْرَأَةً مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِن حَاطِبِ بنِ اَبِى بَلْتَعَةَ اِلَى الْمُشْرِكِينَ فَاْتُونِى بِهَا فَانْطَلَقْنا علٰى اَفْرَاسِنا حتى اَدْرَكْنَاهَا حَيْث قال لَنا رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم تَسِيْرُ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهَا وَقد كانَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ مَكَّةَ بِمَسِيرِ رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اِلَيْهِم فقلنا اَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِى مَعَكِ قالتْ مَا مَعِى كِتَابٌ فَاَنَخْنا بِهَا بَعِيْرَهَا فَابْتَغَيْنَا فى رَحْلِهَا فما وَجَدْنا شَيْئًا فقال صَاحِبَاىَ مَا نَرٰى مَعَهَا كِتَابًا قال فقلتُ لَقد عَلِمْنا مَا كَذَبَ رَسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم ثُمَّ حَلف عليٌّ وَالَّذِى يُحْلَفُ به لَتُخْرِجَنَّ الكِتَابَ اَوْ لَاُجَرِّدَنَّكِ فَاَهْوَتْ اِلٰى حُجْزَتِها وَهِىَ مُحْتَجزةٌ بِكِسَاءٍ فَاَخْرَجَتِ الصَّحِيْفَةَ فَاَتَوا بِهَا رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقال عُمَرُ يا رسولَ اللّٰهِ قد خانَ اللّٰه و رَسولَهُ وَالْمُؤمِنِينَ دَعْنِى فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فقال رَسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلم يا حاطِبُ ما حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قال يا رسولَ اللّٰه مَالِى اَنْ لا اكونَ مُؤْمِنًا باللّٰه ورَسولِه ولٰكِنِّى اَرَدْتُ اَن تكُونَ لِى عندَ القَومِ يَدٌ يُدْفَعُ بها عن اَهْلِى وَمالِى وَلَيْسَ مِنْ اَصْحَابِكَ اَحَدٌ اِلَّا له هُنالِكَ مِنْ قَومِه مَن يَدْفَعُ اللّٰهُ بِهِ عن اَهْلِه وَمَالِه قال صَدَقَ لا تقُولُوا لَه اِلَّا خَيْرا قال فَعَادَ عُمَرُ فقال يا رسولَ اللّٰهِ قد خانَ اللّٰهَ ورَسولَه وَالْمُؤمِنِيْنَ دَعْنِى فلِاَضْرِبَ عُنُقَهُ قال اَوَ لَيْسَ مِن اَهْلِ بَدْرٍ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلَيهِمْ فقال اعْمَلُوا ما شِئْتُمْ فقَدْ اَوْجَبْتُ لَكُمُ الجَنَّةَ فَاغْرَوْرَقَتْ عَيناهُ فقال اللّٰه وَرَسولُهُ اَعْلَم قال اَبُوعبدِ اللّٰهِ خَاخٍ اصحّ ولٰكِن كَذا قال اَبُو عَوانَةَ حاجٍ قال

ابو عبدِ اللّٰہ وحاجٍ تَصْحِیفٌ وھُو موضِعٌ وَھُشَیمٍ یقولُ خَاخٍ﴾

ترجمہ | ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ وضاح یشکری نے بیان کیا انھوں نے حُصین بن عبدالرحمٰن سلمی سے انھوں نے فلاں شخص (سعد بن عبیدہ بضم العین) سے انھوں نے کہا ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن ربیعہ) اور حبّان بن عطیہ نے جھگڑا کیا ابوعبدالرحمٰن نے حبان سے کہا مجھے معلوم ہے جس وجہ سے تمہارے صاحب یعنی حضرت علیؓ کو اس خونریزی کی جرأت ہوئی ہے، حبان نے کہا بتاؤ تو وہ کیا ہے تیرا باپ نہیں (لا اب لك عرب کے محاورے میں تعجب خیز بات پر بولا جاتا ہے ابوعبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں جو گستاخانہ کلام کیا حضرت علی ﷺ مبشر بالجنۃ ہیں آنحضور ﷺ کے اہل بیت میں سے ہیں کبھی ناحق وغیر شرعی خونریزی نہیں کی ہے) ابوعبدالرحمٰن نے کہا ایک چیز ہے جو میں نے ان سے (حضرت علیؓ) سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت زبیر اور ابومرثد رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور ہم سب گھوڑ سوار تھے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ جاؤ اور جب روضہ حاج پر پہونچو، ابوسلمہ (یعنی موسیٰ بن اسماعیل امام بخاریؒ کے شیخ) نے کہا کہ ابوعوانہ نے (بجائے روضۂ خاخ کے) اسی طرح (یعنی روضہ حاج ہی) بیان کیا ہے، تو وہاں ایک عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ ﷺ کا ایک خط ہے جو مشرکین مکہ کے نام ہے وہ خط (اس عورت سے لے کر) میرے پاس لاؤ چنانچہ ہم لوگ اپنے گھوڑوں پر روانہ ہوئے اور ہم نے اس عورت (سارہ) کو وہیں پایا جہاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا وہ عورت اپنے اونٹ پر سوار جارہی تھی اس خط میں حاطب بن ابی بلتعہؓ نے اہل مکہ کو رسول اللہ ﷺ کی روانگی کی اطلاع دی تھی ہم نے عورت سے کہا وہ خط کہاں ہے تیرے پاس، اس نے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے پھر ہم نے اس کا اونٹ بٹھادیا اور اس کے کجاوہ کی تلاشی لی لیکن ہمیں کوئی خط نہیں ملا۔ میرے دونوں ساتھی (زبیر اور ابومرثدؓ) نے کہا اس کے پاس کوئی خط معلوم نہیں ہوتا (اس لئے اسے چھوڑ دینا چاہئے) حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا ہمیں یقین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط بات نہیں فرمائی ہے پھر حضرت علیؓ نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس ذات کی قسم کھائی جاتی ہے تم ضرور خط نکالو ورنہ میں تمہیں ننگا کردوں گا اب وہ عورت اپنے نیفہ (کمر پر ازار باندھنے کی جگہ) کی طرف مائل ہوئی اور اس نے ایک چادر کمر پر باندھ رکھی تھی پھر اس نے خط نکالا پھر یہ حضرات صحابہ (یعنی ہم لوگ) وہ خط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے (میں نے یعنی حضرت علیؓ نے اس خط کا مضمون پڑھ کر سنایا) تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے ساتھ خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن ماردوں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ سے دریافت فرمایا) اَے حاطب تمہیں کس چیز نے اس حرکت پر آمادہ کیا؟ (تم نے یہ کام کیوں کیا؟) حاطبؓ نے کہا یارسول اللہ ایسا نہیں ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہیں رکھتا ہوں لیکن (بات صرف یہ ہے کہ) میں نے چاہا تھا کہ مکہ کے لوگوں پر میرا ایک احسان ہوجائے اور اس کے بدلہ میں وہ میرے اہل خاندان اور میرے مال کی حفاظت

کریں آپ کے جتنے (مہاجر) صحابہ ہیں ان کی قوم میں سے (ان کے عزیز واقارب) وہاں موجود ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ان کے اہل اور ان کے مال کی حفاظت فرماتا ہے آنحضور ﷺ نے فرمایا حاطب نے صحیح بات بتادی اب اس کے متعلق خیر کے سوا کچھ نہ کہو (کوئی بری بات حاطب کی طرف منسوب نہ کرو) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا یا رسول اللہ انھوں نے اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں سے خیانت کی ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن ماردوں! آنحضور ﷺ نے فرمایا کیا یہ صحابی بدر والوں میں سے نہیں ہے؟ اور تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ بدر والوں سے بخوبی واقف تھا اور وہ خود بدر والوں کے متعلق فرما چکا ہے **اعملوا ما شئتم فقد اوجبت لکم الجنة** تم جو چاہو کرو (بشرطیکہ شرک وکفر سے بچو) میں تمہارے لئے جنت لازم کر چکا ہوں یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور کہا **اللہ و رسولہ اعلم**.

"**قال ابو عبداللّٰہ**" امام بخاری نے کہا **خاخ بالمعجمتین** زیادہ صحیح ہے۔

لیکن ابوعوانہ نے اسی طرح حاج (**بالحاء المھملة ثم الجیم**) کہا ہے "**قال ابو عبداللّٰہ الخ**" امام بخاریؒ نے کہا کہ حاج (**بالحاء المحملة و الجیم**) تصحیف ہے اور وہ ایک جگہ کا نام ہے اور ہشیم خاخ (بخائین) کہتے ہیں۔

مطابقتہ للترجمۃ | **مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم عذرہ فی تاویلہ وشھد بصدقہ.**

تعدد موضعہ | **والحدیث ھنا** ص: ۱۰۲۵ تا ص: ۱۰۲۶. **مر الحدیث** ص: ۴۲۲، ص: ۴۳۳، ۵۶۷، ص: ۶۱۲، ص: ۲۶،۷، ص: ۹۲۵۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۳۹۔



بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

کِتَابُ الاِکْرَاہِ

اِکراہ بکسرالہمزہ بروزن افعال بمعنی زبردستی کرنا یعنی

مجبور کرنے کے حکم کا بیان

۳٦٦٨ بَابُ قَوْلِ اللّٰہ: اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ...

... وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (سورہ نحل:۱۰٦)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد: مگر وہ جو مجبور کیا جائے درانحالیکہ اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو

(تو وہ مستثنیٰ ہے) لیکن جس کا سینہ کفر ہی سے کھل جائے (یعنی جو خوشی سے کفر اختیار کرے، کفر کو دل سے صحیح سمجھنے لگے) تو ان ہی لوگوں پر اللہ کا غضب ہوگا اور ان ہی کیلئے بڑا عذاب ہوگا۔

وقال: اِلَّا اَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً (وهِيَ تَقِيَّةٌ) (سورہ آل عمران آیت:۲۸)

اور فرمایا ''مگر یہ کہ تم ان (کافروں) سے ڈرو (ضرر کا اندیشہ رکھتے ہو) تقاۃ بمعنی تقیہ ہے یعنی دونوں کے معنی ایک ہیں پوری آیت یہ ہے: ''لا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ الا اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقَاةً'' مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کافروں کو دوست نہ بنائیں مسلمانوں کو چھوڑ کر اور جو شخص ایسا کرے گا (یعنی کافروں کو دوست بنائے گا) تو وہ اللہ کے یہاں کسی شمار میں نہیں (یعنی دشمنان خدا کے ساتھ دوستی رکھنے والے کی دوستی اللہ کے ساتھ کسی درجہ میں معتبر و مقبول نہیں کیونکہ کافر اللہ کے دشمن ہیں اور دشمن کا دوست بھی دشمن ہی ہوتا ہے) الا ان تتقوا الخ مگر ہاں ایسی صورت میں کہ تم ان سے کچھ اندیشہ (ضرر کا) رکھتے ہو (یعنی رفع ضرر کیلئے بقدر ضرورت ظاہری تعلقاتِ دوستانہ کی اجازت ہے، باقی موالات یعنی قلبی و دلی دوستی کفار سے کسی صورت میں کسی حال میں جائز نہیں قلبی دوستی علی الاطلاق حرام ہے)۔

وقال: إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنْتُمْ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ قَالُوا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا فَأُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَاءَتْ مَصِيرًا إِلَّا الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيعُونَ حِيلَةً وَلَا يَهْتَدُونَ سَبِيلًا فَأُولَئِكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللَّهُ عَفُوًّا غَفُورًا. (سورہ نساء: ۹۷ تا ۹۹)

بیشک جن لوگوں کی جانیں فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ لوگ (دارالحرب میں رہ کر اپنے دین کو برباد کرکے) اپنی جانوں پر ظلم کررہے تھے فرشتے (ملک الموت) ان سے پوچھتے ہیں تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں ہم سرزمین مکہ میں کمزور بے بس تھے فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے؟ سو یہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بری جگہ ہے مگر جو مرد اور عورتیں اور بچے ایسے کمزور (بے بس) ہوں (کہ ہجرت کیلئے) نہ کوئی تدبیر کرسکتے ہوں اور نہ کوئی راہ پاتے ہوں تو یہ لوگ ایسے ہیں کہ اللہ انہیں معاف کردے گا اور اللہ بڑا معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔

وقال: وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا (سورہ نساء آیت: ۷۵)

اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے جو یہ دعا کررہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی دوست (حمایتی) پیدا کردے اور ہمارے لئے اپنی قدرت سے کوئی مددگار کھڑا کردے (جو ہمیں ان ظالموں سے نجات دلائے)

مختصر تشریح ''الا من اُکرہ'' اکراہ کے معنی ہیں کسی کو اس کی مرضی کے خلاف کسی کام پر مجبور کرنا اوپر جو منکرین و مرتدین کا ذکر کیا گیا اور ان لوگوں کو عذاب عظیم کا مستحق قرار دیا گیا ان سے مکرہ و مجبور کا استثناء کیا گیا یعنی اگر کوئی مسلمان صدق دل سے برابر ایمان پر قائم ہے ایک لمحہ کیلئے بھی ایمانی روشنی اور قلبی طمانیت اس کے قلب سے جدا نہیں ہوئی صرف کسی حالت میں بہت ہی سخت دباؤ اور زبردستی سے مجبور ہوکر شدید ترین خوف کے وقت جان بچانے کیلئے محض زبان سے کلمہ کفر نکال دے بشرطیکہ اس وقت بھی قلب میں کوئی تردد نہ ہو بلکہ زبانی لفظ سے سخت کراہیت و نفرت ہو ایسا شخص نہ کافر ہے نہ مرتد بلکہ مسلمان ہی سمجھا جائے گا ہاں اس سے بلند مقام وہ ہے کہ آدمی مرنا قبول کرے مگر منہ سے بھی ایسا لفظ نہ نکالے جیسا کہ حضرت بلالؓ حضرت یاسرؓ حضرت سمیہ حضرت حبیب بن زید انصاری اور حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہم وغیرہ کے واقعات تاریخوں میں موجود ہیں مزید تفصیل کیلئے تفسیر ابن کثیر کا مطالعہ کیا جائے۔

"قوله: الاّ ان تتقوا منهم تقاةً" رفع ضرر کیلئے بہ قدر ضرورت ظاہری تعلقاتِ دوستانہ کی اجازت ہے۔ کافروں کے ساتھ حسن سلوک کی تین ہی ممکن صورتیں ہیں: (۱) موالات: قلبی دوستی، (۲) مدارات: ظاہری خوش خلقی خاطر داری، (۳) مواسات: یعنی احسان ونفع رسانی۔

اول قسم یعنی موالات تو کسی حال میں جائز نہیں نہ شرعاً جائز ہے نہ عقلاً۔ شرعاً تو آیت مذکورہ سے معلوم ہوگیا اور عقلاً بھی ممنوع ہے کہ ملّی خودداری اور قومی تشخص کے بالکل منافی ہے۔ نیز سورہ مجادلہ میں ہے: لا تَجِدُ قَوْمًا يُّوْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ يُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَّ اللّٰهَ ورسولَهُ وَلَو كَانُوا آبَاءَهُم اَوْ اَبْنَاءَ هم الايه (سورہ مجادلہ آیت: ۲۲)

تود عدوی ثم تزعم انني ☆ صديقك ليس النوك بعازب

تیسری قسم مواسات اہل عرب کے علاوہ جائز ہے دوسری صورت بعض حالات میں جائز ہے۔ آیت مذکورہ الا ان تتقوا الخ میں اسی کو فرمایا گیا ہے کہ اگر نقصان پہنچنے کا غالب گمان ہو تو مدارات جائز ہے۔

قال ابو عبْدِ اللّٰه فعَذَرَ اللّٰهُ المُسْتَضْعَفِيْنَ الّذِينَ لا يَمْتَنِعُونَ مِنْ تَرْكِ ما اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ وَالْمُكْرَهُ لا يكونُ اِلاّ مُسْتَضْعَفًا غيْرَ مُمْتَنِعٍ مِنْ فِعْلِ مَا اُمِرَ بِهٖ.

امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کمزوروں کو معذور رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو چھوڑنے سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتے اور مکرہ بھی کمزور و بےبس ہی ہوتا ہے کہ اسے جس کام کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس سے اپنے آپ کو بچا نہیں سکتا ہے۔

تشریح جو مسلمان کافروں کے قبضہ میں پھنسا ہوا ہے وہ مجبور و معذور ہے دشمن جو چاہیں کہلوائیں اور کروائیں اگر کافر دشمن قتل کی دھمکی دے کر اللہ کی نافرمانی پر مجبور کریں اور مومن کو حالات دیکھ کر غالب گمان ہو جائے کہ ہتھیار ساتھ میں ہے قتل کر دے گا تو وہ عند اللہ معذور ہے عذاب الٰہی کا مستحق نہ ہوگا۔

وقال الحَسَنُ التَّقِيَّةُ اِلٰى يَوْمِ القِيَامَةِ.

اور حسن بصریؒ نے فرمایا کہ تقیہ قیامت تک ہے (لاتختص بعهد النبی صلی اللّٰه علیه وسلم)

تشریح حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں "قلت ومعنى التقية الحذر من اظهار ما فی النفس من معتقد وغيره للغير (فتح) یعنی تقیہ کے معنی ہیں اپنے دل کی بات کسی غیر کے سامنے ظاہر کرنے سے بچنا، امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ تقیہ قیامت تک جائز وثابت ہے اس تعلیق کو ابن ابی شیبہ نے سند متصل کے ساتھ روایت کیا ہے اصل عبارت ہے التقية جائزة للمومن الى يوم القيامة الا انه كان لا يجعل فی القتل تقية مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مسلمان کو مجبور کیا جائے حتی کہ قتل کی دھمکی دی جائے کہ فلاں مسلمان کو قتل کردو تو مکرہ کیلئے قتل مومن جائز نہیں۔

وقالَ ابنُ عبّاسٍ فِيمَنْ يُكْرِهُهُ اللُّصُوصُ فَيُطَلِّقُ لَيْسَ بِشَيْءٍ وبه قال ابنُ عُمَر وَابنُ

الزُّبَيْرِ وَالشَّعْبِيُّ وَالحَسَنُ وَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ.

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس شخص کو چوروں نے زبردستی کی ہو (مجبور کیا ہو کہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے) اور وہ اپنی بیوی کو طلاق دیدے تو یہ کچھ نہیں (یعنی طلاق واقع نہیں ہوگی) اور یہی حضرت ابن عمرؓ ابن زبیرؓ شعبی اور حسن بصریؒ نے فرمایا اور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اعمال کا مدار نیت پر ہے۔

مختصر تشریح جمہور کا مذہب ہے کہ مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوتی، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں وان اکرهه السلطان فهو طلاق قلت هو مذهب ابی حنیفة رضی الله عنه (عمده)

اور حدیث پاک الاعمال بالنیة کیلئے کتاب الوحی کا مطالعہ کیجئے۔

۶۴۹۱ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيٰى بنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن خَالِدِ بنِ يَزِيْدَ عن سَعِيْدِ بنِ اَبِى هِلاَلٍ عن هِلاَلِ بنِ اُسَامَةَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بنَ عبدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِى صلى الله عليه وسلم كَانَ يَدْعُو فِى الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بنَ اَبِى رَبِيْعَةَ وَسَلَمَةَ بنَ هِشَامٍ وَالْوَلِيْدَ بنَ الوَلِيْدِ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ المستَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْئَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَابْعَثْ عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِى يُوْسُفَ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کرتے تھے اے اللہ عیاش بن ربیعہ، سلمہ بن ہشام اور ولید بن ولید کو نجات عطا فرما، اے اللہ بے بس مسلمانوں کو نجات دے اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی پکڑ سخت کردے اور ان پر ایسی خشک سالی بھیج جیسی کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں آئی تھی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انهم كانوا مكرهين على الاقامة مع المشركين لان المستضعف لايكون الا مكرها كما مر ومفهومه ان الاكراه على الكفر لو كان كفرا لما دعا لهم وسماهم مومنين (قس)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۲۶ مر الحديث ص:۱۱۰، ص:۱۳۶، ص:۴۱۰، ص:۷۴۹، فى التفسير، ص:۶۵۵، ص:۶۶۱، ص:۹۱۵، ص:۹۴۶۔

﴿بَابُ مَنِ اخْتَارَ الضَّرْبَ وَالْقَتْلَ وَالْهَوَانَ عَلَى الْكُفْرِ﴾ ۳۶۶۹

جس نے کفر پر مار کھانے، قتل کئے جانے اور ذلت کو ترجیح دی

(یعنی اگر کوئی شخص باوجود جبر و زبردستی کے کفر کی بات نہ کرے اور مار کھانا، قتل ہونا یا ذلیل ہونا گوارہ کرے تو بلاشبہ

عزیمت ہے جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے امیہ بن خلف کی تکالیف کو برداشت کیا۔ (۲) بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جان کا خطرہ ہو تو جان بچانا بہتر ہے، واللہ اعلم)۔

۶۴۹۲ ﴿حدّثنی محمّدُ بنُ عَبْدِ اللّٰہِ بنِ حَوشَبِ الطائِفِیُّ قال حدَّثنا عبدُ الوَھّابِ قال حَدَّثنا ایُّوبُ عن اَبی قِلابَۃَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ثلاثٌ مَن کنَّ فِیہِ وَجَدَ حَلاوَۃَ الاِیْمانِ اَن یکونَ اللّٰہُ ورَسولُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمّا سِوَاھُما وَاَن یُّحبَّ المَرْءَ لا یُحِبُّہ اِلاّ لِلّٰہِ واَنْ یَکْرَہَ اَن یَعُودَ فی الکُفْرِ کَما یکرہ اَن یُّقْذَفَ فی النَّارِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت (مزہ) پالے گا ایک یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت سب سے زیادہ ہو، دوسرے یہ کہ فقط اللہ کیلئے کسی سے دوستی رکھے، تیسرے یہ کہ دوبارہ اس کو کافر بننا اتنا ناگوار ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من آخر الحديث من حيث انه سوى بين كراهة الكفر وبين كراهة دخول النار والقتل والضرب والهوان اسهل عند المؤمن من دخول النار فيكون اسهل من الكفران اختار الاخذ بالشدة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۲۶ مر الحديث ،ص:۷،ص:۸،ص:۸۹۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل،ص:۲۳۳ تا ص:۲۳۶۔

۶۴۹۳ ﴿حَدَّثنا سَعِیْدُ بنُ سُلَیمانَ قال حَدَّثنا عَبَّادٌ عن اِسْمَاعِیْلَ سَمِعْتُ قَیْسًا قال سَمِعْتُ سَعِیْدَ بنَ زَیْدٍ یقولُ لَقَد رَاَیْتُنِی وَاِنَّ عُمَر مُوْثِقِی عَلَی الاِسْلامِ ولَوِانقَضَّ اُحُدٌ مِمَّا فَعَلْتُم بِعُثْمانَ کانَ مَحْقُوقًا اَنْ یَنْقَضَّ﴾

ترجمہ | قیس (ابن ابی حازم) نے بیان کیا کہ میں نے حضرت سعید بن زیدؓ (ابن عمرو بن نفیل) سے سنا وہ فرمارہے تھے (یعنی مسلمانوں سے فرمارہے تھے) کہ میں نے اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اسلام قبول کرنے سے پہلے) مجھ کو مسلمان ہوجانے کی سزا میں (مکہ میں رسی سے) باندھا تھا (اور مارا بھی تھا) اور تم لوگوں نے جو ظلم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (انہیں شہید کرکے) کیا ہے اس پر اگر اُحد پہاڑ ٹوٹ پڑے تو اس کا ٹوٹنا حق اور بجا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان عثمان بن عفان رضى الله عنه اختار القتل على الاتيان بما يرضى القتلة فاختياره على الكفر بالطريق الاولى (عمده)

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: والحديث ظاهر فيما ترجم له لان سعيدا وزوجته اخت عمر اختارا

الهوان على الكفر. (قس)

تشریح | حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قتل ہونا گوارہ کیا مگر باغیوں کا کہنا منظور نہیں کیا تو ظاہر ہے کہ کفر پر بطریق اولیٰ قتل ہو جانا گوارہ کرتے۔

نیز حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ اور ان کی زوجہ رضی اللہ عنہا نے جو حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ تھیں ذلت اور مار پیٹ سب گوارہ کی لیکن اسلام سے نہیں پھرے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۲۶ تا ص:۱۰۲۷۔ مر الحديث ص:۵۴۵،ص:۵۴۶۔

۶۴۹۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا يَحْيىٰ عن اِسْمَاعِيلَ قال حَدَّثَنا قَيْسٌ عن خَبَّابِ بنِ الْاَرَتِّ قال شَكَوْنَا اِلىٰ رسولِ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِى ظِلِّ الكَعْبَةِ فقُلنا اَلَا تَسْتَنْصِرُ اَلَا تَدْعُو لَنا فقال قَدْ كانَ مَنْ قَبْلَكُمْ يُوخَذُ الرَّجُلُ فَيُحْفَرُ لَهُ فى الاَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيْها فَيُجَاءُ بِالمِنْشَارِ فَيُوْضَعُ عَلىٰ رَاسِهٖ فَيُجْعَلُ نِصْفَيْنِ وَيُمْشَطُ بِاَمْشَاطِ الحَدِيْدِ ما دُونَ لَحْمِهٖ وَعَظْمِهٖ فَمَا يَصُدُّهُ ذٰلِك عن دِيْنِهٖ وَاللّٰهِ لَيَتِمَّنَّ هٰذَا الاَمْرُ حتى يَسِيْرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ اِلىٰ حَضْرَمَوتَ لا يخافُ اِلَّا اللّٰهَ والذِئبَ عَلىٰ غَنَمِهٖ ولٰكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلونَ﴾

ترجمہ | حضرت خباب بن ارتؓ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کافروں کی ایذادہی کی) شکایت کی اور اسوقت حضور اقدس ﷺ کعبہ کے سایہ میں اپنی چادر پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ آنحضور کیوں نہیں ہمارے لئے اللہ سے مدد مانگتے کیوں نہیں ہمارے لئے دعا کرتے آنحضور ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے (انبیاءؑ اور ان پر ایمان لانے والوں میں سے) ایک شخص کو پکڑ لیا جاتا اور اس کیلئے زمین میں گڑھا کھود کر اس میں انہیں ڈال دیا جاتا تھا پھر آرا لایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور لوہے کے کنگھے ان کے گوشت اور ہڈیوں میں پھیرے جاتے اور یہ تکلیف بھی انہیں اپنے دین سے نہیں روک سکتی تھی خدا کی قسم یہ امر (اسلام) ضرور پورا ہوگا (یا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اس دن کو ضرور پورا کرے گا) یہاں تک کہ ایک سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا اور بکریوں پر صرف بھیڑیوں کے اور کوئی خوف نہ ہوگا لیکن تم لوگ عجلت سے کام لیتے ہو (جلدی کرتے ہو)

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة من حيث دلالة طلب خباب دعاء من النبى صلى اللّٰه عليه وسلم على الكفار لكونهم تحت قهرهم واذاهم كالمكرهين بما لا يريدون.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۲۷ مر الحديث ص:۵۱۰،ص:۵۴۳، ابوداؤد ثانی پہلا صفحہ ۳۵۸۔

﴿بَابٌ ۳۶۷۰ فی بَیْعِ الْمُکْرَہِ وَنحوِہ فی الحقِّ وَغیْرِہ﴾

مکرہ کی بیع کا بیان اور اسی طرح مال وغیرہ میں مضطر کی بیع کا بیان

مطلب یہ ہے کہ جس کو مجبور کیا جائے مال فروخت کرنے پر اور بیع کرے تو بیع ہو جائے گی یہ بیع درست ہے اسی طرح جو شخص قرض کی ادائیگی کیلئے مجبور و مضطر بیع کرے تو بھی بیع ہو جائے گی درست ہے۔

۶۴۹۵ ﴿حدَّثنا عبدُ العَزیزِ بنُ عبدِ اللّٰہِ قال حَدَّثَنِی اللَّیْثُ عَن سَعِیْدِ المَقْبُرِیِّ عن اَبِیْہِ عن اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ فی المَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَالَ انْطَلِقُوا اِلٰی یَھُودَ فَخَرَجْنَا مَعَہ حتّٰی جِئْنَا بَیْتَ المِدْرَاسِ فقام النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فنَادَاھُم یا مَعْشَرَ یَھُودَ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فقالوا قد بَلَّغْتَ یا اَبَا القاسِمِ فقال ذَاکَ اُرِیْدُ ثُمَّ قَالَھَا الثَّانِیَۃ فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ یَا اَبَا القَاسِمِ ثُمَّ قالَ الثَّالِثَۃَ فقالَ اعْلَمُوا انَّمَا الاَرْضُ لِلّٰہِ وَرَسُولِہٖ وَاِنِّی اُرِیْدُ اَنْ اُجْلِیَکُم فَمَنْ وَجَدَ مِنکُمْ بِمَالِہ شَیْئًا فَلْیَبِعْہُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوا اَنَّمَا الاَرْضُ لِلّٰہِ وَرَسُولِہٖ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم ابھی مسجد (نبوی) میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کے پاس چلو چنانچہ ہم آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے یہاں تک کہ (یہودیوں کے مدرسہ) بیت المدراس پر پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انہیں آواز دی اے گروہ یہود اسلام قبول کرلو (مسلمان ہو جاؤ) سلامت رہو گے، یہودیوں نے کہا ابوالقاسم (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے پہنچا دیا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا بھی مقصود یہی تھا کہ خدا کا حکم تم کو پہنچا دوں پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دوبارہ فرمایا کہ اے یہودیو تم لوگ مسلمان ہو جاؤ (دنیا و آخرت میں محفوظ ہو جاؤ گے) پھر یہودیوں نے کہا آپ نے خدا کا حکم پہنچا دیا پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ میں فرمایا اور فرمایا تم جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں جلاوطن کرنا چاہتا ہوں تو اگر تم میں سے کوئی اپنے مال کا عوض پائے (قیمت پائے) تو اسے بیچ دے ورنہ جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ ترجمۃ الباب کے دو اجزا تھے بیع مکرہ اور بیع مضطر حدیث الباب کا تعلق دوسرے جز یعنی بیع مضطر سے ہے مضطر سے مراد یہ ہے کہ مجبور ہو کر اپنا مال بیچے جیسا کہ باب کی حدیث سے ظاہر ہے، واللہ اعلم۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۲۷ و مر الحدیث ص:۴۴۹، یاتی ص:۱۰۹۱ تا ص:۱۰۹۲۔

﴿بابٌ لا يَجُوزُ نِكَاحُ المُكْرَهِ﴾ [۳۶۷۱]

قال الله وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى البِغَاءِ الاية (سورہ نور:۳۳)

مکرہ کا نکاح جائز نہیں

(امام بخاری اور جمہور کے نزدیک مکرہ کا نکاح باطل ہے لیکن حنفیہ کے نزدیک نکاح صحیح و درست ہے تشریح کیلئے کتب فقہ دیکھئے)۔

''قال الله ولا تكرهوا الاية'' سورہ نور آیت:۳۳، اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ زمانہ جاہلیت میں بعض لوگ اپنی لونڈیوں سے کسب کراتے تھے عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے پاس کئی لونڈیاں تھیں جن سے بدکاری کرا کر روپیہ حاصل کرتا تھا ان میں بعض مسلمان ہوگئیں تو اس فعل شنیع سے انکار کیا اس پر وہ ملعون زدوکوب کرتا تھا یہ آیت اسی قصہ میں نازل ہوئی۔

۶۴۹۶﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بن قَزَعَةَ قال حَدَّثَنا مَالِكٌ عن عبدِ الرَّحمٰنِ بنِ القاسِمِ عن اَبِيْهِ عن عبدِ الرحمٰنِ وَ مُجَمِّعٍ ابنَى يَزِيْدَ بنِ جَارِيَةَ الاَنْصَارِيِّ عن خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ الاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فَرَدَّ نِكَاحَهَا﴾

ترجمہ حضرت خنسار بنت خذام انصاریہؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا وہ ثیبہ تھیں انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اسلئے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضور ﷺ نے اس نکاح کو رد فرما دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۷ و مر الحديث ص:۱۷۷، ص:۲/۷۷، ياتى ص:۱۰۳۱۔

۶۴۹۷﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنا سُفيانُ عن ابنِ جُرَيْجٍ عنِ ابنِ اَبِى مُلَيْكَةَ عن اَبِى عَمْرٍو هو ذَكْوانُ عن عائِشَةَ قالَتْ قلتُ يا رسولَ اللّٰهِ يُسْتَامَرُ النِّساءُ فى اَبْضَاعِهِنَّ قالَ نَعَم قلتُ فاِنَّ البِكْرَ تُسْتَامَرُ فَتَسْتَحْيِى فَتَسْكُتُ قال سُكَاتُهَا اِذْنُهَا﴾

ترجمہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا عورتوں سے ان کے نکاح کے سلسلے میں اجازت لی جائے گی؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں میں نے عرض کیا اگر کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے گی تو شرم کی وجہ سے خاموش ہو جائیگی آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث يفهم منه ان نكاح البكر لايجوز الا برضاها وبغير رضاها يكون حكمها حكم المكره.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۲۷ مر الحديث ص:۱۷۷، ياتی ص:۱۰۳۱۔

﴿بَابٌ ۳۶۷۲ إِذَا أُكْرِهَ حتى وَهَبَ عَبْدًا أَوْ بَاعَهُ لَمْ يَجُزْ﴾

وبه قال بَعْضُ النَّاسِ فَإِنْ نَذَرَ الْمُشْتَرِي فِيْهِ نَذْرًا فَهُوَ جَائِزٌ بِزَعْمِهِ وَكَذٰلِكَ إِنْ دَبَّرَهُ.

اگر کسی کو مجبور کیا گیا یہاں تک کہ غلام کو ہبہ کر دیا یا بیچ دیا تو نافذ نہیں

(مطلب یہ ہے کہ مکرہ کی بیع صحیح نہیں اور نہ ہبہ صحیح ہوگا (یعنی وہ عبد بائع کا مملوک ہوگا) اور یہی حکم (کہ مکرہ کی بیع صحیح نہیں بلکہ وہ غلام بائع کی ملک میں باقی ہے) بعض الناس کا مذہب ہے اب اگر مشتری نے اس میں منت مان لی تو ان (بعض الناس) کے خیال میں جائز ہے اور اسی طرح اگر مشتری نے اس غلام کو (جس کو مکرہ سے خریدا ہے) مدبّر بنالیا (تو بعض الناس کے نزدیک صحیح ہے)

تشریح | "قال بعض الناس الخ" شارح بخاری علامہ کرمانی کہتے ہیں. "قال المشائخ اذا قال البخاری بعض الناس يريد به الحنفية (الكواكب) وغرضه ان كلامهم متناقض الخ (الكواكب) یعنی حنفیہ کے قول میں تناقض وتعارض ہے اس لئے کہ مکرہ کی بیع (یعنی جس کو مال کے بیچنے یا ہبہ کرنے پر مجبور کیا گیا اور اس نے اپنا مال بیچ دیا یا کسی کو ہبہ کر دیا تو اب) دو حال سے خالی نہیں کہ بائع مکرہ سے ملک کا انتقال مشتری کی طرف ہوا یا نہیں؟ اگر ملک کا انتقال مشتری کی طرف ہو گیا اور اسکے غلام کا مالک مشتری ہو گیا یا جس کو مکرہ نے ہبہ کیا ہے موہوب لہ اس غلام کا مالک ہو گیا تو مشتری اور موہوب لہ اس غلام میں ہر طرح کا تصرف کر سکتا ہے اور اس کا ہر تصرف صحیح اور درست ہوگا جیسا کہ مالک اپنے مملوک اشیاء میں ہر طرح تصرف کر سکتا ہے خواہ بیچ دے یا کسی کو ہبہ کر دے اس میں نذر اور تدبیر کی (منت ماننے اور مدبّر بنانے کی) کوئی تخصیص نہیں۔ اور اگر مکرہ بائع کی بیع سے ملک کا انتقال مشتری کی طرف نہیں ہوا ہے تو مشتری من المکرہ عدم ملک کی وجہ سے کسی طرح کا تصرف غلام میں نہیں کر سکتا ہے نہ ہی نذر درست ہوگی نہ غلام کو مدبر بنا سکتا ہے کیونکہ یہ مالک نہیں۔

معلوم ہوا کہ بعض الناس کا قول متعارض و متناقض ہے کہ کہتے ہیں مکرہ کی بیع درست نہیں پھر کیسے کہتے ہیں کہ مشتری اگر نذر مان لے یا مدبر بنالے تو صحیح و درست ہوگا؟

جواب: علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: ان اراد ببعض الناس الحنفية فمذهبهم ليس كذلك فان مذهبهم الخ یعنی اگر امام بخاریؒ کی مراد بعض الناس سے یہاں احناف ہیں تو یہاں احناف کے مذہب سمجھنے میں امام بخاریؒ سے

فروگزاشت ہوئی ہے، احناف کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی مکرہ نے جبر پر اپنا غلام بیچ دیا یا کسی کو ہبہ کر دیا تو اکراہ دور ہونے کے بعد اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو ان عقود کو نافذ کر دے اور اگر چاہے تو فسخ کر د... لئے کہ یہ عقد اس کے اہل سے اس کے محل میں صادر ہوا اس لئے مفید ملک ہے البتہ اس میں تراضی نہیں پائی گئی تو اس کا حکم وہ ہوگیا جو ایسے تمام عقود کا ہے جن میں شرط فاسد پائی جائے کہ اگر مشتری قبضہ کر لے یا اس میں کوئی ایسا تصرف کر دے جو قابل نقض نہ ہو جیسے آزاد کرنا، مدبر بنانا تو وہ نافذ ہو جائے گا اور مشتری پر قیمت لازم ہوگی اور اگر بائع جائز کر دے تو صحیح ہے کیونکہ اب تراضی پائی گئی۔ (عمدہ) واللہ اعلم۔

۶۴۹۸ ﴿حدَّثنا اَبُو النُّعمانِ قال حدَّثنا حمَّادُ بنُ زَيْدٍ عن عَمْرِو بنِ دِيْنارٍ عن جَابِرٍ اَنَّ رَجُلا مِنَ الاَنْصارِ دَبَّرَ مَمْلُوكاً لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال مَنْ يَشْتَرِيْهِ مِنِّي فَاشْتراهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ بِثَمانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ قال فَسَمِعْتُ جابِرًا يَقولُ عبْدًا قِبْطِيًّا ماتَ عامَ اوَّلَ﴾

ترجمہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی (ابومذکور) نے اپنے ایک غلام (یعقوب) کو مدبّر بنا دیا (یعنی اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا) اور ان صحابی کے پاس اس غلام کے سوا اور کوئی مال نہیں تھا پھر یہ خبر نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟ چنانچہ حضرت نعیم بن نحامؓ نے اس کو آٹھ سو درہم میں خرید لیا عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ پھر میں نے جابرؓ سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ یہ یعقوب قبطی غلام تھا وہ پہلے ہی سال مر گیا۔

مطابقۃ للترجمۃ قال الداودی ما حاصله انه لا مطابقة بين الحديث والترجمة لانه لا اكراه فيه ثم قال الا ان يراد انه صلى الله عليه وسلم باعه وكان كالمكره له على بيعه (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۲۷ مرالحديث ص: ۲۸۷، ص: ۲۹۷، ص: ۳۲۳، ص: ۳۲۵، ص: ۳۴۴، ص: ۹۹۴، یاتی ص: ۱۰۶۵ تا ۱۰۶۶۔

تشریح مدبر کی تعریف، بیع مدبر کا حکم اور اقوال ائمہ کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ۶، ص: ۸۳ و ص: ۸۴۔

﴿بَابٌ مِنَ الاِكْرَاهِ، كَرْهًا وَكُرْهًا وَاحِدٌ﴾ ۳۶۷۳

''اکراہ کا بیان''

اکراہ سے ماخوذ کَرھا بفتح الکاف اور کُرھا بضم الکاف ہم معنی ہیں یعنی دونوں کے معنی ایک ہیں امام بخاریؒ اور اکثر علماء کا یہی قول ہے بعض حضرات نے فرق کیا ہے کہ کَرْھاً بفتح الکاف بمعنی اجبار ہے یعنی دوسرا شخص

مجبور کرے، زبردستی کرے، اور کاف کے ضمہ کے ساتھ بمعنی مشقت یعنی خود ہی ناپسند کرے اور کرے۔

۶۴۹۹﴿حَدَّثَنا حُسَيْنُ بنُ مَنْصُورٍ قال حَدَّثَنا اَسباطُ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيمانُ بنُ فَيْرُوزٍ عن عِكْرِمةَ عنِ ابنِ عباسٍ قال الشَّيْبَانِيُّ وحدَّثَنِي عَطاءٌ اَبُوالحَسَنِ السُّوَائِيُّ وَلاَ اَظُنّهُ اِلاّ ذكَره عنِ ابنِ عباسٍ : يآ اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا يَحِلُّ لَكُم اَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا الاية (النساء) قال كَانوا اِذَا ماتَ الرَّجُلُ كانَ اَوْلِيَاؤُهُ اَحقَّ بامْرأته اِنْ شَاءَ بَعْضُهم تَزَوَّجَها وَاِنْ شَاؤُا زَوَّجُوهَا وإنْ شَاؤُا لَمْ يُزَوِّجُوهَا فهُوَ اَحقُّ بِهَا مِنْ اَهْلِهَا فَنزَلَتْ هٰذِه الآيَة فِي ذٰلِكَ﴾

ترجمہ ہم سے حسین بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے اسباط بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن فیروز شیبانی نے بیان کیا انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے۔

"وقال الشيباني الخ" اور شیبانی نے بیان کیا اور مجھ سے ابوالحسن عطار سوائی نے بیان کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے ہی نقل کیا کہ ارشاد الٰہی سورہ نساء لا يحل لكم الاية "مسلمانو تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم جبراً عورتوں کے مالک بن جاؤ الخ" آپ نے بیان کیا کہ جاہلیت میں جب کوئی مرد مرجاتا تو اس مرد کے رشتہ دار اس کی عورت (بیوی) کے زیادہ مستحق سمجھے جاتے کہ اگر ان میں سے کوئی چاہتا تو اس سے شادی کر لیتا اور اگر چاہتے تو اس کی شادی کسی سے کر دیتے اور اگر چاہتے تو نہ بھی کرتے اور یہ لوگ (یعنی عورت کے سسرال والے) عورت کے گھر والوں کے مقابلے میں زیادہ مستحق سمجھے جاتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "كَرْها" في الآية.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۷ ومر الحديث في التفسير ص:۶۵۸۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم، ص:۱۴۲۔

﴿بَابٌ (۳۶۷۴) اِذَا اسْتُكْرِهَتِ الْمَرْأَةُ عَلَى الزِنٰى فلا حَدَّ عَلَيْهَا﴾

لِقَوله تعالىٰ: "وَمَنْ يُكْرِهْهُنَّ فَاِنَّ اللّٰه مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيْمٌ" وقال اللَّيْثُ حدَّثَنِي نَافِعٌ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَبْدًا مِن رَقِيْقِ الإِمَارَةِ وَقَعَ عَلى وَلِيْدَةٍ مِنَ الخُمُسِ فَاسْتَكْرَهَهَا حتى اقْتَضَّهَا فَجَلَدَهُ عُمَرُ الحَدّ وَنفَاهُ وَلَمْ يَجْلِدِ الوَلِيْدَةَ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ اسْتَكْرَهَهَا وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الاَمَةِ البِكْرِ يَفْتَرِعُهَا الحُرُّ يُقِيمُ

ذٰلِكَ الحَكَمُ مِنَ الاَمَةِ العَذْرَاءِ بِقَدْرِ ثَمَنِهَا وَيُجْلَدُ وَلَيْسَ فِى الاَمَةِ الثَّيِّبِ فِى قَضَاءِ الاَئِمَّةِ غُرْمٌ وَلٰكِن عَلَيْهِ الحَدُّ.

جب عورت زبردستی زنا (زنا بالجبر) کی گئی ہو، تو اس عورت پر حد نہیں ہوگی

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (سورہ نور آیت:۳۳ میں) اور جو شخص ان کو مجبور کرے گا تو بے شک اللہ تعالیٰ ان کے مجبور کئے جانے کے بعد (ان کیلئے) بخشنے والا مہربان ہے۔

"وقال الليث الخ" اور لیث بن سعد نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا کہ صفیہ بنت ابی عبید نے انہیں خبر دی کہ خلیفہ وقت (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کے غلاموں میں سے ایک غلام نے خمس کی ایک باندی سے زنا کیا اور اسے مجبور کیا (یعنی زنا بالجبر کیا) یہاں تک کہ اس کی بکارت زائل کردی تو حضرت عمرؓ نے اس غلام پر حد جاری کیا اور اسے شہر بدر بھی کردیا اور باندی پر حد نہیں جاری کی کیونکہ غلام نے اس کے ساتھ زبردستی کی تھی۔

تشریح: یہ صفیہ بنت ابی عبید حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زوجہ تھیں ارشاد الساری میں شاید کاتب کی غلطی سے یہ لکھا ہے کہ صفیہ عبداللہ بن عمرؓ کی صاحبزادی تھیں، علامہ عینیؒ اور حافظ عسقلانیؒ سب نے یہی لکھا ہے کہ وصفية بنت ابى عبيد امراة عبد الله بن عمر الخ (عمدہ، ج:۲۴،ص:۱۰۴، فتح ج:۱۲،ص:۲۷۱)

سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو پچاس کوڑے لگوائے اور چھ ماہ کیلئے شہر بدر کیا اس لئے کہ غلام کی حد آزاد کی آدھی ہے اور باندی پر حد نہیں جاری کروائی اس سے ثابت ہوا کہ مکرہ پر حد نہیں مکرہ خواہ مرد ہو یا عورت، واللہ اعلم

"قال الزهرىؒ" زہریؒ نے فرمایا اس باکرہ (کنواری) باندی کے بارے میں جس کی کوئی آزاد مرد ازالۂ بکارت کردے تو حاکم اس باندی کی قیمت میں جو کمی ہوگئی ہے وہ زانی سے وصول کرے (بقدر نقصان) اور اس آزاد کو کوڑے بھی لگائے جائیں گے (مثلاً وہ باکرہ باندی پانچ سو روپے قیمت کی تھی اب بکارت زائل ہونے کی وجہ سے اس کی قیمت تین سو ہوگئی تو دو سو روپے اس زانی آزاد سے وصول کرے)

"وليس فى الامة الثيب الخ" اور ثیبہ باندی کے بارے میں ائمہ کے فیصلے میں کوئی مالی تاوان نہیں لیکن اس پر حد ہے۔

تشریح: امام زہریؒ کے قول میں اگرچہ یجلد کا لفظ ہے مگر مراد حد ہے مطلب یہ ہے کہ اگر زانی محصن ہے تو سنگسار کیا جائے گا لیکن اگر محصن نہیں ہے تو اس صورت میں کوڑے لگائیں گے۔

۶۵۰۰﴿حَدَّثَنَا اَبُوا الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَن اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رسول الله صلى الله عليه وسلم هَاجَرَ اِبْرَاهِيْمُ بِسَارَةَ وَدَخَلَ

بِها قَرْيَةً فِيها مَلِكٌ مِنَ المُلوكِ اَوْ جَبَّارٌ مِنَ الجَبابرةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنْ اَرْسِلْ اِلَى بِهَا فَاَرْسَلَ بِهَا فقامَ اِلَيْهَا فقامَت تَوَضأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ فَلاَ تُسَلِّطْ عَلَيَّ الكَافِرَ فَغُطَّ حتى رَكَضَ بِرِجْلِه۞

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زوجہ حضرت سارہؓ کو ساتھ لے کر ہجرت کی اور حضرت سارہ کو لے کر ایک ایسی بستی میں پہنچے جس میں بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ یا ظالموں میں سے ایک ظالم رہتا تھا (شک راوی) (مطلب یہ ہے کہ اس بستی میں ظالم بادشاہ حکومت کرتا تھا) اس ظالم نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سارہؓ کو میرے پاس بھیج دو چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہؓ کو بھیج دیا تو وہ ظالم (حضرت سارہؓ پر ہاتھ ڈالنے کیلئے) حضرت سارہؓ کے پاس کھڑا ہوا تو حضرت سارہؓ اٹھیں اور وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں اور دعا کرنے لگیں اے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول (ابراہیمؑ) پر ایمان رکھتی ہوں (ای مقبول ایمان) تو کافر کو مجھ پر مسلط نہ کر (قابو نہ دے) چنانچہ وہ کافر زمین پر گر کر آواز نکالنے لگا اور پاؤں رگڑنے لگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة من حيث انه اكره ابراهيم عليه السلام على ارسالها اليه (عمده)

(۲) وجه دخوله هنا مع ان سارة عليها السلام كانت معصومة من كل سوء انه لا ملامة عليها فى الخلوة مكرهة فكذا المستكرهة على الزنا لاحدّ عليها (قس) مطلب یہ ہے کہ جس عورت سے زور زبردستی زنا کی جائے اس پر حد نہیں پڑے گی۔

(۳) بعض حضرات نے مناسبت یہ نکالی کہ حضرت سارہؓ نے جو اس ظالم بادشاہ سے خلوت کی اس میں ملامت کے لائق نہ ٹھہریں کیونکہ مجبور تھیں تو جب جبر و اکراہ کی وجہ سے خلوت قابل ملامت نہ ٹھہری اسی طرح زنا بالجبر میں بھی قابل ملامت نہ ٹھہرے گی تو حد بھی جاری نہ ہوگی۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۸، مر الحديث ص:۲۹۵، ص:۳۵۹، ص:۴۷۳ تا ص:۴۷۴، ص:۷۶۱۔

مفصل روایت: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم، ص:۱۳۹۔

۳۶۷۵ ﴿بابُ يَمِينِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ اَنَّهُ اَخُوهُ اِذَا خَافَ عَلَيْهِ القَتْلَ اَوْنَحْوَهُ﴾

وَكَذٰلِكَ كُلُّ مُكرَهٍ يَخافُ فَاِنّه يَذُبُّ عَنْه المَظَالِمَ وَيُقَاتِلُ دُوْنَه وَلا يَخذُلُهُ فَاِنْ قَاتَلَ دُوْنَ المَظْلُومِ فَلاَ قَوَدَ عَلَيْهِ وَلاَ قِصَاصَ وَاِنْ قِيلَ لَه لَتَشْرَبَنَّ الخَمْرَ اَوْ لَتَاكُلَنَّ المَيْتَةَ اَوْ لَتَبِيْعَنَّ عَبْدَكَ اَوْتُقِرُّ بِدَيْنٍ اَوْ تَهَبُ هِبَةً وَكُلُّ عُقْدَةٍ اَوْ لَنَقْتُلَنَّ اَبَاكَ اَوْ اَخَاكَ فِى

الإسْلامِ وسِعَه ذٰلك لِقولِ النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم المُسْلِمُ اَخو المُسْلِمِ وقال بعضُ النّاسِ لو قِیلَ لَهُ لَتشْرَبنَّ الخمْرَ اَوْ لَتاکُلَنَّ المَیْتَةَ اَوْ لَنقتُلَنَّ ابنكَ اَوْ اَباكَ اَوْ ذا رَحِمٍ مَحْرَمٍ لَمْ یَسَعْهُ لِاَنَّ هٰذا لَیْسَ بِمُضْطَرٍّ ثُمَّ نَاقضَ فقالَ اِنْ قِیلَ له لَنقْتُلَنَّ اباكَ اَوْ اِبْنكَ اَوْ لَتبیْعَنَّ هٰذَا العَبْدَ اَوْ تُقِرُّ بِدَیْنٍ.اَوْ بِهِبَةٍ یَلْزَمُهٗ فی القِیاسِ وَلٰكِنّا نَسْتَحْسِنُ وَنَقولُ الْبَیْعُ وَالْهِبَةُ وَكُلُّ عُقدَةٍ فی ذٰلك باطِلٌ فرَّقُوا بَیْنَ كُلِّ ذِیْ مَحْرَمٍ وَغَیْرِہٖ بِغَیْرِ كِتَابٍ وَلا سُنَّةٍ وقال النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال اِبراهِیْمُ لِامْرَأتِه هٰذِہٖ اُخْتِی وذٰلِكَ فی اللّٰهِ وقالَ النَّخَعِیُّ اِذَا كانَ الْمُسْتَحْلِفُ ظَالِمًا فَنِیَّةُ الحالِفِ وَاِنْ كانَ مَظْلومًا فنِیَّةُ المُسْتَحلِفِ.

کسی کا اپنے ساتھی کے بارے میں یہ قسم کھانا کہ یہ اسکا بھائی ہے جبکہ اس پر قتل وغیرہ کا خوف ہو

(یعنی یہ خوف ہو کہ اگر قسم نہیں کھائیگا تو ایک ظالم اس کو قتل کر دیگا یا اس طرح کی اور کوئی تکلیف مثلاً ہاتھ کاٹ دے گا)

اسی طرح ہر مکرَہ (جس کے ساتھ زبردستی کی جائے) جو ڈرتا ہو تو اس سے ظلم کو دفع کرے اور اس کے بچانے کیلئے جنگ کرے اور اسے چھوڑ نہ دے پس اگر مظلوم کی حمایت میں جنگ کی (اور اس مظلوم کے بچانے میں ظالم کو مار بھی دیا تو اس پر قصاص لازم نہ ہوگا)

"وان قیل له الخ" اور اگر کسی سے کہا گیا کہ تو ضرور ضرور شراب پی (اور مجبور کیا گیا) یا مردار کھالے یا اپنا غلام بیچ ڈال یا قرض کا اقرار کر یا کچھ ہبہ کر یا ہر عقد اسی طرح (مطلب یہ ہے کہ کسی عقد میں مجبور کیا گیا مثلاً بیوی کو طلاق دیدو یا غلام لونڈی کو آزاد کر دو) ورنہ ہم تیرے باپ کو یا تیرے اسلامی بھائی کو قتل کر دیں گے (اسلامی بھائی میں حقیقی بھائی باپ کے علاوہ دوسرے مسلمان رشتہ دار بھی آگئے) تو اسے ایسا کرنا جائز ہے اس وجہ سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔

"وقال بعض الناس الخ" اور بعض لوگوں نے کہا اگر اس سے کہا گیا کہ شراب پی یا مردار کھا ورنہ ہم تیرے بیٹے یا تیرے باپ کو یا محرم رشتہ دار (بھائی وغیرہ) کو قتل کر دیں گے تو اسے یہ جائز نہیں (یعنی یہ کام شراب پینا، مردار کھانا جائز نہیں) اس لئے کہ یہ مضطر نہیں ہے (کیونکہ مضطر تو وہ شخص کہلائے گا جب اپنی جان کا خوف ہو یعنی ظالم نے خود اس کے قتل کی دھمکی دی ہو دوسروں کے قتل کی دھمکی میں مضطر نہیں کہلائے گا) پھر اس بعض الناس نے اس کے خلاف کہا (یعنی اپنی ہی بات کے خلاف کہا) اور کہا کہ اگر اس سے کہا گیا (کسی ظالم نے کہا) کہ ہم تیرے باپ یا تیرے بیٹے کو قتل کر دیں گے یا اس غلام کو بیچ دو یا قرض کا اقرار کرلو (قرض کی چٹھی لکھ دو) یا ہبہ کر دو تو یہ اس قیاس کے مطابق لازم ہے (یعنی قیاس کے مطابق

بیع اقرار اور جو بھی عقد کرے سب اس پر لازم ہے) لیکن ہم استحسانا یہ کہتے ہیں (ہم اس مسئلے میں استحسان (قیاس خفی) پر عمل کرتے ہیں) اور یہ کہتے ہیں کہ بیع اور ہبہ اور ہر عقد اس اکراہ کی صورت میں باطل ہے (یہ صریح تناقض ہے کہ پہلی صورت میں کہا کہ اکراہ نہیں ہے اور دوسری صورت میں کہا کہ قیاسا اکراہ پایا جا رہا ہے حالانکہ دونوں صورتیں یکساں ہیں علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں مناقضہ نہیں ہے اس لئے کہ مجتہد کیلئے جائز ہے کہ استحسان کی بنا پر قیاس جلی کو ترک کرے اور استحسان حنفیہ کے نزدیک حجت ہے)۔

"فرقوا بين كل ذى محرم الخ" ان لوگوں نے (یعنی حنفیہ نے) ذی رحم محرم (رشتہ دار) اور غیر (اجنبی) میں فرق کیا ہے یہ تفریق بلا کتاب وسنت کی بنیاد کے کیا (حالانکہ یہ تفریق کتاب اللہ سے بھی ثابت ہے اور سنت سے بھی جیسا کہ تشریح سے معلوم ہوگا) اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کے متعلق فرمایا کہ یہ میری بہن ہے۔

(وقال البخاری) "وذلك فى الله" اور یہ اللہ کے دین میں (یعنی اللہ کے دین میں میری بہن ہے نہ کہ نسب کے اعتبار سے)

"وقال النخعى الخ" اور ابراہیم نخعیؒ نے فرمایا اگر قسم کھلانے والا (مدعی) ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر قسم کھلانے والا (مدعی) مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی نیت معتبر ہوگی۔

توضیح وتشریح عبارت مذکورہ کا صاف صاف واضح ترجمہ کر دیا گیا ہے خلاصہ یہ ہے کہ مکرہ کی بیع اور مکرہ کا ہبہ امام بخاریؒ کے نزدیک صحیح نہیں ہے باطل ہے یعنی مبیع بائع یعنی مکرہ کی ملک سے خارج نہیں اور نہ مشتری مالک ہوگا۔

حنفیہ کے نزدیک مکرہ کی بیع منعقد ہوگی مگر بیع فاسد ہوگی جس کا حکم یہ ہے کہ مشتری جب قبضہ کرلے گا تو مشتری مالک ہوگا۔

امام بخاریؒ کا یہ کہنا کہ بعض الناس یعنی حنفیہ کے قول میں تناقض ہے وہ اس طرح کہ کسی ظالم نے کسی کو مجبور کیا کہ شراب پیو یا مردار کھاؤ ورنہ ہم تمہارے باپ یا بیٹے کو یا کسی محرم رشتہ دار کو قتل کر دیں گے تو اس مکرہ (مجبور) کیلئے شراب پینا یا مردار کھانا جائز نہیں اس لئے کہ یہ مضطر نہیں کیونکہ مضطر تو اس وقت ہوتا جب ظالم خود اس کے قتل کی دھمکی دیتا لیکن یہاں تو دوسروں کے قتل کی دھمکی ہے اس لئے وہ مضطر نہیں۔

امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ پھر یہ بعض الناس کہتے ہیں کہ اگر کسی ظالم نے یہ دھمکی دی کہ ہم تیرے باپ کو یا تیرے بیٹے کو قتل کر دیں گے اگر تم اس غلام کو نہیں بیچو گے یا قرض کا اقرار نہیں کرو گے یا ہبہ نہیں کرو گے تو قیاس اس کا مقتضی ہے کہ اس طرح عقد لازم ہو جائے لیکن ہم استحسان پر عمل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر عقد باطل ہے یہ صریح تناقض ہے کہ پہلی صورت میں کہا کہ اکراہ نہیں اور دوسری صورت میں کہا کہ قیاس اسکا مقتضی ہے کہ اکراہ پایا جا رہا ہے حالانکہ دونوں صورتیں یکساں ہیں۔

علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ یہاں تناقض نہیں ہے اس لئے کہ مجتہد کیلئے جائز ہے کہ استحسان کی بنا پر قیاس کو ترک کرے اور استحسان حنفیہ کے نزدیک حجت ہے۔

حق یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے حنفیہ کے مذہب پر غور وفکر سے کام نہیں لیا اور اعتراض کر دیا اس وجہ سے علامہ کرمانی نے فرمایا ہے: "**وما ذكره البخارى من امثال هذه المباحث غيرمناسب لوضع هذا الكتاب اذ هو خارج عن فنه والله اعلم (الكواكب) والاستحسان حجة عند الحنابلة ايضا كما فى مختصر ابن الحاجب.**

"**فرّقوا بينَ كلِّ ذِى رحمٍ محرَمٍ وَغَيْره الخ**" اور حنفیہ نے ذی رحم محرم (رشتہ دار) اور دوسرے اجنبی میں فرق کیا ہے جبکہ یہ تفریق نہ کتاب اللہ میں ہے نہ سنت رسول اللہ میں۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی سے کہا گیا کہ تم اس غلام کو بیچ دو، یا قرض کا اقرار کرو ورنہ ہم فلاں شخص (اجنبی غیر رشتہ دار) کو قتل کر دیں گے اور اس نے غلام کو بیچ دیا یا قرض کا اقرار کر لیا تو بیع لازم ہے اور یہی بات کسی محرم رشتہ دار کے متعلق دھمکی دی تو عقد لازم نہیں، حنفیہ کی یہ تفریق نہ کتاب اللہ سے ثابت ہے اور نہ احادیث سے؟

علامہ عینیؒ نے اس کا جواب یہ دیا کہ یہ فرق بھی بطرز استحسان ہے جو کتاب اللہ سے بھی ثابت ہے **اما الكتاب فقوله تعالىٰ: الذين يَسْتَمِعُونَ القَوْلَ فيَتَّبِعُونَ اَحْسَنَهُ (الزمر:۱۸) واما السنة فقوله صلى الله عليه وسلم: ما رآه المؤمنون حسنا فهو عند الله حسن (عمده)** پھر امام بخاریؒ نے عدم فرق پر بطور استشہاد پیش کیا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زوجہ حضرت سارہؓ کو **هذه اختى** فرمایا جبکہ حضرت سارہؓ محرم رشتہ دار نہیں تھیں۔

علامہ عینیؒ جواباً فرماتے ہیں: **قلت فرقهم بين القريب والاجنبى ايضا استحسان لانه اذا وجبت حِماية اخيه المسلم فى الدين على ما قالوا فحماية قريبه اوجب.**

۶۵۰۱﴿**حَدَّثَنَا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال المُسْلِمُ اَخُو المُسْلِمِ لا يَظْلِمُه وَلا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كانَ فى حاجَةِ اَخِيهِ كانَ اللّٰهُ فى حَاجَتِهِ**﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے (ظالم کے) سپرد کرے اور جو شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی حاجت پوری کرنے میں لگا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری کرے گا۔

مطابقة للترجمة | **مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المسلم تجب عليه حماية اخيه المسلم.**

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۲۸ مر الحدیث ص:۳۳۰۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم، ص:۳۳۹ تا ۳۴۰۔

۶۵۰۲﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عبدِ الرَّحِيمِ قال حَدَّثَنا سَعِيْدُ بنُ سُلَيْمَانَ قال حَدَّثَنا هُشَيْمٌ قال أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بنُ أَبِي بَكْرِ بنِ أَنَسٍ عن أَنَسٍ قال قال رسول الله ﷺ أُنْصُر أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلومًا فقال رَجُلٌ يا رسولَ اللهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كانَ مَظْلومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كانَ ظالِمًا كَيفَ أَنْصُرُهُ قال تَحْجُزُهُ أَوْ تَمنَعُهُ مِن الظُّلْمِ فَإِنَّ ذٰلِكَ نَصْرُهُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بھائی (مسلمان) کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم، اس پر ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر وہ مظلوم ہو تو بیشک اس کی مدد کروں گا لیکن بتلایئے اگر ظالم ہو تو اس کی مدد کیسے کروں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا اس کو ظلم سے روک دو (یا شک من الراوی) منع کر دو بلاشبہ ظلم سے روکنا یہی اس کی مدد ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۲۸ مر الحدیث ص:۳۳۰، ص:۳۳۱۔

مقصد | مقصد یہ ہے کہ اگر مسلمان بھائی کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کی مدد اس طرح کرے کہ اس کو ظلم سے باز رکھے کیونکہ ظلم کا انجام برا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی آفت میں پڑ جائے۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کتابُ الحِیَل﴾

ای هٰذه کتاب فی بیان الحِیَل

تشریح "حِیل" (بکسر الحاء) حیلہ کی جمع ہے وهی ما یتوصل به الی المقصود بطریق خفی، یعنی حیلہ اس خفیہ طریقہ کار کو کہتے ہیں جس سے مقصود کو حاصل کیا جائے اگر حیلہ سے مقصود کسی حق کا ابطال یا کسی باطل کا اثبات ہو تو یہ حیلہ بالاتفاق حرام ہے۔

(۲) اگر حیلہ سے حق کو ثابت کرنا اور باطل کو دفع کرنا مقصود ہو تو کبھی واجب ہوتا ہے، کبھی مستحب۔

(۳) اگر کسی ناپسندیدہ چیز میں واقع ہونے سے بچنے کیلئے حیلہ کیا جائے تو یہ کبھی مستحب ہوتا ہے اور کبھی مباح۔

(۴) اگر کسی مستحب کو ترک کرنے کیلئے حیلہ کیا جائے تو یہ حیلہ مکروہ ہے (فتح)

﴿بابٌ فی ترکِ الحِیَل﴾ ۳۶۷۶

وَأَنَّ لِکُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

حیلہ ترک کرنے کا بیان

تشریح امام بخاریؒ کے ترجمہ اولیٰ "کتاب الحیل" سے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ مصنف علام امام بخاریؒ کا مذہب کیا ہے؟ حیلہ جائز ہے یا ناجائز؟ یا بعض حیلے جائز اور بعض ناجائز؟ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس باب (بابٌ فی ترك الحیل) سے امام بخاریؒ کا مقصد اس وہم و خیال کو دور کرنا ہے جو کتاب الحیل سے حیلوں کا جواز معلوم ہو رہا تھا اس دوسرے ترجمہ میں واضح کر دیا کہ حیلہ جائز نہیں "بابٌ فی ترك الحیل" یعنی حیلوں کے چھوڑنے کا بیان۔

علامہ عینی فرماتے ہیں: "قلت الترجمة الاولیٰ بعمومها تتناول الحیلة الجائزة والحیلة الغیر الجائزة واطلقها لان من الحیل ما لا یمنع منها وفی هذه الترجمة بین احد النوعین وهو الترك" (عمدہ)

مطلب یہ ہے کہ ترجمہ اولیٰ "کتاب الحیل" اپنے اطلاق و عموم کی وجہ سے حیلہ جائزہ (مشروعہ) اور حیلہ

غیر جائزہ (ممنوعہ) دونوں حیلوں کو شامل تھا امام بخاریؒ نے اس دوسرے ترجمہ (فی ترك الحیل) میں ایک قسم کو واضح طور پر بیان کردیا کہ حیلوں کو چھوڑنے کا بیان۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاریؒ جواز حیلہ کے قائل نہیں۔ **والمعروف بین العلماء ان الحیل کلها محرمة عند مالك واحمد وجائزة عند الحنفیة والشافعیة والی الاولِ مال البخاری کما یدل علیه** کتاب الحیل وابوابه الخ (لامع الدراری)

حیلوں کی شرعی حیثیت

حیلہ کی تعریف اور تقسیم اوپر کتاب الحیل کے تحت مذکور ہو چکی۔ حیلہ کی اصل قرآن مجید اور حدیث پاک میں موجود ہے۔

قرآن مجید

وَخُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ الایه (سورہ صٓ آیت: ۴۴) اور تم اپنے ہاتھ میں سینکوں (تنکوں) کا ایک مٹھا لو (جس میں سو سینکیں ہوں) اور (اپنی بیوی کو) اس سے مارلو اور (اپنی) قسم نہ توڑو۔

حضرت ایوب علیہ السلام جلیل القدر پیغمبر تھے نیز ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے مال و دولت، اولاد و خدام بہت کچھ عطا فرمایا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو پیغمبرانہ آزمائش میں مبتلا کیا اور ایسے بیمار پڑے کہ ساری دولت ہاتھ سے نکل گئی اور اس شدید بیماری کی وجہ سے سارے عزیزوں اور پڑوسیوں نے بھی بیمار پرسی اور تیمارداری چھوڑ دی صرف اہلیہ محترمہ (جو حضرت یوسف علیہ السلام کی پوتی تھیں) ان کی خدمت کرتی تھیں یہ آزمائش سخت تھی جیسا کہ ارشاد نبوی ہے اشدّ الناس بلاء الانبیاء ثم الصالحون ثم الامثل فالامثل، یعنی سب سے زیادہ سخت بلائیں اور آزمائش انبیاء علیہم السلام کو پیش آتی ہیں اُن کے بعد دوسرے صالحین کو درجہ بدرجہ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ہر انسان کا ابتلاء اور آزمائش اس کی دینی صلابت اور مضبوطی کے اندازے پر ہوتی ہے جو دین میں جتنا مضبوط ہوتا ہے اتنی ہی اس کی آزمائش وابتلا زیادہ ہوتی ہے (تا کہ اسی مقدار سے اس کے درجات اللہ کے نزدیک بلند ہوں)

اسی پریشان کن حالت اور سخت بیماری کے زمانے میں ایک مرتبہ شیطان ایک طبیب کی شکل میں حضرت ایوب علیہ السلام کی بیوی (لیّا) سے ملا تو حضرت لیّا (زوجہ محترمہ) نے اسے طبیب سمجھ کر علاج کی درخواست کی اس نے کہا اس شرط سے کہ اگر ان کو شفا ہو جاوے تو یوں کہہ دینا کہ تو نے ان کو شفا دی، میں اور کچھ نذرانہ نہیں چاہتا، زوجہ محترمہ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے ذکر کیا انھوں نے فرمایا کہ بھلی مانس وہ تو شیطان تھا میں عہد کرتا ہوں (یعنی قسم کھاتا ہوں) کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھ کو شفا دیدے تو میں تجھ کو سو قمچیاں ماروں گا، آپؑ کو سخت رنج پہنچا اس سے کہ بیماری کی بدولت شیطان کا یہاں تک حوصلہ بڑھا کہ خاص میری بیوی سے ایسے کلمات کہلوانا چاہتا ہے جو ظاہرا موجب شرک ہیں۔ حضرت ایوب علیہ السلام

اگر چہ ازالۂ مرض کیلئے پہلے بھی دعا کر چکے تھے مگر اس واقعہ سے اور زیادہ ابتہال وتضرع سے دعا کی، دعا قبول ہوئی اور حکم ہوا کہ زمین پر ایڑ لگایئے یہاں سے صاف پانی کا چشمہ پھوٹے گا اس سے غسل کیجئے اور اس کا پانی پیجئے تو یہ سارا روگ چلا جائے گا۔ چنانچہ حضرت ایوب علیہ السلام نے اس کے مطابق کیا پھر یکا یک تندرست ہو کر اپنی اصلی حالت پر آ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے جنت کا ایک لباس بھیج دیا وہ زیب تن فرمایا اور اس کوڑے کچرے سے الگ ہو کر ایک گوشہ میں بیٹھ گئے باقی کیلئے معارف القرآن جلد ششم، ص: ۲۱۶ کا مطالعہ کیجئے۔

شرعی حیلہ حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعہ قسم کا اصلی تقاضا یہ ہے کہ زوجہ مطہرہ کو پوری سو قمچیاں ماریں لیکن چونکہ ان کی زوجہ مطہرہ بے گناہ تھیں اور انھوں نے حضرت ایوب علیہ السلام کی بے مثال خدمت کی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے خود حضرت ایوب علیہ السلام کو ایک حیلہ کی تلقین فرمائی اور یہ تصریح کر دی کہ اس طرح ان کی قسم نہیں ٹوٹے گی اس لئے یہ واقعہ حیلہ کے جواز پر دلالت کرتا ہے یہی حنفیہ کا مسلک ہے۔

جواز حیلہ پر حدیث وقد عمل به النبی صلی الله علیه وسلم فی حق الضعیف الذی زنی الخ (فتح) یعنی حضرت ابو امامہ بن سہل سے مروی ہے کہ ایک انصاری بیماری کی وجہ سے اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ صرف ہڈی پر چمڑا رہ گیا تھا اس حال میں انھوں نے زنا کر لیا پھر اس پر نادم ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کرایا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کو سو کوڑے مارے جائیں لوگوں نے عرض کیا کہ وہ اتنے کمزور ہیں کہ ہڈی پر صرف چمڑا رہ گیا ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ باریک باریک سو ٹہنیاں لے کر اسے ایک دفعہ مار دیا جائے۔

لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے حیلے اگر کسی حرام کو حلال بنانے یا کسی مسلمان کے حق کو باطل کرنے کیلئے کئے جائیں تو ناجائز ہے البتہ جب کسی شرعی مقاصد کے ابطال کا ذریعہ نہ ہو تو بوقت ضرورت حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بعض مرتبہ ضروری ہو جاتا ہے مثلاً زکوٰۃ اور فطرہ کی رقوم کا مدارس دینیہ میں صرف کرنا دراصل جائز نہیں نہ ہی عمارت بنا سکتے ہیں اور نہ ہی مدرسین کی تنخواہ دے سکتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ کی ادائیگی کیلئے تملیک مستحق شرط ہے۔

لیکن اگر آج کل زکوٰۃ وفطرہ کی رقوم مدارس میں قبول نہ کی جائیں تو دینی مدارس کی بقا مشکل ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں بوقت ضرورت بقدر ضرورت حیلہ کی اجازت ہے اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تعلیم دی ہے۔

البتہ بعض حیلے ناجائز ہیں مثلاً زکوٰۃ مفروضہ سے بچنے کیلئے بعض لوگ یہ حیلہ کرتے ہیں کہ سال کے ختم ہونے سے ذرا پہلے اپنا مال بیوی کی ملکیت میں دیدیا پھر کچھ عرصہ کے بعد بیوی نے شوہر کی ملکیت میں دیدیا اور جب اگلا سال ختم ہونے کے قریب ہوا تو پھر شوہر نے بیوی کو ہبہ کر دیا اس طرح کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی ایسا کرنا چونکہ مقاصد شرعیہ کو باطل کرنے کی ایک کوشش ہے اس لئے حرام ہے اور شاید اس کا وبال ترک زکوٰۃ کے وبال سے زیادہ برا ہو (معارف

القرآن مفتی صاحب جلد ہفتم،ص:۵۲۳)

قولہ "وَاَنَّ لِکُلِّ امْرِیءٍ ما نَوٰی فِی الْاَیْمَانِ وَغَیْرِهَا:"

اور یہ کہ ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے اَیمان (قسم) اور اس کے علاوہ (معاملات) میں۔

یہ عبارت امام بخاریؒ کا کلام ہے جس کو امام بخاریؒ نے آنے والی مشہور حدیث سے قطع کیا ہے نیز وہ حدیث شروع بخاری شریف میں گذر چکی ہے یعنی "انما الاعمال بالنیات وانما لکل امریء ما نوی الحدیث" اور اس ٹکڑے سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ انما الاعمال میں اعمال عبادات کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ اس میں معاملات وغیرہ بھی داخل ہیں۔

۶۵۰۳﴿حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ قال حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عن یَحْیٰی بنِ سَعِیدٍ عن محمَّدِ بنِ اِبرَاهِیمَ عن عَلْقَمَةَ بنِ وَقَّاصٍ قال سَمِعْتُ عُمَرَ بنَ الخَطابِ یَخْطُبُ قال سَمِعْتُ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم یقول یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ وَاِنَّما لِامرِئٍ ما نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُه اِلَی اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ ورَسُولِهٖ وَمَنْ هَاجَرَ اِلٰی دُنْیا یُصِیبُهَا اَوِامْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُها فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ﴾

ترجمہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ اَے لوگو اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی ہے پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کیلئے ہوگی تو اسکی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کی طرف سمجھی جائے گی (یعنی ہجرت کا ثواب ملے گا) اور جس نے دنیا کمانے کیلئے ہجرت کی یا کسی عورت سے نکاح کرنے کیلئے (ہجرت کی) تو اس کی ہجرت اسی کیلئے ہوگی جس کیلئے اس نے ہجرت کی (یعنی ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان مهاجر ام قيس جعل الهجرة حيلة فى تزويج ام قيس"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۸ ومر الحديث ص:۲،وص:۱۳،ص:۳۴۳،ص:۵۵۱،ص:۷۵۹،ص:۹۸۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل،ص:۹۶۔

﴿بابٌ فی الصَّلوٰةِ﴾ ۳۶۷۷

ای هذا بابٌ فی بیان دخول الحیلة فی الصلوٰة

۶۵۰۴﴿حَدَّثَنِی اسحاقُ بْنُ نَصْرٍ قال حَدَّثَنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ عن

اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰه علیه وسلم قَالَ لا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ اَحَدِکُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰی یتوَضَّأَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں کرتا جب وہ حدث کرلے یہاں تک کہ وضو کرلے۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں **قلت لا مطابقة بین الحدیث و الترجمة اصلا (عمده)** صحیح بات یہی ہے کہ حدیث الباب کا ترجمۃ الباب سے کوئی تعلق نہیں ہے چنانچہ خود بخاریؒ نے اس حدیث کو کتاب الطہارت، ص:۲۵ میں نقل فرمایا ہے نیز امام مسلمؒ نے بھی اس حدیث کو کتاب الطہارت، ص:۱۱۹ میں ذکر فرمایا ہے اور ترمذی میں بھی یہ حدیث کتاب الطہارت ہی میں ہے معلوم ہوا کہ اس حدیث کا کوئی تعلق کتاب الحیل سے نہیں ہے۔

امام بخاریؒ اس حدیث کو کتاب الحیل میں ذکر کرکے حنفیہ پر تعریض کررہے ہیں۔

تعدد موضعہ **و الحدیث هنا** ص:۱۰۲۸ **و مر الحدیث** ص:۲۵، مسلم اوّل، ص:۱۱۹۔

تشریح مسئلہ اختلافی ہے کہ خروج عن الصلوٰۃ کیلئے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک صیغہ سلام یعنی ''السلام علیکم'' فرض ہے اور ہمارے امام، امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک فرض صرف خروج بصنع المصلی ہے اور لفظ ''السلام'' واجب ہے اس لئے کہ ثبوت فرض کیلئے خبر واحد کافی نہیں خبر واحد سے زیادہ سے زیادہ واجب ثابت ہوسکتا ہے فرض کے ثبوت کیلئے دلیل قطعی الثبوت قطعی الدلالۃ ضروری ہے۔ اور لفظ سلام کے بارے میں ایسی کوئی نص نہیں نماز سے باہر ہونے کیلئے حنفیہ کے نزدیک خروج بصنع المصلی فرض ہے یعنی بالقصد ایسا کام کرنا جو نماز کے منافی ہو مثلاً کھانا کھانا، یا کوئی کام کرنا البتہ صیغہ سلام سے نماز کو ختم کرنا واجب ہے۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک نیز امام بخاریؒ کے نزدیک صیغہ سلام سے خروج فرض ہے دلیل یہ ہے کہ ارشاد نبوی ہے **تحلیلها التسلیم** اس میں خبر معرف باللام ہے جو مفید حصر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ نماز سے حلال ہونا صیغہ تسلیم کے ساتھ مخصوص ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خبر واحد ہے جس سے وجوب ثابت ہوسکتا ہے فرضیت نہیں۔

مقصد حدیث الباب **لا یقبل اللّٰه صلوة احدکم اذا احدث الخ** سے ''کتاب الحیل'' کا کیا تعلق ہے؟ امام بخاریؒ کا کیا مقصد ہے؟

علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں ''**فان قلت ماوجه تعلق الحدیث بالکتاب**''؟

قلت قالوا مقصوده الرد علی الحنفیة حیث صححوا صلٰوة من احدث فی الجلسة الاخیرة و قالوا التحلل یحصل بکل ما یضاد الصلٰوة فهم متحیلون فی صحة هذه الصلٰوة مع وجود الحدث.

جواب: علامہ کرمانیؒ کا قول غلط و مردود ہے حقیقت یہ ہے کہ اس حدیث مذکور کا کتاب الحیل سے کوئی تعلق نہیں ہے اس حدیث میں حیلہ کا کوئی وجود نہیں ہے حدیث میں تو یہ ہے کہ اگر کوئی حدث کرے تو جب تک وضو نہیں کرے گا اس کی نماز قبول نہیں ہوگی اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی اثنائے نماز میں حدث کرے یا حدث ہو جائے یا کوئی بے وضو نماز شروع کرے اس کی نماز نہیں ہوگی لیکن نماز پوری ہونے کے بعد اگر کوئی حدث کرے تو نماز نہ ہونے کا کوئی مطلب نہیں۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو تشہد کی تعلیم دے کر فرمایا **اذا قلت هذا او قضيت هذا فقد قضيت صلاتك ان شئت ان تقوم فقم وان شئت ان تقعد فاقعد** (ابوداؤد، ج:۱، ص:۱۳۹)

اس سے ثابت ہوا کہ قعود بقدر التشہد کے بعد کوئی اور فریضہ نہیں ہے، البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مواظبت اور حدیث باب کے الفاظ سے وجوب ضرور معلوم ہوتا ہے، سو ہم اس کے قائل ہیں۔

۳۶۷۸ ﴿بَابٌ فِي الزَّكٰوةِ﴾

وَاَنْ لا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ.

اى هٰذا باب فى بيان ترك الحيل فى اسقاط الزكٰوة (عمده)

زکوٰۃ ساقط کرنے کیلئے (زکوٰۃ سے بچنے کیلئے) حیلہ ترک کرنے کا بیان

"**وان لا يفرق الخ**" اور یہ کہ زکوٰۃ کے ڈر سے مجتمع کو متفرق نہ کیا جائے اور نہ متفرق کو جمع کیا جائے۔

تشریح "**لا يجمع بين متفرق الخ**" یہ ایک حدیث کا جز ہے جو بخاری اوّل کتاب الزکوٰۃ، ص:۱۹۵ میں گذر چکی ہے۔ (حدیث الباب میں آرہا ہے، ص:۱۰۲۹ پر) مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو یک جا (یعنی جمع) نہ کیا جائے مثلاً تین آدمیوں کی الگ الگ چالیس چالیس بکریاں ہیں تو ہر ایک پر ایک بکری واجب ہے لیکن جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آیا تو یہ تینوں اپنی بکریاں ایک جگہ جمع کر دیں اس صورت میں صرف ایک ہی بکری دینی پڑے گی، ظاہر ہے کہ اس صورت میں زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق کو جمع کر دیا جو حدیث سے ممنوع ہے۔

"**وان لا يفرق الخ**" اور نہ متفرق کو جمع کیا جائے کہ دو شریکوں کے درمیان چالیس بکریاں ہوں تو زکوٰۃ کے ڈر سے انہیں الگ نہیں کیا جائے گا کیونکہ الگ کرنے کی صورت میں ہر ایک کے حصہ میں بیس بکریاں ہوں گی تاکہ زکوٰۃ واجب نہ ہو کیونکہ چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں۔

۶۵۰۵﴿حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ عبدِ اللّٰهِ الاَنْصَارِيُّ قال حدَّثَنا اَبِي قال حدَّثَنِي ثُمَامَـةُ بنُ

عبدِ اللّٰهِ بنِ انسٍ انَّ انسا حدَّثه انّ ابا بكرٍ كَتبَ لهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الّتِى فرضَ رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَلا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتفرقٍ وَلاَ يُفرّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انسؓ کیلئے زکوٰۃ کی وہ مقدار لکھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی اور یہ بھی کہ زکوٰۃ کے ڈر سے جدا جدا مال کو جمع نہ کیا جائے اور نہ یکجا مال کو الگ الگ کیا جائے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۹ ومر الحديث ص:۱۹۴ تا ص:۱۹۵، ص:۱۹۵، ص:۱۹۶۔

۶۵۰۶ ﴿حدَّثنا قُتَيْبَةُ قال حدَّثنا اِسْمَاعِيلُ بنُ جَعْفَرٍ عن اَبِى سُهَيْلٍ عن اَبِيهِ عن طَلْحَةَ بنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا جَاءَ الٰى رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ثائِرَ الرَّاسِ فقال يا رسولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِى مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فقال الصَّلَوَاتُ الخَمْسُ اِلاَّ اَنْ تَطوَّعَ شَيْئًا قال اَخبِرنِى مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيامِ قال شَهْرُ رَمَضَانَ اِلاَّ اَنْ تطوَّعَ شَيْئا قال اَخبِرنى مَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ قال فَاَخبَرهُ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بِشَرائِعِ الإسلامِ قال وَالَّذِى اَكرَمَكَ لا اَتَطوَّعُ شَيْئًا وَلاَ اَنقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئا فقال رسولُ اللّٰه صلى الله عليه وسلمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ اَو دخلَ الجَنَّةَ اِنْ صَدَقَ وقال بَعْضُ النَّاسِ فِى عِشْرِينَ ومِائَةِ بَعِيرٍ حِقَّتانِ فَاِنْ اَهْلَكَهَا مُتَعَمِّدًا اَوْ وَهَبَهَا اَوِ احْتَالَ فِيها فِرارًا مِنَ الزَّكٰوةِ فلا شَيْءَ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پراگندہ سر آئے (یعنی اس حال میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر کے بال منتشر تھے) اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا پانچ نمازیں فرض ہیں مگر یہ کہ تم نفل پڑھو اس اعرابی نے عرض کیا مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے مگر یہ کہ تم کچھ نفل روزے رکھو، انھوں نے عرض کیا مجھے بتایئے کہ اللہ نے مجھ پر زکوٰۃ کتنی فرض کی ہے؟ حضرت طلحہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زکوٰۃ کی تفصیلات اور دیگر اسلامی احکام ومسائل بھی بتلائے، اعرابی نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو عزت دی (رسالت عامہ کے مرتبہ پر فائز فرمایا) اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھ پر فرض کیا ہے میں اس میں نہ کچھ بڑھاؤں گا اور نہ گھٹاؤں گا اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہوگیا یا آپ ﷺ نے

فرمایا کہ اگر اس نے صحیح کہا تو جنت میں داخل ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں "وجه المطابقة بين الحديث والترجمة لايتاتى الا بالتعسف (عمدہ)

علامہ قسطلانی فرماتے ہیں "ووجه ادخال هذا الحديث هنا ان المؤلف رحمه الله فهم من قوله صلى الله عليه وسلم افلح ان صدق ان من رام ان ينقص شيئا من فرائض الله بحيلة يحتالها لا يفلح ولا يقوم له بذلك عند الله عذر وما اجازه الفقهاء من تصرف صاحب المال فى ماله قرب حلول الحول لم يريدوا بذلك الفرار من الزكاة ومن نوى ذلك فالاثم عنه غير ساقط (قس)

خلاصہ یہ ہے کہ جو کوئی حیلہ کر کے اللہ تعالیٰ کے فرائض گھٹائے گا یا بڑھائے گا (کمی بیشی کرے گا) وہ کامیاب نہیں ہوگا اور نہ ہی عند اللہ اس کا عذر قبول ہوگا، اور فقہائے کرام نے جو صاحب مال کو حولان حول سے پہلے حیلہ کی اجازت دی ہے وہ اس میں قطعاً داخل نہیں کیونکہ حولان حول سے پہلے صاحب مال پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہی نہیں جس کی وضاحت آرہی ہے۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۲۹ ومر الحديث ص:۱۱ تا ص:۱۲۔

مقصد | امام بخاریؒ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ فرائض میں گھٹانا، بڑھانا، کمی بیشی جائز نہیں اور اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۳۱۵ تا ص:۳۲۰۔

"وقال بعض الناس فى عشرين الخ" اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ایک سو بیس اونٹوں میں دو حقے ہیں پس اگر مالک نے ان اونٹوں کو قصداً ہلاک کر دیا (کہ ذبح کر دیا) یا کسی کو ہبہ کر دیا، یا زکوٰۃ سے بچنے کیلئے (سال پورا ہونے سے قبل) کوئی حیلہ کیا تو اس پر کچھ واجب نہیں (یعنی زکوٰۃ ساقط ہوگئی) چونکہ وجوب ادا کیلئے حولان حول شرط ہے۔

تشریح | "حِقه" بكسر الحاء المهملة وتشديد القاف وہ اونٹنی جس کے تین سال پورے ہوگئے ہوں اور چوتھا سال شروع ہو چکا ہو۔ باقی کیلئے نصر الباری جلد پنجم، ص:۱۱۹ تا ص:۱۲۰ دیکھئے۔

"قال بعض الناس الخ" وهم الحنفية كما قيل (قس) علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں:

فان قلت المشهور انه (اى البخاريؒ) اذا قال بعض الناس اراد به الحنفية وهذا ليس مختصا بهم اذالشافعى وغيره يقولون به (الكواكب الدرارى للكرمانيؒ)

یعنی اگر زیر بحث مسئلہ میں یعنی حولان حول سے قبل حیلہ کے بارے میں امام بخاریؒ کا طعن واعتراض صرف امام اعظم ابوحنیفہؒ پر ہے تو یہ امام بخاریؒ کا سہو وغفلت ہے کیونکہ اس کے قائل حنفیہ کے علاوہ شافعیہ وغیرہ بھی ہیں کیونکہ یہ مسئلہ اتفاقی بلکہ اجماعی ہے کہ زکوٰۃ کے مسئلہ میں وجوب ادا کیلئے حولان حول شرط ہے یعنی پورا ایک سال گذرنا شرط ہے، اور حولان حول سے قبل صاحب مال کو اپنے مال میں تصرف کا پورا پورا حق ہے اب اگر صاحب مال نے مال نصاب پر سال پورا

ہونے سے قبل سارے اونٹ کسی کو ہبہ کردئے اور موہوب لہ نے قبضہ کرلیا تو صاحب مال پر زکوٰۃ واجب نہیں اور اس کو اسقاط زکوٰۃ نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس پر زکوٰۃ کی ادائیگی حولان حول سے پہلے فرض ہی نہیں ہوئی۔

امام بخاریؒ پر حیرت ہے کہ اصل مسئلہ پر غور کئے بغیر شدت غضب میں اهلكها فرمایا۔ کیا کوئی صاحب عقل ایسا کرسکتا ہے کہ دو اونٹنیاں فقراء کو دینے سے بچنے کیلئے اپنے ایک سو بیس اونٹوں کو ہلاک کردے؟ البتہ اگر یہ سارے اونٹ ہلاک ہوجائیں، چور اور ڈاکو لے جائیں تو بالاتفاق زکوٰۃ ساقط ہوجائے گی **كما في الهداية وان هلك المال بعد وجوب الزكوة سقطت الزكوة . الخ** (حاشیہ لامع)

حیلہ عندالضرورت ضرورت کے وقت بلاشبہ حیلہ جائز ہے بشرطیکہ کسی کی جائز حق تلفی یا شرعی حکم کا ابطال لازم نہ آئے جیسے کسی صاحب نصاب پر حولان حول سے قبل حج فرض ہے اور مال نصاب کے سال پورا ہونے میں ایک ماہ یا کم وبیش وقت باقی ہے تو وہ حج کرسکتا ہے۔

(۲) یا حولان حول سے قبل لڑکیوں کے لئے کفول گیا ہے اور لڑکیاں جوان ہیں تو مالک نصاب خرچ کرسکتا ہے چونکہ سال گذرنے سے قبل ادا کرنا واجب نہیں ہوا ہے صاحب مال کو تصرف کا حق ہے یہ جائز ہے اس کو اسقاط زکوٰۃ کہنا سہو وغفلت ہے، واللہ اعلم

۶۵۰۷ **﴿حَدَّثنا اِسْحَاقُ قال اَخْبَرَنا عبدُ الرَّزَّاقِ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عن هَمَّامٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يَكونُ كَنْزُ اَحَدِكُم يومَ القِيامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صاحِبُه فيَطْلُبُهُ ويقولُ اَنَا كَنْزُكَ قال وَاللّٰهِ لَنْ يَزَالَ يَطْلُبُهُ حتى يَبْسُطَ يَدَهُ فيُلْقِمَهَا فاهُ وَقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اِذَا مارَبُّ النَّعَمِ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يومَ القِيامَةِ تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِاَخْفَافِهَا﴾**

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم میں سے کسی کا خزانہ (جس کی وہ زکوٰۃ نہ دیتا ہو) ایک گنجا سانپ کی شکل بن جائے گا خزانہ کا مالک اس سے بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کرے گا (پیچھے لگ جائے گا) اور کہے گا میں تمہارا خزانہ ہوں، آنحضور ﷺ نے فرمایا واللہ وہ ہمیشہ اس کا پیچھا کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ شخص (مجبور ہوکر) اپنا ہاتھ پھیلادے گا اور وہ سانپ اسے اپنے منھ کا لقمہ بنالے گا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جانوروں کا مالک ان کا حق (زکوٰۃ مفروضہ) ادا نہیں کیا ہوگا تو قیامت کے دن وہ جانور ان پر مسلّط کردیئے جائیں گے اور وہ اپنی کھروں (پاؤں) سے اس کے چہرے کو روندیں گے (کچل ڈالیں گے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيه منع الزكوة باى وجه كان من الوجوه المذكورة (عمده) یعنی اس حدیث میں زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کی سزا مذکور ہے۔

تعددِ موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۲۹ و مر الحدیث ص:۱۸۸۔ فی کتاب التفسیر ص:۶۵۵، ایضاً ص:۶۷۲

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری ج:۹، ص:۱۲۶۔

وقال بَعْضُ النّاسِ فی رَجُلٍ لَهُ اِبِلٌ فَخَافَ اَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فباعَهَا بِابِلٍ مِثْلِهَا اَوْ بِغَنَمٍ اَوْ بِبَقَرٍ اَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ اِحْتِيالاً فَلا شَيْءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اِنْ زَكّٰى ابِلَه قَبْلَ اَنْ يَحُولَ الحَوْلُ بِيَومٍ اَو بِسَنَةٍ جازت عنه.

اور بعض الناس نے کہا ایک ایسے شخص کے بارے میں جس کے پاس اونٹ ہیں اور اسے خوف ہوا کہ اب (سال پورا ہونے پر) اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی تو اس نے سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے اسی جیسے اونٹوں کے عوض یا بکری یا گائے کے عوض یا دراہم کے عوض زکوٰۃ سے بچنے کے لئے حیلہ کے طور پر بیچ دیا تو اس پر کچھ نہیں (یعنی اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی) حالانکہ وہی (بعض الناس) یہ بھی کہتا ہے کہ اگر اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے یا ایک سال پہلے دے دی تو جائز ہے۔

تشریح | امام بخاریؒ نے امام اعظم ابوحنیفہ پر (یعنی اپنے شیوخ واساتذہ کے شیخ پر) غلط اعتراض کیا ہے اور کہنا چاہتے ہیں کہ ان کے مسائل میں تناقض ہے وہ اس طرح کہ بعض الناس کا ایک قول یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس بقدر نصاب اونٹ ہوں اور وہ سال پورا ہونے سے پہلے ان اونٹوں کو بیچ دے تو اس پر زکوٰۃ نہیں پھر بعض الناس کہتے ہیں کہ اگر کسی نے سال پورا ہونے سے ایک دن پہلے یا سال بھر پہلے پیشگی زکوٰۃ ادا کر دی تو ادا ہو گئی، امام بخاریؒ کہنا چاہتے ہیں کہ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ بعض الناس کے یہاں سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے اگر واجب نہ ہوتی تو زکوٰۃ دینا زکوٰۃ نہ ہوتا بلکہ صدقہ نافلہ ہوتا۔

ہم کہتے ہیں کہ ایک ہے نفس وجوب اور ایک ہے وجوب ادا، اگر کسی کے پاس مال بقدر نصاب ہے تو نفس وجوب ہو گیا لیکن وجوب ادا حولان حول کے بعد ہوگا یعنی سال پورا ہونے سے پہلے صاحب مال پر ادا کرنا واجب نہیں مال کا مالک سال پورا ہونے سے قبل اپنے ضروریات میں خرچ کر سکتا ہے۔

امام بخاریؒ نے اس فرق پر توجہ کئے بغیر تناقض سمجھ لیا، چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں **قال صاحب التلويح ما الزم البخاری ابا حنيفة من التناقض فليس بتناقض لانه لا يوجب الزكوة الابتمام الحول الخ** (عمدہ) اور یہ اتفاقی اجماعی مسئلہ ہے، کاش امام بخاریؒ اگر غور کر لیتے کہ صدقہ فطر عید سے پہلے دیدینا جائز ہے جیسا کہ صحابہ کرامؓ کا عمل تھا "وكانوا يعطون قبل الفطر بيوم او يومين" (بخاری اوّل، ص:۲۰۵) یعنی اہل مدینہ (صحابہؓ) عید سے ایک دو دن پہلے صدقہ فطر دے دیا کرتے تھے حالانکہ صدقہ فطر کا ادا کرنا عید کے دن واجب ہوتا ہے اسی طرح زکوٰۃ کا ادا کرنا اگرچہ واجب ہوگا سال پورا ہونے پر مگر پہلے ادا کر دینا درست و جائز ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے قرض لیا تھا

ایک معین میعاد پر لیکن اگر میعاد سے پہلے ہی ادا کر دیا تو درست ہے۔

۶۵۰۸﴿حدَّثنا قُتَيبَةُ بنُ سَعِيدٍ قال حدَّثنا اللَّيثُ عن ابنِ شِهاب عن عُبَيدِ اللهِ بنِ عبدِ اللهِ بنِ عُتبَةَ عنِ ابنِ عباسٍ انَّه قال استَفتٰى سَعدُ بنُ عُبادَةَ الانصارِيُّ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فى نَذرٍ كانَ عَلىٰ اُمِّه تُوُفِّيَت قَبلَ اَن تَقضِيَه فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم اقضِهِ عَنها﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ سعد بن عبادہ انصاریؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نذر کے بارے میں سوال کیا جو ان کی والدہ پر تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے پہلے مرگئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کردے۔

مطابقۃ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: مطابقة الترجمة تظهر بتعسف من كلام المهلب حيث قال فى هذا الحديث حجة على ان الزكوٰة لا تسقط بالحيلة ولا بالموت لان النذر لما لم يسقط بالموت والزكوٰة اركد منه فلا تسفط قلت فيه نظر لا يخفى اما الحديث فانه لا يدل على حكم الزكوة لا بالسقوط ولا بعدم السقوط واما قياس عدم سقوط النذر بالموت فقياس غير صحيح لان النذر حق معين لواحد والزكاة حق الله وحق الفقراء فمن اين الجامع بينهما ومع هذا فهذا الحديث والحديث ان اللذان قبله لا تطابق الترجمة اذا حققت النظر فيها وانها بمعزل عنها. (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۲۹ ومر الحديث ص:۳۸۶،ص:۳۸۷،ص:۳۸۸،وص:۹۹۱۔

وقال بعضُ الناسِ اِذا بَلَغَتِ الاِبلُ عِشرِينَ فَفِيها اَربَعُ شِياهٍ فاِن وَهَبَها قَبلَ الحَولِ اَو بَاعَها فِرارًا اَو احتِيالاً لِاِسقاطِ الزَّكوٰةِ فلا شىءَ عَلَيهِ وَكذٰلِك اِن اَتلَفَها فَماتَ فلا شىءَ فى مَالِه.

اور بعض الناس نے کہا جب اونٹ (کی تعداد) بیس تک پہنچ جائیں تو ان میں چار بکریاں ہیں اب اگر سال پورا ہونے سے پہلے اونٹ کے مالک نے کسی کو ہبہ کر دیا یا بیچ دیا زکوۃ سے بچنے کیلئے یا حیلہ کے طور پر تاکہ زکوۃ ساقط ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں اور اسی طرح اگر ان اونٹوں کو تلف کر دیا پھر مرگیا تو اس کے مال میں کچھ واجب نہیں ہوگا۔

تشریح امام بخاریؒ کا مقصد یہاں بھی بعض الناس سے امام اعظم ابوحنیفہؒ یا حنفیہ ہیں یہ اعتراض بھی امام بخاریؒ کا ماقبل کے نوع میں سے ہے کوئی فرق نہیں صرف تعداد کی کثرت مقصود ہے مصنف علام امام بخاریؒ یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ اس حیلہ کے باوجود اس پر زکوۃ واجب ہونی چاہئے جیسا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ نے نذر مانی تھی کہ نذر پوری کرنے سے پہلے مرگئیں تو حضرت سعد بن عبادہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنی

والدہ کی طرف سے نذر (منت) پوری کردو، تو جب منت موت سے ساقط نہیں ہوئی تو زکوٰۃ جو منت سے اہم ہے بدرجہ اولیٰ ساقط نہ ہوگی۔

جواب: دونوں میں فرق واضح ہے حضرت سعد بن عبادہؓ کی والدہ ماجدہ نے جب منت مانی تھی تو وہ ان پر واجب ہوگئی بخلاف یہاں کے کہ جب نصاب پر حولان حول (سال پورا) نہیں ہوا تو اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہی نہیں ہوا اس لئے ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا درست نہیں، علاوہ ازیں نذر حق العبد ہے اور زکوٰۃ حق اللہ ہے اس لئے ایک کو دوسرے پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

۳۶۷۹ بابٌ

بغیر ترجمہ

ہمارے ہندوستانی نسخوں میں باب بدون الترجمہ ہے اور نسخہ شروح میں ہے "بابُ الحِیْلَةِ فی النّکاح" کما فی الحاشیه – ای باب ترك الحيلة في النكاح.

۶۵۰۹ حَدَّثنا مُسَدَّدٌ قال حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ سَعِيدٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنِي نافعٌ عن عبدِاللّٰهِ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ نهٰى عنِ الشِّغارِ قلتُ لِنَافعٍ ما الشِّغَارُ قال يَنْكِحُ بِنْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ اُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُه اُخْتَه بِغَيْرِ صَدَاقٍ

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا عبید اللہ کہتے ہیں کہ میں نے نافع سے پوچھا شغار کیا ہے؟ انھوں نے کہا (شغار یہ ہے کہ) ایک شخص کی بیٹی سے نکاح کرے (اس شرط پر کہ) وہ شخص اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کردے بغیر مہر کے (یعنی کچھ مہر نہ ہو بس ہر ایک کا بضع دوسرے کا مہر ہو) (یا دوسری صورت) اور کسی شخص کی بہن سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وہ اپنی بہن سے اس کا نکاح کردے بغیر مہر کے (یعنی جانبین میں سے کسی کا مہر مقرر نہ ہو) مطلب یہ ہے کہ دونوں میں سے ہر ایک کا بضع دوسرے کا مہر ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: لا مطابقة اصلا بين الترجمة والحديث حتى قيل ان ادخال البخارى الشغار فى باب الحيلة فى النكاح مشكل لان القائل بالجواز يبطل الشغار ويوجب مهر المثل. (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۲۹ ومرالحديث ص: ۷۶۶- اخرجه مسلم والنسائى وابوداؤد والترمذى وابن ماجه كلهم فى النكاح.

تحقیق وتشریح "شغار" بكسر الشين المعجمة وتخفيف الغين المعجمة (عمده) یہ قتال کے وزن پر باب مفاعلت کا مصدر ہے شاغر يشاغر مشاغرة وشغارا وهو في اللغة الرفع (عمده)

شغار کے لغوی معنی رفع کے ہیں کہا جاتا ہے شغر الكلب جب کتا پیشاب کرنے کے لئے ایک ٹانگ اٹھائے تو چونکہ نکاح شغار میں عقد سے مہر اٹھادیا بنابریں اس کو شغار کہا گیا۔

تعریف: شغار کی تعریف خود حدیث مذکور میں ہے ترجمہ غور سے پڑھئے۔

شرعی حکم: نکاح شغار بالاتفاق ناجائز اور ممنوع ہے کرنے والا گنہگار ہوگا نکاح شغار زمانہ جاہلیت میں رائج تھا شریعت نے اس سے منع کردیا كما مر في الحديث المذكور.

اب سوال یہ ہے کہ ممانعت کے باوجود اگر کسی نے نکاح شغار کرلیا تو کیا حکم ہے؟ درست ہونے کی کوئی شکل ہے یا نہیں؟ اس میں ائمہ کرام کے اقوال مختلف ہیں:

(۱) حنفیہ کے نزدیک نکاح ہو جائیگا اور دونوں پر مہر مثل واجب ہوگا۔

(۲) امام شافعیؒ کے نزدیک نکاح باطل ہے۔

(۳) امام مالکؒ سے دو روایت ہے (۱) واجب الفسخ، (۲) صرف قبل الدخول واجب الفسخ۔

(۴) امام احمدؒ روايتان مثل الحنفيه والشافعيه.

وقال بَعْضُ النّاسِ اِنِ احْتَالَ حتّٰى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغارِ فهوَ جائِزٌ وَالشَّرطُ باطِلٌ وقال فِى المُتْعَةِ النِّكاحُ فاسِدٌ والشَّرْطُ باطِلٌ وقال بَعْضُهم المُتْعَةُ والشِّغارُ جائِزٌ وَالشَّرطُ باطلٌ.

اور بعض الناس نے کہا اگر حیلہ کیا یہاں تک کہ شغار پر نکاح کرلیا تو نکاح جائز ہے اور شرط باطل ہے اور (بعض الناس نے) نکاح متعہ کے بارے میں کہا نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور ان کے بعضوں نے (یعنی حنفیہ میں سے بعض نے) کہا متعہ اور شغار جائز ہے اور شرط باطل ہے۔

تشریح علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اراد ببعض الناس الحنفية على ما قالوا الخ یعنی بعض الناس سے مراد حنفیہ ہیں یا حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں معلوم ہوا کہ یہ بھی حنفیہ پر تعریض ہے۔ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ نکاح شغار منعقد ہے اور دونوں میں سے ہر ایک پر مہر مثل واجب ہے۔

نکاح شغار یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے اس شرط پر کیا کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس سے کردے اس طور پر کہ یہ آپس کا معاملہ ہی نکاح کا عوض مہر ہو جائے اس کے علاوہ دونوں کے درمیان مہر کچھ نہ ہو، اس نکاح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے جیسا کہ اس باب کے تحت حدیث گذری نیز کتاب النکاح بخاری، ص:۷۶۶ میں

باب الشغار کے تحت حدیث گذر چکی ہے۔

احادیث سے معلوم ہوا کہ یہ نکاح ناجائز اور ممنوع ہے لیکن اگر کسی نے کرلیا تو حنیفہ کے نزدیک نکاح صحیح ہوجائے گا لیکن ہر ایک پر مہر مثل واجب ہوگا اور یہ شرط کہ مہر کچھ نہ ہوگا باطل ہے البتہ ایسا کرنے والے گنہگار ہوں گے۔

نکاح شغار کے صحیح نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں جبکہ عقد اپنے اہل سے اپنے محل میں صادر ہوا ہے تو اسے کالعدم قرار دینے کی کوئی وجہ نہیں نکاح شغار سے ممانعت کی وجہ مہر کی نفی تھی جب مہر مثل لازم ہوگیا تو نکاح بھی درست ہوگیا۔

"وقال فی المتعة الخ" نکاح متعہ حنفیہ کے نزدیک ناجائز وحرام ہے اس پر مفصل بحث نصر الباری جلد ہشتم ص:۲۸۲ میں گذر چکی ہے اور یہی علماء اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے سوائے شیعہ کے کسی کے نزدیک نکاح متعہ حلال نہیں۔

امام بخاریؒ کا یہ ارشاد کہ "قال بعضهم المتعة والشغار جائز والشرط باطل" یہ امام بخاریؒ کو غلط علم ہے اگر مراد بعض حنفیہ یعنی امام زفرؒ ہیں ہرگز امام زفرؒ سے جواز متعہ ثابت نہیں اصل میں بعض مسائل میں امام بخاریؒ حنفیہ کے صحیح مذہب سے ناواقفیت کی بنا پر شدت غضب میں ایک ہی بات کو بار بار ذکر فرما رہے ہیں جیسا کہ زکوۃ کے مسئلہ میں کیا، واللہ اعلم۔

۶۵۱۰ ﴿حدّثنا مُسَدّدٌ قال حدّثنا يَحْيٰى عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قال حدّثنا الزُّهْرِيُّ عنِ الحَسَنِ وعبدِ اللّٰهِ ابنَى محمَّدِ بنِ عَلِيٍّ عن اَبِيْهِمَا اَنّ عَلِيًّا قِيلَ لَهُ اِنّ ابنَ عبّاسٍ لا يرى بمُتعةِ النّساءِ باسًا فقال اِنّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم نَهٰى عَنها يَوم خَيْبَرَ وعَن لُحُومِ الحُمُرِ الاِنْسِيَّةِ﴾

ترجمہ | محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ (ان کے والد محترم) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ عورتوں کے نکاح متعہ میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تو فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس متعہ سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة غير ظاهرة لان بطلان المتعة مجمع عليه (قس)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۲۹ تا ص:۱۰۳۰ مر الحديث ص:۶۰۶، ص:۷۶۷، ص:۸۳۰۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص:۲۸۲۔

وقال بعض الناسِ اِنِ احْتَالَ حتى تَمَتَّعَ فالنِكاحُ فاسِدٌ وقال بَعْضُهم النكاحُ جائِزٌ وَالشَّرطُ باطِلٌ

اور بعض لوگوں نے کہا اگر کسی نے حیلہ سے نکاح متعہ کرلیا تو نکاح فاسد ہے اور ان میں سے بعض نے کہا نکاح جائز ہوجائے گا اور شرط باطل ہوجائے گی۔

تشریح | "ان احتال الخ" ليس له دخل فى المتعة وانما ذكره (البخارى) ليشنع به على الحنفية من

غیر وجه. "وقال بعضهم الخ" قال بعضهم انه قول زفرؒ وليس كذلك. (عمده)

یعنی امام بخاریؒ نے جواز متعہ کا قائل کس کو قرار دیا ہے؟ اگر امام زفرؒ مراد لئے ہیں تو امام بخاریؒ کی ناواقفیت ہے کیونکہ امام زفرؒ بھی نکاح متعہ کو ناجائز وحرام کہتے ہیں۔ مذکور ہو چکا ہے کہ نکاح متعہ علمائے اہل سنت کے نزدیک بالاتفاق بلا اختلاف ناجائز وحرام ہے۔ نیز نکاح متعہ میں حیلہ کو کوئی دخل نہیں ہے۔

۳۶۸۰ باب ما يُكْرَهُ مِنَ الاِحْتِيالِ فِى الْبُيُوعِ

وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الماءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَاءِ

اس حیلہ کا بیان جو خرید وفروخت میں مکروہ ہے

اور یہ کہ فاضل پانی (ضرورت سے زیادہ پانی) کو روکا نہ جائے کہ اس کے نتیجہ میں فاضل گھاس روک دی جائے

تشریح ترجمۃ الباب کا دوسرا حصہ بخاری، ص: ۳۱۷ کتاب المساقات کی ایک حدیث کا حصہ ہے۔

نصر الباری جلد ششم، ص: ۲۶۴ میں تشریح گذر چکی ہے کہ اگر کسی شخص کا کنواں یا تالاب اپنی زمین میں ہو اور اس پانی کے اردگرد گھاس ہو اور پانی مالک کی ضرورت سے فاضل ہو تو چرواہوں اور جانوروں کو پانی پینے سے نہ روکا جائے کیونکہ اگر چرواہوں اور مویشیوں کو پانی پینے نہیں دیا جائے گا تو وہاں چرواہے جانور چرانے نہیں جائیں گے اس طرح چرنے سے روکنا لازم آئے گا حالانکہ گھاس پانی کے مالک کی ملک نہیں ہے اس لئے چراگاہ میں جانوروں کو چرنے سے روک نہیں سکتا مگر چونکہ تالاب یا کنویں کا مالک جو قابض ہے پانی اس کی ملک ہے یہ چاہے تو پانی سے روک سکتا ہے لیکن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر پانی اپنی ضرورت سے فاضل ہو تو کسی انسان کو یا کسی جانور کو پینے سے نہ روکے اسلئے کہ اس کا پانی سے روکنے کا نتیجہ گھاس سے روکنا ہوگا جو اس کی ملک نہیں ہے۔

کچھ لوگ ایسا کرتے تھے کہ پانی بلا قیمت نہیں دیتے تھے اب غریب نادار پانی خریدتے تھے تو اس پانی کے مالک پانی بیچنے کو حیلہ بناتے تھے چراگاہ میں جانور چرانے کا، اسے حدیث میں منع فرمایا گیا۔

۳۶۸۱ باب ما يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

اس نجش کا بیان جو مکروہ (تحریمی) ہے

نجش: بفتح النون والجیم کے معنی ہیں برانگیختہ کرنا، ابھارنا نجش فی البیع کے معنی ہیں مبیع کی تعریف میں

مبالغہ کر کے قیمت بڑھانا یعنی لینے کی خواہش بالکل نہ ہو صرف مشتری کو دھوکہ دینے کیلئے قیمت بڑھادینا یعنی بائع کی دلالی کرنا اس طرح کی دلالی بالکل ناجائز وحرام ہے۔مزید تفصیل کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد ششم ص:۸۲ کا دوسرا مسئلہ۔

۶۵۱۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ عن مَالِكٍ عن نَافِعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم نَهٰى عنِ النَّجْشِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش سے منع فرمایا ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة. ودخوله فى كتاب الحيل من حيث ان فيه نوعا من الحيلة لا ضرار الغير. (عمده)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۳۰ ومر الحديث ص:۲۸۷ فى كتاب البيوع .

﴿بابُ ما يُنْهٰى مِنَ الخِداعِ فى البَيْعِ﴾ ۳۶۸۲

وَقال اَيُّوبُ يُخَادِعُونَ اللّٰه كَمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا لَو اَتَوُا الاَمْرَ عِيَانًا كانَ اَهْوَنَ عَلَيَّ.

خرید وفروخت میں دھوکہ دینے کی ممانعت کا بیان

اور ایوب سختیانیؒ نے کہا یخادعون اللہ الخ (یہ منافقین) دھوکا دیتے (فریب کرتے) ہیں (اپنے خیال میں) اللہ کو (یعنی اللہ کے رسول کو) اور ایمان والوں کو اس طرح دھوکا دیتے جس طرح کسی آدمی کو دھوکہ دیتے ہیں اگر وہ معاملہ صاف کھول کر کریں کہ ہم اتنا نفع لیں گے تو مجھ پر آسان ہے (کیونکہ اس صورت میں کوئی دھوکہ وفریب نہیں خریدار کو اختیار ہے لے یا نہ لے)۔

تشریح مخادعة اگرچہ خاصیت باب کے مطابق جانبین کی شرکت پر دلالت کرتی ہے منافقین کا مؤمنین سے خداع (فریب ودغابازی) تو ظاہر پر محمول ہے مگر اللہ تعالیٰ سے خداع کرنا جو اس آیت سے مفہوم ہوتا ہے یہ ظاہر پر محمول نہیں ہے اس لئے کہ یہ محال ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ پر کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی وهو بكل شىء عليم نیز انھوں نے اللہ تعالیٰ سے خداع کرنے کا قصد بھی نہیں کیا تھا اس لئے کہ ان کے اعتقاد میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر نہیں بھیجا تھا اس لئے خداع منافقین مع اللہ ظاہر نہیں ہے بلکہ يخادعون الله سے مراد يخادعون رسول الله (بحذف المضاف) ہے یعنی مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد غالباً یہ ہے کہ بازار بھاؤ سے زیادہ قیمت لینا بھی خداع میں داخل ہے۔

۶۵۱۲ حَدَّثَنَا اسماعِیل قال حدَّثنِی مالِكٌ عن عبدِ اللّٰهِ بن دِینارٍ عنِ ابنِ عُمَرَ انّ رجلاً ذُکِرَ للنبیِّ ﷺ انه یُخدَعُ فی البُیُوعِ فقال اِذا بَایَعتَ فقُل لا خِلابَةَ۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب (حبان بن منقذ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ مجھے بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے (یعنی خرید و فروخت میں لوگ مجھ کو ٹھگ لیتے ہیں) تو آنحضور ﷺ نے فرمایا جب تم کچھ خریدا کرو تو کہہ دیا کرو لا خِلابة ای لا خدیعة یعنی دھوکہ نہیں ہونا چاہئے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص: ۱۰۳۰ و مر الحديث ص: ۲۸۴، ص: ۳۲۴، ص: ۳۲۵۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد ترجمہ ہی سے واضح ہے کہ خرید و فروخت میں دھوکا مکروہ و ممنوع ہے مگر حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک تراضی طرفین سے جس قیمت پر بیع ہو جائے گی وہ لازم ہے خواہ بازار بھاؤ سے فرق ہو ورنہ ہر وقت فتنہ و فساد ہوگا، البتہ دغاباز اور گنہگار ہوگا۔ اور حضرت حبان بن منقذؓ کا معاملہ ان کیلئے خاص تھا چونکہ معذور تھے۔

حبان بن منقذ: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم، ص: ۶۳۔

۳۶۸۳ باب ما یُنهٰی مِنَ الاِحتِیالِ لِلوَلیِّ فی الیَتِیمَةِ المَرغُوبَةِ

وانْ لا یُکمِّلَ صداقَها

یتیم لڑکی کے بارے میں جو اس کے ولی کو پسند ہو حیلہ کرنے کی ممانعت کا بیان

اور یہ ممنوع ہے کہ اس کا مہر پورا نہ کرے

۶۵۱۳ حَدَّثَنَا اَبُو الیَمَانِ قال اَخبرنا شُعَیبٌ عنِ الزُّهرِیِّ قال کانَ عُروَةُ یُحَدِّثُ اَنَّهُ سَأَلَ عائِشَةَ "وَاِنْ خِفتُم اَن لا تُقسِطُوا فی الیَتَامٰی فَانکِحُوا ما طابَ لَکُم مِنَ النِّسَاءِ" قالَتْ هِیَ الیَتِیمَةُ فی حَجرِ وَلِیِّهَا فیَرغَبُ فی مَالِهَا وَجَمَالِها یُرِیدُ اَن یَتزَوَّجها بِاَدنی مِن سُنَّةِ نِسَائِها فنُهُوا عن نِکَاحِهِنَّ اِلّا اَن یُقسِطُوا لَهُنَّ فی اِکمَالِ الصَّدَاقِ ثُمَّ استَفتَی النَّاسُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم بعدُ فَاَنزَلَ اللّٰهُ وَیَستَفتُونَكَ فی النِّسَاءِ فذَکَرَ الحَدِیثَ۔

ترجمہ عروہ بن زبیر بیان کرتے تھے کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے اس آیت کا مطلب پوچھا وان خفتم الخ (سورۂ نساء، آیت: ۳) یعنی اگر تم کو ڈر ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کرسکو گے تو (ان کے علاوہ) جو عورتیں

تمہیں پسند ہوں نکاح کرلوالخ۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا وہ یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی پرورش میں ہو اور وہ اس کی مالداری اور خوبصورتی دیکھ کر راغب ہو اور چاہتا ہو کہ اس سے نکاح کرلے مگر اس مہر سے کم پر جو ویسی لڑکیوں کا ہونا چاہئے تو ایسی حالت میں ان کے نکاح سے منع کردیئے گئے جب تک پورا مہر انصاف کے ساتھ مقرر نہ کرے، پھر لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد میں پوچھا (یعنی آیت مذکورہ نازل ہونے کے بعد لوگوں نے اس بارے میں حضور ﷺ سے پوچھا) تب اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا "ویستفتونك فی النساء (النساء: ۱۲۷) فذکر الحدیث.

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۳۰ ومر الحديث ص: ۳۸۷، ص: ۶۵۸، ص: ۶۶۱، ص: ۷۵۸، ص: ۷۶۳، ص: ۷۷۰، ص: ۷۷۲۔

یہ حدیث بار بار گذر چکی ہے کتاب التفسیر اور کتاب النکاح کا مطالعہ کیجئے۔

۳۶۸۴ ﴿بَابٌ اِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ اَنَّهَا مَاتَتْ...﴾

...فقُضِیَ بِقِيمَةِ الجَارِيَةِ الْمَيْتَةِ ثُمَّ وَجَدَها صَاحِبُهَا فَهِیَ لَهُ وَيَرُدُّ القِيمَةَ وَلا تَكونُ القِيْمَةُ ثمنًا وقال بعضُ النّاسِ الجارِيَةُ لِلغاصِبِ لِاَخْذِهِ القِيمَةَ وَفِی هٰذا اِحْتِيالٌ لِمَنِ اشْتَهٰی جَارِيَةَ رَجُلٍ لا يَبِيعُهَا فغَصَبَها وَاعتَلَّ بِاَنّها ماتَتْ حتی يَاخُذَ رَبُّها قِيْمَتَها فَيَطِيْبُ لِلْغاصِبِ جَارِيَةُ غَيْرِه وقال النّبِی صلی اللّٰه عليه وسلم اَموالكم عَلَيْكُم حَرامٌ وَلِكلِّ غادِرٍ لِواءٌ يومَ القِيَامَةِ.

جب کسی نے کوئی باندی غصب کی

(یعنی اگر کسی شخص نے دوسرے کی لونڈی زبردستی چھین لی) (اور جب لونڈی کے مالک نے غاصب پر دعویٰ کیا) تو غاصب نے یہ کہا کہ وہ لونڈی مرگئی چنانچہ مردہ لونڈی کی قیمت کا فیصلہ کردیا گیا (یعنی غاصب کے بیان اور گواہوں کی شہادت پر حاکم نے لونڈی کے مالک کو لونڈی کی قیمت دلوادی) اس کے بعد اصل مالک کو لونڈی زندہ مل گئی تو وہ لونڈی اسی مالک کی ہے اور مالک غاصب کو قیمت واپس کردے گا (یعنی غاصب نے حاکم کے حکم پر لونڈی کے مالک کو جو قیمت دی تھی وہ قیمت غاصب کو لوٹادی جائے گی) اور یہ قیمت لونڈی کا ثمن نہیں ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ مالک نے غاصب سے جو قیمت لی تھی وہ غاصب کے مردہ کہنے کی وجہ سے تھی لیکن جب وہ لونڈی زندہ مل گئی تو غاصب کی کذب بیانی ظاہر ہوگئی تو لونڈی

مالک کو ملے گی البتہ مالک نے جو غاصب سے قیمت لی تھی وہ قیمت غاصب کو لوٹا دے گا اور لونڈی غاصب سے لے لیگا)۔

"**وقال بعض الناس الخ**" اور بعض الناس نے کہا کہ اس صورت میں لونڈی غاصب کی ہے اس وجہ سے کہ مالک نے قیمت لے لی ہے (تا کہ بدل اور مبدل منہ کا اجتماع لازم نہ آئے) "**قال البخاری و فی ھذا احتیال الخ**" اور اس میں اس شخص کیلئے حیلہ ہے جو کسی شخص کی لونڈی کو چاہے (یعنی لونڈی کو لینا چاہتا ہے) اور مالک اسے بیچنا نہیں چاہتا ہے تو اس لونڈی کو زبردستی لے لے اور یہ عذر بیان کر دے کہ وہ تو مرگئی تا کہ اس کا مالک اس کی قیمت لے لے اس کا مطلب یہ ہوا کہ غاصب کے لئے دوسرے کی لونڈی جائز ہوگئی حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور ہر فریبی (دھوکہ دینے والے) کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

تشریح علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: **اراد ببعض الناس ابا حنیفةؒ ولیس لذکر ھذا الباب ھنا وجه لانه لیس موضعه وانما اراد به التشنیع علی الحنفیة ولیس ھذا من داب المشائخ (عمدہ)**

یعنی امام بخاریؒ کی حنفیہ پر تشنیع اور تعریض ہے اور اس کی بنیاد مسائل احناف سے عدم واقفیت اور قلت تفقہ ہے۔

حنفیہ کا مختار وصحیح مذہب یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں غاصب پر واجب ہے کہ لونڈی کو واپس کرے اس لئے سرے سے اس تعریض کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ اور احناف میں سے جن کا یہ قول ہے کہ لونڈی غاصب کی ہے اس کی بنیاد ایک اصل پر ہے وہ یہ ہے کہ جھوٹی گواہی پر قاضی کا فیصلہ ظاہرا و باطنا دونوں طرح نافذ ہوتا ہے یا صرف ظاہرا نافذ ہوتا ہے باطنا نہیں اس کو امام سرخسیؒ نے مبسوط میں پوری تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔

صورت مبحوثہ میں جب قاضی نے یہ فیصلہ کر دیا کہ لونڈی مرچکی ہے اور غاصب مالک کو لونڈی کی قیمت ادا کر دے اور مالک نے غاصب سے لونڈی کی قیمت لے لی اس کے بعد یہ کہنا کہ لونڈی پہلے شخص کی ملک میں ہے بدل اور مبدل منہ کا ایک شخص کی ملکیت میں جمع ہونے کا قول کرنا ہے جو نہ عقلاً صحیح ہے نہ شرعاً۔ اور اتنی بات تو حنفیہ بھی کہتے ہیں کہ غاصب مجرم ہے غصب کیا، جھوٹ بولا، جھوٹے گواہ پیش کیا مگر اس کی نظیر موجود ہے کہ ایک فعل ناجائز ہے مگر حکم شرعی مرتب ہوتا ہے جیسے حیض کی حالت میں طلاق دینا ناجائز ہے لیکن اگر کسی نے طلاق دی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

رہا امام بخاریؒ کا استدلال حدیث "**اموالکم علیکم حرام**" کا مطلب یہ ہے **اذا لم یوجد التراضی** حالانکہ یہاں مالک نے جو غاصب سے قیمت لی ہے وہ رضامندی ہے، اس سے بخاریؒ کا قلت تفقہ ثابت ہوا **فافهم وتفکر**.

۶۵۱۴ ﴿**حَدَّثَنَا اَبُو نُعَیْمٍ قال حدَّثنا سُفْیَانُ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ دِیْنارٍ عنِ ابنِ عُمَرَ عنِ النَّبِیِّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال لِکلِّ غادِرٍ لِواءٌ یَومَ القِیامَةِ یُعْرَفُ بِهٖ**﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر دھوکہ دینے والے کیلئے قیامت کے

دن ایک جھنڈا ہوگا جس کے ذریعہ وہ پہچانا جائے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "لكل غادر لواء الخ"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۲۰، مر الحديث ص:۴۵۲، ص:۹۱۲۔

۳۶۸۵ باب

بالتنوين اى هذا بابٌ من غير ترجمة فهو كالفصل من السابق

باب بلا ترجمہ

۶۵۱۵﴿حَدَّثنا محمّدُ بنُ كَثِيرٍ عن سُفيانَ عن هشامٍ عن عُروةَ عَن زَيْنَبَ بنتِ اُمِّ سَلَمَة عن اُمِّ سَلَمَةَ عنِ النبى صلى الله عليه وسلم قال اِنّما اَنَا بَشَرٌ وَ اِنكم تَخْتَصِمُونَ الىَّ ولَعَلّ بَعْضَكم اَن يَكونَ اَلْحَن بِحُجَّتِه مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِى لَهٗ عَلٰى نحوِ ما اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حق اخِيهِ شَيْئا فلا يَاخُذ فاِنّما اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النّارِ﴾

ترجمہ | ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں انسان (آدمی) ہی ہوں (لوازم بشریت سے بالکلیہ پاک نہیں ہوں) اور تم لوگ میرے پاس جھگڑا لاتے ہو اور ممکن ہے کہ تم میں سے بعض اپنے فریق مخالف کے مقابلہ میں اپنی دلیل پیش کرنے میں زیادہ فصیح و بلیغ ہو پھر میں اس کے مطابق (ظاہری بیان پر) فیصلہ کردوں جو میں سنتا ہوں پس جس شخص کیلئے بھی اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کردوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے جہنم کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں۔ (یعنی یہ جانتے ہوئے کہ میں ناحق غیر کا حرام مال لیتا ہوں)

مطابقۃ للترجمۃ | لما كان هذا الباب غير مترجم وهو كالفصل يكون حديثه مضافا الى الباب الذى قبله ووجه التطابق ظاهر لنهيه صلى الله عليه وسلم عن اخذ مال الغير اذا كان يعلم انه فى نفس الامر للغير. (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۰ مر الحديث ص:۳۳۲، وص:۳۶۸، ياتى ص:۱۰۶۲، ص:۱۰۶۴، ص:۱۰۶۵۔

مقصد | امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے اور عالم الغیب نہیں تھے لیکن بشر ہونے کے ساتھ آپ ﷺ اللہ کے رسول تھے اس لئے جب کوئی اہم مسئلہ آپ ﷺ کے سامنے آتا آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ وحی نازل فرماتے خلاصہ یہ ہے کہ:

محمد بشر ليس كالبشر ☆ ياقوت حجر ليس كالحجر

۳۶۸۶

﴿بابٌ فی النِّکاحِ﴾

ای هذا بابٌ (بالتنوین) یذکر فیه حکم شهادة الزور فی النکاح

نکاح کے بارے میں جھوٹی شہادت (حیلہ) کا بیان

۶۵۱۶ ﴿حَـدَّثَنا مُسْلِمُ بنُ اِبـراهیمَ قال حدَّثَنا هشامٌ قال حدَّثَنا یَحْیٰی بنُ اَبِی کَثِیْرٍ عن اَبِی سَلَمَةَ عن اَبِی هُرَیرَةَ عنِ النبیّ صلی اللّٰه علیه وسلم قال لا تُنْکَحُ البِکْرُ حتی تُسْتَاذَنَ وَلَا الثَّیِّبُ حتی تُسْتامَرَ فقیل یا رسولَ اللّٰهِ کَیْفَ اِذْنُها قال اِذَا سَکَتَتْ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کنواری لڑکی کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ لے لی جائے اور کسی ثیبہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کا حکم نہ معلوم کرلیا جائے، آنحضور ﷺ سے پوچھا گیا یارسول اللہ اس کی (باکرہ کی) اجازت کی کیا صورت ہوگی (وہ تو شرم کے مارے بول نہ سکے گی) آنحضور ﷺ نے فرمایا جب وہ خاموش رہے (یعنی اس کی خاموشی اجازت ہے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۳۰ ومر الحدیث ص:۷۷۱، ویاتی ص:۱۰۳۱۔

وقال بعضُ النّاسِ اِنْ لَم تُسْتَاذَنِ البِکرُ وَلَمْ تُزَوَّجْ فاحتالَ رَجُلٌ فاقام شَاهِدَی زُورٍ اَنّه تزَوَّجَها بِرِضَاهاَ فَاَثْبَتَ القاضِی نِکاحَهَا وَالزَّوجُ یَعْلَمُ اَنَّ الشَّهادَةَ باطِلَةٌ فلا باسَ اَن یَطَاهَا وَهُوَ تزْوِیْجٌ صَحِیْحٌ.

اور بعض الناس نے کہا اگر کنواری (بالغہ) لڑکی سے اجازت نہیں لی گئی اور نہ نکاح کیا گیا لیکن ایک شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کردیئے کہ اس نے اس عورت کے ساتھ اس کی رضامندی سے نکاح کیا ہے اس پر قاضی نے بھی نکاح کا فیصلہ کردیا (نکاح ثابت ہونے کا حکم دے دیا) حالانکہ شوہر خوب جانتا ہے کہ شہادت باطل تھی (یعنی وہ جھوٹا ہے اور گواہی جھوٹی تھی) اس کے باوجود اس لڑکی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ نکاح صحیح (درست) ہے۔

تشریح علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اراد به ایضا ابا حنیفة واراد به التشنیع علیه ولاوجه فی ذکره ههنا (عمده) یعنی بعض الناس سے یہاں بھی امام بخاریؒ کی مراد امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہیں اور بلاوجہ بے محل امام اعظم پر طعن وتشنیع مقصود ہے حالانکہ اس قسم کا معاملہ وفیصلہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وفی رد المحتار قال محمدٌ فی الاصل بلغنا عن علی کرم اللّٰه وجهه ان رجلا اقام عنده بینة علی امرأة انه تزجها فانکرت فقضٰی

له بالمرأة فقالت انه لم يتزوجني فاما اذا قضيت علی فجدد نکاحی فقال لا اجدد نکاحك الشاهدان زوجاك الخ یعنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان کے سامنے دو گواہ پیش کئے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح ہو چکا اور عورت نے انکار کیا لیکن مدعی مرد کے دو گواہ پیش کرنے کی بنیاد پر حضرت علیؓ نے اس مرد کیلئے عورت کے ساتھ نکاح ثابت ہونے کا فیصلہ فرمایا تو عورت نے عرض کیا یا امیر المومنین حقیقت یہ ہے کہ اس مرد نے مجھ سے نکاح نہیں کیا ہے لیکن جب آپ نے حکم دے دیا ہے تو میرا نکاح اسی مرد سے کر دیجئے، اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں جدید نکاح نہیں کروں گا ان دونوں گواہوں نے تیرا نکاح کر دیا ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ قاضی کا فیصلہ عقود (مثلاً نکاح، طلاق وغیرہ) میں باطناً بھی نافذ ہے۔

نیز مبسوط میں امام شعبی سے بھی اسی کے مثل فتویٰ منقول ہے۔

دراصل یہ مسئلہ بھی اسی کی فرع ہے کہ قاضی کا فیصلہ عقود میں ظاہراً و باطناً نافذ ہوتا ہے ان شرائط کے ساتھ: (۱) قاضی کو علم نہ ہو کہ گواہ جھوٹے ہیں، (۲) محل قضا قبول کرنے کا اہل ہو مثلاً حق غیر سے فارغ ہو اور اگر محل حق غیر ہے تو قاضی کا فیصلہ باطناً نافذ نہ ہوگا مثلاً ایک عورت کسی کی زوجہ ہے اس پر کسی نے دعویٰ کیا کہ یہ میری بیوی ہے اور جھوٹے گواہ پیش کر دئے پھر اس بنیاد پر قاضی نے فیصلہ کر دیا پھر بھی اس مرد کے لئے جائز نہیں کہ اس عورت سے وطی کرے اس لئے کہ یہاں عورت کے ساتھ حق غیر متعلق ہے۔

ممکن ہے اور بہت ممکن ہے کہ امام بخاریؒ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور امام شعبی کے فتاویٰ کا علم نہ ہوا ہو اس لئے معذور ہیں۔ نیز امام اعظمؒ کی ذکاوت وفقاہت امام اعظم کی علمی گہرائی و گیرائی تک امام بخاریؒ کے فہم کی رسائی نہیں ہو سکی ہو، واللہ اعلم، کیونکہ امام بخاریؒ نے پھر اس مسئلہ کو آگے، ص: ۱۰۳۱ پر ذکر فرمایا ہے۔

۶۵۱۷ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنا سُفيانُ قال حَدَّثَنا يَحْيٰى بنُ سَعِيْدٍ عن القاسِمِ اَنّ امْرَأَةً مِن وَلَدِ جَعْفَرٍ تَخوَّفَتْ اَنْ يُزَوِّجَها وَلِيُّها وهِي كارِهَةٌ فَارْسَلَتْ اِلٰى شَيْخَيْنِ مِن الاَنْصارِ عبدِ الرحمٰنِ ومُجَمِّعٍ ابنَى جارِيَةَ قالا فلا تَخْشَيْنَ فَاِنّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ اَنْكَحَها اَبُوهَا وَهِيَ كارِهَةٌ فَرَدّ النبيُّ صلى الله عليه وسلم ذٰلك قال سُفيانُ وَاَمّا عبدُ الرّحمٰنِ فَسَمِعْتُهُ يقولُ عن اَبِيهِ اِنّ خَنْسَاءَ

ترجمہ قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ سے روایت ہے کہ حضرت جعفر کی اولاد (خاندان) میں سے ایک خاتون تھیں ان کو یہ خوف پیدا ہوا کہ ان کا ولی (جن کی وہ زیر پرورش تھیں) ان کا نکاح کر دے گا حالانکہ وہ اس کو پسند نہیں کرتی تھیں (یعنی ناخوش تھیں) چنانچہ انھوں نے قبیلہ انصار کے دو شیوخ عبد الرحمٰن اور مجمع جو جاریہ کے دونوں بیٹے (یعنی پوتے) تھے کے پاس (یہ مسئلہ پوچھنے کیلئے) کسی کو بھیجا ان دونوں شیوخ نے کہا (یعنی تسلی دی) کے کوئی خوف نہ کریں کیونکہ خنساء بنت

خذامؓ کا نکاح ان کے والد نے ان کی ناپسندیدگی کے باوجود کردیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نکاح کو رد کردیا تھا (لغو کردیا) سفیان بن عیینہ نے (اسی سند سے) بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے سنا وہ اس حدیث کو اپنے والد قاسم بن محمد سے روایت کرتے تھے کہ خنساء الخ اس میں عبدالرحمٰن بن جاریہ اور مجمع بن جاریہ کا ذکر نہیں کیا۔

(اس روایت کو بخاری ثانی، ص:۱۷۷ تاص:۲۷۷ میں دیکھئے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۳۱ و مر الحديث ص:۱۷۷ تاص:۲۷۷، ص:۲۷۷، ص:۱۰۲۷۔

تشریح خنساء ثیبہ بالغہ تھیں تو چونکہ اس کا نکاح بغیر اجازت ناپسندیدگی کے باوجود کردیا گیا تھا آنحضور ﷺ نے اس نکاح کو فسخ کردیا۔ ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد دہم، ص:۱۲۷۔

۶۵۱۸﴿حَدَّثنَا اَبُو نُعَيْمٍ قال حدَّثنَا شَيْبَانُ عن يَحْيٰى عن اَبِى سَلَمَةَ عن اَبِى هُرَيْرَة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تُنْكَحُ الاَيِّمُ حتّٰى تُسْامَرَ ولا تُنْكَحُ البِكْرُ حتّٰى تُسْتاذَنَ قالوا كيفَ اِذْنُها قال اَنْ تَسْكُتَ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت (زبان سے) نہ لی جائے اور کنواری عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس کی اجازت نہ مل جائے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کنواری لڑکی اجازت کیونکر دے گی (وہ تو شرم کے مارے بول نہیں سکتی) آپ ﷺ نے فرمایا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ خاموش رہ جائے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۳۱ و مر الحديث ص:۱۷۷، ص۱۰۳۰۔

وقال بعضُ النَّاسِ اِنِ احْتَالَ اِنْسَانٌ بِشَاهِدَىْ زُوْرٍ علٰى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِاَمْرِهَا فَاَثْبَتَ القَاضِى نِكَاحَهَا اِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَاِنَّهُ يَسَعُهُ هٰذَا النكاحُ وَلَا بَاسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا.

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص نے دو جھوٹے گواہوں کے ذریعہ حیلہ کیا کہ ایک ثیبہ عورت سے اس کی اجازت سے نکاح کیا ہے پھر قاضی نے (گواہوں کی شہادت کی بناپر) اس عورت کا نکاح اس مرد سے ثابت کردیا حالانکہ وہ مرد (جس نے نکاح کا دعویٰ کیا) جانتا ہے کہ اس نے اس عورت سے نکاح نہیں کیا ہے کبھی (اور گواہی محض جھوٹی ہے) پھر بھی یہ نکاح اس کے حق میں جائز ہو جائے گا اور اس مرد کے لئے اس عورت کے ساتھ قیام میں کوئی حرج نہیں۔

تشریح صورت مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے اس دعویٰ پر دو جھوٹے گواہوں کو قائم کیا کہ اس نے اس ثیبہ عورت سے

اس کی اجازت ورضامندی سے نکاح کیا ہے اور قاضی نے اس عورت کا نکاح ثابت کردیا درانحالیکہ وہ مرد مدّعی جانتا ہے کہ گواہی جھوٹی (باطل) ہے اب سوال یہ ہے کہ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ امام بخاریؒ کے نزدیک یہ نکاح صحیح نہیں ہے اور حنفیہ کے نزدیک صحیح ہے۔

مسئلہ گذر چکا ہے کہ قاضی کا فیصلہ عقود میں ظاہرا و باطنا نافذ ہوتا ہے جس کی تفصیل گذر چکی ہے مطالعہ کیجئے اس ہی باب "بابٌ فی النكاح" کے شروع میں تشریح کا، امام بخاریؒ نے صرف اظہار خفگی کیلئے دوبارہ دہرایا ہے اور مذکور ہو چکا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ امام بخاریؒ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور امام شعبیؒ کا فیصلہ وفتویٰ نہ معلوم ہوا ہو، واللہ اعلم بالصواب۔

۶۵۱۹﴿حَدَّثَنَا اَبُو عاصِمٍ عنِ ابنِ جُرَيْجٍ عنِ ابنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عن ذَكْوانَ عن عائِشَةَ قالتْ قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم البِكْرُ تُسْتاذَنُ قلتُ اِنَّ البِكْرَ تستحيِي قال اِذْنُها صُمَاتُها﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنواری عورت سے بھی اجازت لی جائے میں نے عرض کیا کہ کنواری لڑکی شرمائے گی (اجازت کس طرح دے گی؟) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۱، مر الحديث ص:۷۷۱، ص:۱۰۲۷۔

وقال بعضُ الناسِ اِنْ هَوِى رَجُلٌ جارِيَةً يَتِيْمَةً اَوْ بِكْرا فابَتْ فاحْتالَ فجاءَ بِشَاهِدَىْ زُوْرٍ على انه تزَوَّجَها فاَدْرَكَتْ فرَضِيَتِ اليَتِيْمَةُ فقَبِلَ القاضِي شَهادةَ الزُّوْرِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلانِ ذٰلِكَ حَلَّ لَهُ الوَطِيُ.

اور بعض الناس نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی کا خواہشمند ہوا لیکن لڑکی نے انکار کردیا (نکاح کیلئے تیار نہیں ہوئی) اس پر اس شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہوں کی گواہی اس بات پر دلائے کہ اس نے اس لڑکی سے نکاح کرلیا ہے پھر جب اس لڑکی کو اطلاع ہوئی تو وہ بھی راضی ہوگئی اور قاضی نے اس جھوٹی شہادت کو قبول کرلیا جبکہ شوہر جانتا ہے کہ شہادت غلط (جھوٹ) ہے تب بھی اس شخص کے لئے ہم بستری جائز ہے۔

تشریح | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں هذا تشنيع آخر على الحنفية وقوله هذا تكرار بلا فائدة لان حاصل هذه الفروع الثلاثة واحد وذكره اياها واحدا بعد واحد لايفيد شيئا لانه قد علم ان حكم الحاكم ينفذ ظاهرا وباطنا ويحلل ويحرم وقال الكرماني فائدة التكرار كثرة التشنيع (عمده)

مزید وضاحت اگر منظور ہو تو اس باب "باب فی النكاح" کے شروع میں تشریح دیکھئے۔

۶۶۸۷ بَابُ ما يُكْرَهُ مِنِ احْتِيالِ المَرْأَةِ مَعَ الزَّوجِ وَالضَّرائِرِ
ومَا نَزَل عَلَى النبيِ صلى الله عليه وسلم في ذلك

عورت کا اپنے شوہر اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنے کی کراہت (ممانعت) کا بیان

اور جو اس سلسلے میں نبی اکرم ﷺ پر (اللہ تعالیٰ کا کلام) نازل ہوا

مراد سورہ تحریم کی آیتیں ہیں "يَاَيُّها النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الاية (سورہ تحریم)

اَے نبی جس چیز کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہے آپ کیوں حرام قرار دے رہے ہیں۔

شان نزول رسول اللہ ﷺ کا معمول شریف تھا کہ عصر کے بعد کھڑے کھڑے ازواج مطہرات کے پاس خبر گیری کیلئے تشریف لاتے تھے ایک روز حضرت زینبؓ کے پاس معمول سے زیادہ ٹھہرے اور شہد نوش فرمایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس پر رشک آیا اور حضرت حفصہؓ سے مشورہ کر کے طے کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس آنحضور ﷺ تشریف لاویں وہ یوں کہے کہ کیا آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے؟ (مغافیر ایک خاص قسم کا گوند ہے جس میں کچھ بدبو ہوتی ہے) چنانچہ ایسا ہی ہوا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شہد پیا ہے، کہا گیا کہ شاید شہد کی مکھی مغافیر کے درخت پر بیٹھی ہو اور اس کا رس چوسا ہو اس وجہ سے شہد میں بھی بدبو آنے لگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدبودار چیزوں سے بہت پرہیز فرماتے تھے اس لئے آپ ﷺ نے قسم کھالی کہ پھر میں شہد نہیں پیوں گا اور اس خیال سے کہ حضرت زینب کو تکلیف نہ ہو اس کے اخفاء کی تاکید فرمائی مگر ان کی بیوی نے دوسرے سے کہہ دیا۔

اور بعض روایات میں ہے کہ حضرت حفصہؓ شہد پلانے والی ہیں اور حضرت عائشہؓ و حضرت سودہؓ و حضرت صفیہؓ صلاح و مشورہ کرنے والی۔

اور بعض روایات میں یہ قصہ دوسری طرح بھی آیا ہے ممکن ہے کہ کئی واقعے ہوں اور ان سب کے بعد یہ آیات نازل ہوئی ہوں (ماخوذ از بیان القرآن)

خلاصہ ان آیات کا یہ ہے کہ اس واقعہ میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حلال چیز یعنی شہد کو بذریعہ قسم اپنے اوپر حرام کرلیا تھا، یہ فعل جبکہ کسی ضرورت و مصلحت سے ہو تو جائز ہے گناہ نہیں مگر اس واقعہ میں ضرورت ایسی نہ تھی کہ اس کی وجہ سے آپ خود کوئی تکلیف اٹھاویں اور ایک حلال چیز کو چھوڑ دیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے یہ کام ازواج مطہرات کو راضی کرنے کے لئے کیا تھا اور ایسے معاملے میں ان کا راضی کرنا آپ ﷺ کے ذمہ لازم نہ تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے از روئے شفقت وعنایت فرمایا: يَاَيُّها النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ الاية.

۶۵۲۰﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بنُ اِسْمَاعِيلَ قال حدَّثنا اَبُو اُسَامَةَ عن هِشامٍ عن اَبِيهِ عن عائِشَةَ قالتْ كان رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يُحِبُّ الحَلْواءَ ويُحِبُّ العَسَلَ وكان اِذَا صَلَّى العَصْرَ اَجازَ عَلَى نِسائِهِ فيَدْنُو مِنْهُنَّ. فدَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا اَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فسَاَلْتُ عن ذٰلِكَ فقِيْلَ لِي اَهْدَتِ امْرَاَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم مِنْهُ شَرْبَةً فقُلْتُ اَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ وقلتُ اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فاِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فقولِي له يا رسولَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيرَ فاِنَّهُ سَيَقُولُ لاَ فقُولِي لَهُ ما هٰذِهِ الرِّيْحُ وكانَ رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ تُوجَدَ مِنه الرِّيْحُ فاِنَّهُ سيقولُ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فقُولِي له جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ وسَاَقُولُ ذٰلِكَ وقُولِيْهِ لَهُ اَنْتِ يا صَفِيَّةُ فلَمَّا دَخَلَ عَلٰى سَوْدَةَ قالتْ تقولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لا اِلٰهَ اِلاَّ هُوَ لقد كِدْتُ اَنْ اُبَادِرَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَاِنَّهُ لَعَلَى البابِ فَرَقًا مِنْكِ فلمَّا دَنَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قلتُ يا رسولَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيرَ قالَ لا قلتُ فما هٰذِهِ الرِّيْحُ قال سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قلتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ العُرْفُطَ فلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قلتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ ودَخَلَ عَلٰى صَفِيَّةَ فقالتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فلَمَّا دَخَلَ عَلٰى حَفْصَةَ قالتْ لَهُ يا رسولَ اللّٰهِ الا اَسْقِيْكَ مِنْهُ قال لا حَاجَةَ لِي بِهِ قالتْ تقولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قالتْ قلتُ لَهَا اسْكُتِي﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلوا اور شہد بہت پسند فرماتے تھے اور آپ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے اور بعض سے قریب بھی ہوتے تھے چنانچہ آپ حضرت حفصہؓ کے یہاں گئے اور ان کے یہاں اس سے زیادہ دیر تک ٹھہرے جتنی دیر تک ٹھہرنے کا آپ ﷺ کا معمول تھا تو میں نے اس کے متعلق آپ سے پوچھا تو مجھ سے کہا گیا (اکثر نسخوں میں فقال ہے یعنی آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا) کہ حفصہ کی قوم کی ایک عورت نے ایک ڈبہ شہد ہدیہ دیا ہے تو حفصہؓ نے اس کا شربت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا پھر میں نے اپنے جی میں کہا اب خدا کی قسم اس کے (سد باب کے) لئے ہم حیلہ (تدبیر) کریں گے چنانچہ میں نے اس کا ذکر ام المومنین حضرت سودہؓ سے کیا اور میں نے کہا کہ جب آنحضور ﷺ آپ کے پاس تشریف لائیں اور آپ کے قریب آجائیں تو حضور اقدس ﷺ سے کہنا یا رسول اللہ آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ تو حضور ﷺ فرمائیں گے نہیں تو آپ کہنا تو یہ بو کس چیز کی ہے؟ (جو میں محسوس کر رہی ہوں) اور حضور اقدس ﷺ کو یہ بات سخت ناگوار تھی کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک کے کسی حصہ سے بدبو محسوس کی جائے پھر آنحضور ﷺ فرمائیں گے کہ حفصہ نے مجھ کو شہد کا شربت پلایا ہے تو آپ حضور ﷺ

سے کہنا کہ غالباً اس شہد کی مکھی نے عرفط درخت کا رس چوسا ہوگا (اس کی بو شہد میں آ گئی) اور میں بھی حضور اقدس ﷺ سے یہی کہوں گی اور اے صفیہ تم بھی حضور ﷺ سے یہی کہنا چنانچہ جب آنحضور حضرت سودہؓ کے یہاں تشریف لے گئے، عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضرت سودہؓ کہتی ہیں اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں قریب تھا کہ میں تیرے ڈر سے وہ بات جلدی سے حضور ﷺ سے کہہ دوں جو تم نے مجھ سے کہی تھی (حضرت عائشہؓ کا رعب دوسری ازواج پر بہت تھا وہ سب ڈرتی تھیں کہ حضور اقدس ﷺ حضرت عائشہؓ سے بہت محبت رکھتے ہیں سب کو ڈر رہتا کہ حضور ﷺ کو ہم سے خفا نہ کر دیں اس لئے ان کی بات ماننا پڑتی) حالانکہ آنحضور ﷺ ابھی دروازہ پر تھے پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریب آئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ نے مغافیر کھایا ہے؟ ارشاد فرمایا "نہیں" میں نے عرض کیا پھر یہ بو کیسی ہے؟ فرمایا ﷺ نے کہ حفصہ نے شہد کا شربت مجھ کو پلایا ہے میں نے کہا شاید شہد کی مکھیوں نے مُرفط کا رس چوسا ہوگا (اسی کی بو شہد میں آ گئی) "فلمّا دخل عليّ" حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب آنحضور ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح عرض کیا اور صفیہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو صفیہ نے بھی حضور اقدس ﷺ سے اسی طرح کہا پھر جب حفصہؓ کے پاس تشریف لے گئے تو حفصہؓ نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو شہد میں سے کچھ نہ پلاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے عائشہؓ نے بیان کیا کہ اس پر سودہؓ کہنے لگیں سبحان اللہ (یہ ہم نے کیا کیا؟) کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ کو شہد سے روک دیا عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سودہ سے کہا خاموش رہ (کہیں یہ بات کھل نہ جائے اور حفصہ تک نہ پہنچ جائے)۔

مطابقتہ للترجمۃ توخذ من قوله "والله لنحتالن له"

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۱۰۳۱۔ ومر الحدیث ص: ۷۲۹، ص: ۷۸۵، ص: ۷۹۳، ص: ۸۱۷، ص: ۸۳۵، ص: ۸۴۰، ص: ۸۴۸، ص: ۹۹۰۔

تشریح "مغافیر" مغفور کی جمع یہ شہد کی طرح ایک گوندھ ہے جس میں بدبو ہے (عمدہ) والحدیث مرمرارا۔

﴿بَابُ ۳۶۸۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ الِاحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ﴾

طاعون سے فرار اختیار کرنے کیلئے حیلہ جوئی کی کراہت کا بیان

۶۵۲۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ

بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ، وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ اِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ﴾

ترجمہ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (۱۸ھ بماہ ربیع الثانی) شام کی طرف روانہ ہوئے جب مقام سرغ پر پہنچے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ شام میں وبا پھیل پڑی ہے (یعنی طاعون عمواس) پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے انہیں خبر دی (یعنی حدیث بیان کی) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم سنو (تمہیں معلوم ہو) کہ کسی زمین میں طاعون پھیلا ہے تو اس میں مت جاؤ اور جب کسی سرزمین میں طاعون پھیل پڑے اور تم وہیں موجود ہو تو تم وہاں سے بھاگ کر نکلو بھی نہیں چنانچہ حضرت عمرؓ مقام سرغ سے واپس ہو گئے۔

"وعن ابن شهاب الخ" اور ابن شہاب سے (بالسند السابق) روایت ہے انھوں نے سالم بن عبداللہ سے کہ حضرت عمرؓ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی حدیث سن کر مدینہ لوٹ آئے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "واذا وقع بارض الخ"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۳۲ ومر الحديث ص:۸۵۳۔

تشریح طاعون ایک وبائی مرض اور تباہ کن بیماری ہے عام طور پر اس کو "پلیگ" کہتے ہیں۔ طاعون کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بدن میں دردناک ورم (پھوڑا) ہو جاتا ہے اور اس ورم کے اردگرد سیاہی یا سرخی پھیل جاتی ہے جس میں بہت سوزش (جلن) ہوتی ہے اس ورم کی وجہ سے خفقان قلب اور قے ہوتی ہے یہ طاعون قدیم بیماری ہے یہ طاعون جہاں ہوتا تھا وہاں سیکڑوں کو ہلاک کر دیتا۔ مزید کیلئے نصر المنعم ص:۶۵ دیکھئے۔

۶۵۲۲ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهٖ بَعْضُ الْاُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرٰى فَمَنْ سَمِعَ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِاَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ ﴾

ترجمہ عامر بن سعد بن ابی وقاص نے بیان کیا کہ انھوں نے اسامہ بن زیدؓ سے سنا آپ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض (طاعون) کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے (بالشک من الراوی کہ آپ نے رِجز فرمایا یا عذاب) جس کے ذریعہ بعض امتوں (بنی اسرائیل) کو عذاب دیا گیا تھا اس کے بعد اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے اور وہ کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آجاتا ہے پس جو شخص کسی سرزمین میں اس کے پھیلنے کے متعلق سنے تو

وہاں ہرگز نہ جائے اور جو شخص کسی سرزمین میں ہو اور وہاں طاعون واقع ہو تو اس سے بھاگ کر وہاں سے نہ نکلے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۲ ومر الحديث ص:۴۹۴، ص:۸۵۳۔

﴿بَابٌ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ﴾ ۳۶۸۹

اى هذا بابٌ فيما يكره من الاحتيال في الرجوع عن الهبة والاحتيال في اسقاط الشفعة

یعنی ہبہ پھیر لینے یا شفعہ کا حق ساقط کرنے کیلئے حیلہ کرنا مکروہ ہے

وقال بَعْضُ النَّاسِ اِنْ وَهَبَ هِبَةً اَلْفَ دِرْهَمٍ اَوْ اَكْثَرَ حتى مَكَثَ عِنْدَه سِنِيْنَ وَاحْتَالَ فِي ذٰلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الوَاهِبُ فِيْهَا فلا زَكٰوةَ عَلٰى وَاحِدٍ مِنْهُما قال اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ فَخَالَفَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلمَ فى الْهِبَةِ وَاَسْقَطَ الزَّكٰوةَ.

اور بعض الناس نے کہا کہ اگر کسی شخص نے کسی کو ہزار درہم یا زیادہ ہبہ کیا اور وہ ہبہ اس کے (موہوب لہ کے) پاس برسوں رہا اور واہب نے اس بارے میں حیلہ کیا پھر واہب نے اس میں رجوع کر لیا تو ان دونوں میں سے کسی پر زکوٰۃ نہیں ابوعبداللہ (امام بخاریؒ) نے کہا کہ اس نے ہبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور زکوٰۃ ساقط کر دی۔

تشریح | یہاں بھی امام بخاریؒ بلا وجہ امام اعظم ابوحنیفہؒ پر اعتراض کر رہے ہیں۔ چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اراد به التشنيع ايضا على ابى حنيفة من غير وجه الخ (عمدہ) اصل حقیقت یہ ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے علم اور فقاہت تک امام بخاریؒ کی رسائی نہیں ہو سکی اور بغیر سمجھے اعتراض کر دیا امام اعظمؒ نے جو ہبہ میں رجوع کی اجازت دی ہے اس شرط کے ساتھ کے موانع نہ ہوں موانع کی موجودگی میں رجوع فی الہبہ عند الاحناف جائز نہیں۔

موانع رجوع | رجوع فی الہبہ حنفیہ کے نزدیک سات صورتوں میں جائز نہیں ان موانع سبعہ کو در مختار وغیرہ نے سات حرفوں "دمع خزقه" میں ضبط کیا ہے۔

(۱) دالؔ سے مراد زیادتی متصلہ ہے یعنی زمین پر مکان یا باغ۔

(۲) مٓ سے موت احد العاقدین ہے۔

(۳) عٓ سے مراد عوض ہے۔

(۴) خٓ سے خروج الہبہ من ملک الموہوب لہ ہے۔

(۵) زٓ سے زوجیت وقت الہبہ ہے۔

(۶) ق سے قرابت محرمیت جس سے نکاح حرام ہے۔

(۷) ھـ سے ہلاک الھبہ ہے۔

اس کی مزید وضاحت کیلئے نصر المنعم، ص:۲۷۶ کا مطالعہ کیجئے۔

ان موانع کے علاوہ رجوع فی الھبہ جائز ہے مگر کراہت کے ساتھ یعنی مکروہ ہے۔ اور اس رجوع کا جواز احادیث سے ثابت ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الرجل احق بھبتہ ما لم یثب منھا .
(ابن ماجہ جلد ثانی، ص:۱۷۴)

ترجمہ حدیث | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شخص (واہب) اپنے ہبہ کا زیادہ مستحق ہے جب تک اس کا بدلہ نہیں لیا ہے۔

نیز اس حدیث کو حاکم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کیا اور کہا کہ **حدیث صحیح علی شرط الشیخین** (عمدہ) نیز اس حدیث کو علامہ عینی نے طبرانی کے حوالہ سے بھی نقل کیا ہے معلوم ہوا کہ رجوع فی الھبہ پر طعن کرنا احادیث صحیحہ کے خلاف ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت امام اعظمؒ نے نہیں بلکہ امام اعظمؒ پر اعتراض کرنے والے نے کی۔

رہ گیا زکوٰۃ کا مسئلہ؟ تو جب کہ واہب نے اپنے روپے موہوب لہ کو دے کر اسے قبضہ دے دیا تو جتنے دنوں تک موہوب لہ کے پاس رہے واہب اس کا مالک نہ رہا اس لئے واہب پر زکوٰۃ واجب ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں، اور رجوع کے بعد اس کو روپے ملے تو وہ نئے سرے سے اس کا مالک ہوا تو جب تک اس پر حولان حول نہ ہو جائے زکوٰۃ کی ادائیگی کس طرح واجب ہوگی؟ ہاں موہوب لہ کے پاس جتنے برسوں رہا اتنے سالوں کی زکوٰۃ اس پر واجب تھی اس پر واجب تھا کہ سال بہ سال زکوٰۃ ادا کرتا رہتا اس نے تاخیر کی اس کا گناہ اس پر ہوا اور جب اس نے بخوشی یا قاضی کے حکم سے واہب کو یہ روپے واپس کر دئے تو گویا اس نے مال کو ہلاک کر دیا اور ہلاک شدہ مال پر زکوٰۃ نہیں۔ البتہ اگر کوئی بخیل زکوٰۃ ساقط کرنے کی نیت سے ایسا حیلہ کرے تو بلاشبہ ہمارے نزدیک بھی وہ شخص قابل ملامت و مذمت ہے۔

رہ گیا مخالف کا استدلال اس حدیث سے جو آ رہی ہے **العائد فی ھبتہ کالکلب یعود فی قیئہ** سے؟ اس کا جواب اگلی حدیث میں دیا جائے گا۔

۶۵۲۳﴿حَدَّثَنا اَبُو نُعَيمٍ قال حَدَّثَنا سُفيانُ عن اَيُّوبَ السَّختِيانِيِّ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عباسٍ قال قال النَّبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم العَائِدُ فی هِبَتِهِ كالكَلْبِ يَعُودُ فی قَيْئِهِ لَيسَ لَنا مَثَلُ السَّوءِ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے، جو اپنی قے میں رجوع کرتا ہے (یعنی قے کر کے اپنی قے کو چاٹتا ہے) ہمارے لئے بری مثال مناسب نہیں (یعنی شان مومن کے خلاف ہے کہ کتے جیسے خسیس جانور کی صفت اختیار کرے مکروہ و ناپسندیدہ ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الاوّل من الترجمة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۳۲ و مر الحديث ص:۳۵۲،ص:۳۵۷۔

تشریح اس قائلین حرمت کا استدلال قطعا درست نہیں کیونکہ حدیث پاک کا یہ مطلب اس وقت درست ہوگا جب کہ کتاب حرمت و حلت کا مکلف ہوتا حالانکہ کتا کسی کے نزدیک مکلف نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ حدیث پاک میں تشبیہ صرف گندگی میں ہے کہ جس طرح کتے کی یہ حرکت قابل نفرت و نامناسب ہے اسی طرح رجوع فی الھبہ نامناسب حرکت ہے۔
چنانچہ ہم حنفیہ بھی مکروہ و نامناسب کہتے ہیں مزید کیلئے نصر الباری جلد ۶، ص:۴۵۴ دیکھئے۔

۶۵۲۴﴿حدَّثنا عبدُ اللهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا هشامُ بنُ يُوسُفَ قال اَخبَرنا مَعْمَرٌ عنِ الزُّهرِي عن اَبِي سَلَمَةَ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰهِ قال اِنّما جَعَل النَّبِي صلى الله عليه وسلم الشُّفْعَةَ فی كلِّ ما لم يُقْسَمْ فاِذَا وَقَعتِ الحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فلا شُفْعَةَ﴾

ترجمہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس مال میں شفعہ قائم فرمایا جو تقسیم نہ ہوا ہو تو جب حدود واقع ہو جائیں (حد بندی ہو جائے) اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو شفعہ باقی نہیں رہتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للجزء الثانی من الترجمة.

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۳۲ مر الحديث ص:۲۹۴،ص:۲۹۴،ص:۳۰۰،ص:۳۳۹۔

مستحقین شفعہ: مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم، ص:۱۷۲۔

مقصد امام بخاریؒ کا مقصد شریک فی المبیع کیلئے حق شفعہ کا اثبات ہے اور یہ بتانا ہے کہ شریک فی المبیع کو حق تقدم حاصل ہے ہاں اس کے انکار و ترک پر دوسرے کو حق ہوگا، واللہ اعلم۔

وقال بعض النّاسِ الشُّفْعَةُ لِلجوارِ ثمَّ عَمَدَ اِلٰى مَا شَدَّدَهُ فاَبْطَلَه وقال اِنِ اشْتَرٰى دَارًا فخَافَ اَنْ يَاخُذَ الجارُ بِالشُّفْعَةِ فاشْتَرٰى سَهْمًا مِن مِائَةِ سَهْمٍ ثمَّ اشْتَرَى الباقِي وكانَ لِلْجَارِ الشُّفْعَةُ فی السَّهْمِ الاوّلِ فلا شُفْعَةَ لَه فی باقِی الدَّارِ وَلَه اَنْ يَحْتَالَ فی ذٰلِك.

اور بعض لوگوں نے کہا کہ شفعہ کا حق پڑوسی کیلئے بھی ہے پھر خود ہی اس شخص (بعض الناس) نے جس حق کو مضبوط کیا تھا باطل کر دیا اور کہا اگر کوئی شخص ایک گھر خریدنا چاہتا ہے اور اسے ڈر ہوا (اندیشہ ہوا) کہ پڑوسی شفعہ سے لے لیگا تو اسے چاہئے کہ پہلے اس گھر کے سو حصے میں سے ایک حصہ (بطور مشاع) خریدے (تا کہ یہ شریک فی المبیع ہو جائے اور ظاہر ہے

کہ شریک فی المبیع کا حق مقدم ہے اس صورت میں جار یعنی پڑوسی کو شفعہ کا حق نہیں ہوگا) پھر باقی گھر کو خرید لے اور پڑوسی کو شفعہ کا حق پہلے حصہ میں تھا اب بقیہ گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اور اس کیلئے جائز ہے کہ اس بارے میں حیلہ کرے۔

تشریح| تعجب ہے کہ امام بخاریؒ نے یہ مسئلہ کس مقصد سے اور کیوں ذکر کیا یہ تو دنیاوی زندگی کا صاف اور واضح مسئلہ ہے کبھی کبھی اسقاط شفعہ کی تدبیر (حیلہ) کی شرعی ضرورت ہوتی ہے مثلاً ایک مکان کا مالک نیک ہے مگر نادار و کمزور ہے اور اس کا پڑوسی مالدار و دولتمند ہے لیکن شرابی فاسق و فاجر ہے اس سے بچنے کیلئے منتقل ہونا چاہتا ہے اب ایک بے گھر انسان جس کے پاس کوئی مکان نہیں ہے خریدنا چاہتا ہے اور تعلقات و خاندانی طور پر قوی و زبردست ہے۔ لیکن اگر خریدتا ہے تو اس حریص فاسق سے خطرہ ہے کہ حق شفعہ کا دعوی کر کے لے لیگا ایسے موقع پر اس قسم کے حیلہ و تدبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔

چنانچہ علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: هذا تشنيع آخر على ابي حنيفة وهو غير صحيح (عمده)

کاش امام بخاریؒ غور و فکر سے کام لیتے اور مسئلہ کو مخالفت کی عینک اتار کر فقاہت کی آنکھ سے دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ صورت مذکورہ میں شفیع (جار) نے اپنا حق شفعہ خود باطل کیا ہے اگر وہ پہلے ہی حصہ میں حق شفعہ کا مطالبہ کر کے لے لیتا تو باقی دار کا حق بطریق اولیٰ ہو جاتا لیکن پڑوسی شفیع نے پہلے سہم (حصہ) کو حقیر و معمولی سمجھ کر چھوڑ دیا اور مشتری نے خرید لیا تو یہ مشتری شریک فی الدار ہو گیا اور ظاہر ہے کہ شریک فی المبیع کے ہوتے ہوئے جار (پڑوسی) کا حق قطعاً نہیں ہے۔

فتامل، واللہ اعلم۔

۶۵۲۵﴿حَدَّثَنَا عَلِي بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا سُفْيَانُ عن اِبْراهيمَ بنِ مَيْسَرَةَ قال سَمِعْتُ عَمْرَوبنَ الشَّرِيْدِ يقول جاءَ المِسْوَرُ بنُ مَخْرَمَةَ فوضَعَ يَدَه عَلى مَنْكِبى فانْطَلَقْتُ مَعَه اِلى سَعْدٍ فقال اَبُو رافعٍ لِلْمِسْوَرِ اَلا تامُرُهذا اَن يَشْتَرِىَ مِنِّى بَيْتِىَ الَّذى فى دَارِه فقال لا اَزِيْدُهُ على اربعِ مِائَةٍ اِمَّا مُقَطَّعَةٍ واِمَّا مُنَجَّمَةٍ قال اُعْطِيْتُ خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُه وَلَولا اَنِّى سَمِعْتُ النَّبىَّ صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ الجارُ اَحَقُّ بِسَقَبِه ما بِعْتُكَهُ اَوْ قال ما اَعْطَيْتُكه قالتُ لِسُفْيَانَ اِنَّ مَعْمَرًا لَمْ يقُل هٰكذا قال لٰكِنَّه قال لِى هٰكذا﴾

ترجمہ| ابراہیم بن میسرہ نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن شرید سے سنا انھوں نے کہا مسور بن مخرمہؓ آئے اور انھوں نے اپنا ہاتھ میرے شانے (کاندھے) پر رکھا پھر میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے پاس گیا تو ابو رافع (مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واسمه اسلم القبطى) نے مسورؓ سے کہا کیا تم حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے یہ نہیں کہتے کہ مجھ سے میرا وہ گھر خرید لیں جو ان کے محلہ میں ہے اس پر حضرت سعدؓ نے کہا میں اس کا (ثمن) چار سو سے زیادہ نہیں دوں گا وہ بھی قسط وار (یعنی تھوڑا تھوڑا کئی قسطوں میں) ابو رافع نے کہا مجھے تو اس کے پانچ سو نقد دیئے جا رہے تھے اور میں نے منع

کر دیا (نہیں دیا) اور اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ حقدار ہے تو اس کو تیرے پاس نہیں بیچتا یا کہا (شک من الراوی) میں تمہیں نہیں دیتا۔ علی بن عبداللہ مدینی نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہا کہ معمر نے اس طرح نہیں بیان کیا ہے سفیان نے کہا لیکن معمر نے مجھ سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثاني من الترجمة

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:١٠٣٢ مر الحديث ص:٣٠٠، ياتي ص:١٠٣٣۔

وقال بعضُ النّاسِ اِذَا اَرَادَ اَن يَبِيعَ الشُّفعَةَ فَلَهُ اَن يَحتالَ حتي يُبطِلَ الشُّفعَةَ فَيَهَبُ البائعُ لِلمُشتَرِی الدَّارَ ويحدها ويدفعها اليه ويعَوِّضُهُ المُشتَرِی الفَ دِرْهَم فلا يكونُ لِلشَّفِيعِ فِيهَا شُفعَةٌ.

اور بعض الناس نے کہا اگر کوئی شخص چاہتا ہے کہ شفعہ بیچ دے (یعنی شفعہ ختم کر دے) تو اس کیلئے یہ حیلہ ہے جس سے شفعہ باطل ہو جائے گا کہ بائع مشتری کو گھر ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے مشتری کو دیدے اور مشتری اس ہبہ کے عوض ہزار درہم دیدے تو اب شفیع (جار) کو حق شفعہ نہیں رہے گا۔

تشریح | ان يبيع الشفعة: بیچنے سے مراد لازم بیع ہے یعنی ازالہ مطلب یہ ہے کہ کسی کی ملک زائل کرنا اور بیع میں یہی ہوتا ہے کہ بائع کی ملک زائل کر کے مشتری کی ملک ثابت کی جاتی ہے۔

امام بخاریؒ نے حضرت ابورافعؓ کی جو حدیث پیش کی ہے "الجار احق بسقبه" بلاشبہ حدیث عند الحنفیہ بھی صحیح ہے کہ شفیع کے تین مراتب ہیں جیسا کہ مذکور ہو چکا اگر اول شریک فی المبیع اور پھر شریک فی المبیع نے نہیں لیا تو عند الحنفیہ تیسرے درجہ میں جار (پڑوسی) کو حق شفعہ حاصل ہوگا۔

لیکن اصل غور کا مقام یہ ہے شفعہ ثابت ہوتا ہے بیع کے بعد یعنی ثبوت شفعہ کیلئے بیع شرط ہے اور یہاں بیع ہے ہی نہیں فاذا فات الشرط فات المشروط، اب امام بخاریؒ کا یہاں ابطال شفعہ کہنا بلا وجہ اظہار خفگی و مخالفت ہے کیونکہ ابطال لایکون الاّ بعد الثبوت و الشفعة لا يثبت الا بعد البيع فتامل.

٦٥٢٦ ﴿حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ يُوسُفَ قال حَدَّثَنا سُفيَانُ عن اِبرَاهِيمَ بنِ مَيسَرَةَ عن عَمرِو بنِ الشَّرِيدِ عن اَبِی رَافِعٍ اَنَّ سَعدًا سَاوَمَهُ بَيتًا بِاَربَعِ مِائَةِ مِثقَالٍ فقال لَولاَ اَنِّی سَمِعتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يقول الجارُ اَحَقُّ بِسَقَبِه مَا اَعطَيتُكَ﴾

ترجمہ | حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک گھر کی قیمت بیان کی (یعنی حضرت سعدؓ نے ابورافعؓ کے گھر کی قیمت چار سو دینار پیش کی) تو ابورافعؓ نے کہا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے تو میں آپ کو (مکان) نہیں دیتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانى من الترجمة.

هذا حديث ابى رافع المذكور، ذكره مختصرا من طريق سفيان الثورى عن ابراهيم بن ميسرة و اورده فى آخر كتاب الحيل باتم منه (عمده).

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۲ ومر الحديث ص:۳۰۰، ایضاً ص:۱۰۳۲، یاتی ص:۱۰۳۳۔

تشریح | مستحقین شفعہ کی تفصیل کیلئے دیکھئے نصر الباری جلد ششم، ص:۱۷۲۔

وقال بعض النّاسِ اِنِ اشْتَرٰى نَصِيْبَ دَارٍ فارادَ اَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيْرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِيْنٌ.

اور بعض الناس نے کہا کہ اگر کسی نے ایک گھر کا کچھ حصہ خریدا اور چاہتا ہے کہ شفعہ باطل کردے تو جس حصہ کو خریدا ہے (مبیع) اپنے نابالغ بیٹے کو ہبہ کردے اب نابالغ بچے پر قسم نہیں ہوگی۔ یعنی اگر بالغ لڑکے کو ہبہ کرے گا تو شفیع تحقیق ہبہ کیلئے اس سے قسم لے سکتا ہے کہ یہ ہبہ حقیقی ہے یا نہیں؟ نیز تمام شروط کے ساتھ نافذ ہے یا نہیں؟ اس لئے صغیر کی قید ضروری ہے نیز اگر اجنبی کو ہبہ کرے گا تو بھی شفیع تحقیق کیلئے قسم لے سکتا ہے لیکن نابالغ بیٹے پر قسم نہیں اس لئے لابنه الصغير کی قید لگائی۔

تشریح | هذا ايضا تشنيع على الحنفية (عمده)

یہ بھی امام بخاریؒ کا امام اعظم ابوحنیفہؒ پر بلا وجہ طعن و تشنیع ہے، کسی صاحب عقل و دانش سے دریافت کیا جائے کہ اگر کسی شخص نے کوئی مکان خرید کر اپنے چھوٹے (نابالغ) بیٹے کو ہبہ کیا تو کیا یہ کوئی گناہ ہے؟ معلوم ہوا کہ یہ بلا وجہ امام بخاریؒ کا طعن و تشنیع ہے۔

۳۶۹۰ ﴿بَابُ احْتِيَالِ العامِلِ لِيُهْدٰى لَه﴾

عامل کا حیلہ کرنا تا کہ اسے ہدیہ دیا جائے

۶۵۲۷ ﴿حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بنُ اسْمَاعِيْلَ قالَ حدَّثنا اَبُو اُسَامَةَ عن هِشَامٍ عن اَبِيْهِ عن اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قال اسْتَعْمَلَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم رَجُلا عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدعىٰ ابنُ اللُّتْبِيَّةِ فلمّا جاءَ حاسَبَه قال هٰذا مالُكُمْ وهٰذا هَدِيَّةٌ فقال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فهَلّا جلَسْتَ فى بَيْتِ اَبِيْكَ واُمِّكَ حتى تاتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صادِقًا ثُمَّ خَطَبَنا فحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قال امّا بعدُ فاِنِّي اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنكُمْ عَلَى العَمَلِ مِمَّا وَلّانِيَ اللّٰهُ فيَاتِي فيقولُ هٰذا مالُكُم وهٰذا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي،

اَفلاَ جَلَسَ فِی بَیتِ اَبِیهِ وَاُمِّه حتی تَاتِیَه هَدِیَّته وَاللّٰهِ لا یَاخُذُ اَحَدٌ مِنکم شَیئًا بغَیرِ حَقِّه اِلاَّ لَقِیَ اللّٰهَ یَحمِلُه یومَ القِیامَةِ فلا اَعرِفَنَّ اَحَدًا مِنکُمْ لَقِیَ اللّٰهَ یَحمِلُ بَعِیرًا لَه رُغاءٌ اَو بَقَرةً لَها خُوارٌ اَو شَاةً تَیعَرُ ثُمَّ رَفَعَ یَدَهُ حتّی رُؤِیَ بَیاضُ اِبطَیهِ یقول اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغتُ بَصُرَ عَینِی وَسَمِعَ اُذُنِی﴾

ترجمہ | حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بنی سُلیم کے صدقات وصول کرنے کیلئے عامل بنایا جن کو ابن اللتبیہ کہا جاتا تھا، جب وہ واپس آئے تو آپ ﷺ نے ان سے حساب لیا (انھوں نے سرکاری مال علیحدہ کیا) انھوں نے کہا یہ تو آپ لوگوں کا مال (صدقہ) ہے اور یہ ہدیہ ہے (یعنی ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا تھا) اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہدیہ ہدیہ کرتا ہے) پھر کیوں نہیں تم اپنے باپ اور اپنی ماں کے گھر بیٹھے رہے یہاں تک کہ تیرا ہدیہ تجھ کو ملتا اگر تم سچے ہو (یعنی اگر تم اپنے گھر رہتے پھر ہدیہ تمہارے پاس پہنچتا تو ہم جانتے کہ تم سچے ہو) اس کے بعد آنحضور ﷺ نے ہمیں خطبہ سنایا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا امّا بعد: میں تم میں کسی کو اس کام پر عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے والی بنایا ہے پھر وہ شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ لوگوں کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے بھلا اپنے ماں باپ کے گھر بیٹھا رہتا یہاں تک کہ دیکھتا کہ اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا (تو ہم سچا جانتے) خدا کی قسم (زکوٰۃ کے مال میں سے) تم میں سے جو شخص کوئی چیز ناحق لے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس چیز کو (اپنی گردن پر) اٹھائے ہوئے ہوگا، دیکھو ایسا نہ ہو کہ میں تم میں سے کسی کو پہچانوں کہ وہ اللہ کے سامنے اونٹ لادے ہوئے آئے جو بلبلا رہا ہو یا گائے لادے ہوئے آئے جو آواز کر رہی ہو یا بکری لادے ہوئے آئے جو میں میں کر رہی ہو اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اتنا اونچا اٹھایا کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دینے لگی اور فرمایا (دعا کی) اے اللہ میں نے تبلیغ کردی (تیرا حکم پہنچادیا) ابوحمید کہتے ہیں میری آنکھوں نے آنحضور ﷺ کا یہ ارشاد فرمانا دیکھا اور میرے کانوں نے سنا۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وهذا هدية"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۳۲ تا ص:۱۰۳۳ ومر الحديث ص:۱۲۶، ص:۲۰۳، ص:۳۵۳، ص:۹۸۱، ياتى ص:۱۰۶۴، ص:۱۰۶۸۔

۶۵۲۸﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَیمٍ قال حدَّثَنا سُفیانُ عن اِبراهِیمَ بنِ مَیسَرَةَ عن عَمرِو بنِ الشَّرِیدِ عن اَبِی رَافِعٍ قال قال النَّبِی صلی اللّٰه علیه وسلم الجارُ اَحَقُّ بِسَقَبِه﴾

ترجمہ | حضرت ابورافعؓ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی شفعہ کا زیادہ مستحق ہے۔

مطابقته للترجمة | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں: هذا الحديث والذى ياتى فى آخر الباب يتعلقان بباب الهبة

والشفعة فلا وجه لذكرهما فى هذا الباب ومن هذا قال الكرمانى كان موضعهما المناسب قبل باب احتيال العامل لانه من بقية مسائل الشفعة وتوسيط هذا الباب بينهما اجنبى ثم قال ولعله من جملة تصرفات النقلة عن الاصل ولعله كان فى الحاشية ونحوها فنقلوه الى غير مكانه. (عمده)

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۳۳۔

وقال بعضُ النّاسِ اِذَا اشْتَرٰى دَارًا بِعِشْرِينَ اَلفَ دِرْهَمٍ فلا باسَ اَن يَحْتَالَ حتّٰى يَشْتَرِىَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ الفَ دِرْهَمٍ ويَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَ مِائَةٍ وتِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ وَيَنْقُدَه دِينارًا بما بَقِىَ مِنَ العِشْرِينَ الالفَ فاِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ اَخَذَهَا بِعِشْرِينَ اَلفَ دِرْهَمٍ وَاِلاَّ فلا سَبِيْلَ لَه عَلَى الدَّارِ فاِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ المُشْتَرِى عَلَى البائِعِ بما دَفَعَ اِلَيْهِ وهو تِسْعَةُ آلافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُ مِائَةٍ وتِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ دِرْهَمًا ودِينارٌ لِاَنَّ البَيْعَ حِيْنَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرفُ فى الدِّينارِ فاِنْ وَجَدَ بِهٰذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فاِنَّه يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ الفَ دِرْهَمٍ، قال ابوعبدِ اللّٰهِ فَاَجازَ هٰذا الخِدَاعَ بَيْنَ المُسْلِمِيْنَ قال النَّبِى ﷺ بَيْعُ المُسْلِمِ لاَدَاءَ وَلاَ خِبْثَةَ وَلاَ غائِلَةَ.

اور بعض الناس نے کہا اگر کسی نے بیس ہزار درہم میں ایک گھر خریدنے کا ارادہ کیا تو کوئی حرج نہیں ہے کہ (حق شفعہ ساقط کرنے کیلئے) یہ حیلہ کرے کہ گھر بیس ہزار درہم میں خریدے کہ بائع (مالک مکان) کو نو ہزار نو سو ننانوے (۹۹۹۹) درہم نقد دیدے اب بیس ہزار (۲۰۰۰۰) کے تکملہ میں سے جو باقی رہے (یعنی دس ہزار اور ایک درہم) اس کے بدلہ میں مالک مکان کو ایک دینار (اشرفی) دیدے اب اگر شفیع (شفعہ کا حقدار) گھر لینا چاہے تو اس کو بیس ہزار درہم میں لینا پڑے گا ورنہ شفیع کیلئے گھر پانے کی کوئی سبیل نہیں ہے پھر اگر (بیع کے بعد) اس گھر کا کوئی مستحق نکل آیا (یعنی اس گھر کا مالک بائع کے سوا کوئی اور نکل آیا) تو مشتری بائع سے وہی رقم لیگا جو اس نے بائع کو دی ہے یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار (بیس ہزار درہم نہیں پھیر سکتا) اس لئے کہ بیع یعنی مبیع کسی اور کا نکلا تو وہ بیع صرف جو بائع اور مشتری کے درمیان ہوئی تھی وہ باطل ہوگئی۔ اور اگر اس گھر میں (مشتری نے) کوئی عیب پایا اور اس گھر کا بائع کے سوا کوئی مستحق نہیں نکلا تو مشتری اس گھر کو بعوض بیس ہزار درہم واپس کرے گا۔

"وقال ابو عبد الله الخ" امام بخاریؒ نے کہا کہ انھوں نے (بعض الناس نے) مسلمانوں کے درمیان دھوکا کو جائز قرار دیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان کی بیع میں (جو مسلمان سے ہو) نہ کوئی بیماری ہونی چاہئے (جیسے جذام، برص وغیرہ جس سے ردّ مبیع کا حق ہو) اور نہ کوئی عیب (جیسے غلام کا بھاگنا) نہ کوئی نقصان۔

تشریح | علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ اگر امام بخاریؒ کی مراد اجاز بعض الناس سے امام اعظم ابوحنیفہؒ ہیں ففيه سوء

الادب فحاشا ابو حنیفة من ذلك فدینه المتین وورعه المحکم یمنعه عن ذلك. (عمده)

انتہائی افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عظیم ترین امام پر بلا وجہ اور بے جا تشنیعات کی ہیں جو خود بخاریؒ کے استاذ الاساتذہ اور شیخ المشائخ ہیں مذکور ہو چکا ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ کبھی کبھار ایسی ضرورت پیش آتی ہے کہ بعض نشہ خور فساق سے مکان کو بچایا جائے بشرطیکہ کوئی شرعی قباحت نہ ہو اس میں کوئی حرج نہیں کہ کسی چیز کا معاملہ جتنے میں طے ہو اس سے کم قیمت ادا کی جائے صاحب معاملہ کی رضا سے جیسا کہ یہاں کا معاملہ ہے کہ مکان کی قیمت بیس ہزار میں طے ہوئی تھی مشتری نے بائع کو راضی کر کے قیمت کم کر دی اس میں کیا دھوکہ ہے؟ بہر حال امام بخاریؒ کی اجتہادی غلطی ہے اللہ معاف کرے آمین۔

۶۵۲۹﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثَنا يَحْيٰى عن سُفْيانَ قال حَدَّثَنِي اِبراهِيمُ بنُ مَيْسَرةَ عن عَمْرِو بنِ الشَّرِيْدِ اَنَّ اَبا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بنَ مالِكٍ بَيْتًا بِاَرْبَعِ مِائَةِ مِثْقالٍ وَقال لولا اَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَ صلى الله عليه وسلم يقولُ الجارُ اَحَقُّ بِسَقَبِه مَا اَعْطَيْتُكَ﴾

ترجمہ عمرو بن شرید سے روایت ہے کہ حضرت ابو رافعؓ نے حضرت سعد بن مالکؓ سے ایک گھر کی قیمت بیان کی چار سو مثقال اور کہا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی شفعہ کا (دوسرے اجنبی سے) زیادہ مستحق ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ تقریر اس حدیث کے متعلق گذر چکی ہے کہ اس حدیث کا تعلق نیز اس سے ماقبل کی حدیث کا تعلق اس باب سے ماقبل کے باب "باب فی الهبة والشفعة" سے ہے ملاحظہ فرمائیے "حدثنا ابو نعیم حدثنا سفیان عن ابراهیم الخ" کے تحت۔

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۳۳ ومر الحدیث ص:۳۰۰، ص:۱۰۳۲۔



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿کتابُ التّعبِیر﴾

(ای ھٰذا کتابٌ فی بیان التعبیر)

ھکذا فی النسخ الھندیہ وھکذا فی نسخة الحافظین ابن حجر والعینی وکذا الکرمانی والقسطلانی. یعنی ہمارے ہندوستانی نسخہ ہی کی طرح تمام شروح متداولہ مذکورہ میں ہے "کتاب التعبیر" تعبیر باب تفعیل کا مصدر ہے اس کا مادہ عبر ہے بفتح العین وکسر الباء جس کے معنی ہیں ایک حال سے دوسرے حال کی طرف تجاوز کرنا. و التعبیر خاص بتفسیر الرؤیا (عمدہ) عبّر الرؤیا خواب کی تعبیر بیان کرنا۔

﴿بابٌ [۳۶۹۱] اَوَّلُ مابُدِیَٔ بِہ رَسولُ اللّٰہِ ﷺ مِنَ الوَحْیِ الرُّؤیا الصَّالِحَة﴾

وہ پہلی چیز جس سے رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا ہوئی رؤیا صالحہ تھے

الرؤیا الصالحة یعنی اچھے اور عمدہ خواب۔ من الوحی سے معلوم ہوگیا کہ خواب بھی وحی کے اقسام میں سے ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے رؤیا الانبیاء علیھم السلام وحی (عمدہ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الرُّؤیا الحَسَنة من الرجل الصالح جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة (بخاری ثانی،ص:۱۰۳۴)

۶۵۳۰﴿حدَّثنا یَحْییٰ بنُ بُکَیْرٍ قال حدَّثنا اللَّیْثُ عن عُقَیْلٍ عنِ ابنِ شِھابٍ ح وحدَّثَنی عَبْدُ اللّٰہِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا عبدُ الرَّزَّاقِ قال اَخبرنا مَعْمَرٌ قال الزُّھْرِیُّ فَاَخبَرَنی عُرْوَةُ عن عائِشَةَ اَنَّھا قالتْ اَوَّلُ مَا بُدِیَٔ بِہ رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مِنَ الوَحْیِ الرُّؤیَا الصَّالِحَةُ فی النَّومِ وکان لا یَریٰ رُؤیا اِلّا جاءَ تْ بہ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبحِ فکانَ یاتِی حِرَاءً فَیتحَنّثُ فِیہِ وَھُوَ التَّعبُّدُ اللَّیالِی ذَوَاتِ العَدَدِ وَیتَزَوَّدُ لِذٰلِکَ ثُمَّ یَرجِعُ اِلیٰ خَدِیْجَةَ فَتُزَوِّدُہ لِمِثْلِھا حتی فَجِئَہُ الحقُّ وَھُو فی غارِ حِراءٍ فَجاءَ ہ المَلَکُ فِیہ فقالَ اقْرَأْ فقُلْتُ مَا انا بِقارِیٔ فَاَخَذَنی فغطَّنی حتی بَلَغَ مِنِّی الجَھْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنی

فقال اقْرَأْ فقلتُ مَا اَنَا بِقارِئٍ فغطّنِی الثّانیَةَ حتی بَلَغَ مِنّی الجُهْدَ ثُمَّ اَرسَلَنِی فَقَالَ اقْرَأْ فقُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَغطَّنِی الثالِثَةَ حتی بَلَغَ مِنّی الجَهْدَ ثُمَّ اَرسَلَنِی فقال اقْرَأْ بِاسْمِ رَبّكَ الَّذِی خَلَقَ حتی بَلَغَ مَالَمْ يَعْلَمْ فرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُه حتی دَخَلَ عَلٰی خَدِيْجَة فقال زَمِّلُونِی زَمِّلُونِی فَزَمَّلُوهُ حتی ذَهَبَ عَنْه الرَّوْعُ فقال یا خَدِيْجَةُ مَالِی وَاَخبرهَا الخَبر وقال قَدْ خَشِيْتُ عَلٰی نَفْسِی فقالَتْ لَه كَلّا اَبْشِر فوَاللّٰهِ لا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الحَدِيْثَ وتَحْمِلُ الكَلَّ وَتَقْرِى الضَّيْفَ وتُعِينُ عَلٰی نوائِبِ الحَقّ ثمَّ انطَلَقتْ بِه خَدِيْجَةُ حتّٰی اَتَتْ بِه وَرَقَةَ بنَ نَوفَلِ بنِ اَسَد بنِ عبدِ العُزّٰی بنِ قُصَیّ وهوَ ابنُ عَمِّ خَدِيْجَةَ اَخو اَبِيْهَا وَكانَ امْرَءً ا. تَنَصَّرَ فِی الجاهلِيَّةِ وَكانَ يَكْتُبُ الكِتَابَ العَرَبِیَّ فَيَكْتُبُ بِالعَرَبِيَّةِ مِنَ الاِنْجِيْلِ ما شاءَ اللّٰهُ اَنْ يَكتُبَ وكانَ شَيْخًا كَبِيْرًا قد عَمِیَ فقالتْ لَه خَدِيْجَةُ اَی ابنَ عَمِّ اسْمَعْ مِن ابنِ اَخِيْكَ فقال وَرَقَةُ ابنَ اَخِی مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهُ النَّبِیُّ صلی اللّٰه علیه وسلم ما رَآی فقال وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِی اُنْزِلَ عَلٰی مُوسٰی یا لَيْتَنِی فِيْهَا جَذَعًا اَكُونُ حَيًّا حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فقالَ رسولُ اللّٰه ﷺ اَوَ مُخْرِجِیَّ هُم فقال وَرَقَةُ نَعَمْ لَمْ يَاتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِه اِلَّا عُودِیَ وَاِنْ يُدْرِكْنِی يَومُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الوَحْیُ فَتْرَةً حتی حَزِنَ النَّبِیُّ ﷺ فِيما بَلَغَنا حُزْنًا غَدَا مِنْه مِرارًا كَیْ يَتَرَدّٰی مِن رُؤُسِ شَوَاهِقِ الجِبالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰی بِذُرْوَةِ جَبَلٍ لِكَیْ يُلْقِیَ نَفْسَه مِنه تَبَدّٰی لَه جِبْرَئِيلُ فقال يا محمَّدُ اِنَّك رسولُ اللّٰهِ حَقا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهُ وتَقِرُّ نَفْسُه فَيَرجِعُ فاِذَا طَالَتْ عَلَيهِ فَترَةُ الوَحیِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِك فاِذَا اَوْفٰی بِذِرْوَةِ الجَبَلِ تَبَدّٰی لَه جِبْرئيلُ فقال لَه مِثْل ذٰلِك قال ابنُ عبّاسٍ فالِقُ الاِصْبَاحِ ضوءُ الشَّمْسِ بِالنَّهارِ وَضوءُ القَمَرِ بِاللَّيْلِ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ سب سے پہلی وہ چیز جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا ہوئی رؤیا صالحہ تھے (اچھے پاکیزہ خواب تھے) جنھیں آپ ﷺ خواب میں دیکھتے تھے چنانچہ آپ ﷺ جو خواب بھی دیکھتے وہ سپیدۂ صبح کی طرح سامنے آجاتا (پھر آپ کے دل میں خلوت کی محبت ڈال دی گئی) پھر آپ ﷺ غار حرا میں تشریف لاتے اور اس میں عبادت کرتے اور کئی کئی راتیں (مع دن) عبادت کرتے اور اس کیلئے توشہ (سامان خورد ونوش) ساتھ لے جاتے پھر حضرت خدیجہؓ کے پاس واپس تشریف لاتے اور اسی کے مثل (پہلے کی طرح) توشہ لے جاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس حق آگیا (یعنی وحی الٰہی آگئی) جبکہ آپ ﷺ غار حرا ہی میں تھے چنانچہ آپ ﷺ کے پاس اس

میں فرشتہ (حضرت جبرئیلؑ) آیا اور اس نے کہا پڑھئے (حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (امّی ہوں) پھر فرشتے نے مجھے پکڑا اور دبایا یہاں تک کہ اس کا دباؤ میری طاقت کی انتہار کو پہنچ گیا پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا "اقرأ" (پڑھئے) میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (یعنی پڑھ نہیں سکتا) پھر فرشتہ نے تیسری مرتبہ مجھ کو دبایا یہاں تک کہ میری طاقت کی انتہار کو پہنچ گیا پھر مجھ کو چھوڑ دیا اور کہا "اقراء باسم ربك الذی خلق" یہاں تک کہ مالم یعلم تک تلاوت کی (آپ اپنے اس پروردگار کے بابرکت نام سے پڑھئے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا (بالخصوص) انسان کو بستہ خون سے پیدا کیا پڑھئے اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے) یہ آیات لے کر حضور اقدس ﷺ غار سے واپس لوٹے آپ ﷺ کے شانے کانپ رہے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لائے تو فرمایا مجھے چادر اڑھادو مجھے چادر اڑھادو چنانچہ لوگوں نے کمبل اڑھادیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کا خوف جاتا رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے خدیجہؓ میرا حال کیا ہو گیا ہے اور اپنا سارا حال خدیجہؓ سے بیان فرمایا اور فرمایا مجھے تو اپنی جان کا خوف ہو گیا یہ سن کر خدیجہؓ نے آپ ﷺ سے فرمایا ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا آپ کو بشارت ہو خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا آپ تو صلہ رحمی فرماتے ہیں (ہمیشہ) سچی بات کرتے ہیں ناداروں (محتاجوں) کا بوجھ اٹھاتے ہیں آپ مہمان نوازی کرتے ہیں حق بجانب امور میں آپ ہمیشہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں اس کے بعد حضرت خدیجہؓ آنحضور ﷺ کو لے گئیں یہاں تک کہ آپ ﷺ کو لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزی بن قصی کے پاس پہنچیں اور وہ ورقہ خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے یعنی خدیجہؓ کے والد خویلد کے بھائی کے لڑکے تھے اور ورقہ بن نوفل زمانہ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے چنانچہ انجیل مقدس سے جو اللہ کو منظور ہوتا عربی میں ترجمہ کیا کرتے تھے اور ورقہ (اس وقت) بہت عمر رسیدہ بوڑھے ہو گئے تھے اور نابینا ہو گئے تھے ان سے خدیجہؓ نے کہا اے بھائی اپنے بھتیجے سے واقعہ سنئے تو ورقہ نے حضور اقدس ﷺ سے پوچھا اے بھتیجے تم نے کیا دیکھا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ان کو تمام واقعات سنا دیئے جن کا مشاہدہ کیا تھا تو ورقہ نے کہا یہ وہی رازداں (فرشتہ) ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا تھا کاش میں ان ایام میں (آپ کی دعوت کے زمانہ میں) جوان ہوتا کاش کہ میں اس وقت زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو (مکہ سے) نکالے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ (میری قوم کے) لوگ مجھ کو نکال دیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں جو شخص بھی اس قسم کی دعوت لے کر آیا جیسے آپ لائے ہیں اس کی دشمنی کی گئی (یعنی لوگوں نے اس کے ساتھ دشمنی کا برتاؤ کیا) اگر مجھے آپ کی نبوت کا زمانہ مل گیا (یعنی اگر میں ان دنوں تک زندہ رہا) تو میں آپ کی مدد پوری قوت سے کروں گا پھر تھوڑے ہی دن کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا سلسلہ بھی (تین سال یا ڈھائی سال) رک گیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے بند ہو جانے کی وجہ سے سخت رنج ہوا اتنا غم ہوا جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اس کی وجہ سے آپ نے کئی مرتبہ پہاڑ کی بلند چوٹی سے اپنے آپ کو گرا دینا چاہا لیکن جب بھی آپ ﷺ اس ارادے سے کسی پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے سامنے آگئے اور کہا

اَے محمد (ﷺ) بلاشبہ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اس کی وجہ سے آپ ﷺ کی بے چینی کو سکون ہوتا اور دل کو قرار آجاتا اور آپ ﷺ واپس لوٹ آتے لیکن جب وحی زیادہ دنوں تک رُکی رہی تو آپ ﷺ نے ایک مرتبہ اور اسی طرح قصد کیا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر چڑھے تو آپ ﷺ کے سامنے جبرائیلؑ آگئے اور اسی طرح کی بات پھر کہی (یعنی یا محمد (ﷺ) آپ تو اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں) "قال ابن عباس" حضرت ابن عباسؓ نے کہا فالق الاصباح (جو سورہ انعام میں ہے) سے مراد دن کو سورج کی روشنی اور رات کو چاند کی روشنی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "الرویا الصالحۃ فی النوم"

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۳۳تاص:۱۰۳۴ و مر الحدیث ص:۲،تاص:۳۔

تشریح مفصل تشریح کتاب الوحی میں مذکور ہو چکی ملاحظہ فرمایئے نصر الباری جلد اوّل،ص:۱۱۰ تا ص:۱۳۲ و ص:۴۸۰ مختصراً۔ وفی التفسیر،ص:۷۳۹،وص:۷۴۰ وغیرہ۔

نیز مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد نہم کتاب التفسیر،ص:۷۶۱ وص:۷۶۲۔

۳۶۹۲ باب رُؤیا الصّالِحین

نیک لوگوں کے خواب

الاضافۃ فیہ للفاعل (فتح الباری)

تشریح نیک لوگوں کے خواب اکثر و بیشتر سچ ہوتے ہیں چونکہ صالحین پر خواب میں بھی شیطان کا تسلط بہت کم ہوتا ہے بخلاف عوام وفساق کے کہ کبھی ان کے خواب بھی سچ ہو جاتے ہیں۔

وقولِہ تعالٰی لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسولَہُ الرُّؤیا بِالحَقّ" الٰی فَتْحًا قَرِیبًا.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بالتحقیق سچا خواب دکھلایا کہ تم لوگ ضرور بالضرور مسجد حرام میں داخل ہوں گے انشاء اللہ امن کے ساتھ اپنے سروں کے بال منڈواتے ہوئے اور ترشواتے ہوئے اور تمہیں خوف نہ ہوگا اور اللہ نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں اس نے اس سے پہلے قریب میں ایک فتح رکھی ہے۔ (سورۂ فتح آیت:۲۷)

تشریح "قولہ" بالجر عطف علی الصالحین والتقدیر وفی بیان قولہ عزوجل: لقد صدق اللّٰہ الایۃ (عمدہ)

مطابقت: آیت کریمہ سے باب کی مطابقت بالکل واضح ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب سچا تھا جو دیکھا تھا وہ پورا ہوا

مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم،ص:۲۲۰ فی باب غزوۃ الحدیبیہ.

۶۵۳۱ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن اِسْحَاقَ بنِ عبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی طَلْحَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ اَنَّ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال الرُّؤیا الحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِن سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۴ والحديث اخرجه النسائی و ابن ماجه فی التعبير.

تشریح | "الرؤيا الحسنة" ای الصالحة، "من الرجل الصالح" وكذا المرأة الصالحة غالبا (قس)
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک آدمی کا اچھا خواب نبوت کا چھیالیسواں جز ہے، لیکن مختلف روایات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تحدید قطعی نہیں کیونکہ اس سلسلے میں مختلف روایات مروی ہیں اور بہت ہیں۔

مثلاً حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے "ورؤيا المسلم جزء من خمس واربعين جزء ا من النبوة" (مسلم ثانی، ص:۲۴۱)

(۲) ابو ہریرہؓ ہی سے ایک دوسری روایت ہے قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم رؤيا المؤمن جزء من ستة واربعين جزء ا من النبوة (مسلم ثانی، ص:۲۴۱) یعنی مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

(۳) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الرؤيا الصالحة جزء من سبعين جزء ا من النبوة (مسلم ثانی، ص:۲۴۲)

ان روایات کے علاوہ اور بھی روایات ہیں مثلاً ترمذی شریف میں ایک روایت ہے "الرؤيا الصالحة من المومن جزء من خمسين جزء ا من النبوة" اس کے علاوہ مزید روایات کیلئے عمدۃ القاری وغیرہ کا مطالعہ کیجئے، والمشهور ستة واربعين (قس)

تطبیق: (۱) عام قاعدہ ہے کہ مفہوم عدد معتبر نہیں اس لئے کہ اقل اکثر کا نافی نہیں یا یوں کہئے کہ اکثر میں اقل داخل ہے لیکن پھر بھی ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اعداد میں اختلاف کیوں اور کس بنا پر ہے؟

جواب: سب سے عمدہ جواب یہ ہے کہ یہ اختلاف خواب دیکھنے والوں کے اعتبار سے ہے خواب دیکھنے والوں کا باطن مختلف ہوتا ہے اس لئے اس کے اعتبار سے تعداد مختلف آئی ہے مثلاً مومن فاسق ہے تو اس کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہوگا اور اگر متقی ہے تو اس کا خواب چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے، واللہ اعلم۔

۳۶۹۳ ﴿بابٌ الرُّؤیا مِنَ اللّٰہ﴾

اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہوتا ہے

ای هذا بابٌ یذکر فیه الرؤیا من اللّٰه واضافة الرؤیا الی اللّٰه للتشریف کما فی قوله تعالٰی "ناقة اللّٰه" والرؤیا المضافة الی اللّٰه لا یقال لها حلم والتی تضاف الی الشیطان لا یقال لها رُؤیا وهذا تصرف شرعی والا فالکل یسمی رؤیا (عمدة القاری)

۶۵۳۲﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ یُونُسَ قال حدَّثَنا زُهَیْرٌ قال حَدَّثَنا یَحْیٰی وهو ابنُ سَعِیْدٍ قال سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ قال سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰه علیه وسلم قال الرُّؤیا مِنَ اللّٰهِ وَالحُلْمُ مِنَ الشَّیْطانِ﴾

ترجمہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا میں نے حضرت ابوقتادہؓ سے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے یعنی ڈراؤنا پریشان خواب شیطان کی طرف سے ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۳۴ مرالحدیث ص:۴۶۵، ص:۸۵۵، یاتی ص:۱۰۳۵، ص:۱۰۳۶، ص:۱۰۳۷، ص:۱۰۴۳۔ واخرجه مسلم والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجه.

۶۵۳۳﴿حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ یُوسُفَ قال حَدَّثَنِی اللَّیْثُ قال حَدَّثَنِی ابنُ الهَادِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ خَبّابٍ عن اَبِی سَعِیْدِ الخُدْرِیِّ اَنّه سَمِعَ النَّبِیَّ صلی اللّٰه علیه وسلم یقول اِذَا رَآی اَحَدُکم الرؤیا یُحِبُّهَا فانما هِیَ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَیْها وَلْیُحَدِّث بها واِذَا رَآی غَیْرَ ذٰلِك مِمّا یَکْرَه فاِنّما هِیَ مِنَ الشَّیْطانِ فَلْیَسْتَعِذ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا ولا یَذْکُرها لِاَحَدٍ فاِنَّها لا تَضُرُّه﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو پسندیدہ ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ کی حمد کرنی چاہئے اور اسے بیان کرے لیکن اگر کوئی اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جو ناپسندیدہ ہو (برا ہو) تو یہ شیطان کی طرف سے ہے تو اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ (انشاء اللہ)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "فانما هی من اللّٰه"

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص: ۱۰۳۴۔ ویاتی الحدیث ص: ۱۰۴۳۔ والحدیث اخرجه الترمذی والنسائی فی الرؤیا۔

تشریح جو کوئی شخص اچھا خواب دیکھے تو اسے خوش ہونا چاہئے اور اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ایسے خوش کن خواب کو اپنے خیر خواہ مخلص دوست سے بیان کرے۔ اور اگر کوئی شخص بُرا خواب (ڈراونا خواب) دیکھے تو ادب کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی نسبت اللہ کی طرف نہ کرے بلکہ دشمن انسان شیطان کی طرف کرے کیونکہ شیطان انسان کا دشمن ہے اگر شیطان سے کچھ نہیں ہوسکتا تو ڈراؤنا بدخوابی سے ڈراتا ہے تو جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو جاگتے ہی بائیں طرف تین بار تھوکے اور خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور ایسا خواب کسی سے بالکل بیان نہ کرے کیونکہ برا خواب کسی سے بیان کر دینے پر معبر جو تعبیر بتادے گا اس کا وقوع اکثر ہوتا ہے اس لئے پرہیز کرنا چاہئے کہ کسی سے بیان ہی نہ کرے۔

علامہ قسطلانیؒ لکھتے ہیں کہ عن ابراھیم النخعی (رحمة اللّٰه علیه) قال اذا رای احدکم فی منامه ما یکره فلیقل اذا استیقظ اعوذ بما عاذت به ملائکة اللّٰه ورسوله من شر رؤیای هذه ان یصیبنی منها ما اکره فی دینی ودنیای (ارشاد الساری) ایک روایت میں ہے جب سونے لگو تو یہ پڑھ لو بسم اللّٰه اعوذ بکلمات اللّٰه التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون (ارشاد الساری)

۳۶۹۴ ﴿بَابٌ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِن سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ﴾

اچھا خواب نبوت کے چھیالیس جز میں سے ایک جز ہے

۶۵۳۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قال حدَّثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ يَحْيٰى بنِ اَبِى كَثِيْرٍ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا وقال لَقِيْتُه بِالْيَمَامَةِ عن اَبِيهِ قال حدَّثنا اَبُو سَلَمَةَ عن اَبِى قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال الرُّؤيا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطان فاِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنه وَلْيَبْصُقْ عن شِمالِه فَاِنَّها لا تَضُرُّه وَعن اَبِيْه قال حَدَّثَنا عَبْدُ اللّٰهِ بنُ اَبِى قَتادَةَ عن اَبِيْهِ عنِ النَّبِيِّ صلى اللّٰه عليه وسلم مِثْلَه﴾

ترجمہ بسندہ قال ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا ہم سے عبداللہ بن یحییٰ بن ابی کثیر نے بیان کیا اور مسدد نے عبداللہ بن یحییٰ کی تعریف کی (جس وقت عبداللہ بن یحییٰ نے مسدد سے حدیث بیان کی) اور کہا میں ان سے یمامہ میں ملا تھا انھوں نے اپنے والد (یحییٰ) سے انھوں نے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انھوں نے ابوقتادہؓ سے کہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور حلم یعنی برا خواب شیطان کی طرف سے تو جب کوئی برا خواب دیکھے تو اسے شیطان سے پناہ مانگنا چاہئے (یعنی اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے) اور بائیں طرف تھوکنا چاہئے (یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے اور بائیں طرف تھوکے) تو وہ برا خواب اس کو ضرر نہیں پہونچائے گا "وعن ابیه الخ"، یعنی اسی سند سے عبداللہ بن یحییٰ کے والد یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن ابی قتادہ نے بیان کیا انھوں نے اپنے والد حضرت ابوقتادہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث سابق کے مثل۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۳۴ تا ص:۱۰۳۵۔ مر الحديث ص:۴۶۵، ص:۸۵۵، ص:۱۰۳۶، ص:۱۰۳۷، ص:۱۰۴۳۔

۶۵۳۵ ﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ بَشَّارٍ قال حدَّثَنا غُنْدَرٌ حَدَّثَنا شُعْبَةُ عن قَتَادَةَ عن اَنَسِ بنِ مالِكٍ عن عُبادَةَ بنِ الصَّامِتِ عنِ النبيِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال رُؤيَا المُؤمِنِ جُزْءٌ مِن سِتَّةٍ واَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوةِ وَرَوَاهُ ثابتٌ وحُمَيْدٌ واِسْحَاقُ بنُ عبدِ اللّٰهِ وشُعَيْبٌ عن اَنَسٍ عنِ النّبِى صلى اللّٰه عليه وسلم﴾

ترجمہ | حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جز ہے۔ اس حدیث کو ثابت بنانی اور حمید طویل اور اسحاق بن عبداللہ اور شعیب نے حضرت انسؓ سے روایت کیا انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۳۵ ومر الحديث عن انسؓ ص:۱۰۳۴۔

۶۵۳۶ ﴿حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بنُ قَزَعَةَ قال حدَّثَنا اِبْرَاهِيْمُ بنُ سَعْدٍ عنِ الزُّهْرِيِّ عن سَعِيْدِ بنِ المُسَيَّبِ عن اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم قال رُؤْيَا المُؤمِنِ جُزْءٌ مِن سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس جزؤں میں سے ایک جز ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۳۵ ياتى الحديث ص:۱۰۳۹۔

۶۵۳۷﴿حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قال حَدَّثَنِي ابنُ اَبِي حازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عن يَزِيْدَ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ خَبَّابٍ عن اَبِي سَعِيْدِ الخُدْرِيِّ اَنَّه سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقول الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِن سِتَّةٍ وَاَرْبَعِيْنَ جُزءًا مِنَ النُّبُوَّةِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس جز میں سے ایک جز ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۵۔

﴿بابُ المُبَشِّرَاتِ﴾ ۳۶۹۵

بشارت دینے والے خواب کا بیان

كذا في نسخ الشروح (عمدة القارى، فتح البارى، ارشاد السارى، الكواكب الدرارى) وفى النسخة الهنديه مجردا عن اللام (اى باب مبشرات)

اى هذا باب فى بيان المبشرات وهى بكسر الشين جمع مبشرة وقول الحافظ ابن حجر وهى البشرى تعقبه صاحب عمدة القارى فقال ليس كذلك لان البشرى اسم بمعنى البشارة والمبشرة اسم فاعل للمؤنث من التبشير وهو ادخال السرور والفرح على المبشر بفتح الشين.

والمراد بالمبشرة هنا الرويا الصالحة وعند الامام احمد من حديث ابى الدرداء عن النبى صلى الله عليه وسلم فى قوله :- لهم البشرٰى فى الحياة الدنيا وفى الآخـره (سورہ یونس آیت:۶۴) قال الرؤيا الصالحة. نیز ترمذی، ابن ماجہ میں حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ آیت کریمہ لهم البشرى فى الحياة الدنيا سے مراد رؤیا صالحہ یعنی اچھے خواب ہیں۔

۶۵۳۸﴿حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ قال اَخبَرَنا شُعَيْبٌ عنِ الزُّهْرِيِّ قال حدَّثَنِي سَعِيْدُ بنُ المُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قال سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا المُبَشِّرَاتُ قالُوا وَمَا المُبَشِّراتُ قال الرُّؤيَا الصَّالِحَةُ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ نبوت میں سے اب صرف مبشرات باقی رہ گئی ہیں لوگوں نے پوچھا وہ مبشرات کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھے خواب''۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۵۔

﴿ باب رُؤيا يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلامُ ﴾ ۳۶۹۶

اى هذا باب في بيان رؤيا يوسف عليه السلام

یہ باب یوسف علیہ السلام کے خواب کے بیان میں ہے

وقولِه تعالىٰ: اِذْ قالَ يُوسُفُ لِاَبِيْه يا اَبَتِ اِنِّي رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُم لِي سَاجِدِيْن، قَالَ يا بُنَيَّ لا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلىٰ اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوا لَكَ كَيْدًا اِنَّ الشَّيطانَ لِلْاِنْسانِ عَدُوٌّ مُبِيْنٌ وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَه عَلَيْكَ وَعَلىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا اَتَمَّهَا عَلىٰ اَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحَاقَ اِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيْم. (یوسف الآیات:۴تا۶)

وقولِه تعالىٰ:- يا اَبَتِ هٰذا تَاوِيْلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ اَحْسَنَ بِي اِذْ اَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ اَن نَزَغَ الشَّيْطانُ بَيْنِي وَبَيْنَ اِخْوَتِي اِنَّ رَبِّي لَطِيْفٌ لِمَا يَشَاءُ اِنَّه هُوَالعَلِيْمُ الحَكِيْمُ رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ المُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَاوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ فَاطِرَ السَّماوَاتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيا وَالآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِين. (یوسف الآیتان:۱۰۰-۱۰۱) قالَ اَبُو عَبْدِاللّٰهِ فاطِرٌ وَالبَدِيْعُ وَالْمُبْتَدِعُ وَالبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ مِنَ البَدْوِ بَادِيَةٌ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے والد سے کہا اے ابا جان میں نے گیارہ ستاروں اور سوج اور چاند کو (خواب میں) دیکھا میں نے ان کو اپنے سامنے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی میری اطاعت میں جھک رہے ہیں) انھوں نے (جواب میں) فرمایا اے میرے پیارے بیٹے اپنے اس خواب کو اپنے بھائیوں کے سامنے نہ بیان کرنا (کیونکہ وہ خاندان نبوت میں ہونے کی وجہ سے اس خواب کی تعبیر جانتے ہیں کہ گیارہ ستارے گیارہ بھائی اور سورج والد اور چاند ماں ہے، اور سجدہ کرنے سے مراد ان سب کا تمہارے لئے مطیع وفرمانبردار ہونا ہے) تو وہ تمہارے (ایذا رسانی) کیلئے کوئی خاص تدبیر کریں گے (یعنی بھائیوں میں سے اکثر سوتیلے (علاتی) تھے ان سب سے خطرہ تھا صرف ایک بھائی حقیقی بنیامین تھے جن سے کسی خلاف کا تو اندیشہ نہ تھا مگر یہ احتمال تھا کہ ان کے منہ سے بات نکل جائے) بلاشبہ شیطان آدمی

کا کھلا دشمن ہے (اسلئے بھائیوں کے دل میں وسوسے ڈالے گا اور جس طرح اللہ تعالیٰ تم کو یہ عزت دے گا کہ سب تمہارے تابع و مطیع ہوں گے) اسی طرح تمہارا رب تم کو (دوسری عزت نبوت کے لئے بھی) منتخب کرے گا اور تم کو خوابوں کی تعبیر کا علم دے گا اور (دوسری نعمتیں دے کر بھی) تم پر اور اولاد یعقوب پر اپنا انعام کامل کرے گا جیسا کہ اس سے پہلے تمہارے دادا ابراہیم و اسحاق (علیہما السلام) پر اپنا انعام کامل کر چکا ہے بیشک تمہارا پروردگار بڑا علم والا بڑی حکمت والا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: اور (یوسف نے) کہا اے ابا جان یہ ہے میرے قبل والے خواب کی تعبیر، اسے میرے پروردگار نے سچا کر دکھایا اور اس نے میرے ساتھ کیسا؛ حسان اس وقت کیا جب مجھے قید سے نکالا اور آپ (سب) کو صحرا سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان فساد ڈلوا دیا تھا بیشک میرا پروردگار جو چاہتا ہے اس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے بیشک وہی ہے علم والا حکمت والا، اے پروردگار تو نے مجھے حکومت (بھی) دی اور باتوں کی حقیقت کا علم (بھی) دیا، اے آسمان اور زمین کے خالق تو ہی میرا کارساز دنیا اور آخرت میں ہے مجھے دنیا سے اپنا فرمانبردار اٹھائے اور مجھے صالحین میں جا ملائے۔

"قال ابو عبداللّٰه" امام بخاریؒ نے کہا فاطر اور بدیع اور مبتدع اور باری اور خالق سب کے معنی ایک ہیں (یعنی پیدا کرنے والا) مِنَ البَدوِ ای من البادية اشار به الٰى ما ذكر آنفا من قوله "وجاء بكم من البدو یعنی آپ سب کو لایا جنگل اور دیہات سے۔

﴿باب رُؤيا اِبْراهِيْمَ عليه السلامُ﴾ ۳۶۹۷

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کا بیان

وقوله تعالىٰ: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قال يٰبُنَيَّ اِنِّي اَرىٰ في المَنَامِ اَنِّي اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرىٰ قال يٰاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤمَرُ سَتَجِدُنِي اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّه لِلْجَبِيْنِ وَنَادَيْنَاهُ اَنْ يَا اِبْرَاهِيْم قد صَدَّقْتَ الرُّؤيَا اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ (الصافات:۱۰۲-۱۰۵)

قال مجاهدٌ اَسْلَمَا سَلَّما مَا اُمِرَا بِه وَتَلَّه وَضَعَ وَجْهَهُ بِالاَرْضِ.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد: پس جب اسماعیل (علیہ السلام) ایسی عمر کو پہنچے کہ ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ چلنے پھرنے لگے تو ابراہیم (علیہ السلام) نے فرمایا اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ بولے ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے آپ (بلا تامل) کیجئے انشاء اللہ تعالیٰ آپ مجھ کو صبر

کرنے والوں میں سے پائیں گے، غرض جب دونوں نے (خدا کے حکم کو) تسلیم کرلیا اور باپ نے بیٹے کو (ذبح کرنے کیلئے) پیشانی کے بل خاک پر لٹا دیا اور (اسی وقت) ہم نے ان کو آواز دی کہ اے ابراہیم تو نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا بلاشبہ ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں (کہ دونوں جہاں کی راحت دیا کرتے ہیں)

"قال مجاهد" مجاہد نے کہا کہ "فلما اسلما سے مراد یہ ہے کہ دونوں تعمیل حکم پر راضی ہوگئے (باپ نے ذبح کرنے اور بیٹے نے ذبح ہونے کو تسلیم کرلیا)۔ وتله کے معنی ہیں ان کا منہ زمین سے لگا دیا (یعنی اوندھا لٹا دیا تا کہ ان کے چہرے پر نظر نہ پڑے ایسا نہ ہو کہ شفقت پدری جوش میں آجائے اور حکم الٰہی کی تعمیل میں تاخیر ہو)

سوال: نبی کا خواب وحی ہوتا ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند سے کیوں مشورہ کے طور پر فرمایا "فانظر ماذا ترى" (سو تم بھی سوچ لو کہ تمہاری کیا رائے ہے؟)

جواب: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بات حضرت اسماعیل علیہ السلام سے اس لئے نہیں پوچھی کہ آپ کو حکم الٰہی کی تعمیل میں کوئی تردّد تھا اور نہ ہی کوئی رائے ومشورہ لینا تھا بلکہ ایک تو وہ اپنے بیٹے کا امتحان لینا چاہتے تھے کہ وہ اس آزمائش میں کس حد تک پورا اترتا ہے مقصد یہ تھا کہ اس کا خیال معلوم کریں کہ خوشی سے آمادہ ہوتا ہے یا زبردستی کرنی پڑے گی، مقصد ذبح کا طریقہ متعین کرنا تھا۔ کہتے ہیں کہ تین رات مسلسل یہ ہی خواب دیکھتے رہے تیسرے روز بیٹے کو اطلاع کی اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر تیرہ سال تھی اور بعض مفسرین نے فرمایا کہ بالغ ہو چکے تھے۔

۳۶۹۸ ﴿بَابُ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤيا﴾

خواب پر توافق وتوارد کا بیان (یعنی ایک ہی خواب چند آدمی دیکھیں)

۶۵۳۹﴿حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن سَالِمِ بنِ عبدِ اللهِ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ اُنَاسًا اُرُوا لَيْلَةَ القَدْرِ فِى السَّبْعِ الاوَاخِرِ وَاَنَّ اُنَاسًا اُرُوا اَنَّها فِى العَشْرِ الْاَوَاخِرِ فقال النَّبى صلى الله عليه وسلمَ اِلْتَمِسُوهَا فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (صحابہ میں سے) چند لوگوں کو (خواب میں) شب قدر (رمضان کی) آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کو دکھائی گئی کہ وہ آخری دس راتوں میں ہوگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرو۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۳۵۔

تشریح اس روایت میں اگرچہ تواردادر توافق کی صراحت نہیں ہے لیکن امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جو کتاب قیام اللیل میں گذر چکا ہے اس میں صاف یوں ہے اَری رؤیاکم قد تواطات فی السبع الاواخر.

۳۶۹۹ بَابُ رُؤيا اَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ وَالشِّرْكِ

قیدیوں اور مفسدوں اور مشرکوں کے خواب کا بیان

تشریح "سُجون" سِجن بکسر السین کی جمع ہے بمعنی قید خانہ، اور بفتح السین سَجن مصدر ہے از باب نصر سَجَن یَسْجن سَجنا قید کرنا۔ "والفساد" ای رؤیا اهل الفساد یعنی اہل المعاصی۔ "والشِرك" یعنی رؤیا اهل الشرك اس کا عطف فساد پر من عطف الخاص علی العام کے قبیل سے ہے۔

لِقَولِه تعالٰی ودَخلَ مَعَهُ السِّجْنَ فتيانِ قال اَحدُهما اِنِّي اَرانِي اَعْصِرُ خَمرًا وَقَالَ الآخَرُ اِنِّي اَرانِي اَحْمِلُ فَوقَ رَاسِي خُبزًا تاكُلُ الطَّيْرُ مِنه نَبِّئنا بتاويْلِه اِنا نَراكَ مِنَ المُحْسِنِيْنَ قال لَا يَاتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِه اِلَّا نَبّاتُكُما بتاوِيلِه قَبلَ اَن يَاتِيكُما ذٰلِكُما مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي اِنِّي تَركْتُ مِلَّةَ قَومٍ لا يُؤمِنُونَ بِاللّٰهِ وَهُمْ بالآخِرَةِ هُم كَافِرُونَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي اِبْرَاهِيْمَ واِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ما كَانَ لَنَا اَنْ نُشْرِكَ بِاللّٰهِ مِن شَيْءٍ ذٰلِك مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ ولٰكِنّ اَكْثَر النّاسِ لا يَشْكُرونَ يا صَاحِبَيِ السِّجْنِ ءَ اَرْبَابٌ مُّتفرِّقُونَ: (سورہ یوسف آیت: ۳۶ تا ۳۹)

وقالَ الفُضَيْلُ لِبَعْضِ الاَتْبَاعِ يا عبدَ اللّٰه ءَ اَرْبَابٌ مُتفرِّقُونَ خَيْرٌ اَمِ اللّٰهُ الوَاحِدُ القَهَّارُ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِه اِلَّا اَسْماءً سَمَّيْتُمُوهَا اَنْتُمْ وَآبَاؤُكُم ما اَنْزَلَ اللّٰهُ بها مِنْ سُلْطانٍ اِنِ الحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اَمَرَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا اِلَّا اِيَّاهُ ذٰلِكَ الدِّيْنُ القَيِّمُ ولٰكِنَّ اَكْثَر النّاسِ لا يَعْلَمُونَ ياصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمّا اَحدُكُما فيَسْقِي رَبَّه خَمرًا وَاَمَّا الآخَرُ فَيُصْلَبُ فتاكُلُ الطَّيْرُ مِن رَاسِه قُضِيَ الاَمْرُ الَّذِي فِيْهِ تَسْتَفْتِيانِ وَقالَ لِلَّذِي ظَنَّ اَنّه ناجٍ مِنهُمَا اذْكُرْنِي عندَ رَبِّكَ فاَنْسَاهُ الشَّيْطانُ ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ وَقالَ المَلِكُ اِنِّي اَرٰى سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَاكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يابِسَاتٍ يا اَيُّهَا المَلَاُ اَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرونَ قالُوا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ

وَمَا نَحْنُ بِتَاوِيْلِ الْاَحْلَامِ بِعَالِمِيْنَ وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا اُنَبِّئُكُمْ بِتَاوِيْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَاكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يَابِسَاتٍ لَعَلِّيْ اَرْجِعُ اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ دَاَبًا فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِي سُنْبُلِهٖ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاكُلُوْنَ ثُمَّ يَاتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَاكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ثُمَّ يَاتِيْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ (سورہ یوسف:۳۹-۵۰)

وَادَّكَرَ افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ اُمَّةٍ قَرْنٍ وَيُقْرَاُ اَمَهٍ نِسْيَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْصِرُوْنَ الْاَعْنَابَ وَالدُّهْنَ تُحْصِنُوْنَ تَحْرُسُوْنَ﴾

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی وجہ سے: (جو سورہ یوسف میں ہے ودخل معه السجن الخ) اور یوسف (علیہ السلام) کے ساتھ جیل خانہ میں دو جوان داخل ہوئے (یہ دونوں بادشاہ کے غلام تھے ایک بادشاہ کا ساقی اور دوسرا بادشاہ کا باورچی تھا) ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے کو (خواب میں) دیکھتا ہوں کہ میں شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے آپ کو اس طرح دیکھتا ہوں کہ (جیسے) اپنے سر پر روٹیاں لئے جاتا ہوں اور اس میں سے پرندے (نوچ نوچ کر) کھاتے ہیں ہم کو اس خواب کی (جو ہم دونوں نے دیکھا ہے) تعبیر بتلایئے بیشک ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں یوسف (علیہ السلام) نے (جب یہ دیکھا کہ یہ لوگ اعتقاد کے ساتھ میری طرف مائل ہوئے ہیں تو چاہا کہ ان کو سب سے پہلے ایمان کی دعوت دی جائے، اس لئے اول اپنا نبی ہونا ایک معجزہ سے ثابت کرنے کیلئے) فرمایا کہ جو کھانا تم دونوں کے کھانے کیلئے آتا ہے وہ ابھی آنے نہ پائے گا میں اس کی تعبیر تم سے بیان کردوں گا قبل اس کے کہ (کھانا) تم دونوں کے پاس آئے یہ اس میں سے ہے جس کی میرے پروردگار نے مجھے تعلیم دی ہے۔ (یعنی یہ کہانت و نجوم نہیں بلکہ مجھ کو وحی سے معلوم ہو جاتا ہے تو یہ ایک معجزہ ہے جو دلیل نبوت ہے اور اس وقت یہ معجزہ خاص طور پر اس لئے مناسب تھا کہ جس واقعہ میں قیدیوں نے تعبیر کیلئے ان کی طرف رجوع کیا وہ واقعہ بھی کھانے ہی سے متعلق تھا)۔

(اثبات نبوت کے بعد آگے اثبات توحید کا مضمون بیان فرمایا کہ) میں نے تو ان لوگوں کا مذہب (پہلے ہی سے) چھوڑ رکھا ہے جو اللہ پر ایمان نہیں لائے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں اور میں نے تو اپنے بزرگوں ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب (علیہم السلام) کا مذہب اختیار کر رکھا ہے ہم کو کسی طرح زیبا نہیں ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی شے کو بھی شریک قرار دیں یہ (عقیدۂ توحید) اللہ تعالیٰ کا ایک فضل ہے ہمارے اوپر بھی لیکن اکثر لوگ (اس نعمت کا) شکر نہیں ادا کرتے (یعنی توحید کو اختیار نہیں کرتے) اے میرے جیل خانہ کے رفیقو! بتلاؤ تو کہ کیا جدا جدا متفرق معبود اچھے ہیں یا ایک معبود برحق جو

سب سے زبردست ہے وہ اچھا! فضیل بن عیاضؒ (جو کبار اولیاء میں سے تھے اس آیت کو پڑھ کر) اپنے مریدوں سے کہنے لگے دیکھو جدا جدا متفرق معبود اچھے ہیں یا ایک معبود برحق جو سب پر غالب ہے تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف چند ناموں کی عبادت کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں خدا تعالیٰ نے تو ان (کے معبود ہونے) کی کوئی دلیل (عقلی یا نقلی) بھیجی نہیں (اور) حکم (اور حکومت) صرف اللہ ہی کا حق ہے اس نے حکم دیا کہ بجز اس کے کسی کی پرستش نہ کرو یہی دین مستقیم ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(یہاں تک حضرت یوسف علیہ السلام کی نصیحت اور اثبات نبوت اور دعوت توحید کا بیان تھا کہ یوسف علیہ السلام نے ان کو نصیحت کی اور توحید کی دعوت دی اب آگے ان کے خوابوں کی تعبیر بیان فرماتے ہیں) اَے میرے دونوں قید خانہ کے ساتھیو! تم میں سے ایک تو (جرم سے بری ہو کر) اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا (جیسا کہ پہلے سے پلاتا رہتا تھا) اور رہا دوسرا اسو اسے سولی دی جائے گی پھر اس کے سر کو پرندے (نوچ نوچ کر) کھائیں گے، وہ امر (اسی طرح) مقدر ہو چکا ہے جس کی بابت تم دونوں پوچھ رہے ہو، اور دونوں میں سے جس شخص کے متعلق رہائی کا یقین تھا اس سے (یوسف علیہ السلام نے) کہا میرا بھی ذکر اپنے آقا کے سامنے کر دینا (کہ ایک شخص ایسا اور ایسا بے قصور جیل میں بند ہے، حضرت یوسف علیہ السلام کی پاکبازی تو ان قیدیوں کے خود مشاہدہ میں آچکی تھی اور وہ کہہ چکے تھے "اِنَّا نَرٰكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ")

لیکن اسے اپنے آقا سے ذکر کرنا شیطان نے بھلا دیا تو وہ جیل خانہ میں کئی سال تک رہے، "وقال الملك الخ" اور بادشاہ مصر نے (بھی ایک خواب دیکھا اور ارکان دولت کو جمع کر کے ان سے) کہا کہ میں (خواب میں) کیا دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گائیں ہیں انہیں کھائے جاتی ہیں سات دُبلی (گائیں) اور سات بالیاں سبز ہیں اور دوسری سات بالیں خشک ہیں (اور خشک بالوں نے اسی طرح ان سات سرسبز پر لپٹ کر ان کو خشک کر دیا) اے سردارو میرے (اس) خواب کا حکم مجھے بتاؤ اگر تم خواب کی تعبیر دے لیتے ہو، وہ لوگ کہنے لگے کہ (اوّل تو یہ کوئی خواب ہی نہیں جس سے آپ فکر میں پڑیں) یونہی پریشان خیالات ہیں اور (دوسرے) ہم لوگ (کہ امور سلطنت میں ماہر ہیں) خوابوں کی تعبیر کا علم بھی نہیں رکھتے (حاضرین مجلس نے دو جواب اس لئے دیئے کہ اول جواب سے بادشاہ کے قلب سے پریشانی اور وسواس دور کرنا ہے، اور دوسرے جواب سے اپنا عذر ظاہر کرنا ہے، خلاصہ یہ کہ اول تو ایسے خواب قابل تعبیر نہیں دوسرے ہم اس فن سے واقف نہیں) اور دو قیدیوں میں سے جس کو رہائی مل گئی تھی (وہ مجلس میں حاضر تھا) اس نے کہا اور مدت کے بعد اس کو (یوسف علیہ السلام کی وصیت کا) خیال آیا (اور اس نے کہا) کہ میں (ابھی) اس کی تعبیر لائے دیتا ہوں ذرا مجھے جانے دیجئے (جیل خانہ میں یوسف علیہ السلام تک) چنانچہ دربار سے اجازت ہوئی اور وہ جیل خانہ میں یوسفؑ کے پاس پہنچا اور جا کر کہا) اَے یوسف اے صدق مجسم ہم لوگوں کو حکم تو بتایئے (یعنی بادشاہ نے ایک خواب دیکھا ہے اس خواب کی تعبیر بتایئے) کہ سات گائیں موٹی ہیں، انہیں سات (گائیں) دبلی کھائے جاتی ہیں اور سات بالیاں سبز ہیں اور (سات ہی)

خشک تا کہ میں لوگوں کے پاس جاؤں (جن لوگوں نے مجھ کو بھیجا ہے اور بیان کروں) تا کہ (اس کی تعبیر اور اس سے آپ کا حال) ان کو بھی معلوم ہو جائے (تعبیر کے موافق عملدر آمد کریں اور آپ کی خلاصی کی کوئی صورت نکلے) یوسفؑ نے فرمایا کہ تم سات سال متواتر کاشتکاری کئے جاؤ پھر جو فصل کاٹو اسے اس کی بالی ہی میں لگا رہنے دو بجز تھوڑی مقدار کے کہ اسی کو کھاؤ پھر اس کے بعد سات سال سخت آئیں گے کہ اس (ذخیرے) کو کھا جائیں گے جو تم نے فراہم کر رکھا ہے بجز اس تھوڑی مقدار کے جو تم (بیج کے واسطے) رکھ چھوڑو گے پھر اس کے بعد ایک سال آئے گا جس میں لوگوں کی فریاد رسی ہوگی اور اس میں وہ شیرہ بھی نچوڑیں گے (غرض وہ شخص تعبیر لے کر دربار میں پہنچا) اور (جا کر بیان کیا) بادشاہ نے (جو سنا تو آپ کے علم و فضل کا معتقد ہوا اور) حکم دیا کہ ان کو میرے پاس لاؤ پھر جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو یوسفؑ نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جا الخ

"وادّکر افتعل من ذکر" امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ ذکر سے باب افتعال واحد مذکر غائب ماضی کا صیغہ ہے اذتکر پھر ذال معجمہ اور تا، دونوں کو دال مہملہ سے بدلا اور ایک کا دوسرے پر ادغام کر دیا وادّکر ہوگیا۔ اور آیت میں امّۃ بمعنی قرن یعنی زمانہ ہے۔

"ویقرأ اَمَهٍ" بفتح الهمزه وتخفيف الميم وكسرالهاء المنونة اى بعد نسيان ونسبت هذه القراء ة لابن عباس وهى شاذة (قس)

"وقال ابنُ عباسٍ يَعْصِرُونَ الاَعْنابَ وَالدُّهْن. تَحْصِنُونَ تَحْرُسُونَ"

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یعصرون سے مراد یہ ہے کہ انگور نچوڑیں گے اور تیل نکالیں گے تحصنون کے معنی ہیں محفوظ رکھو گے۔

تشریح مزید تشریح کے لئے تفاسیر کا مطالعہ کیجئے۔

۶۵۴۰﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ مُحمَّدِ بنِ اَسماءَ قال حدَّثنا جُوَيْرِيَةُ عن مالِكٍ عنِ الزُّهرِيِّ اَنَّ سَعِيْدَ بنَ المُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَراهُ عن اَبِى هُرَيْرَةَ قال قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لَوْ لَبِثْتُ فى السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُف ثُمَّ اَتَانِى الدَّاعِى لَاَجَبْتُه.

قال ابو عبداللّٰه يعنى لو كنتُ لَاَجَبْتُه فى اَوَّلِ ما دُعِيْتُ لَمْ اُؤخره﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں اتنے دنوں تک قید خانہ میں رہ چکا ہوتا جتنے دنوں یوسف علیہ السلام رہے تھے اور میرے پاس (بادشاہ کا آدمی) بلانے کیلئے آتا تو میں داعی (بلانے والے) کی بات مان لیتا (یعنی اس کے ساتھ ضرور چلا جاتا)۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه.

تعدد موضعہ | و الحدیث ھنا ص:۱۰۳۵ و مر الحدیث ص:۴۷۷ تا ص:۴۷۸، ص:۴۷۸ و فی التفسیر۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری کتاب التفسیر سورہ یوسفؑ۔

﴿بَابُ ۳۷۰۰ مَنْ رَأى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فى المَنَامِ﴾

جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا

۶۵۴۱﴿حَدَّثَنا عَبْدَانُ قال اَخْبَرنا عبدُ اللّٰهِ عن يُونُسَ عنِ الزُّهْرِيِّ قال حدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قال سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى اللّٰه عليه وسلم يقول مَن رَآنِي فى المَنَامِ فَسَيَرانِي فى اليَقَظَةِ وَلاَ يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھ کو بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضحها ان روية النبى صلى الله عليه وسلم فى المنام صحيحة لا تنكر وليست باضغاث اَحلام ولا من تشبيهات الشيطان يؤيده قوله صلى الله عليه وسلم "فقد راى الحق" اى الرؤيا الصحيحة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۳۵ ومرالحديث ص:۹۱۵۔ واخرجه مسلم فى التعبير عن ابى الطاهر، ج:۲،ص:۲۴۱، وج:۲،ص:۲۴۲ واخرجه ابو داود فى الادب. وابن ماجه ثانى، ص:۲۸۷۔

تشریح | مَنْ رآنى فى المنام فسيرانى فى اليقَظة (بفتح القاف، قس)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھ کو بیداری میں بھی دیکھے گا۔

امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں "ففيه اقوال احدها المراد به اهل عصره ومعناه ان من رآه فى النوم ولم يكن هاجر يوفقه الله تعالىٰ للهجرة ورويته صلى الله عليه وسلم فى اليقظه عيانا"

مطلب یہ ہے کہ جس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری کا زمانہ پایا لیکن دور دراز رہنے کی وجہ سے زیارت کا شرف حاصل نہیں کرسکا اور اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو اللہ تعالیٰ اسے ہجرت کی توفیق دیگا اور بیداری میں ظاہری طور پر میری دیدار وملاقات سے مشرف ہوگا۔

والثانى معناه انه يرى تصديق تلك الرؤيا فى اليقظة فى الدار الآخرة لانه يراه فى الآخرة جميع امته من رآه فى الدنيا ومن لم يره. (شرح مسلم)

مطلب یہ ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا وہ اس کی تصدیق بروز قیامت بیداری میں دیکھے گا یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دیدار سے مشرف ہوگا اور اپنے خواب کو سچا جانے گا اور مخصوص طریقہ سے قرب خاص کے ساتھ دیدار سے مشرف ہوگا جو دوسروں کو نہ ہوگا۔ اس میں اشارہ ہے حسن خاتمہ کی طرف اور عظیم بشارت ہے کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا حقق اللّٰہ لنا و لاباء نا وللمسلمین ذلك بمنه و کرمه ، آمین اس سے یہ اشکال بھی نہیں رہا کہ قیامت کے روز تو آپ ﷺ کو ساری ہی امت دیکھے گی جس نے دنیا میں دیکھا ہے (صحابہ کرامؓ) اور جس نے نہیں دیکھا۔

والثالث: يراه في الآخرة روية خاصة في القرب منه وحصول شفاعته ونحو ذلك والله اعلم. (شرح مسلم جلد ثانی ص:۲۴۱)

”ولا يتمثل الشيطان بي“ اور شیطان میری شکل نہیں اختیار کرسکتا۔

تشریح اس کی تائید آنے والی حدیث سے ہورہی ہے ارشاد ہے من رآني في المنام فقد رآني، یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ (بالیقین) اس نے مجھے ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان کسی کے خواب میں میری صورت میں نہیں آسکتا۔

قال ابو عبدالله قال ابن سيرين اذا رآه في صورته.

(ابوذر کے نسخہ کے مطابق ہمارے ہندوستانی میں یہ عبارت نہیں ہے لیکن شروح بخاری، عمدۃ القاری، فتح الباری، الکواکب الدراری اور ارشاد الساری میں یہ تعلیق موجود ہے اسی تعلیق کو اسماعیل بن اسحاق قاضی نے روایت کیا ہے)

ترجمہ امام بخاریؒ نے بیان کیا کہ ابن سیرینؒ (یعنی تعبیر رؤیا کے امام محمد بن سیرین تابعیؒ) نے فرمایا کہ جب آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی صورت میں دیکھے۔

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اذا قص عليه رجل انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم قال صف لي الخ (فتح) یعنی اگر کوئی شخص حضرت محمد بن سیرینؒ کے پاس یہ بیان کرتا کہ میں نے خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو اس سے ابن سیرینؒ فرماتے کہ تم نے جو دیکھا ہے حلیہ مبارک بیان کرو تو اگر دیکھنے والا ایسا حلیہ بیان کرتا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا معروف حلیہ نہ ہوتا تو ابن سیرینؒ فرماتے کہ تو نے نہیں دیکھا وسنده صحيح (فتح وعمدہ)

مگر اس کے معارض حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من رآني في المنام فقد رآني فانّي أرىٰ في كلّ صورةٍ.

جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا بلاشبہ اس نے مجھ کو دیکھا اس لئے کہ میں ہر صورت میں جلوہ دکھا سکتا ہوں۔

وفي سنده صالح مولى التوأمة وهو ضعيف لاختلاطه وهو من رواية من سمع منه بعد الاختلاط (عمدہ، فتح)

مطلب یہ ہے کہ اس میں ایک راوی صالح مولی التوامہ ضعیف ہیں اخیر عمر میں خلط ملط کرنے لگے تھے اور جس نے ان سے یہ حدیث سنی ہے اختلاط کے بعد سنی ہے (عمدہ، فتح) پھر حافظ عسقلانیؒ نے "ویمکن الجمع بینهما الخ" سے بہت طویل بحث فرمائی ہے واضح رہے کہ بہت سے علماء کرام کا یہ مذہب ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمان دیکھے تو اس نے حضور اقدس ﷺ ہی کو دیکھا جیسا کہ ایک روایت میں ہے من رآنی فقد رای الحق.

مزید کیلئے شرح نووی دیکھئے مسلم ثانی، ص: ۲۴۲۔

نیز حضرت ابوجحیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من رآنی فی المنام فکانما رآنی فی الیقظة ان الشیطان لا یستطیع ان یتمثل بی. (ابن ماجہ جلد ثانی، ص: ۲۸۷)

بہر حال حدیث پاک کا حاصل یہ ہے کہ رویته فی کل حالة لیست باطلة و لا اضغاثا بل هی حق فی نفسها ولو رؤی علی غیر صورته فتصور تلك الصورة لیس من الشیطان بل هو من قبل الله، والله اعلم.

۶۵۴۲ ﴿حَدَّثَنا مُعَلَّی بنُ اَسَدٍ قال حَدَّثَنا عبدُ العَزِیزِ بنُ مُختَارٍ قال حَدَّثَنا ثابِتٌ البُنانِیُّ عن انسٍ قال قالَ رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم مَنْ رَآنِی فی المَنامِ فَقَدْ رَآنِی فاِنَّ الشَّیطانَ لا یَتَخَیَّلُ بِی وَرُؤْیَا المُؤمِنِ جُزءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَربَعِینَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ﴾

ترجمہ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھکو ہی دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کرسکتا۔ (هو کالتتمیم للمعنی والتعلیل للحکم ای لا یحصل له ای للشیطان مثال صورتی ولا یتشبه بی فکما منع الله الشیطان ان یتصور بصورته الکریمة فی الیقظة. کذلك منعه فی المنام لئلا یشتبه الحق بالباطل) (قس)

"ورویاالمؤمن" اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔ (لانها من الله تعالیٰ بخلاف التی من الشیطان فانها لیست من اجزاء النبوة) (قس)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص: ۱۰۳۵ تا ص: ۱۰۳۶، مسلم ثانی، ص: ۲۴۲، وشمائل ترمذی۔

تشریح "ورؤیا المؤمن" مومن کا خواب، رُؤیا خواب میں دیکھنا، رُویة آنکھ سے دیکھنا اس لحاظ سے رؤیة عام ہے اور رؤیا خاص۔

آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے یعنی علم نبوت کے اجزاء اور آثار میں سے ہے۔

اس حدیث میں یہ ہے کہ مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے بخاری شریف کے علاوہ

دوسری روایات میں مختلف اعداد مذکور ہیں امام نوویؒ فرماتے ہیں قوله صلی الله علیه وسلم رؤیا المسلم جزء من خمسة واربعین جزء ا من النبوة وفی روایة رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزء ا من النبوة وفی روایة الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزء ا من النبوة وفی روایة رؤیا الرجل الصالح جزء من خمسة و اربعین جزء ا من النبوة وفی روایة الرؤیا الصالحة جزء من سبعین جزء ا من النبوة، فحصل ثلاث روایات المشهور ستة واربعین والثانیة خمسة و اربعین والثالثة سبعین جزء ا، وفی غیرمسلم من روایة ابن عباس من اربعین جزء ا وفی روایة من تسعة واربعین وفی روایة العباس من خمسین ومن روایة ابن عمر ستة وعشرین ومن روایة عبادة من اربعة واربعین وقال القاضی اشار الطبری الی ان هذا الاختلاف راجع الی اختلاف حال الرائی فالمومن الصالح تکون رؤیاه جزء من ستة واربعین جزء ا والفاسق جزء من سبعین جزء ا، وقیل المراد ان الخفی منها جزء من سبعین والجلی جزء من ستة واربعین، قال الخطابی وغیره قال بعض العلماء اقام صلی الله علیه وسلم یوحی الیه ثلثا وعشرین سنة منها عشر سنین بالمدینة وثلاث عشرة بمکة وکان قبل ذلک ستة اشهر یری فی المنام الوحی وهی جزء من ستة واربعین جزءا الخ (شرح مسلم ثانی، ص: ۲۴۱)

خلاصہ یہ ہے کہ تعداد اجزاء (۴۶-۴۵- اور ستر وغیرہ) کا یہ اختلاف خواب دیکھنے والوں کے مختلف احوال کی بنا پر ہے مثلاً مومن صالح کا خواب نبوت کا چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے اور فاسق کا خواب ستر اجزاء میں سے ایک جزء وغیرہ من الاقوال، کہا جائے کہ یہ رائی کے دین وایمان کے کمال ونقص کے اعتبار سے مختلف ہے، واللہ اعلم۔

یا یوں کہا البتہ چھیالیس کا عدد جو اکثر واشہر ہے اور صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ہے اس کی تشریح اس طرح کی گئی ہے کہ حضور اقدس ﷺ پر وحی نبوت کا سلسلہ تیئس سال جاری رہا دس برس مدینہ میں اور تیرہ سال مکہ میں ان میں سے پہلی ششماہی یہ وحی الٰہی خوابوں کی صورت میں آتی رہی ہے باقی پینتالیس ششماہی میں حضرت جبرئیل علیہ السلام اللہ کا پیغام لائے اس حساب سے خوابات مومنین خوابات نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوئے اس لئے کہ تیئس سال کی اگر ششماہیاں بنائی جائیں تو وہ چھیالیس ہی ہوتی ہیں۔ واللہ اعلم۔

۶۵۴۳﴿حَدَّثَنَا یَحْیٰی بنُ بُکَیْرٍ قال حَدَّثَنا اللَّیْثُ عن عُبَیْدِ اللّٰهِ بنِ اَبِی جَعْفَرٍ قال اَخْبَرنِی أَبُو سَلَمَةَ عن اَبِی قَتَادَةَ قال قال النَّبِی صلی الله علیه وسلم الرُّؤیا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ والحُلْمُ مِنَ الشَّیْطانِ فَمَنْ رَآی شَیْئًا یَکْرَهُهُ فَلْیَنْفِثْ عن شِمَالِه ثَلاثًا وَلْیَتَعَوَّذْ مِن الشَّیْطانِ فَاِنَّهَا لاتَضُرُّه وَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَرَاای بِی﴾

ترجمہ | حضرت ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صالح خواب (اچھا خواب) اللہ کی طرف

سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پس جو شخص کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنے بائیں طرف تین بار پھونکے (یعنی تین مرتبہ تھوتھو کرے ای فلینفخ نفخا لطیفا من غیر ریق (قس))

"ولیتعوذ من الشیطان" اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے (اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھے) تو یہ برا خواب اس شخص کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور شیطان میری صورت میں اپنے تیئں نہیں دکھا سکتا (یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جبکہ بالراء المہملہ ہو، لیکن اکثر شروح میں لا یتزایا بی بالزای المعجمه ہے اس صورت میں ترجمہ ہوگا شیطان میری شکل نہیں اختیار کر سکتا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وان الشيطان لا يترائى"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۶ مر الحديث ص:۴۶۵،ص:۸۵۵،ص:۱۰۳۴ تا ص:۱۰۳۵،ص:۱۰۳۵۔ یاتی ص:۱۰۳۷،ص:۱۰۴۳۔

۶۵۴۴ ﴿حَدَّثَنَا خالِدُ بنُ خَلِيٍّ قال حدَّثَنا محمَّدُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثَنی الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قال اَبُو سَلَمَةَ قال اَبُو قَتَادَةَ قال النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَنْ رَآنِي فقد رَاَى الحقَّ تابَعَه يُونُس وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِي﴾

ترجمہ | حضرت ابو قتادہؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا اس نے حق دیکھا (ای فقد رآنی رویة الحق لا الباطل)

اس حدیث کی متابعت یونس (ابن یزید) اور امام زہری کے بھتیجے محمد بن عبداللہ بن مسلم نے کی۔ (ان کی روایتوں کو امام مسلمؒ نے وصل کیا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۳۶، ص:۴۶۵، ص:۸۵۵، ص:۱۰۳۴، ص:۱۰۳۵۔ یاتی ص:۱۰۳۷، وص:۱۰۴۳۔

۶۵۴۵ ﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ قال حَدَّثَنِي ابنُ الهادِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ خبَّابٍ عن اَبِي سَعِيْدٍ الخُدْرِيِّ سَمِعَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يقول مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَاَى الحَقَّ فاِنَّ الشَّيْطانَ لَا يَتَكَوَّنُنِي﴾

ترجمہ | حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے (خواب میں) مجھے دیکھا تو اس نے حقیقت میں مجھے دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت پر نہیں ہو سکتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۳۶ والحدیث من افرادہ (قس)

﴿بَابُ رُؤيَا اللَّيْلِ رَوَاهُ سَمُرَةُ﴾ ۳۷۰۱

رات کے خواب کا بیان

ای هذا باب في بيان الرؤيا التي تكون بالليل هل تساوى الرؤيا التي تكون بالنهار او يتفاوتان؟ (عمدہ)

"رواهُ سَمُرَةَ:"

یعنی رؤیا اللیل کی حدیث حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو اس کتاب التعبیر کے آخر میں ص:۱۰۴۳ تا ص:۱۰۴۴ میں آئے گی انشاء اللہ الرحمٰن۔

۶۵۴۶ ﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ المِقْدامِ العِجْلِيُّ قال حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ عبدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قال حَدَّثَنا اَيُّوبُ عن محمَّدٍ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قال قال النَّبِي صلى الله عليه وسلم اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ الكَلِمِ ونُصِرتُ بِالرُّعْبِ وبَيْنَما اَنَا نائِمٌ البارِحَةَ اِذْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيحِ خَزائِنِ الاَرْضِ حتى وُضِعَتْ فى يَدِى قال اَبُو هُرَيْرَةَ فذَهَبَ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَاَنْتُم تَنْتَقِلُونَهَا﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مفاتیح الکلم دیئے گئے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے باتوں کی کنجیاں عنایت فرمائیں یعنی الفاظ تھوڑے اور معانی ومطالب بہت ہوتے ہیں چنانچہ ایک روایت میں بجائے مفاتیح الکلم جوامع الکلم ہے) اور رُعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے (اور میرا رعب دشمنوں کے دلوں میں ڈال کر میری مدد کی گئی ہے) اور گذشتہ رات میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو (اپنے رب کے پاس) تشریف لے گئے اور تم لوگ ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہو۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "وبينما انا نائم البارحة"

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۳۶ ومر الحدیث ص:۴۱۸، یاتی ص:۱۰۳۸،ص:۱۰۸۰۔

تحقیق وتشریح | "المِقدام" بكسر الميم وسكون القاف بعدها مهملة فالف فميم.

"الطفاوی" بضم الطاء المهملة وتخفيف الفاء وبعد الالف واو مكسورة نسبة الى بنى طفاوة او الى لطفاوة موضع، "حدثنا ايوب" السختيانى "عن محمد" هو ابن سيرين. "اُعطيت" بضم

الهمزة "بمفاتيح الكلم" بنصب مفاتيح مفعول ثان لاعطيت قال الكرماني وتبعه البرماوى اى لفظ قليل يفيد معانى كثيرة وهذا غاية البلاغة وشبه ذلك القليل بمفاتيح الخزائن التى هى آلة للوصول الى مخزونات متكاثرة وعند الاسماعيلى عن الحسن بن سفيان وعبدالله بن ياسين كلاهما عن احمد بن المقدام اعطيت جوامع الكلم والحاصل انه صلى الله عليه وسلم كان يتكلم بالقول الموجز القليل اللفظ الكثير المعانى وقيل المراد بجوامع الكلم القرآن الخ. (قس)

باقی تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۱۵۸۔

۶۵۴۷﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللهِ بنُ مَسْلَمَةَ عن مالِكٍ عن نافعٍ عن عبدِ اللهِ بن عُمَر انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اُرَانِي اللَّيْلَةَ عندَ الْكَعْبَةِ فرَاَيْتُ رَجُلا آدَمَ كاَحْسَنِ ما اَنْتَ رَاءٍ من اُدْمِ الرِّجالِ لَهُ لِمَّةٌ كاَحْسَنِ ما اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَم قد رَجَّلَها يَقْطُر ماء مُتَّكِئًا على رَجُلَيْنِ اَوْ على عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالبَيْتِ فسالْتُ من هٰذا فقِيْلَ المَسِيْحُ ابنُ مَرْيَمَ ثُمَّ اِذا اَنا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ العَيْنِ اليُمْنٰى كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذا فَقِيْلَ المَسِيحُ الدَّجَّالُ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات مجھے کعبہ کے پاس (خواب میں) دکھایا گیا میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا وہ گندمی رنگ کے آدمیوں میں جنھیں تم نے دیکھا ہو سب سے زیادہ حسین تر، جن کے زلف تھے سب سے حسین تر زلف والوں میں سے جنھیں تم نے دیکھا ہو انھوں نے کنگھا کیا تھا اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا وہ دو آدمیوں کے سہارے یا (شک راوی) فرمایا یا دو آدمیوں کے شانوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا کہ مسیح ابن مریم (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں) پھر میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جو بہت گھونگھریالے بال والا تھا جس کی داہنی آنکھ کانی تھی اس کی آنکھ ایسی تھی جیسے پھولا ہوا انگور، تو میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "اُرانى الليلة عند الكعبة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۳۶ مر الحديث ص:۴۸۹، ص:۸۷۶، ياتى ص:۱۰۴۰، ص:۱۰۵۵، مختصراً ص:۱۰۱۱۔ مسلم کتاب الایمان، ج:۱، ص:۹۶

تحقیق "آدم" گندم گوں، اصل میں ءَاْدَمَ (بھمزتین) تھا، ثانی ہمزہ کو الف سے بدل دیا آدم ہو گیا۔

سوال: اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مسیح دجال مکہ مکرمہ میں داخل ہوا ہے لیکن ایک دوسری روایت میں ہے کہ دجال کیلئے حرمین (مکہ و مدینہ) میں داخلہ ممنوع ہے، بظاہر دونوں میں تعارض ہے۔

جواب: ممکن ہے کہ داخلہ دجال کی ممانعت اسی زمانہ اور وقت کے ساتھ خاص ہو جب وہ آخر زمانہ میں خدائی کا دعوی کر کے فساد کیلئے خروج کرے گا۔

زیر بحث حدیث ظہور وخروج سے ماقبل پر محمول ہے۔

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں **فان قلت الدجال لایدخل مكة والحديث انه كان عند الكعبة؟**

اجيب بان المنع من دخوله مكة انما هو عند خروجه واظهار شوكته (قس)

(۲) حدیث الباب میں خواب کا واقعہ ہے بلاشبہ انبیاء علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے لیکن پھر بھی انبیاء علیہم السلام کے بعض وہ خواب جو بصورت مکاشفہ ہوں قابل تعبیر ہوتے ہیں یہاں بھی یہی صورت حال ہے کہ طواف کعبہ سے مراد دین اسلام کا چکر لگانا ہے اور اس سے تعرض کرنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو نصرت واصلاح کی غرض سے دین اسلام کے گرد چکر لگائیں گے اور مسیح دجال محض فساد واخلال کیلئے دین اسلام کے گرد چکر لگائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ طواف دجال سے مراد خانہ کعبہ کا طواف نہیں ہے، واللہ اعلم۔

۶۵۴۸﴿حَدَّثَنا يَحْيىٰ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ عن يُونُسَ عنِ ابنِ شِهابٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عبدِاللّٰهِ اَنَّ ابنَ عباسٍ كانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلا اَتىٰ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقال إنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ في المَنامِ وسَاقَ الحديث، وتابعَه سُلَيمانُ بنُ كَثِيرٍ وَابنُ اَخِي الزُّهْرِي وَسُفْيانُ بنُ حُسَيْنٍ عنِ الزُّهْرِي عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عبد الله عن ابن عباس عنِ النَّبِي صلى الله عليه وسلم وقال الزُّبَيْدِيُّ عنِ الزُّهْرِيِّ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ ابنَ عبَّاسٍ اَو اَباهُرَيْرَةَ عنِ النَّبِي صلى الله عليه وسلم وقال شُعَيْبٌ وإسْحَاقُ بنُ يَحْيىٰ عنِ الزُّهْرِيِّ كان اَبو هُرَيْرةَ يُحَدِّثُ عنِ النَّبِي صلى الله عليه وسلم وكانَ مَعْمَرٌ لا يُسْنِدُه حتى كانَ بَعْدُ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا مجھے آج رات خواب میں دکھایا گیا اور انھوں نے پوری حدیث بیان کی۔ (جو کتاب التعبیر کے اخیر میں "باب من لم یر الرؤیا لاول عابر اذا لم یصب" ص:۱۰۴۳ پر آئے گی)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۶ ياتي الحديث ص:۱۰۴۳۔

"وتابعه سليمان بن كثير الخ" اور سلیمان بن کثیر اور امام زہری کے بھتیجے (وهو محمد بن عبد الله بن مسلم) نے اور سفیان بن حسین نے زہری سے اس روایت کی متابعت کی انھوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انھوں نے

عبداللہ بن عباسؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

"وقال الزبیدی عن الزهری الخ" اورزبیدی (بضم الزای محمد بن الولید) نے کہا کہ زہری سے روایت ہے وہ عبیداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما (بالشک) نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

"قال شعیب و اسحاق بن یحیی الخ" اورشعیب بن ابی حمزہ اوراسحاق بن یحییٰ نے زہری سے روایت کیا کہ حضرت ابوہریرہؓ اس حدیث کو نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

"وکان معمر لا یسنده الخ" اورمعمر بن راشد اسکی پوری سند نہیں بیان کرتے تھے۔ پھر بعد میں بیان کرنے لگے۔

تشریح سلیمان بن کثیر کی زہری سے متابعت کو امام مسلمؒ نے روایت کیا ہے۔

امام زہری کے بھتیجے محمد بن عبداللہ بن مسلم زہری کی متابعت کو امام ذہلی نے زہریات میں روایت کیا ہے (فتح الباری) لیکن علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ میں اس کی صحت کو نہیں جانتا۔ (واللہ اعلم)

اورسفیان بن حسین کی متابعت کو امام احمدؒ نے مسند میں روایت کیا۔

"وقال الزبیدی عن الزهری الخ" اس کو امام مسلم نے سند متصل کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ عبید اللہ بن عبداللہ کو اس میں شک ہے کہ اس روایت کو حضرت ابن عباسؓ نے روایت کیا ہے یا حضرت ابوہریرہؓ نے۔

"وقال شعیب و اسحاق الخ" اس کو "ذہلی" نے زہریات میں وصل کیا۔

"وکان معمر الخ" اورمعمر بن راشد اس حدیث کو پہلے متصلاً نہیں بیان کرتے تھے یعنی عبید اللہ بن عبداللہ کا واسطہ چھوڑ کر زہری سے یوں نقل کرتے تھے کہ ابن عباسؓ فرماتے تھے کہ ابوہریرہؓ بیان کرتے تھے پھر بعد میں عبیداللہ کا نام لینے لگے کہ امام زہری نے عبیداللہ سے روایت کی اورانھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے۔

﴿بابُ الرُّؤیا بِالنَّهار﴾ ۳۷۰۲

وقال ابنُ عَونٍ عنِ ابنِ سِیرِینَ رُؤیَا النَّهارِ مِثل رُؤْیَا اللَّیْلِ

ای باب حکم الرؤیا الواقعة بالنهار

دن کو جو خواب دیکھے اس کے حکم کا بیان

اورعبداللہ بن عونؒ نے امام المعبرین محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ دن کے خواب بھی رات کے خواب کے مثل ہیں۔

۶۵۴۹ ﴿حَدَّثنا عبدُ اللّٰهِ بنُ يُوسُفَ قال اَخبَرَنا مالكٌ عَنْ اِسْحَاقَ بنِ عَبدِ اللّٰهِ بنِ اَبِى طَلْحَةَ اَنه سَمِعَ اَنَسَ بنَ مالِكٍ يقولُ كان رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ حَرامٍ بنتِ مِلْحَانَ وَكانَتْ تَحتَ عُبادَةَ بنِ الصَّامِتِ فدَخلَ عَلَيْها يومًا فاَطْعَمَتْهُ وجَعلَتْ تَفْلِى رَاسه فنامَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحكُ قالتْ فقُلتُ ما يُضْحِكُكَ يا رسولَ اللّٰه قال ناسٌ مِنْ اُمَّتِى عُرِضُوا عَلَىَّ غُزاةً فى سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذا البَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الاَسِرَّةِ اَو مِثلَ المُلوكِ عَلَى الاَسِرَّةِ شَكَّ اسْحَاقُ قالتْ فقُلتُ يا رسولَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰه اَنْ يَجْعَلَنِى مِنهُم فدَعَا لَهَا رسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم ثُمَّ وَضَعَ رَاسَهٗ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فقُلتُ مَا يُضْحِكُكَ يا رسولَ اللّٰهِ قال ناسٌ مِنْ اُمَّتِى عُرِضُوا عَلَىَّ غُزاةً فى سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قال فى الاُوْلٰى قالتْ فقلتُ يا رسولَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنِى مِنْهُمْ قال اَنتِ مِنَ الاَوَّلِينَ فرَكِبَتِ البَحْرَ فى زَمانِ مُعَاوِيَةَ بنِ اَبِى سُفيانَ فصُرِعَتْ عن دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ البَحْرِ فهَلَكَتْ﴾

ترجمہ | اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام حرام بنت ملحان کے یہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ (ام حرام) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں چنانچہ ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے تو انھوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اور وہ آپ ﷺ کے سر میں جوئیں تلاش کرنے لگیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے پھر آپ ﷺ بیدار ہوئے درانحالیکہ آپ ﷺ (خوشی سے) مسکرارہے تھے، ام حرامؓ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے پیش کئے گئے کہ وہ اس سمندر کے بیچ میں اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ ہیں تخت پر (یعنی تخت نشین بادشاہ ہیں) یا جیسے بادشاہ تخت پر سوار ہوتے ہیں یہ شک اسحاق راوی نے کیا ام حرامؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کردے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر رکھا (اور سو گئے) پھر بیدار ہوئے تو مسکرارہے تھے (ام حرامؓ کہتی ہیں کہ) میں نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنس رہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کچھ لوگ میرے سامنے اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہوئے پیش کئے گئے ہیں جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی مرتبہ فرمایا تھا، ام حرام نے بیان کیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے بھی ان میں سے کردے آنحضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تو پہلے لوگوں میں ہو چکی چنانچہ ام حرامؓ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں (اپنے خاوند حضرت عبادہ بن صامتؓ کے ساتھ) سمندر میں سوار ہوئیں (یعنی جہاد کیلئے نکلیں) پھر جب سمندر سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله "فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۳۶ تا ص:۱۰۳۷ ومر الحديث ص:۳۹۱، ص:۳۹۲، ص:۴۰۳، ص:۴۰۵، ص:۹۲۹ تا ص:۹۳۰ واخرجه مسلم في الجهاد.

تحقیق وتشریح "ام حرام" بفتح الحاء والراء المهملتين. "مِلحان" بكسر الميم وسكون اللام.

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ ام سلیمؓ کی بہن اور حضرت انسؓ کی خالہ تھیں اور حضرت عبادہ بن صامتؓ کی زوجہ تھیں یہ حضور اقدس ﷺ کی محرم تھیں اس بنا پر حضور اکرم ﷺ ام حرام کے یہاں تشریف لے جاتے تھے رشتہ کیا تھا؟ اس بارے میں اقوال مختلف ہیں ابوعمرو نے کہا کہ ام حرام اور ان کی بہن حضرت ام سلیمؓ دونوں نے حضور اقدس ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ (عمدہ)

آپ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ (قس)

"ثبج هذا البحر" بفتح الثاء المثلثه والباء الموحدة وبالجيم اى وسطه.

قوله "وفي زمان معاوية"، احتج بعضهم على صحة خلافة معاوية ولايصح لانه كان في زمنه وهو امير بالشام والخليفة عثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه ولئن سلمنا ان ذلك كان في زمن دعواه الخلافة لا يصح لقوله صلى الله عليه وسلم الخلافة بعدى ثلاثون سنة ومعاوية و من بعده يسمون ملوكا ولو سموا خلفاء (عمدة القارى ۱۴۵/۲۴، مطبوعہ پاکستان).

حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں: وذكر ابن التين ان بعضهم زعم ان في الحديث دليلا على صحة خلافةمعاوية لقوله في الحديث فركبت البحر زمن معاوية وفيه نظر لان المراد بزمنه زمن امارته على الشام في خلافة عثمان مع انه لا تعرض في الحديث الى اثبات الخلافة ولا نفيها بل فيه اخبار بما سيكون فكان كما اخبر ولو وقع ذلك في الوقت الذى كان معاوية خليفة لم يكن في ذلك معارضة لحديث الخلافة بعدى ثلاثون سنة لان المراد به خلافة النبوة واما معاوية ومن بعده فكان اكثرهم على طريقة الملوك ولو سموا خلفاء والله اعلم. (فتح، ج:۱۲، ص:۳۳۰)

﴿بَابُ رُؤيَا النِّسَاءِ﴾ ۳۷۰۳

عورتوں کے خواب کا بیان

قال ابن بطال الاتفاق علی ان رُؤيا المؤمنة الصالحة داخلة فی قوله رؤيا المومن الصالح جزء من اجزاء النبوة. (عمده)

۶۵۵۰﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيرٍ قال حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قال حدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بنُ زَيدِ بنِ ثَابِتٍ اَنَّ اُمَّ العَلاءِ امْرَاَةً مِنَ الاَنْصَارِ بَايَعَتْ رسولَ الله صلى الله عليه و سلم اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا المُهَاجِرِيْنَ قُرْعَةً قالَتْ فطَارَ لَنا عثمانُ بنُ مَظْعُونٍ وَاَنْزَلْنَاهُ فی اَبْيَاتِنا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِی تُوُفِّيَ فِيْهِ فلمّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فی اَثْوَابِه دَخَلَ رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قالَتْ فقُلْتُ رَحمةُ الله عَلَيْكَ اَبَا السَّائِبِ فشهادتی عليْكَ لَقَدْ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ فقال رَسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم وَمَا يُدْرِيْكِ اَنَّ اللّٰهَ اَكْرَمَهُ فقُلْتُ بِاَبِی اَنْتَ يا رسولَ اللّٰهِ فَمَن يُكرِمُهُ الله فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم اَمَّا هو فوَاللّٰه لَقَدْ جَاءَهُ اليَقِيْنُ وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَرْجُو لَهُ الخَيْرَ وَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِی وَاَنَا رَسولُ اللّٰهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِی فقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اُزَكِّی بَعْدَهُ اَحَدًا اَبَدًا﴾

ترجمہ خارجہ بن زید بن ثابت کا بیان ہے کہ (ان کی ماں) ام علاء رضی اللہ عنہا جو ایک انصاری خاتون تھیں اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی نے ان سے بیان کیا ہے کہ حضرات انصارؓ نے حضرات مہاجرینؓ کو (جب یہ حضرات مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے) قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کرلیا، ام علاء نے بیان کیا کہ پھر ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعونؓ آئے تو ہم نے ان کو اپنے گھروں میں اتارا پھر وہ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں انھوں نے وفات پائی جب وہ وفات پا گئے تو انہیں غسل دیا گیا اور ان کے کپڑوں کا کفن دیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، ام العلاء نے بیان کیا کہ میں نے کہا اے ابوالسائب (یہ حضرت عثمانؓ کی کنیت ہے) تم پر اللہ کی رحمت ہو اور میری گواہی ہے تیرے بارے میں کہ اللہ نے تجھ کو عزت بخشی ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اے ام العلاء!) تجھ کو کیسے معلوم ہوا کہ اللہ نے اس کو عزت بخشی ہے؟ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر قربان پھر اللہ تعالیٰ کس کو عزت دے گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم اس (عثمان) پر یقینی چیز (موت) آچکی ہے خدا کی قسم

میں بھی ان کے لئے خیر (بھلائی) کی امید رکھتا ہوں بخدا میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اس پر ام العلاء نے کہا خدا کی قسم اب میں کبھی کسی کی پاکی نہیں بیان کروں گی۔

مطابقۃ للترجمۃ بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمۃ الباب سے نہیں ہے لیکن یہ حدیث گذر چکی ہے ام العلاء کہتی ہیں "واحزننی ذلك فنمت فاریت لعثمان عینا تجری فجئت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته فقال ذلك عمله (نصر الباری، ج:۶، ص:۵۵۰)

(۲) خود اسی باب (باب رؤیا النساء) کی دوسری حدیث میں ہے:

قالت واحزننی فنمت فرایت لعثمان عینا تجری فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ذلك عمله. (بخاری، ص:۱۰۳۷)

اس سے مطابقت ظاہر ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۳۷، مر الحدیث ص:۱۶۶، ص:۳۶۹، ص:۵۵۹، یاتی ص:۱۰۳۹۔

اشکال: اس حدیث میں ہے "واللہ ما ادری وانا رسول اللہ ماذا یفعل بی"۔

حالانکہ سورہ فتح میں تصریح ہے لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ الآیۃ۔ (۲) معلوم ہوا کہ آپ ﷺ مغفور لہ ہیں۔

جواب: شاید آپ ﷺ کا یہ ارشاد "ما ادری الخ" آیت کریمہ کے نازل ہونے سے قبل کا ہو فلا اشکال۔

علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں: **فان قلت معلوم انه صلی اللہ علیہ وسلم مغفور له ماتقدم وما تاخر وله من المقامات المحمودة مالیس بغیره قلت هو نفی الدرایة التفصیلیة والمعلوم هو الاجمال** (الکواکب)

۶۵۵۱ **حَدَّثَنَا اَبُوالیمانِ قال اَخْبَرَنا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذا وقال ما اَدْرِی ما یُفْعَلُ به قالتْ وَاَحْزَنَنِی فَنِمْتُ فَرَاَیْتُ لِعثمانَ عَیْنًا تَجْرِی فَاَخْبَرْتُ رسولَ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقال ذٰلِكَ عَمَلُه**

ترجمہ ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا انھوں نے کہا ہم کو شعیب (ابن ابی حمزہ) نے خبر دی انھوں نے امام زہری سے یہی حدیث مذکور ذکر کی اس میں ہے کہ: اور حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ عثمان بن مظعون کے ساتھ کیا کیا جائے گا ام العلاء نے بیان کیا کہ (یہ ارشاد سن کر) مجھے رنج ہوا (کہ صحابی رسول حضرت عثمان بن مظعونؓ کے متعلق کوئی بات یقین کے ساتھ معلوم نہیں ہے) چنانچہ میں سو گئی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کیلئے ایک جاری چشمہ ہے پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة اس لئے کہ ام العلاء نے خواب دیکھا اور آنحضور ﷺ سے بیان کیا جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا۔

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۷ و مر الحديث ص:۱۶۶، ص:۳۶۹، ص:۵۵۹۔

تشریح | علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں "اى يجرى له لانه كان له بقية من عمله يجرى له ثوابها فقد كان له ولد صالح يدعو له شهد بدرا وهو السائب . ويحتمل ان يكون عثمان كان مرابطا فى سبيل الله فيكون ممن يجرى له عمله لحديث فضالة بن عبيد مرفوعا كل ميت يختم على عمله الا المرابط فى سبيل الله فانه ينمى له عمله الى يوم القيامة (قس)

﴿بَابٌ ۳۷۰۴ الحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عن يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾

هذا بابٌ (بالتنوين) يذكر فيه الحُلمُ من الشيطان

براخواب شیطان کی طرف سے ہے

پس اگر کوئی براخواب دیکھے تو بائیں طرف تھوک دے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے۔
(یعنی اعوذ بالله من الشيطان الرجيم کہے)

۶۵۵۲ ﴿حدَّثَنا يَحْيَى بنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عنِ ابنِ شِهَابٍ عن اَبِى سَلَمَةَ بنِ عبدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ الاَنْصَارِيَّ وَكانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَفُرْسَانِهِ قال سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ الرُّؤيَا مِنَ اللّٰهِ وَالحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمُ الحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عن يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْه فَلَنْ يَضُرَّهُ﴾

ترجمہ | ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی اور آپ ﷺ کے شہسواروں میں سے تھے آپ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ پسندیدہ خواب اللہ کی طرف سے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے تو جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو (جاگتے ہی) اپنے بائیں طرف تھوکے اور اس کی برائی سے اللہ کے پاس پناہ مانگے تو اس سے اس کو کوئی نقصان نہ ہوگا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۷ و مر الحديث ص:۴۶۵، ص:۸۵۵، ص:۱۰۳۴، ص:۱۰۳۵، ص:۱۰۳۶، یاتی ص:۱۰۴۳۔

۳۷۰۵
﴿بابُ اللَّبَنِ﴾

دودھ کا بیان

یعنی جب خواب میں دودھ دیکھے تو اس کی کیا تعبیر ہے؟

۶۵۵۳﴿حدَّثنا عَبْدَانُ قال اَخبرنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخبرنا يُونُسُ عنِ الزُّهْرِيِّ قال اَخبرنِي حَمْزَةُ بنُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ ابنَ عُمَرَ قال سَمِعْتُ رَسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقول بَيْنا اَنَا نائِمٌ ثُمَّ اُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فشَرِبْتُ مِنْهُ حتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فى اَظَافِيْرِى ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِى عُمَرَ قالوا فما اَوَّلْتَهُ يا رسولَ اللّٰهِ قال العِلْمَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ ایک بار میں سو رہا تھا، پھر میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے اس کا دودھ پیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ اس کی تراوٹ (سیرابی) کا اثر میرے ناخنوں میں جھلک رہا ہے پھر میں نے اپنا بچا ہوا (جو دودھ تھا) عمرؓ کو دیدیا صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا "علم"۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه يوضحها ويبين تعبير اللبن.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۳۷ ومر الحديث ص:۱۸،ص:۵۲۰، ياتى ص:۱۰۴۰،ص:۱۰۴۱۔

علم اور دودھ میں مناسبت علامہ عینیؒ فرماتے ہیں دونوں کثیر النفع اور مفید ہونے میں مشترک ہیں دودھ انسان کی فطری غذا اور مقوی بدن ہے اور علم روح کی فطری غذا ہے اس پر دین و دنیا دونوں کی صلاح وفلاح موقوف ہے اور دودھ سے جسم میں تازگی آتی ہے تو علم پر قلوب کی حیات کا مدار ہے وغیرہ۔

قال الحافظ "وتفسير اللبن بالعام لاشتراكهما فى كثرة النفع بهما" (فتح)

تحقیق الفاظ "انى لَاَرَى الرِّيَّ" بكسر الراء وتشديد الياء از باب سمع مصدر اكثر رِيًّا اور کبھی رَيًّا آتا ہے بمعنی سیراب ہونا۔

"فى اظفارى" علامہ عینیؒ فرماتے ہیں یہاں فى بمعنی على ہے جیسے قرآن مجید میں ہے ولَاُصَلِّبَنَّكُم فى جذوع النخل (سوره طه) اى على جذوع النخل.

تنبيه: اس روایت سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ پر سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کی فضیلت کا شبہ درست نہیں۔

(۱) کہ یہ ایک جزئی فضیلت ہے جو کلی فضیلت کو مستلزم نہیں اس لئے کہ صدیق اکبرؓ کی شان میں ارشاد نبوی ہے

ما صبّ الله فی صدری صببته فی صدر ابی بکر .

(۲) اس روایت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہی نہیں، ہوسکتا ہے کہ حاضرین میں اس وقت حضرت ابوبکرؓ نہ ہوں۔

بہرحال صدیق اکبر ہیں افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق ابوبکر الصدیق پر اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔

﴿بابُ (۳۷۰۶) اِذَا جَرَی اللَّبَنُ فِی اَطْرَافِهٖ اَوْ اَظَافِیْرِہٖ﴾

اگر (خواب میں) دودھ کسی کے اطراف یا ناخونوں تک نمایاں ہوجائے (تو کیا تعبیر ہے؟)

۶۵۵۴ ﴿حَدَّثَنا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ قال حدَّثَنا یَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاھِیْمَ قال حدَّثَنا اَبِی عن صَالِحٍ عنِ ابنِ شِھَابٍ قال اَخْبَرَنِی حَمْزَۃُ بنُ عبدِ اللّٰہِ بنِ عُمَرَ اَنَّہٗ سَمِعَ عبدَ اللّٰہِ بنَ عُمَرَ یقولُ قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بَیْنَا اَنَا نائِمٌ اُتِیْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْہُ حتّی اِنِّی لَاَرَی الرِّیَّ یَخْرُجُ مِنْ اَطْرَافِی فَاَعْطَیْتُ فَضْلِی عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ فقال مَنْ حَولَہٗ فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ یا رسولَ اللّٰہِ قال العِلْمَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا اور میں نے اس سے پیا یہاں تک کہ میں نے تروات (سیرابی) کا اثر اپنے اطراف میں نمایاں دیکھا پھر میں نے اپنا بچا ہوا (دودھ) عمر بن خطاب کو دیا پھر جو لوگ آپ ﷺ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا علم۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۳۷ ومر الحدیث ص:۱۸، ص:۵۲۰، یاتی ص:۱۰۴۰، ص:۱۰۴۱۔

تشریح مکمل ومفصل تشریح کیلئے حدیث سابق دیکھئے۔

﴿بابُ (۳۷۰۷) القَمِیْصِ فی المَنَامِ﴾

خواب میں قمیص (کرتا) دیکھنا، اور اس کی تعبیر

۶۵۵۵ ﴿حَدَّثَنا عَلِیُّ بنُ عبدِ اللّٰہِ قال حدَّثَنا یَعْقُوبُ بنُ اِبْرَاھِیْمَ حَدَّثَنا اَبِی عن صالحٍ عنِ

ابنِ شِهاب قال حدَّثَنِي ابُو اُمامَةَ بنُ سَهْلٍ انّه سمِعَ ابا سَعِيْدِ الخُدْرِيَّ يقول قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم بَيْنا انَا نَائِمٌ رَايْتُ النّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِم قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُدِيَّ وَمِنْها مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قالوا مَا اوَّلتَ يارسولَ اللّٰهِ قال الدِّيْنَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ سو رہا تھا میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ کُرتے پہنے ہوئے ہیں بعضوں کے کرتے چھاتیوں تک ہیں اور بعضوں کے اس سے بھی کم اور حضرت عمر بن خطابؓ میرے سامنے آئے ان کا کرتا اتنا لمبا تھا کہ اسے گھسیٹ رہے تھے (یعنی زمین تک نیچا ہے) صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی آنحضور ﷺ نے فرمایا "دین"

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۷ ومر الحديث ص:۸، ص:۵۲۱، ياتي ص:۱۰۳۸۔

تشریح | یعنی قمیص کی تعبیر دین سے فرمائی باقی تشریح اور اشکال وجواب کیلئے نصر الباری جلد اوّل، ص: ۲۶۰ کا مطالعہ کیجئے۔

﴿بابُ ۳۷۰۸ جَرِّ القَمِيْصِ فى المَنَامِ﴾

خواب میں قمیص کا گھسیٹنا

۶۵۵۶ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ قال حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنا ابُو اُمامَةَ بنُ سَهْلٍ عن اَبِي سَعِيْدِ الخُدرِيِّ انَّه قَالَ سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقولُ بَيْنا انَا نَائِمٌ رايتُ النّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَايَبْلُغُ الثُدِيَّ فمِنهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّه قالُوا فَمَا اَوَّلْتَه يارسولَ اللّٰهِ قال الدِّيْنَ ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ کچھ لوگ میرے سامنے پیش کئے گئے جو قمیص پہنے ہوئے تھے ان میں بعض کی قمیص صرف سینے تک تھی اور بعض کی اس سے بھی کم (یعنی چھوٹی) اور میرے سامنے عمر بن خطاب پیش کئے گئے اور ان پر اتنی بڑی قمیص تھی کہ اس کو گھسیٹ رہے تھے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی آنحضور ﷺ نے فرمایا "دین"۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "وعليه قميص يجره"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۸۔ مر الحديث ص:۸،ص:۵۲۱،ص:۱۰۳۷۔

دین سے قمیص کی مناسبت | مناسبت یہ ہے کہ لباس پہننے سے تین اغراض ہوتی ہیں: (۱) ستر عورت (۲) سردی گرمی سے حفاظت (۳) زینت۔

اسی طرح دین بھی عیوب کیلئے ساتر اور اخروی مصائب سے محافظ اور سبب زینت ہے۔

یہ معلوم ہو چکا کہ دین کا اطلاق ایمان و اسلام کے مجموعہ پر آتا ہے اس لئے نفس ایمان میں کمی وزیادتی اس سے ثابت نہیں اور اعمال کی وجہ سے تفاوت و تفاضل کا اہل حق میں سے کسی کو انکار نہیں۔ باقی اشکال و جواب کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۲۶۰۔

﴿بابُ الخُضْرِ فى المَنامِ وَالرَّوْضَةِ الخَضْرَاءِ﴾ ۳۷۰۹

خواب میں سبزہ اور ہرا بھرا باغ دیکھنا

تحقیق و تشریح | "الخُضر" بضم الخاء المعجمة وسكون الضاد المعجمة جمع اخضر وهو اللون المعروف من اصول الالوان (عمده)

۶۵۵۷﴿حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بن محمَّدٍ الجُعْفِيُّ قال حَدَّثَنا حَرَمِيُّ بن عُمارَةَ قال حَدَّثَنا قُرَّةُ بنُ خالِدٍ عن محمَّدِ بنِ سِيرِينَ قال قال قَيْسُ بنُ عُبادٍ كُنْتُ فى حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بنُ مالِكٍ وابنُ عُمَرَ فَمَرَّ عبدُ اللّٰهِ بنُ سَلامٍ فقالُوا هٰذا رَجُل مِنْ اَهْلِ الجَنَّةِ فقلتُ له اِنَّهُمْ قالُوا كَذَا وَكَذا قال سُبْحَانَ اللّٰهِ ما كانَ يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَقُولُوا ما لَيْسَ لَهُمْ به عِلْمٌ اِنَّما رَاَيْتُ كَاَنَّما عَمُودٌ وُضِعَ فى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفى رَاْسِهَا عُرْوَةٌ وَ فى اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالمِنْصَفُ الوَصِيْفُ فَقِيلَ اِرْقَهْ فَرَقِيْتُه حتى اَخَذْتُ بالعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسولِ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فقال رَسولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم يَموتُ عبدُ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الوُثْقٰى﴾

ترجمہ | قیس بن عباد (تابعیؒ) نے بیان کیا کہ میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا جس میں سعد بن مالک (سعد بن ابی وقاصؓ) اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی تشریف فرما تھے اتنے میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ گذرے تو لوگوں نے کہا یہ شخص اہل جنت میں سے ہیں، قیس بن عباد نے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن سلامؓ سے کہا کہ لوگ اس طرح کی بات کہہ رہے ہیں انھوں

نے (تعجب کرتے ہوئے) کہا سبحان اللہ ان لوگوں کیلئے مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہیں جس کا انہیں علم نہیں ہے (اب میں تم سے بیان کرتا ہوں کہ لوگوں نے ایسا کیوں کہا کہ میں اہل جنت میں سے ہوں) میں نے (نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں) ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک ہرے بھرے باغ میں ایک ستون کھڑا کیا گیا ہے اور اس ستون (کھمبا) کے بلندی (چوٹی) میں ایک عروہ (دستہ) لگا ہوا ہے اور اس کے نیچے منصف تھا اور منصف سے مراد خادم ہے پھر کہا گیا کہ اس پر چڑھ جاؤ تو میں چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے عروہ (دستہ) پکڑ لیا پھر میں نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عبداللہ مرتے دم تک عروۃ الوثقی پکڑے ہوئے ہوں گے (یعنی اسلام پر مضبوطی سے قائم ہوں گے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للجزء الثانی من الترجمة.

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۳۸ و مر الحديث ص:۵۳۸، ومسلم فی الفضائل۔

﴿بَابُ كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِی الْمَنَامِ﴾ ۳۷۱۰

ای هذا باب فی بیان کشف الرجل المرأة فی المنام بان کشف وجهها لیراه لیتزوج بها (عمده)

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا

۶۵۵۸ ﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم أُرِيتُكِ فِی الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِی سَرَقَةِ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُهَا فَإِذَا هِیَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ﴾

ترجمہ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مجھے خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئی ہو دیکھا کہ ایک شخص (جبرئیل علیہ السلام مرد کی شکل میں) تجھ کو اٹھائے ہوئے ہے اور جبرئیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں یہ آپ کی بیوی ہیں آپ اس (کے چہرے) کو کھولئے تو میں نے دیکھا کہ وہ تو ہی تھی پھر میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فاكشفها"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص:۱۰۳۸، ص:۱۰۳۸ و مر الحديث ص:۵۵۱، وص:۵۵۱، وص:۵۵۱۔

۳۷۱۱ ﴿بابُ ثِيَابِ الحَرِيْرِ فِى المَنَامِ﴾

اى هذا باب فى بيان روية ثياب الحرير فى المنام

یعنی خواب میں ریشم کے کپڑے دیکھنے کا بیان

۶۵۵۹﴿حَدَّثَنَا محمَّدٌ قال اَخْبَرنا اَبُو مُعَاوِيَةَ قال اَخْبَرَنا هِشَامُ بنُ عُرْوَةَ عن اَبِيْهِ عن عائِشَةَ قالتْ قال رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم اُرِيْتُكِ قَبْلَ اَنْ اَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَاَيْتُ المَلَكَ يَحْمِلُكِ فى سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيْرٍ فقُلْتُ لَهُ اكْشِفْ فإذَا كَشَفَ فإذَا هُوَ اَنْتِ فقُلتُ اِن يَكُن هٰذا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ثُمَّ اُرِيْتُكِ يَحْمِلُكِ فى سَرَقَةٍ مِن حَرِيْرٍ فقلتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فإذَا هِىَ اَنْتِ فقُلْتُ اِنْ يَكُ هٰذا مِنْ عندِ اللّٰهِ يُمْضِهِ﴾

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے شادی کرنے سے پہلے مجھے تم دو مرتبہ دکھائی گئیں میں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں اٹھائے ہوئے ہے تو میں نے اس سے کہا کہ کھولو جب اس نے کھولا تو دیکھا کہ وہ تو تھی پھر میں نے دل میں کہا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے تو اللہ اس کو پورا کرے گا۔ پھر (دوبارہ) تو مجھے (خواب میں) دکھائی گئی کہ فرشتہ تجھے ایک ریشمی کپڑے میں اٹھائے ہوئے ہے میں نے کہا کہ (چہرے سے) کپڑا کھولئے چنانچہ اس نے جو کھولا تو دیکھا کہ وہ تو ہے پھر میں نے دل میں کہا کہ اگر یہ (خواب) اللہ کی طرف سے ہے تو وہ اسے پورا کرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "يحملكِ فى سرقة من حرير"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۳۸ مر الحديث ص۱۵۵۱،ص:۷۶۰،ص:۷۶۸،ص:۱۰۳۸۔

۳۷۱۲ ﴿بابُ الْمَفَاتِيْحِ فى اليَدِ﴾

ہاتھ میں کنجیاں (یعنی خواب میں کنجیوں کا ہاتھ میں) دیکھنا

علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: باب روية المفاتيح فى اليد فى المنام (قس)

۶۵۶۰﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ قال حَدَّثَنا اللَّيْثُ قال حَدَّثَنِى عُقَيْلٌ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِى سَعِيْدُ بنُ المُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قال سمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه

وسلم يقولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قال محمَّدٌ وَبَلَغَنِي اَنَّ جَوَامِعَ الكَلِمِ اَنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ الْاُمُورَ الْكَثِيْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الكُتُبِ قَبْلَه فِي الاَمْرِ الوَاحِدِ وَالْاَمْرَيْنِ اَوْ نحوَ ذٰلِكَ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ میں جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہوں اور رُعب کے ذریعہ میری مدد کی گئی ہے اور (ایک بار) میں سو رہا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں رکھ دی گئیں۔

"قال محمد" محمد بن مسلم زہری یا محمد بن اسماعیل (امام بخاری) نے کہا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جوامع الکلم سے مراد یہ ہے کہ بہت سے وہ امور جو آنحضور ﷺ سے پہلے کتابوں میں لکھے ہوئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ ایک یا دو امور یا اس کے مانند میں جمع کردیں (یعنی ایسا جامع کلام جس کی عبارت مختصر فصیح و بلیغ ہو اور معنی بہت وبھرپور ہوں)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة في قوله: اتيت بمفاتيح خزائن الارض.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۳۸ ومر الحديث ص:۴۱۸، ص:۱۰۳۶، ویاتی ص:۱۰۸۰۔

مختصر تشریح "مفاتيح خزائن الارض" قال الخطابي يريد بخزائن الارض ما فتح الله على امته من الغنائم وخزائن كسرىٰ وقيصر وغيرهما (قس)

مزید تحقیق وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۱۵۸۔

﴿بَابُ التَّعْلِيْقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ﴾ ۳۷۱۳

(خواب میں) کنڈہ (دستہ) اور حلقہ پکڑ کر لٹکنا

۶۵۶۱﴿حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثنا اَزْهَرُ عنِ ابنِ عَوْنٍ ح وحَدَّثَنِي خَلِيْفَةُ قال حدَّثنا مُعَاذٌ قال اَخْبَرَنَا ابنُ عَوْنٍ عن محمَّدٍ قال حدَّثنا قَيْسُ بنُ عُبَادٍ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ سَلَامٍ قال رَاَيْتُ كَاَنِّي فِي رَوْضَةٍ وَسَطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ فِي اَعْلَى العَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيْلَ لِيَ ارْقَهْ قلتُ لَا اَسْتَطِيْعُ فَاَتَانِي وَصِيْفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيْتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَاَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فقال تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْاِسْلَامِ وَذٰلِكَ العَمُودُ عَمُودُ الْاِسْلَامِ وَتِلْكَ العُرْوَةُ العُرْوَةُ الْوُثْقٰى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكاً بِالْاِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے بیان کیا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے بیچ میں ایک ستون (کھمبا لوہے کا) ہے کھمبے کی بلندی (چوٹی) میں ایک عروہ (دستہ) ہے پھر مجھ سے کہا گیا کہ چڑھ جاؤ میں نے کہا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا (میں چڑھ نہیں سکتا) تو میرے پاس ایک خادم آیا اور اس نے (پیچھے سے) میرے کپڑے چڑھا دیئے تو میں چڑھ گیا اور میں نے دستہ (حلقہ) کو پکڑ لیا ابھی میں اسے پکڑے ہی ہوئے تھا کہ میری آنکھ کھل گئی پھر میں نے یہ خواب نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ باغ تو باغ اسلام تھا اور وہ ستون (کھمبا) اسلام کا ستون تھا (یعنی عمود سے مراد عمود اسلام کلمہ، نماز، روزہ وغیرہ ارکان اسلام ہیں) اور وہ دستہ عروة الوثقی (مضبوط حلقہ) ہے (یعنی اسلام) تم ہمیشہ اسلام پر مضبوطی سے جمے رہو گے یہاں تک کہ تمہاری وفات ہو جائے (پوری زندگی مرنے تک اسلام پر قائم رہو گے)

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "فاستمسك بالعروة"

تعدد موضعه والحديث هنا ص: ۱۰۳۸ ومر الحديث ص: ۵۳۸۔

﴿باب عَمُودِ الفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِه﴾ ۳۷۱۴

اپنے تکیہ کے نیچے خیمہ کا ستون (خواب میں) دیکھنا

تحقیق وتشریح "عمود" بفتح اوله بمعنی ستون، کھمبا وجمعه اعمدة وعُمُد بضمين. "فسطاط" بضم الفاء وبكسرها وبالطاء المهملة مكررة وهو الخيمة العظيمة

امام بخاریؒ نے اس باب میں کوئی حدیث بیان نہیں کی شاید ان کی شرط پر حدیث نہ ملی ہو گی ولعله اشار بهذه الترجمة الى ما اخرجه يعقوب بن سفيان والطبرانى والحاكم وصححه من حديث عبد الله بن عمرو بن العاص سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم رايت عمود الكتاب احتمل من تحت راسى فاتبعته بصرى فاذا هو قد عمد به الى الشام الا وان الايمان حين تقع الفتن بالشام الخ (قس) مزید کیلئے ارشاد الساری اور عمدة القاری کا مطالعہ کیجئے۔

﴿باب الاِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الجَنَّةِ فى المَنَامِ﴾ ۳۷۱۵

خواب میں استبرق دیکھنا اور جنت میں داخل ہونا

تحقیق وتشریح "الاستبرق" وهو الغليظ من الديباج (عمده) یعنی موٹا ریشمی کپڑا۔

۶۵۶۲ ﴿حَدَّثَنَا مُعَلَّى بنُ اَسَدٍ قال حدَّثَنا وُهَيْبٌ عن اَيُّوبَ عن نافعٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قال رَأَيْتُ

فی المَنامِ کَانَّ فِی یَدِی سَرَقَةً مِن حَرِیرٍ لا اَهْوِی بِهَا اِلٰی مَکانٍ فِی الجنَّةِ اِلاّ طَارَتْ بِی اِلَیْهِ فقَصَصْتُها عَلٰی حَفْصَةَ فقَصَّتها حَفْصَةُ عَلَی النَّبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال اِنَّ اَخاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ قال اِنّ عبدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ۔

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا ہے میں جنت میں جس جگہ جانے کا قصد کرتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں پہنچا دیتا ہے، میں نے یہ خواب (اپنی بہن) حفصہؓ سے بیان کیا اور ام المومنین حضرت حفصہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا فرمایا (شک من الراوی) عبداللہ نیک آدمی ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للجزء الاوّل للترجمة توخذ من قوله رَاَیت فی المنام کان فی یدی سرقة من حریر، وتوخذ للجزء الثانی من قوله لا اهوی بها الی مکان فی الجنة الا طارت بی الیه.

تعدد موضعہ والحدیث هنا ص:۱۰۳۹ و مر الحدیث ص:۱۵۱،ص:۱۵۵،ص:۵۲۹، یاتی ص:۱۰۴۰،ص:۱۰۴۱۔

ازاله شبه: اس حدیث میں اگرچہ استبرق کا ذکر نہیں ہے مگر امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے اسی بخاری شریف کا،ص:۱۵۵ دیکھئے جس میں صاف ہے ''کانّ بیدی قطعة استبرق الخ'' نیز ترمذی میں ہے کانما فی یدی قطعة استبرق. فلا اشکال.

۳۷۱۶ باب القَیْدِ فی المَنَامِ

خواب میں قید (بیڑی) دیکھنا

ای هذا باب فی بیان من رأی انه مقید فی المنام ولم یذکر ما یکون تعبیره اکتفاء بما ذکر فی الحدیث (عمده)

یعنی جس شخص نے خواب میں دیکھا کہ میرے پاؤں میں بیڑی ہے تو اس کی تعبیر کیا ہوگی؟
حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں بظاہر اس کی تعبیر ثبات فی الدین، دین میں پختگی ہے۔

۶۵۶۳ حَدَّثَنا عبدُ اللّٰهِ بنُ صَبّاحٍ قال حدَّثَنا مُعْتَمِرٌ قال سَمِعْتُ عَوفًا قال حدَّثَنا محمَّدُ بنُ سِیرِیْنَ اَنَّه سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یقولُ قال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ تَکْذِبُ رُؤْیَا المُؤْمِنِ وَرُؤْیَا المُؤْمِنِ جُزْءٌ مِن سِتَّةٍ وَاَرْبَعِینَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَمَا کَانَ مِنَ النُّبُوَّةِ فاِنَّه لا یَکْذِبُ قال محمَّدٌ وَاَنا اقول هٰذه قال و کان یقالُ

الرُّؤیا ثلاثٌ حَدِیثُ النفسِ وتَخوِیفُ الشَّیطانِ وَبُشریٰ مِنَ اللّٰہِ فمَنْ رَآی شیئًا یَکْرَھُہٗ فلا یَقُصُّہ علٰی اَحَدٍ وَلْیَقُمْ فلْیُصَلِّ قالَ وکانَ یَکْرہُ الغُلَّ فی النَّومِ وکانَ یُعْجِبُھُمُ القَیْدُ وَیُقالُ القَیْدُ ثَباتٌ فی الدِّینِ وَرَوَاہُ قتادۃُ وَیُونُسُ وھِشامٌ وَاَبُو ھِلالٍ عَنِ ابنِ سِیْرِیْنَ عن اَبِی ھُرَیرَۃَ عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَاَدْرَجَہ بَعْضُھُم کُلَّہٗ فی الحَدِیْثِ وَحَدِیْثُ عَوفٍ اَبْیَنُ وَقال یُونُسُ لا اَحْسِبُہٗ اِلَّا عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی القَیْدِ قال اَبُو عَبدِ اللّٰہِ لا تکونُ الاَغْلالُ اِلّا فی الاَعْنَاقِ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب زمانہ قریب ہوگا (جب قیامت کا زمانہ قریب ہوجائے گا) تو مسلمان کا خواب بہت کم جھوٹا ہوگا (لفظی ترجمہ یہ ہوگا: جب زمانہ قریب ہوگا تو قریب نہیں یہ بات کہ مسلمان کا خواب جھوٹا ہو۔ بلکہ سچا ہی ہوگا)

"ورؤیا المؤمن" اور مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے (یعنی علم نبوت کے اجزاء میں سے ہے) اور جو چیز نبوت سے ہوگی وہ جھوٹی نہیں ہوگی۔

"وقال محمد الخ" اور محمد بن سیرینؒ (تعبیر خواب کے امام) نے کہا وانا اقول ھذہ اور میں یہی کہتا ہوں کہ نبوت کا جزء (حصہ) جھوٹ نہیں ہوسکتا، "قال وکان یقال الخ" محمد بن سیرینؒ نے کہا (بالسند السابق) اور کہا جاتا ہے (القائل ھو ابوھریرۃؓ. قس) الرؤیا ثلاث (اس کے قائل حضرت ابوہریرہؓ ہیں لیکن ترمذی وغیرہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وَالرُّؤیا ثلاث فالرویا الصالحۃ بشری من اللہ الخ) (ترمذی جلد ثانی، ص:۵۱)

"الرؤیا ثلاث حدیث النفس وتخویف الشیطان وبشری من اللہ الخ" خواب تین طرح کے ہیں:

(۱) حدیث النفس یعنی ذہنی خیالات، دلی ونفسیاتی خیالات یعنی جس طرح کی باتیں بیداری میں ذہن میں گھومتی ہیں اسی طرح خواب میں دیکھتا ہے یہ خواب اضغاث احلام کے قبیل سے ہے اس خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔

(۲) تخویف الشیطان یعنی شیطان کا ڈرانا ہے، شیطان کی طرف سے رنج وغم پیدا کرنے کیلئے ہوتا ہے یہ بھی ناقابل اعتبار ہے یعنی خواب کی یہ دونوں قسمیں قابل اعتبار نہیں۔

(۳) "وبشری من اللہ" اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری یعنی رؤیائے صالحہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے۔

"فمن رای شیئا الخ" تو جو شخص ناپسندیدہ (مکروہ) خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے اور اس کو چاہئے کہ اٹھ کر (وضو کرکے) نماز پڑھے۔ "قال" ای ابن سیرین الخ ابن سیرینؒ نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ خواب میں طوق کو (گردن میں) دیکھنا برا سمجھتے تھے (لانہ من صفات اھل النار لقولہ تعالیٰ اذ الاغلال فی

اعناقھم) اور قید کو (یعنی پاؤں میں بیڑی دیکھنے کو) اچھا سمجھتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ قید دین میں ثبات قدمی ہے، پختگی ہے (مطلب یہ ہے کہ خواب میں پاؤں میں بیڑی دیکھنا کہ رسی پڑی ہے یہ معاصی سے رکاوٹ اور دین میں پختگی کی علامت ہے اس لئے پسند فرماتے تھے۔

"ورواہ قتادۃ و یونس الخ" اور اس حدیث کو قتادہ، یونس، ہشام، اور ابو ہلال نے محمد بن سیرینؒ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے اور انھوں نے حضرت نبی اکرم ﷺ سے اور بعضوں نے سب کو یعنی الرؤیا ثلاث سے لے کر فی الدین تک مرفوع قرار دیا ہے۔ "وحدیث عوف ابین" ای اظھر. "وقال یونس لا احسب الخ" اور یونس بن عبید نے اپنی روایت میں یوں کہا ہے کہ "قید" یعنی بیڑی کی یہ تعبیر نبی اکرم ﷺ سے ہے۔

"قال ابو عبداللہ" امام بخاریؒ نے کہا "اغلال" ہمیشہ گردنوں ہی میں ہوتے ہیں۔ (وفیہ نظر)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقۃ الحدیث للترجمۃ فی قولہ "وکان یعجبھم القید"

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۳۹۔

تنبیہ: یہاں لوگوں کو مغالطہ ہوگیا کہ رؤیا صالحہ جزء نبوت ہے جو دنیا میں باقی ہے اور دنیا میں جزء نبوت کے باقی رہنے اور جاری رہنے کو نبوت کا باقی اور جاری رہنا سمجھ بیٹھے ہیں جو قرآن مجید کے نصوص قطعیہ اور بے شمار احادیث صحیحہ کے سراسر خلاف ہے نیز اجماع امت کے بھی خلاف ہے کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ اجماعی ہے۔

یہاں سب سے بڑی حماقت و بدعقلی یہ ہوئی ہے کہ کسی چیز کے ایک جزء کے موجود ہونے سے اس چیز کا موجود ہونا سمجھ لیا حالانکہ یہ مشاہد ہے کہ کسی چیز کے ایک جزء کے موجود ہونے سے اس چیز کا موجود ہونا لازم نہیں آتا جیسے کسی شخص کے گھر میں گاڑی کا ایک پہیہ (ٹائر) موجود ہے تو کوئی یہ نہیں سمجھتا کہ گاڑی موجود ہے، کسی انسان کے بال و ناخن کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہتا کہ وہ انسان موجود ہے۔

میں تو کہتا ہوں کہ جو شخص نبوت کے ایک جزء کے باقی اور موجود ہونے کو نبوت کا باقی رہنا سمجھتا ہے اسے تو چاہئے اور لازم ہے کہ اپنے آپ کو گدھا سمجھے کیونکہ گدھے کے ایک جزء کے بجائے چند اجزاء ہاتھ، پاؤں اور سر اور جسم و جان موجود ہیں وہ اپنے آپ کو گدھا سمجھے اور بلاشبہ ایسا شخص بلادت و حماقت میں گدھا کہلانے کا مستحق ہے۔

۳۷۱۷ بَابُ العَيْنِ الجَارِيَةِ فِي المَنَامِ

خواب میں جاری چشمہ (بہتا پانی) دیکھنا

۶۵۶۴ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قال اَخْبَرَنا عبدُ اللّٰهِ قال اَخْبَرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عن خارِجَةَ بنِ

زَیْدِ بنِ ثابِتٍ عن اُمِّ العَلاءِ وَهِی امْرَأَةٌ مِن نِسائِهِمْ بَايَعَتْ رسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قالَتْ طارَلَنا عثمانُ بنُ مَظْعُونٍ فی السُّکْنٰی حِیْنَ اقْتَرَعَتِ الاَنْصارُ عَلٰی سُکْنَی المُهاجِرِینَ فاشْتَکٰی فَمَرَّضْناهُ حتی تُوُفِّیَ ثُمَّ جَعَلْناهُ فی اَثْوابِه فدَخَلَ عَلینا رسولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْكَ اَبا السَّائِبِ فشَهادَتِی عَلَیْكَ لَقَد اَکْرَمَكَ اللّٰهُ قال ومَا یُدْرِیكِ قلتُ لا اَدْرِی وَاللّٰهِ قال اَمّا هُوَ فقد جاءَهُ الیَقِیْنُ اِنِّی لَاَرْجُو لَهُ الخَیْرَ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِیْ وَاَنَا رسولُ اللّٰهِ ما یُفْعَلُ بِی وَلَا بِکُمْ قالَتْ اُمُّ العَلاءِ فواللّٰهِ لَا اُزَکِّی اَحَدًا بَعْدَهُ قالَتْ وَرَاَیْتُ لِعُثْمانَ فی النَّومِ عَیْنًا تَجْرِی فجِئْتُ رسولَ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم فذَکَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فقال ذٰلِكَ عَمَلُه یَجْرِیْ لَه﴿

ترجمہ خارجہ بن زید بن ثابت (انصاری) سے روایت ہے انھوں نے (اپنی والدہ) ام العلاءؓ سے جوان ہی انصار میں سے ایک خاتون تھیں انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی انھوں نے بیان کیا کہ جب انصارؓ نے مہاجرینؓ کے قیام کیلئے قرعہ اندازی کی (کہ کون انصاری کس مہاجر کو اپنے گھر رکھے) تو حضرت عثمان بن مظعونؓ کا نام ہمارے یہاں ٹھہرنے کا نکلا (چنانچہ وہ ہمارے پاس رہے) پھر وہ بیمار ہو گئے تو ہم نے ان کی تیمارداری کی یہاں تک کہ وہ وفات پا گئے پھر ہم نے ان کو (غسل دے کر) ان کے کپڑوں میں لپیٹ دیا (یعنی کفن پہنایا) تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا اے ابوالسائب (حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) تم پر اللہ کی رحمت ہو تم پر میری شہادت ہے کہ اللہ نے آپ کو عزت بخشی ہے یہ سن کر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا (کہ اللہ نے اس کو عزت بخشی ہے؟) میں نے عرض کیا واللہ مجھ کو معلوم نہیں ہے، آنحضور ﷺ نے فرمایا بہرحال عثمان! تو اس پر یقینی بات آ چکی (یعنی موت آ چکی ہے) اور میں بلاشبہ اللہ سے (ان کیلئے) خیر کی امید رکھتا ہوں، خدا کی قسم یقین سے میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا (اکثر روایتوں میں بجائے "بی" کے "بہ" ہے یعنی عثمانؓ کے ساتھ کیا کیا جائے گا) امّ علاءؓ نے کہا خدا کی قسم اس کے بعد میں کبھی کسی کی پاکی نہیں بیان کروں گی، امّ علاء نے بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کیلئے ایک چشمہ جاری ہے تو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور میں نے آپ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ فرمایا یہ اس کا عمل ہے جو اس کیلئے جاری ہے۔

(ای عمله الذی کان عمله فی حیاته کصدقة جاریة یجری له ثوابها بعد موته وکان عثمان من الاغنیاء فلا یبعد ان یکون له صدقة استمرت بعد موته وقد کان له ولد صالح ایضا وهو السائب (قس) جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اذا مات ابن آدم انقطع عمله الا من

ثلاث الحدیث.

مطابقته للترجمة | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "ورایت لعثمان فی النوم عینا تجری الخ.

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۱۰۳۹ ومر الحدیث ص:۱۶۶،ص:۳۶۹ تاص:۳۷۰،ص:۵۵۹،ص:۱۰۳۷۔

﴿بَابُ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حتّٰى يَرْوَى النَّاسُ﴾ ۳۷۱۸

رواهُ اَبُو هُرَيرةَ عنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

(خواب میں) کنویں سے پانی کھینچنا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو جائیں

اس کی روایت حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی اکرم ﷺ سے کی

(حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث آئندہ باب میں موصولاً مذکور ہوگی انشاء اللہ)

۶۵۶۵ ﴿حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بنُ اِبْراهِيمَ بنِ كَثِيرٍ قال حدَّثَنا شُعَيْبُ بنُ حَرْبٍ قال حدَّثَنا صَخْرُ بنُ جُوَيْرِيَةَ قال حدَّثَنا نافِعٌ اَنَّ ابنَ عُمَرَ حَدَّثَه قال قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم بَيْنَا اَنَا عَلٰى بِئرٍ اَنْزِعُ مِنهَا اِذْ جَاءَ نِي اَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاَخَذَ اَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِى نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَه ثُمَّ اَخَذَهَا ابنُ الخطّابِ مِنْ يَدِ اَبِى بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فى يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ اَرَعَبْقَرِيًّا مِنَ النّاسِ يَفْرِى فَرِيَّه حتى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں ایک کنویں پر کھڑا اس سے پانی نکال رہا ہوں اتنے میں میرے پاس ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آ گئے پھر ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یا (شک راوی) دو ڈول پانی نکالا ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اس کے بعد ابوبکرؓ کے ہاتھ سے عمر بن خطابؓ نے ڈول لے لی اور ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی بڑے ڈول کی صورت میں تبدیل ہو گیا میں نے تو ایسا قوی باہمت انسان نہیں دیکھا جوان کی طرح کام کر سکے (چنانچہ انھوں نے اتنا پانی کھینچا) کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلانے کی جگہ بھر لیں۔

مطابقته للترجمة | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۱۰۳۹ ومر الحدیث ص:۵۱۹،ص:۵۲۰۔

تحقیق وتشریح | قوله "فی نزعه ضعف" ولیس فی قوله ضعف حط من قدره الرفیع وانما هو اشارة الی قصر مدة خلافته (قس)

﴿بَابُ نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ﴾ ۳۷۱۹

کنویں سے ایک ڈول یادوڈول کمزوری کے ساتھ کھینچنا

("ذنوب" بفتح الذال المعجمة الدلو الممتلی ماء پانی سے بھراہواڈول)

۶۵۶۶ ﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بنُ يُونُسَ قال حدَّثَنَا زُهَيْرٌ قال حدَّثَنَا مُوسَى بنُ عُقْبَةَ عن سالِمٍ عن اَبِيهِ عن رُؤْيَا النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فى اَبِى بَكْرٍ وعُمَرَ قال رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فقامَ اَبُوبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِى نَزْعِه ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَه ثُمَّ قامَ ابنُ الخَطَّابِ فاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفْرِى فَرِيَّه حتّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے متعلق جو حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما (کی خلافت) کے متعلق دیکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) لوگوں کو دیکھا کہ ایک کنویں پر جمع ہو گئے ہیں پھر حضرت ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور ایک ڈول یا دوڈول (پانی کنویں سے) کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے پھر حضرت عمر بن خطابؓ کھڑے ہوئے (اور ابوبکرؓ کے ہاتھ سے ڈول لے لیا) تو وہ بڑا ڈول بن گیا چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دیکھا جوان کا سا کام کرتا ہو (اتنا پانی کھینچا) کہ لوگوں نے اونٹوں کو پانی پلا کر اونٹوں کے پانی پلانے کی جگہ بھر لیں۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۳۹ اور مرالحديث ص:۵۱۳، ص:۵۱۹۔

۶۵۶۷ ﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ عُفَيْرٍ قال حدَّثَنِى اللَّيْثُ حَدَّثَنِى عُقَيْلٌ عنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِى سَعِيْدٌ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَه اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِى عَلٰى قَلِيْبٍ وَعَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْها مَاشَاءَ اللّٰه ثُمَّ اَخَذَهَا ابنُ اَبِى قُحَافَةَ فَنَزَعَ مِنْهَا ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِى نَزْعِه ضُعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَه ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا عُمَرُ بنُ الخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابنِ الخَطَّابِ حتى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں میں نے خود کو ایک

کنویں پر دیکھا اور اس پر ایک ڈول تھا تو جتنا اللہ تعالیٰ نے چاہا میں نے اس سے پانی کھینچا پھر اس ڈول کو ابن ابی قحافہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے لے لیا اور انھوں نے ایک ڈول یا دو ڈول والشك من الراوی کھینچا اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اور اللہ ان کی مغفرت کرے پھر اس ڈول نے بڑے ڈول کی صورت اختیار کر لی اور اس کو ابن خطاب (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے لیا میں نے اتنا قوی ماہر انسان نہیں دیکھا جو ابن خطاب کی طرح کھینچے یہ حال تھا کہ لوگوں نے اونٹوں کے پانی پینے کی جگہ حوض بھر لیا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۳۹تا۱۰۴۰ ومر الحديث ص:۵۱۷، ياتى ص:۱۰۴۰،ص:۱۱۱۳۔

﴿باب الإستراحة في المنام﴾ (۳۷۲۰)

خواب میں راحت پانا، آرام لینا

قال اهل التعبير ان كان المستريح مستلقيا على قفاه فانه يقوى امره وتكون الدنيا تحت يده لان الارض اقوى ما يستند اليه بخلاف ما اذا كان منبطحا فانه لا يدرى ماوراءه. (فتح)

۶۵۶۸ ﴿حَدَّثَنِي اسْحَاقُ بنُ اِبْرَاهِيمَ قال اَخْبَرَنا عبدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ عن هَمَّامٍ اَنَّه سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قال رسولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ اَنِّي علىٰ حَوضٍ اَسْقِي النَّاسَ فاَتَانِيَ اَبُو بَكْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرِيْحَنِي فَنَزَعَ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَه فَاَتَى ابْنُ الخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْزِعُ حتّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالحَوْضُ يَتَفَجَّرُ﴾

ترجمہ | ہمام بن منبہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میں ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو سیراب کر رہا ہوں پھر میرے پاس ابوبکرؓ آئے اور مجھے آرام دینے کیلئے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا پھر انھوں نے (ایک ڈول یا) دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر ابن الخطاب (حضرت عمرؓ) آئے اور ابوبکرؓ سے ڈول لے لیا اور برابر کھینچتے رہے یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہوکر) پھر گئے (واپس چلدیئے) اور حوض پانی اُبل رہا تھا (پانی بہہ رہا تھا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة تؤخذ من قوله "ليريحنى"

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۱۰۴۰ و مر الحدیث ص:۵۱۷، ص:۱۰۳۹، یاتی ص:۱۱۱۳۔

سوال: ص:۵۱۷ میں روایت گذر چکی ہے جس میں ہے "**بینما انا نائم ثم رایتنی علی قلیب (ای علی بئر الخ)** نیز ص:۱۰۳۹ کے اخیر میں بھی اسی طرح ہے: **رایتنی علی قلیب (وهو البئر المقلوب ترابها الخ)**.
نیز ص:۱۰۳۹ ہی کی ایک روایت میں ہے بینما علی بئر الخ؟

لیکن یہاں ص:۱۰۴۰ کی روایت میں ہے رایت انی علی حوض الخ فما التوفیق؟

جواب: حوض سے مراد وہ حوض ہے جو کنویں کے بغل میں ہے۔

فقیل فی الجمع بینهما انّ الحوض هو الذی یجعل بجانب البئر لتشرب منه الابل فلا منافاة و کانه یملأ من البئر فیسکب فی الحوض و الناس یتناو لون الماء لانفسهم و لبهائهم (قس)

۳۷۲۱ باب القَصْرِ فی المَنامِ

خواب میں محل دیکھنا

۶۵۶۹ حَدَّثَنا سَعِیْدُ بنُ عُفَیرٍ قال حدَّثَنِی اللَّیْثُ قال حَدَّثَنِی عُقَیْلٌ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنِی سَعِیْدُ بنُ المُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قال بَیْنَا نَحْنُ جُلوسٌ عندَ رسولِ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال بَیْنا اَنا نَائِمٌ رَاَیْتُنِی فی الجَنَّةِ فإذَا امْرَاَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جانِبِ قَصْرٍ قُلتُ لِمَنْ هٰذَا القَصْرُ قالوا لِعُمَرَ فَذَکَرتُ غَیْرَتَه فوَلَّیْتُ مُدْبِرًا قال اَبُو هُرَیْرَةَ فَبَکٰی عُمَرُ بنُ الخَطّاب ثمَّ قال اَعَلَیْكَ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یارسولَ اللّٰهِ اَغارُ

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ جنت کے ایک محل کے کنارے ایک عورت وضو کر رہی ہے (آنحضور ﷺ فرماتے ہیں) میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ کا (کتاب النکاح میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے فاردت ان ادخله میں نے ارادہ کیا کہ اس کے اندر جاؤں الخ بخاری جلد ثانی ص:۷۸۶) پھر میں نے عمرؓ کی غیرت یاد کی اور واپس چلا آیا ابوہریرہؓ نے بیان کیا (کہ جب حضرت عمرؓ نے یہ سنا تو) حضرت عمر بن خطابؓ رو پڑے اور عرض کیا یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان بھلا میں آپ پر غیرت کروں گا؟

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | و الحدیث هنا ص:۱۰۴۰ و مر الحدیث ص:۴۶۰، ص:۵۲۰، ص:۷۸۶۔

تشریح | یحتمل ان یکون اطلق علٰی واراد مِن کما قیل ان حروف الجر تتناوب اھ وقد جاء علٰی بمعنی مِن کقوله تعالٰی اذا اکتالوا علی الناس یستوفون (سورة المطففین)

۶۵۷۰﴿حَدَّثَنِی عُمَرُ بنُ عَلِیٍّ قال حدَّثَنا مُعْتَمِرٌ قال حدَّثَنا عُبَیْدُ اللّٰہِ بنُ عُمَرَ عن محمّدِ بنِ المُنْکَدِرِ عن جابِرِ بنِ عبدِ اللّٰہِ قال قال رسولُ اللّٰہِ صلی اللّٰه علیه وسلم دَخلتُ الجنّةَ فإذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فقلتُ لِمَنْ هٰذا فقالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْش فَمَا مَنَعَنِی اَنْ اَدْخُلَه یَا ابنَ الخَطَّابِ اِلَّا مَا اَعْلَمُ مِنْ غَیْرَتِكَ قال وَعَلَیْكَ اَغَارُ یَا رَسولَ اللّٰہِ﴾

ترجمہ | حضرت جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں (خواب میں) جنت میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ سونے کا ایک محل ہے تو میں نے (فرشتوں سے) پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا قریش میں سے ایک شخص کا (یعنی حضرت عمر بن خطابؓ کا) اے ابن خطاب مجھے اس کے اندر داخل ہونے سے صرف تمہاری غیرت مانع رہی جسے میں جانتا ہوں حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں آپ سے غیرت کروں گا؟۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحدیث هنا ص:۱۰۴۰ مر الحدیث ص:۵۲۰،ص:۷۸۶۔

﴿بابُ الوُضُوءِ فی المَنَامِ﴾ ۳۷۲۲

خواب میں وضو دیکھنا

قال اهل التعبیر رویة الوضوء فی المنام وسیلة الی سلطان او عمل فان اتمه فی النوم حصل مراده فی الیقظة وان تعذر لعجز الماء مثلا او توضأ بما لا یجوز الصلاة به فلا والوضوء للخائف امان ویدل علی حصول الثواب وتکفیر الخطایا (عمده)

۶۵۷۱﴿حَدَّثَنَا یَحْیَی بنُ بُکَیْرٍ قال حدَّثَنا اللَّیْثُ عن عُقَیْلٍ عنِ ابنِ شِهابٍ قال اَخْبَرَنِی سَعِیْد بنُ المُسَیَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَیرةَ قال بَیْنَما نَحْنُ جُلُوسٌ عند رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰه علیه وسلم قال بَیْنَا انا نَائِمٌ رَاَیْتُنِی فی الجنّةِ فإذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ اِلٰی جانِبِ قَصْرٍ فقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا القَصْرُ قالُوا لِعُمَرَ فَذَکَرْتُ غَیْرَتَه فوَلَّیْتُ مُدْبِرًا فبَکٰی عُمَرُ وقال عَلَیْكَ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی یا رسولَ اللّٰہِ اَغارُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا

ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا اور دیکھا کہ ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی ہے تو میں نے (فرشتوں سے) پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا "عمرؓ کا" پھر میں نے عمرؓ کی غیرت یاد کی اور وہاں سے واپس چلا آیا اس پر حضرت عمرؓ رو پڑے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "فاذا امراة تتوضأ"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۰ مر الحديث ص:۴۶۰، ص:۵۲۰، ص:۷۸۶ تا ص:۷۸۷۔

﴿بَابُ الطَّوَافِ بِالكَعْبَةِ فِی المَنَامِ﴾ ۳۷۲۳

خواب میں خانہ کعبہ کا طواف کرنا

ای هذا باب فی بيان من رآی انه يطوف بالكعبة فی المنام.

قال اهل التعبير الطواف يدل على الحج وعلى التزويج وحصول امر مطلوب من الامام وعلى برالوالدين وعلى خدمة عالم والدخول فی امر الامام فان كان الرائی رقيقا دل على نصحه لسيده. (عمده)

۶۵۷۲﴿حَدَّثَنَا اَبُو اليَمَانِ قال اَخبَرنا شُعَيبٌ عَنِ الزُّهرِیِّ قال اَخبَرَنِی سَالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَر قال قال رَسولُ اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم بَينا اَنَا نَائِمٌ رَاَيتُنِی اَطُوفُ بِالكَعبَةِ فِاِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبِطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَاسُهُ مَاءً فقلتُ مَن هٰذا قالوا ابنُ مَريَمَ فَذَهَبتُ اَلتَفِتُ فِاِذَا رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّاسِ اَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنٰی كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قلتُ مَنْ هٰذا قالوا هٰذا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبهًا ابنُ قطَنٍ وابنُ قطَنٍ رَجُلٌ مِن بَنِی المُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو طواف کرتے دیکھا اچانک ایک صاحب نظر پڑے گندم گوں سیدھے بالوں والے دو آدمیوں کے درمیان سہارا لئے ہوئے تھے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ ابن مریم (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہیں پھر میں چلا ادھر ادھر دیکھا تو دیکھا کہ ایک اور شخص ہے سرخ رنگ موٹا بدن گھنگریالے بال والا داہنی آنکھ کانی جیسے اس کی آنکھ پھولا ہوا انگور ہو میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے لوگوں میں اس دجال سے مشابہت رکھنے والا ابن قطن ہے اور ابن قطن قبیلہ خزاعہ کے بنی المصطلق کا ایک فرد تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "رايتنی اطوف بالكعبة"

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۴۰ مر الحديث ص: ۲۸۹، ص: ۸۷۶، ص: ۱۰۳۶، یاتی ص: ۱۰۵۵۔

تشریح | حدیث الباب کے پیش نظر بعض حضرات نے یہ کہا کہ دجال مکہ مکرمہ میں جائے گا صرف مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

صحیح قول یہ ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ دونوں کو اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رکھے گا اور کانا دجال حرمین میں داخل نہیں ہو سکے گا مگر یہ ممانعت اس وقت کی ہے جب دجال خدائی کا دعویٰ کر کے مرتد ہوگا اس سے پہلے جا سکتا ہے، واللہ اعلم۔

وقال الكرماني الدجال لايدخل مكة وقت ظهور شوكته وايضا لا يدخل في المستقبل (عمده)

﴿ بابٌ ۳۷۲۴ اِذَا اَعْطٰى فَضْلَه غَيْرَه فِى النَّوم ﴾

جب کسی نے اپنا بچا ہوا (دودھ) خواب میں کسی کو دیا

۶۵۷۳ ﴿ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قال حدَّثَنِي اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عَنِ ابنِ شِهَابٍ قال اَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ اَنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عُمَر قال سَمِعْتُ رسولَ اللّٰه صلى الله عليه وسلم يقول بَيْنَا اَنَا نائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فشَرِبْتُ مِنْه حتى إنِّى لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِى ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِى عُمَر قالوا فما اَوَّلْتَه يا رسولَ اللّٰهِ قال العِلْمَ ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک بار سو رہا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس سے پی لیا (خوب اچھی طرح پی لیا) یہاں تک کہ میں دودھ کی تازگی دیکھنے لگا کہ (ہر رگ و پے میں) جاری ہے پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمرؓ کو دے دیا صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا "علم"

مطابقته للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۴۰ ومر الحديث ص: ۱۸، وص: ۵۲۰، ص: ۱۰۳۷، یاتی ص: ۱۰۴۱۔

تشریح | مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص: ۴۲۵۔

﴿ بابٌ ۳۷۲۵ الاَمْنِ وذَهَابِ الرَّوْعِ فى المَنَامِ ﴾

خواب میں امن واطمینان وخوف کے دور ہونے کا بیان

تشریح | "الروع" بفتح الراء وسكون الواو وبالعين المهملة الخوف (عمده، فتح) قال اهل التعبير

من رای انه خائف من شیء امن منه و من رای انه قد امن من شیء فانه یخاف منه الخ (فتح) یعنی اس کی تعبیر برعکس ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۷۴﴿حدَّثنا عُبَیْدُ اللّٰہِ بنُ سَعِیْدٍ قال حَدَّثنا عَفَّانُ بنُ مُسْلِمٍ قال حدَّثنا صَخْرُ بنُ جُوَیْرِیَۃَ قال حدَّثنا نَافِعٌ اَنَّ ابنَ عُمَرَ قال اِنَّ رِجَالاً مِن اَصْحَابِ رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کانوا یَرَوْنَ الرُّؤیا عَلٰی عَھْدِ رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَیَقُصُّونَھَا عَلٰی رسولِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فیقول فِیْھا رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم مَاشَاءَ اللّٰہُ وَاَنَا غُلامٌ حَدِیثُ السِّنِ وَبَیْتِی المَسْجِدُ قَبْلَ اَنْ اَنْکِحَ فَقُلْتُ فی نَفْسِی لَو کَانَ فِیْکَ خَیْرٌ لَرَاَیْتَ مِثْلَ مَا یَرٰی ھٰؤلاءِ فلمَّا اضْطَجَعْتُ لَیْلَۃً قلتُ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنتَ تَعْلَمُ فِیَّ خَیْرًا فَاَرِنِی رُؤْیًا فَبینما اَنَا کَذٰلِکَ اِذ جَاءَنِی مَلَکَانِ فی یَدِ کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُما مِقْمَعَۃٌ مِنْ حَدِیْدٍ یُقْبِلانِ بِی اِلٰی جَھَنَّم وَاَنَا بَیْنَھُما اَدْعُوا اللّٰہَ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوذُبِکَ مِنْ جَھَنَّم ثُمَّ اُرَانِی لَقِیَنِی مَلَکٌ فی یَدِہٖ مِقْمَعَۃٌ مِن حَدِیْدٍ فقال لِی لَمْ تُرَعْ نِعْمَ الرَّجُلُ اَنْتَ لَو تُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ فانْطَلَقُوا بِی حتّٰی وَقَفُوا بِی عَلٰی شَفِیْرِ جَھَنَّم فَاِذَا ھِیَ مَطْوِیَّۃٌ کَطَیِّ البِئْرِ لَہٗ قُرُونٌ کَقَرنِ البِئْرِ بَیْنَ کُلِّ قَرْنَیْنِ مَلَکٌ بِیَدِہٖ مِقْمَعَۃٌ مِنْ حَدِیْدٍ وَاَرٰی فِیْھا رِجَالاً مُعَلَّقِیْنَ بِالسَّلاسِلِ رُؤُسُھُمْ اَسْفَلَھُمْ عَرفتُ فِیْھَا رِجَالاً مِن قُرَیْشٍ فَانْصَرفُوا بِی عن ذاتِ الیَمِیْنِ فَقَصَصْتُھَا عَلٰی حَفْصَۃَ فَقَصَّتْھَا حَفْصَۃُ عَلٰی رسولِ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال رسولُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اِنَّ عبدَ اللّٰہِ رَجُلٌ صالِحٌ فقال نافِعٌ فلَمْ یَزَلْ بَعْدَ ذٰلِکَ یُکْثِرُ الصَّلٰوۃَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں خواب دیکھتے تھے اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر بیان فرماتے جو اللہ چاہتا اور میں اس وقت نوعمر لڑکا تھا اور میرا گھر مسجد تھی اور یہ واقعہ میری شادی سے پہلے کا ہے پھر میں نے اپنے دل میں سوچا کہ اگر تجھ میں کوئی خیر ہوتی تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھتا، چنانچہ جب میں ایک رات لیٹا تو میں نے کہا (یعنی دعا کی) اے اللہ! اگر تو میرے اندر کوئی خیر وبھلائی جانتا ہے تو مجھے بھی کوئی اچھا خواب دکھلا، میں اسی حال میں تھا (یعنی دعا کرکے سوگیا) کہ میرے پاس دو فرشتے آئے ان دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز تھا وہ دونوں مجھ کو دوزخ کی طرف لے گئے اور میں ان دونوں کے درمیان میں تھا اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا جارہا تھا اے اللہ میں جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں پھر مجھے (خواب ہی میں) دکھایا گیا کہ مجھ سے ایک اور فرشتہ ملا اس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا اس

نے مجھ سے کہا تم خوف نہ کرو تم کیا ہی اچھے ہوتے اگر نماز زیادہ کردیتے (یعنی تہجد پڑھتے) چنانچہ وہ فرشتے مجھ کو لے گئے اور جہنم کے کنارے پر کھڑا کردیا جو کنویں کی بندش کی طرح (چاروں طرف سے) بندش کی ہوئی ہے اور اس (جہنم) کے گوشے ہیں کنویں کے گوشے کی طرح اور ہر دو گوشے کے درمیان ایک فرشتہ ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز (یا کوڑا) ہے اور میں نے اس میں کچھ ایسے لوگوں کو دیکھا جنھیں زنجیروں میں لٹکا دیا گیا تھا ان کے سر نیچے تھے (یعنی پاؤں اوپر اور سر نیچے) ان میں سے بعض لوگوں کو پہچانا بھی جو قبیلہ قریش کے تھے پھر وہ تینوں فرشتے مجھ کو (دوزخ دکھلا کر) دائیں طرف لے گئے۔ میں نے یہ خواب (اپنی بہن ام المومنین) حضرت حفصہؓ سے بیان کیا اور حضرت حفصہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔ اور نافع نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت عبداللہؓ نماز زیادہ پڑھتے تھے (یعنی تہجد کی پابندی کرتے تھے)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "لَمْ ترع"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۰ تا ص:۱۰۴۱، ص:۱۵۱، ص:۱۵۵، ص:۵۲۹، ص:۱۰۳۹۔

تشریح "مِقْمَعَة" بكسر الميم وسكون القاف والجمع مقامع (عمده)

یعنی لوہے کا گرز جس سے ہاتھی کو مارا جاتا ہے، لوہے کا کوڑا، لوہے کا ہتھوڑا۔ اس سے نماز تہجد کی عظیم ترین فضیلت ثابت ہوتی ہے، اللہ ہم سب کو توفیق عنایت فرمائے، آمین۔

۳۷۲۶ بابُ الاَخذِ عَلَى اليَمِينِ فى النَّومِ

خوابِ میں داہنی طرف لے جاتے دیکھنا

قال الحافظ وفى رواية باليمين ذكر فيه حديث ابن عمر المذكور قبل ويوخذ منه ان من اخذ فى منامه اذا سار على يمينه يعبر له بانه من اهل اليمين.

۶۵۷۵ حَدَّثَنَا عبدُ اللّٰهِ بنُ محمَّدٍ قال حدَّثَنا هِشَامُ بنُ يُوسُفَ قال اَخبَرَنا مَعْمَرٌ عن الزُّهْرِيِّ عن سَالِمٍ عنِ ابنِ عُمَرَ قال كُنتُ غُلامًا شَابًّا عَزَبًا فى عَهْدِ النَّبى صلى اللّٰه عليه وسلم فكُنتُ اَبِيْتُ فى المَسْجِدِ وكانَ مَنْ رَآى مَنامًا قَصَّهُ عَلَى النَّبى صلى اللّٰه عليه وسلم فقلتُ اَللّٰهُمَّ اِنْ كانَ لِي عِندَكَ خَيرٌ فَارِنِي مَنامًا يُعَبِّرُه لِي رسُولُ اللّٰهِ صلى اللّٰه عليه وسلم فنِمْتُ فرَاَيْتُ مَلَكَيْنِ اَتَيانِي فانْطَلَقَا بِي فَلَقِيَهُما مَلَكٌ آخَرُ فقال لِي لَمْ تُرَعْ اِنَّكَ رَجُلٌ صَالِحٌ فانطَلَقا بِي اِلَى النَّارِ فاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ البِئرِ

وَاِذَا فِيهَا نَاسٌ قد عَرَفْتُ بَعْضَهُم فَاَخَذَا بِي ذَاتَ اليَمِينِ فلمَّا اَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَفْصَةَ فَزَعَمَتْ حَفصَةُ اَنَّهَا قَصَّتْهَا عَلَى النَّبِي صلى الله عليه وسلم قال اِنَّ عبدَالله رَجُلٌ صَالِحٌ لَوكَانَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ قال الزُّهْرِيُّ وَكَانَ عبدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ يُكْثِرُ الصَّلٰوةَ مِنَ اللَّيْلِ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں نوجوان غیر شادی شدہ تھا تو میں مسجد نبوی میں رات گذارتا تھا (یعنی سوتا تھا فیه انه لاکراهة فی النوم فی المسجد)(قس) "وكان من رای الخ" اور جو شخص بھی کوئی خواب دیکھتا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کرتا (اور حضور اکرم ﷺ اس کی تعبیر فرمادیتے) تو میں نے سوچا (یعنی دعا کی) اے اللہ اگر تیرے نزدیک مجھ میں کچھ خیر ہے تو مجھے بھی کوئی خواب دکھلا جس کی تعبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیں پھر میں سویا تو میں نے دیکھا کہ دوفرشتے میرے پاس آئے اور مجھ کو لے چلے پھر ان دونوں سے ایک دوسرا (یعنی تیسرا) فرشتہ آملا اور اس (تیسرے) نے مجھ سے کہا تم خوف نہ کرو بلاشبہ تم نیک آدمی ہو پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دوزخ کی طرف لے گئے دیکھا کہ وہ دوزخ کنویں کی بندش کی طرح (چاروں طرف سے) بندش کی ہوئی ہے اور دیکھا کہ اس میں کچھ لوگ ہیں جن میں سے بعض کو میں نے پہچانا بھی پھر وہ دونوں فرشتے مجھے دائیں طرف لے چلے، پھر صبح کو یہ خواب میں نے حضرت حفصہؓ سے بیان کیا حفصہؓ نے بیان کیا کہ انھوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ عبداللہ نیک آدمی ہے کاش وہ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتا، امام زہری نے بیان کیا کہ اس کے بعد حضرت عبداللہؓ رات میں نماز زیادہ پڑھا کرتے تھے۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فاخذا بى ذات اليمين"

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۴۱ ومر طرف النوم فى المسجد ص:۶۳، ص:۱۵۱، ص:۱۵۵، ص:۵۲۹، ص:۱۰۳۹، ص:۱۰۴۰۔

﴿بابُ القَدحِ فى النَّومِ﴾ ۳۷۲۷

خواب میں پیالہ دیکھنا

اى هذا باب فى ذكر من اعطى قدحا فى نومه.

قال اهل التعبير القدح فى النوم امرأة او مال من جهة امرأة .

وقدح الزجاج يدل على ظهور الاشياء الخفيه وقدح الذهب والفضة لثناء حسن (عمده)

۶۵۷۶﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بنُ سَعِيْدٍ قال حدَّثَنا اللَّيْثُ عن عُقَيْلٍ عَنِ ابنِ شِهابٍ عن حَمْزَةَ بنِ عبدِ اللّٰهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ قال سَمِعْتُ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يقولُ بَيْنا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بنَ الخَطّابِ قالُوا فَمَا اَوَّلْتَهُ يا رسولَ اللّٰهِ قال العِلْمَ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا تو میں نے اس سے پیا پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطابؓ کو دیدیا صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ آپ ﷺ نے اس کی تعبیر کیا لی؟ فرمایا علم۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۴۱ ومر الحديث ص:۱۸،ص:۵۲۰،ص:۱۰۳۷،ص:۱۰۴۰۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری اوّل، ص:۴۲۵۔

﴿بابٌ (۳۷۲۸) اِذَا طارَ الشَّيءُ فِی المَنَامِ﴾

جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئے جواڑنے والی نہ ہو

ای هذا باب یذکر فیه اذا طار الشیء من الرائی فی منامه الذی لیس من شانه ان یطیر وجواب اذا محذوف تقدیره یعبر بحسب ما یلیق له والترجمة لیست فیها اذا رأى انه یطیر قال المعبرون من رای انه یطیر فان کان الی جهة السماء من غیر تعریج ناله ضرر فان غاب فی السماء ولم یرجع مات وان رجع افاق من مرضه وان کان یطیر عرضا سافرونال رفعة بقدر طیرانه الخ (عمده)

۶۵۷۷﴿حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بنُ محمّدٍ قال حدَّثَنا يَعْقُوبُ بنُ اِبراهِيمَ قال حدَّثَنا اَبِی عن صالِحٍ عن اِبنِ عُبَيْدَةَ بنِ نَشِيْطٍ قال قال عُبَيْدُ اللّٰهِ بنُ عبدِ اللّٰهِ سَاَلْتُ عبدَ اللّٰهِ بنَ عبّاسٍ عن رُؤيا رسولِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم الّتِي ذَكَرَ فقالَ ابنُ عبّاس ذُكِرَ لِي اَنَّ رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قال بَيْنا اَنَا نَائِمٌ اُرِيْتُ اَنّه وُضِعَ فی يَدَيَّ سِوارانِ مِنْ ذَهَبٍ فَفُظِعْتُهُمَا وكَرِهْتُهما فأذِنَ لِی فَنَفَخْتُهما فَطَارَا فاوَّلْتُهُمَا كَذّابَيْنِ يَخْرُجانِ فقالَ عُبَيْدُ اللّٰه احدُهُما العَنْسِيُّ الّذِی قَتَله فَيْرُوزُ بِاليَمَنِ والآخر مُسَيلِمَةُ﴾

ترجمہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول

اللہ ﷺ کے اس خواب کے متعلق پوچھا جس کا ذکر آپ ﷺ نے فرمایا تھا تو ابن عباسؓ نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے (یعنی ابو ہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھ دئے گئے ہیں میں ان سے گھبرایا اور ان دونوں کنگنوں سے مجھے ناگواری ہوئی (مجھ پر بڑا شاق گذرا) پھر مجھے حکم ہوا اور میں نے انہیں پھونک دیا تو دونوں کنگن اڑ گئے پھر میں نے ان دونوں کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جو نکلیں گے، تو عبید اللہ نے بیان کیا کہ ان دونوں میں سے ایک اسود عنسی تھا جس کو فیروز نے یمن میں قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ کذاب تھا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة قوله "فنفختهما فطارا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۴۱ ومر الحديث ص: ۵۱۱، ص: ۶۲۸، ص: ۶۲۹، ويأتي ص: ۱۰۴۲۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۴۵۲ تا ص: ۴۵۳، نیز، ص: ۴۵۶۔

۳۷۲۹ ﴿بَابٌ اِذَا رَآى بَقَرًا تُنْحَرُ﴾

جب خواب میں گائے کو ذبح ہوتے ہوئے دیکھے؟

ای هذا باب يذكر فيه اذا راى فى المنام بقرا تنحر وجواب اذا محذوف تقديره اذا راى احد بقرا تنحر يعبر بحسب ما يليقي به والنبى صلى الله عليه وسم لما راى بقرا تنحر كان تاويل روياه قتل الصحابة الذين قتلوا باحد الخ (عمده)

۶۵۷۸﴿حَدَّثَنا محمَّدُ بنُ العَلاءِ قال حدَّثَنا اَبُو اُسَامَةَ عن بُرَيْدٍ عن جَدِّه اَبِى بُرْدَةَ عن اَبِى مُوسٰى اُرَاهُ عنِ النَّبِى صلى اللّٰه عليه وسلم قال رَاَيْتُ فى المَنَامِ اَنِّى اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلٰى اَرْضٍ بِها نَخْلٌ فذَهَبَ وَهلِى اِلٰى اَنّها اليَمَامَةُ اَوْ هَجَرٌ فاِذَا هِىَ المَدِيْنَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِيْهَا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيرٌ فاِذَا هُمُ المُؤمِنُونَ يَومَ اُحُدٍ وَاِذَا الخَيرُ ما جَاءَ اللّٰهُ بِه مِنَ الخَيْرِ وَثوابِ الصِّدْقِ الَّذِى آتَانَا اللّٰه بِه بَعْدَ يَومِ بَدْرٍ﴾

ترجمہ | ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا انھوں نے بُرید بن عبد اللہ سے انھوں نے اپنے دادا ابو بُردہ سے انھوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعریؓ سے امام بخاریؒ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ ابوموسیٰ اشعریؓ نے یہ حدیث نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجور کے درخت ہیں میرا ذہن اس طرف گیا کہ وہ جگہ یمامہ ہے یا ہجر پھر دیکھا کہ وہ سرزمین مدینہ منورہ یعنی یثرب ہے (یعنی زمانہ جاہلیت میں مدینہ منورہ کا نام یثرب تھا) اور میں نے خواب میں گائے دیکھی (اور

میں نے یہ آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا ہے اللّٰہ خیر ای ثواب اللّٰہ للمقتولین خیر لھم من بقائھم فی الدنیا، پھر گائے کی تعبیر ان مسلمانوں کی صورت میں آئی جو جنگ احد میں شہید ہوئے اور خیر سے مراد وہ خیر ہے جو اللہ نے وہ خیر اور سچائی کے ثواب کی صورت میں دیا یعنی جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے جنگ بدر کے بعد (فتوحات کی صورت میں) دی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ورايت فيها بقرا"

سوال وجواب: فان قلت ترجم بقيد النحر ولم يقع ذلك فی حديث الباب؟

قلت كانه اشار بذلك الی ما ورد فی بعض طرق الحديث الخ (عمده)

یعنی حدیث الباب میں ذبح کا ذکر نہیں ہے جبکہ ترجمۃ الباب میں "بقرا تنحر" نحر یعنی ذبح کی قید ہے جواب کا حاصل یہ ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی عادت کے مطابق اس کے دوسرے طرق کی طرف اشارہ کیا ہے وهو ما رواه احمد من حديث جابر ان النبی ﷺ قال رايت كانی فی درع حصينة ورايت بقرا تنحر. (عمده)

وقال النوویؒ قد جاء فی بعض الروايات رايت بقرا تنحر (حاشیہ بخاری، ص: ۵۱۱)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۴۱ تا ص: ۱۰۴۲ مر الحديث ص: ۵۱۱، ص: ۵۶۸، ص: ۵۸۴، یاتی ص: ۱۰۴۲۔

﴿بَابُ النَّفْخِ فِی الْمَنَامِ﴾ ۳۷۳۰

خواب میں پھونکنا

ای هذا باب يذكر فيه النفخ فی المنام قال المعبرون النفخ يعبر بالكلام وقال ابن بطال يعبر بازالة الشیء المنفوخ بغير تكلف شديد لسهولة النفخ علی النافخ (عمدة)

۶۵۷۹ ﴿حَدَّثَنِی اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِیُّ قال اَخْبَرَنَا عبدُ الرَّزَّاقِ قال اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عن هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قال هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو هُرَيْرَةَ عن رسولِ اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم قال نَحْنُ الآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقال رسولُ اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُوتِيتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِی يَدَیَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَیَّ وَاَهَمَّانِی فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَنْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ﴾

ترجمہ | ہمام بن منبہ نے بیان کیا کہ یہ وہ حدیث ہے جو ہم سے ابو ہریرہؓ نے بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم (دنیا میں) پچھلے ہیں آخرت میں پہلے ہوں گے (یعنی دنیا میں ہم مسلمان اہل کتاب وغیرہ سے آخر میں آئے ہیں لیکن قیامت میں تمام امتوں سے آگے ہوں گے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا کہ میرے

پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھدیے گئے یہ مجھ پر بڑا شاق گذرا اور مجھ کو رنج وغم میں ڈال دیا (کیونکہ آپ ﷺ کی شریعت میں مرد کیلئے سونے کا زیور حرام ہے) پھر (خواب ہی میں) مجھے وحی کی گئی کہ ان دونوں پر پھونک مارو چنانچہ میں نے ان دونوں پر پھونکا تو دونوں اڑ گئے تو میں نے ان کی تعبیر دو جھوٹوں سے لی جن کے درمیان میں میں ہوں ایک تو صنعاء والا (اسود عنسی) دوسرا یمامہ والا (مسیلمہ کذاب)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۲ مر الحديث ص:۵۱۱، ص:۶۲۸، ص:۶۲۹۔

تشریح مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص:۴۵۲ (وفد بنی حنیفہ)۔

اور اوّل ٹکڑا "نحن الاخرون الخ کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دوم، ص:۱۸۰، وص:۱۸۱۔

﴿بَابٌ إِذَا رَآى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ﴾ ۳۷۳۱

جب یہ خواب دیکھے کہ اس نے کچھ ایک علاقہ سے نکال کر دوسری جگہ رکھ دیا

۶۵۸۰ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قال حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عن سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عن مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عن سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عن أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قال رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حتى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ، أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے (خواب میں) دیکھا ایک کالی عورت پراگندہ بال مدینہ سے نکلی اور مَهْيَعَه میں جا کر ٹھہر گئی اور مہیعہ سے مراد جحفہ ہے میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ منورہ کی وبا جحفہ منتقل ہوگئی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "خرجت من المدينة"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۴۲ ياتي ص:۱۰۴۲، ايضاً ص:۱۰۴۲۔ والحديث اخرجه الترمذي والنسائي وابن ماجه.

تحقیق وتشریح "مهيعه" بفتح الميم وسكون الهاء وفتح التحتيه والعين المهملة بعدها هاء تانيث وفسرها بقوله وهي الجحفة بضم الجيم وسكون الحاء المهملة (قس)

ترجمۃ الباب میں ہے اخرج الشیء یعنی کوئی چیز نکالا لیکن حدیث میں ہے "خوجت" دراصل امام بخاریؒ نے

اس حدیث کے دوسرے طریقہ کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں اُخرجت وارد ہے چنانچہ عمدۃ القاری میں بجائے خرجت کے اُخرجت من المدینۃ ہے۔ کتاب المناسک میں گذر چکا ہے کہ مَهَلّ اهل الشام مَهْيَعَه وهى الجحفه، یعنی شام والوں کے احرام باندھنے کی جگہ (میقات) مَهیعه یعنی جحفہ ہے"

قصہ یہ تھا کہ جب حضور اقدس ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ سب سے زیادہ وبائی علاقہ تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو مدینہ کی وبا جحفہ منتقل ہوگئی اس وقت جحفہ میں یہود رہا کرتے تھے پھر جحفہ کی وبا کا یہ حال تھا کہ اکثر بچے جوان ہونے سے پہلے مرجاتے تھے۔

﴿بَابُ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ﴾ ۳۷۳۲

(خوب میں) کالی عورت کا دیکھنا

۶۵۸۱﴿حَدَّثَنَا محمَّدُ بنُ اَبِى بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قال حدَّثَنا فُضَيْلُ بنُ سُلَيمانَ قال حدَّثَنا مُوسَى بنُ عُقْبَةَ قال حدَّثَنِى سَالِمُ بنُ عبدِ اللّٰهِ عن عبدِ اللّٰهِ بنِ عُمَرَ فى رُؤيَا النَّبِىِّ صلى اللّٰه عليه وسلم فى الْمَدِيْنَةِ رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حتى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فاوَّلْتُها اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلَى مَهْيَعَةَ وَهِىَ الْجُحْفَةُ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کے مدینہ کے خواب کے سلسلے میں کہ (آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) میں نے پراگندہ بال ایک کالی عورت دیکھی کہ وہ مدینہ سے نکل کر مہیعہ چلی گئی تو میں نے اس خواب کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی "وبا" مہیعہ منتقل ہوگئی ہے اور مہیعہ سے مراد جحفہ ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۲ و مر الحديث ص:۱۰۴۲۔ و يأتى متصلاً ص:۱۰۴۲۔

﴿بَابُ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّاْسِ﴾ ۳۷۳۳

خواب میں پراگندہ سر (بال) عورت دیکھنا

۶۵۸۲﴿حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بنُ الْمُنْذِرِ قال حدَّثَنِى اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ قال حَدَّثَنِى سُلَيمانُ عن مُوسَى بنِ عُقْبَةَ عن سَالِمٍ عن اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ صلى اللّٰه عليه وسلم قال رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّاْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حتّٰى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِىَ الْجُحْفَةُ فاوَّلْتُ

اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے پراگندہ بال ایک کالی عورت دیکھی جو مدینہ سے نکلی اور مہیعہ یعنی جحفہ میں ٹھہر گئی تو میں نے اس کی تعبیر یہ لی کہ مدینہ کی وبا مہیعہ یعنی جحفہ منتقل ہوگئی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۲ ومر الحديث ص:۱۰۴۲۔

﴿بَابٌ ۳۷۳۴ اِذَا رَآى اَنَّهُ هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ﴾

جب یہ دیکھے کہ اس نے خواب میں تلوار ہلائی

۶۵۸۳﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهٖ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ فِيْ رُؤْيَايَ اَنِّيْ هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهٗ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيْبَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهٗ اُخْرٰى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَاجَاءَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

ترجمہ | حضرت ابوموسیٰ اشعری (عبداللہ بن قیسؓ) سے روایت ہے (امام بخاریؒ کہتے ہیں کہ) میں سمجھتا ہوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے ایک تلوار (ذوالفقار) ہلائی تو اس کا اگلا حصہ ٹوٹ گیا دیکھا کہ اس کی تعبیر وہ ہے جو اُحد کے دن مسلمان شہید ہوئے پھر میں نے تلوار کو دوسری مرتبہ ہلایا تو وہ اس سے بھی اچھی صورت میں ہوگئی جیسے پہلے تھی اس کی تعبیر اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ اور مسلمانوں کے اجتماع کی صورت میں ظاہر کی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۲ ومر الحديث ص:۵۱۱، ص:۵۶۸، ص:۵۸۴، ص:۱۰۴۱۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص:۴۱ تا ص:۴۲۔

﴿بَابٌ ۳۷۳۵ مَنْ كَذَبَ فِيْ حُلْمِهٖ﴾

جو شخص اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے

باب اثم من كذب في حلمه بضم الحاء واللام وضبطه في الفتح وغيره بسكون اللام (قس)

مطلب یہ ہے کہ حُلم مصدر ہے از باب نصر حَلماً و حُلماً خواب دیکھنا اس کی جمع احلام آتی ہے۔

۶۵۸۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بنُ عبدِ اللّٰهِ قال حدَّثَنا سُفيانُ عن اَيُّوبَ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عباسٍ عنِ النَّبِي صلى الله عليه وسلم قال مَن تَحَلَّمَ بحُلمٍ لَمْ يَرَه كُلِّفَ اَن يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَن يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ اِلٰى حَدِيْثِ قومٍ وَهُمْ لَه كَارِهُونَ اَوْ يَفِرُّونَ مِنه صُبَّ فِي اُذُنَيْهِ الآنُكُ يَومَ القِيامَةِ وَمَن صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ اَن يَنفُخَ فِيهَا ولَيسَ بنَافِخٍ قال سُفيانُ وَصَلَه لَنا اَيُّوبُ وَقال قُتَيبَةُ حدَّثَنا اَبو عَوَانَةَ عن قَتَادَةَ عن عِكْرِمَةَ عن اَبِي هُرَيْرَةَ قولَه مَن كَذَبَ فِى رُؤيَاهُ وقال شُعْبَةُ عن اَبِى هَاشِمٍ الرُّمانِيِّ قال سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قال اَبُوهُرَيْرَةَ قولَه مَن صَوَّرَ ومَنْ تَحَلَّمَ ومَنِ اسْتَمَعَ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا خواب بیان کیا جسے اس نے دیکھا نہیں (یعنی بالکل جھوٹ خواب بیان کرے) تو اسے (قیامت کے دن) دو جو کے درمیان گرہ لگانے (جوڑنے) کا حکم دیا جائے گا اور وہ اسے ہرگز نہیں کر سکے گا اور جس نے ایسے لوگوں کی بات سنی (کان لگایا) جو اسے پسند نہیں کرتے یا اس سے بھاگتے ہوں (بالشک من الراوی) تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جو شخص کسی جاندار کی تصویر بنائے اسے عذاب دیا جائیگا اور یہ حکم دیا جائیگا کہ اس میں روح ڈالے وہ ڈال نہ سکے گا۔

"قال سفیان الخ" سفیان بن عیینہ نے کہا کہ ہم سے ایوب سختیانیؒ نے اس حدیث کو سند متصل کے ساتھ بیان کیا۔ "وقال قتیبة" اور قتیبہ بن سعید نے کہا ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا انھوں نے قتادہ سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے ابو ہریرہؓ کا قول من کذب الخ جو شخص اپنے خواب کے سلسلے میں جھوٹ بولے (بن دیکھے جھوٹا خواب بیان کرے) وقال شعبة" اور شعبہ نے ابو ہاشم رُمّانی (بضم الراء وتشدید المیم اسمه یحییٰ بن دینار) سے سنا انھوں نے کہا میں نے عکرمہ سے سنا کہ ابو ہریرہؓ نے فرمایا من صوّر ومن تحلم الخ یعنی جس نے تصویر بنائی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے کی بات سنی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "من تحلم بحلم"

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۲ والحديث قد اشتمل على ثلاثة احكام ثالثها من صور صورة" مرهذا الطرف، ص:۲۹۶۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ششم، ص:۱۴۹ تا ص:۱۵۰۔

۶۵۸۵﴿حَدَّثَنِي اِسْحَاقُ قال حدَّثَنا خالدٌ عن خالدٍ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عباسٍ قال مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ ومَنْ صَوَّرَ نحوَهُ تابَعَه هِشامٌ عن عِكْرِمَةَ عنِ ابنِ عباس قولَه﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جو شخص کسی دوسرے کی بات سنے اور جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اور جو شخص (جاندار کی) تصویر بنائے حدیث سابق کے مثل، موقوفاً ابن عباسؓ سے۔ "تابعه هشام الخ" اس روایت کی متابعت ہشام نے کی انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے حضرت ابن عباسؓ سے ابن عباسؓ کا قول یعنی موقوفاً۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فی قوله "ومن تحلم"

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۰۴۲۔

۶۵۸۶﴿حدَّثنا عَلِيُّ بنُ مُسْلم قال حدَّثنا عبدُ الصَّمَدِ قال حدَّثنا عبدُ الرحمٰنِ بنُ عَبدِ اللّٰهِ بن دِيْنارٍ مَوْلَى ابنِ عُمَرَ عن اَبِيْهِ عنِ ابنِ عُمَرَ اَنَّ رَسولَ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال انَّ اَفْرَى الفِرىٰ اَنْ يُرِى عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَيَا﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے بڑھ کر (عظیم ترین) جھوٹ یہ ہے کہ کوئی اپنی آنکھوں کا دیکھنا وہ بیان کرے جو اس کی آنکھوں نے نہیں دیکھا ہے (یعنی اپنی آنکھوں کی طرف دیکھنے کی نسبت کرے جو آنکھوں نے نہیں دیکھا بالکل جھوٹا خواب بیان کرے)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة (عمده)

تعدد موضعہ | و الحديث هنا ص: ۱۰۴۲ تا ص: ۱۰۴۳۔

تحقیق وتشریح | "ان افرى الفرى" بعض نسخوں میں مثلاً عمدۃ القاری، ارشاد الساری وغیرہ میں بجائے انّ کے ہے مِنَ اَفری الفِری.

"اَفْرى" بفتح الهمزه وسكون الفاء افعل التفضيل اى الكذب الكذبات.

"والفرى" بكسر الفاء والقصر جمع فِرْية وهى الكذبة العظيمة التى يتعجب منها یعنی ایسا بڑا جھوٹ جس سے لوگوں کو تعجب ہو۔

۳۷۳۶ ﴿بابٌ اِذا رَآى مَا يُكْرَهُ فلا يُخْبِر بِهَا وَلاَ يَذْكُرْهَا﴾

جب کوئی ناپسندیدہ (برا) خواب دیکھے تو اس خواب کی کسی کو اطلاع دے اور نہ کسی سے ذکر کرے

۶۵۸۷﴿حدَّثنا سَعِيْدُ بنُ الرَّبِيْعِ قال حدَّثنا شُعْبَةُ عن عَبْدِ رَبِّهٖ بنِ سَعِيْدٍ قال سَمِعْتُ اَبَاسَلَمَةَ يقول لَقَدْ كُنْتُ اَرَى الرُّؤيا فتُمْرِضُنِي حتى سَمِعْتُ اَبَا قَتادَةَ يقول واَنا كُنْتُ اَرَى الرُّؤيَا فتُمْرِضُنِي حتى سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يقول الرُّؤيَا الحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ

فَإِذَا رَآى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلا يُحَدِّثُ بِه اِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِذَا رَآى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّه﴾

ترجمہ | ابوسلمہ نے بیان کیا کہ میں خواب دیکھتا تھا تو بیمار ہو جاتا تھا یہاں تک کہ میں نے حضرت ابوقتادہؓ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ میں بھی کوئی خواب دیکھتا تھا تو بیمار پڑ جاتا یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ (اچھا) خواب دیکھے تو صرف اسی سے بیان کرے جو اس سے محبت کرتا ہے اور جب ناپسندیدہ (برا) خواب دیکھے تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور تین بار (بائیں طرف) تھوکے (تھوتھو کرے) اور اس خواب کا تذکرہ کسی سے نہ کرے تو اس خواب سے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "ولا يحدث بها احدا"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۳۔ ومر الحديث ص:۴۶۵، ص:۸۵۵، ص:۱۰۳۴، ص:۱۰۳۶، ص:۱۰۳۷۔

تشریح | "فلا يحدث به الا من يحب" قد تقدم ان الحكمة فيه انه اذا حدث بالرؤيا الحسنة من لا يحب قد يفسرها بمالا يحب اما بغضا واما حسدا فقد تقع عن تلك الصفة او يتعجل لنفسه من ذلك حزنا ونكدا فامر بترك تحديث من لا يحب بسبب ذلك. (فتح)

۶۵۸۸﴿حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّه سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُوْلُ اِذَا رَآى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَآى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِاَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو (پسندیدہ و اچھا خواب ہو) تو یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اس پر اسے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنی چاہئے اور اس کو (اپنے دوست سے) بیان کرے اور جب اس کے برخلاف دیکھے جو ناپسندیدہ ہو تو یہ شیطان کی طرف سے ہے تو اسے چاہئے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۳ ومر الحديث ص:۱۰۳۴۔

﴿بَابُ ۳۷۳۷ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ﴾

جوشخص یہ اعتقاد نہ رکھے کہ خواب کی وہی تعبیر ہوگی جو پہلا معبّر (تعبیر بتانے والا) کہے جب وہ صحیح تعبیر نہ بتائے

(اس لئے خواب کے بیان میں احتیاط کرنا چاہئے ہرکس وناکس کے سامنے اس کا بیان کرنا اچھا نہیں ہے) "الرؤیا لاول عابر" کا مطلب یہ ہے کہ اگر پہلے معبر (تعبیر بتانے والے) نے صحیح تعبیر بتائی تو خواب اسی کے مطابق ہوگا لیکن اگر اس نے تعبیر بتانے میں خطا کی تو اس کے مطابق واقع نہیں ہوگا۔

۶۵۸۹﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عن يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عن عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابنَ عَبَّاسٍ كانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رسولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فقال إِنِّى رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فى المَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ أَخَذْتَ به فَعَلَوتَ ثُمَّ أَخَذَ به رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا به ثُمَّ أَخَذَ به رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا به ثُمَّ أَخَذَ به رَجُلٌ آخَرَ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ فقال أبو بَكْرٍ يا رسولَ اللّٰهِ بِأَبِى أَنْتَ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّى فَأَعْبُرَهَا فقال النَّبِىُّ صلى الله عليه وسلم أُعْبُرْهَا قال أَمَّا الظُّلَّةُ فَالإِسْلَامُ وَأَمَّا الَّذِى يَنْطُفُ مِنَ العَسَلِ وَالسَّمْنِ فالقرآنُ حَلَاوَتُه تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ القُرآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَأَمَّا السَّبَبُ الوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الأَرْضِ فالحقُّ الذى أَنْتَ عَلَيْهِ تأخُذُ به فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ ثم يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَر فيَعْلُو به ثُمَّ يَأْخُذُه رَجُلٌ آخَر فَيَنْقَطِعُ بِه ثُمَّ يُوَصَّلُ له فيَعْلُو بِه فأَخْبِرْنِى يا رسولَ اللّٰهِ بِأَبِى أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قالَ النَّبى صلى الله عليه وسلم أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قال فوَاللّٰهِ يا رسولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّى بِالَّذِى أَخْطَأْتُ قال لا تُقْسِمْ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور بیان کیا کہ میں نے آج رات کو خواب میں بادل (بادل کا ایک ٹکڑا) دیکھا ہے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے (یا جو گھی اور شہد ٹپکار ہا ہے) اور میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی ہتھیلیوں میں لے رہے ہیں کچھ زیادہ لینے والے ہیں اور کچھ کم لینے والے اور دیکھا کہ ایک رسّی ہے جو زمین سے آسمان تک متصل ہے پھر میں نے آپ کو دیکھا یا رسول اللہ کہ آپ ﷺ نے

اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے پھر ایک دوسرے شخص نے بھی اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے پھر ایک دوسرے (تیسرے) صاحب نے اس کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے پھر دوسرے (چوتھے) صاحب نے اس کو پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی پھر جوڑ دی گئی، یہ خواب سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر قربان خدا کی قسم آپ مجھے چھوڑ دیجئے (اجازت دیجئے) میں اس کی تعبیر بیان کرتا ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بیان کرو، حضرت ابوبکرؓ نے کہا بادل سے مراد تو دین اسلام ہے اور وہ جس سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے قرآن مجید ہے اس کی حلاوت (شیرینی) ٹپک رہی ہے پھر کچھ قرآن زیادہ حاصل کرنے والے ہیں اور کچھ کم، اور وہ رسّی جو آسمان سے زمین تک متصل ہے تو وہ حق ہے یعنی طریق حق ہے جس پر آپ ہیں آپ ﷺ اسے پکڑے رہیں گے پھر اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو اٹھالے گا پھر آپ ﷺ کے بعد دوسرا شخص اس کو پکڑے گا اور اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا پھر دوسرا شخص پکڑے گا اور اسی کے ذریعہ (وہ بھی) اوپر چلا جائے گا پھر اس کو دوسرا شخص پکڑے گا تو وہ رسّی ٹوٹ جائے گی پھر ان کیلئے جوڑ دی جائے گی جس کے ذریعہ وہ بھی اوپر چڑھ جائیں گے، اب یا رسول اللہ میرے باپ آپ پر فدا ہوں مجھے بتائیے کہ میں نے صحیح تعبیر بتائی ہے یا کچھ خطا کی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے کچھ صحیح تعبیر دی اور کچھ میں خطا کی۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا خدا کی قسم یا رسول اللہ میری غلطی مجھے ضرور بتادیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا "قسم مت کھا"۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من آخر الحديث. (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۴۳ واخرجه مسلم فى التعبير وابوداود فى الايمان والنذور والنسائى وابن ماجه فى الرؤيا (قس)

تحقیق وتشریح | "ظلة" بضم الظاء المعجمة وتشديد اللام سحابة لانها تظل ما تحتها (قس)

یعنی ظلّہ کے معنی بادل ہیں چونکہ اس کے ذریعہ دھوپ سے بچتے ہیں پس ظُلہ سے ہر سایہ دار مراد ہے جیسے چھتری، سائبان، بادل۔

"تنطف" يجوز الضم والكسر فى الطاء. "يتكففون" اى ياخذون باكفهم.

خواب میں یہ تھا کہ اس بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا "فالقرآن حلاوته تنطف" قال تعالىٰ فى العسل "شفاء للناس" (النحل ۶۹) وفى القرآن شفاء لما فى الصدور (یونس: ۵۷)

"ثم ياخذ به رجل من بعدك" الخ وهو ابوبكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه . ويقوم بالحق فى امته بعده، "ثم ياخذ رجل آخر فيعلو به" وهو عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه. قوله ثم ياخذ به رجل آخر فينقطع به وهو عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه "ينقطع" سے مراد یہ ہے کہ قریب تھا کہ رسّی کٹ جاتی جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو بہت تنگ کیا اور مطالبہ کیا کہ خلافت سے دست بردار ہو جائیے تو حضرت

عثمان رضی اللہ عنہ کے دل میں آیا کہ خلافت سے دست بردار ہو جائیں لیکن حضرت عثمانؓ نے فرمایا میں خلافت سے دست بردار نہیں ہوسکتا بالآخر آپ شہید ہوئے مگر خلافت سے تادم حیات دست بردار نہیں ہوئے۔ یہاں تو صرف وُصلِ ہے جس سے بعض حضرات کو شبہ ہوا کہ وُصل سے مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہے اور ینقطع سے حضرت عثمانؓ کی شہادت ہے۔ لیکن محققین حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ ہی ہیں چنانچہ اکثر نسخوں میں له موجود ہے اس لئے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انقطاع نہیں ہوا۔

مزید کے لئے عمدۃ القاری وغیرہ دیکھئے۔

﴿باب ۳۷۳۸ تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ﴾

صبح کی نماز کے بعد (طلوع شمس سے قبل) خواب کی تعبیر بیان کرنے کے جواز یا استحباب کا بیان

باب جواز تعبير الرؤيا بعد صلوة الصبح قبل طلوع الشمس او استحبابها لحفظ صاحبها لها لقرب عهده بها ومعرفته ما يستبشر به من الخير او يحذر من الشر ولحضور ذهن العابر وقلة شغله بالتفكر في معاشه قاله المهلب (قس)

۶۵۹۰﴿حَدَّثَنا مُؤَمَّلُ بنُ هِشَامٍ اَبُو هِشَامٍ قال حدَّثَنا اِسْمَاعِيْلُ بنُ اِبْرَاهِيْمَ قال حدَّثَنا عَوفٌ قال حدَّثَنا اَبُو رَجَاءٍ حدَّثَنا سَمُرَةُ بنُ جُنْدُبٍ قال كانَ رسولُ اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم مِمّا يُكْثِرُ اَنْ يَقولَ لِاَصْحَابه هَلْ رَآى اَحَدٌ مِنكُم مِن رُؤْيَا قال فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ وَاِنَّهُ قال لَنا ذاتَ غَدَاةٍ اِنَّه اَتانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي وَاِنَّهُمَا قَالا لِي انْطَلِق وَاِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَاِنَّا اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ واِذَا آخَرُ قَائِمٌ عليه بِصَخْرَةٍ وَاِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ لِرَاسِه فَيَثْلَغُ رَاسَه فَيَتَهَدْهَدُهُ الْحَجَرُ هٰهُنا فَيَتْبَعُ الحَجَرَ فَيَاخُذُه فلا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حتى يَصِحَّ رَاسُهُ كَمَا كانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِه مِثلَ ما فَعَلَ المَرَّةَ الاُولٰى قال قلتُ لَهُمَا سُبْحَانَ اللّٰهِ ما هٰذانِ قال قالالِي انطَلِقْ انطَلِقْ قال فَانطَلَقْنا فَاَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُسْتَلْقٍ لِقَفَاهُ وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَيْهِ بِكَلُّوبٍ مِن حَدِيْدٍ واِذَا هُوَ يَاتِي اَحَدَ شِقَّي وَجْهِه فَيُشَرْشِرُ شِدْقَه اِلٰى قَفَاهُ وَمَنْخِرَه اِلٰى قَفَاهُ وعَيْنَه اِلٰى قفاهُ قال ورُبَّما قال اَبُو رَجَاء فَيَشُقُّ قال ثُمَّ يَتَحَوَّلُ اِلَى الجَانِبِ الآخَرِ فيفعَلُ به مِثلَ مَا فَعَلَ بِالجانِبِ الاَوَّلِ فَما يَفْرُغُ مِنْ ذٰلِكَ الجانِبِ حتّٰى يَصِحَّ

ذٰلِكَ الجانِبُ كما كانَ ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ فَيَفْعَلُ بِهِ مِثْلَ مَا فَعَلَ المَرَّةَ الاُوْلٰى قال قلتُ سُبْحانَ اللّٰهِ ماهٰذانِ قال قالالِى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فانطَلَقْنا فاَتَيْنا عَلٰى مِثْلِ التَّنُّورِ قال واحسِبُ انّه كانَ يقول فاِذَا فِيْهِ لَغَطٌ وَاَصْوَاتٌ قال فاطَّلَعْنا فِيْه فاِذَا فِيْهِ رِجالٌ ونِساءٌ عُرَاةٌ فاِذَا هُمْ يَاتِيْهِم لَهَبٌ مِن اَسْفَلَ مِنْهُم فاِذَا اَتاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا قال قلتُ لَهُمْ مَا هٰؤلاءِ قال قالالِى انْطَلِقْ انْطَلِقْ قال فانطَلَقْنا فاَتَيْنا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ انّه كان يقول اَحْمَرَ مِثْل الدَّمِ واِذَا فِي النَّهرِ رَجُلٌ سَابِحٌ يَسْبَحُ واِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قد جَمَعَ عِنْدَه حِجَارَةً كَثِيْرةً وَاِذَا ذٰلِك السَّابِح يَسْبَحُ مَا يَسْبح ثُمَّ يَاتِى ذٰلِك الّذِى قَدْ جَمَعَ عِنْدَه الحِجَارةَ فيَفغَرُ لَه فاهُ فيُلْقِمُه حَجرًا فينطَلِقُ فيَسْبَحُ ثُم يَرْجِعُ اِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ اِلَيْه فَغَرَ لَه فَاهُ فاَلْقَمَه حَجرًا قال قلتُ لَهُمَا مَا هٰذانِ قال قالاَ لِى انْطَلِقْ انْطَلِقْ قال فانطَلَقْنَا فاَتَيْنا عَلٰى رَجُلٍ كَرِيْه المَرْآةِ كَاَكْرَهِ مَا اَنْتَ رَاءٍ رَجُلًا مَرْآةً وَاِذَا عِنْدَه نَارٌ لَه يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَولَها قال قلتُ لَهُمَا مَا هٰذا قال قالا لِى انْطَلِقْ انْطَلِقْ فانْطَلَقْنافاَتَيْنا عَلٰى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيْها مِن كُلِّ نورِالرَّبِيعِ وَاِذَا بَيْنَ ظَهْرَىِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيْلٌ لا اَكَادُ اَرٰى رَاسَه طُولًا فى السَّماءِ واِذَا حَولَ الرَّجُلِ مِنْ اَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَاَيْتَهُمْ قَطُّ قال قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذا مَا هٰؤلاءِ قال قالا لِى انْطَلِقْ انْطَلِقْ قال فانطَلَقْنا فانتَهَيْنا اِلٰى رَوْضَة عَظِيْمَةٍ لَمْ اَرَ رَوْضَةً قَطُّ اَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا اَحْسَنَ قال قالا لِى ارْقَ فِيْهَا قال فَارْتَقَيْنا فِيْها فانتَهَيْنَا الى مَدِيْنَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنٍ ذَهَبٍ وَلَبِنٍ فِضَّةٍ فاَتَيْنَا بابَ المَدِيْنَةِ فاسْتَفْتَحنا ففُتِحَ لَنا فَدَخَلْنَاهَا فتَلَقَّانَا فِيْهَا رِجالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ وشَطْرٌ كَاَقْبَحِ مَا اَنتَ رَاءٍ قال قالا لَهُمْ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِى ذٰلِكَ النَّهرِ قال وَاِذَا نَهرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِى كَاَنَّ مَاءَ ہ المَحْضُ فى البَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا فِيْهِ ثُمَّ رَجَعُوا اِلَيْنا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُم فصَارُوا فى اَحْسَنِ صُورَةٍ قال قالا لِى هٰذِه جَنَّةُ عَدْنٍ وهٰذاكَ مَنْزِلُكَ قال فسَمَا بَصَرِى صُعُدًا فاِذَا قَصْرٌ مِثْلُ الرَّبَابَةِ البَيْضَاءِ قال قالا لِى هٰذاكَ مَنْزِلُكَ قال قلتُ لَهُمَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمَا ذَرَانِى فَاَدْخُلَه قالا اَمَّا الآن فلاَ وَاَنْتَ دَاخِلُه قال قلتُ لَهُمَا فاِنّى قَدْ رَاَيْتُ مُنْذُ اللَّيْلَةِ عَجَبًا فمَا هٰذَا الّذِى رَاَيْتُ قال قالا لِى اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ اَمّا الرَّجُلُ الاَوَّلُ الّذِىْ اَتَيتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاسُهُ بِالحَجَرِ فانّه الرَّجُل ياخُذُ القرآنَ فيَرْفُضُه ويَنَامُ عنِ الصَّلٰوةِ المَكْتُوبَةِ وَاَمّا

الرَّجُلُ الَّذِی اَتَیْتَ عَلَیْهِ یُشَرْشَرُ شِدْقُه اِلٰی قَفَاه وَمَنْخِرُه اِلٰی قَفَاه وَعَیْنُه اِلٰی قَفَاهُ فَاِنَّه الرَّجُلُ یَغْدُو مِنْ بَیْتِه فَیَکْذِبُ الْکَذْبَةَ تَبْلُغُ الآفَاقَ وَاَمَّا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ الْعُرَاةُ الَّذِینَ هُمْ فِی مِثْلِ بِنَاءِ التَّنُّورِ فَاِنَّهُمْ الزُّنَاةُ وَالزَّوَانِی وَاَمَّا الرَّجُلُ الَّذِی اَتَیْتَ عَلَیْهِ یَسْبَحُ فِی النَّهْرِ وَیُلْقَمُ الْحِجَارَةَ فَاِنَّه آکِلُ الرِّبٰوا وَاَمَّا الرَّجُلُ الْکَرِیهُ الْمَرْآةِ الَّذِی عِنْدَ النَّارِ یَحُشُّهَا وَیَسْعٰی حَوْلَهَا فَاِنَّه مَالِکٌ خَازِنُ جَهَنَّمَ وَاَمَّا الرَّجُلُ الطَّوِیلُ الَّذِی فِی الرَّوْضَةِ فَاِنَّه اِبْرَاهِیْمُ وَاَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِینَ حَوْلَهُ فَکُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَی الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِینَ یَارَسُولَ اللّٰهِ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِینَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه وسلم وَاَوْلَادُ الْمُشْرِکِینَ، وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِینَ کَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنًا وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِیْحًا فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَیِّئًا تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُمْ۔

ترجمہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے اکثر پوچھا کرتے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا کہ پھر اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہتا وہ اپنا خواب آنحضور ﷺ سے بیان کرتا، ایک دن صبح کے وقت آنحضور ﷺ نے ہم سے فرمایا گذشتہ رات میرے پاس دو آنے والے (دو فرشتے حضرت جبرئیل ومیکائیل علیہم السلام) آئے اور ان دونوں نے مجھے اٹھایا اور دونوں نے مجھ سے کہا چلئے اور میں ان دونوں کے ساتھ چل دیا اور ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے اور دیکھا کہ اس کے پاس ایک دوسرا شخص پتھر لئے کھڑا ہے اور دیکھا کہ وہ (فرشتہ) جھک کر اس کے سر کو توڑتا ہے پھر پتھر لڑھک کر ادھر چلا جاتا ہے پھر وہ فرشتہ پتھر کے پیچھے جاتا اور پتھر کو لے لیتا اور اس لیٹے ہوئے شخص تک نہیں لوٹتا کہ اس کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا پھر فرشتہ اس کے پاس لوٹ کر آتا اور اس کے ساتھ اسی طرح کرتا جس طرح پہلی مرتبہ کیا (یعنی پتھر مارنے کا سلسلہ جاری رہا) آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں (فرشتوں) سے پوچھا "سبحان اللہ" یہ دونوں کون ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں (فرشتوں) نے مجھ سے کہا چلئے تشریف لے چلئے فرمایا ہم چلے اور ایک شخص کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا ہے اور دیکھا کہ اس کے پاس ایک دوسرا شخص (فرشتہ) لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے اور اس کے چہرے کے ایک جانب آتا ہے اور اس کے ایک جبڑے کو گدی تک چیرتا ہے اور (اسی طرح) اس کی ناک اور آنکھ کو گدی تک چیر ڈالتا ہے "قال وربما قال الخ" عوف نے کہا اور ابو رجاء راوی نے کبھی بجائے فیشرشر کے فیشق کہا (معنی ایک ہی ہے) پھر وہ فرشتہ دوسری جانب جاتا ہے اور اسی طرح (چیرنے کا عمل) کرتا ہے جس طرح اس نے پہلی جانب کیا تھا وہ ابھی اس جانب سے فارغ بھی نہ ہوتا تھا کہ یہ جانب بھی بالکل درست ہو جاتی جیسا کہ پہلے تھی پھر دوبارہ اس کے پاس آتا ہے اور اسی طرح کرتا ہے جس طرح اس نے پہلی مرتبہ کیا تھا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (اپنے ساتھ والے دونوں فرشتوں سے) کہا

''سبحان اللہ'' یہ دونوں کون ہیں؟ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا چلئے آگے تشریف لے چلئے چنانچہ ہم چلے اور ہم سب ایک تنور کی طرح (ایک سوراخ) پر پہنچے راوی حدیث حضرت سمرہ بن جندبؓ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ اس میں شور و آواز تھی پھر ہم نے اس میں جھانکا تو دیکھا کہ اس میں کچھ ننگے مرد اور عورتیں تھیں پھر دیکھا کہ ان کے نیچے سے ان پر آگ کی لپیٹ آتی ہے تو جب ان پر آگ کی لپیٹ آتی تو وہ چلانے لگتے، آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے فرشتوں سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا آگے چلئے، تشریف لے چلئے فرمایا ہم چلے اور ایک نہر (ندی) پر پہنچے، سمرہ بن جندبؓ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ ندی خون کی طرح سرخ تھی اور دیکھا کہ ایک شخص اس ندی (نہر) میں تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے ایک اور شخص تھا جس نے اپنے پاس بہت سے پتھر جمع کر رکھے تھے پھر یہ تیرنے والا شخص تیرتا ہوا جب اس کنارے والے شخص کے پاس پہنچتا اور اپنا منہ کھول دیتا تو کنارے والا شخص اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا وہ پھر چل کر تیرنے لگتا پھر وہ لوٹ کر آتا تو کنارے والا شخص ایک اور پتھر اس کے منہ میں ڈال دیتا اور جب بھی اس کے پاس آتا تو اپنا منہ پھیلا دیتا اور یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا، فرمایا ﷺ نے کہ میں نے (اپنے ساتھ والے فرشتوں سے) پوچھا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ فرمایا ﷺ نے کہ ان دونوں نے مجھ سے کہا چلئے آگے تشریف لے چلئے فرمایا ﷺ نے کہ پھر ہم آگے بڑھے اور ایک نہایت بدصورت آدمی پر پہنچے بہت ہی بدصورت جو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو اور دیکھا کہ اس کے پاس آگ ہے جس کو وہ سلگاتا ہے اور اس کے چاروں طرف دوڑتا ہے، فرمایا میں نے دونوں فرشتوں سے پوچھا یہ کیا ہے؟ فرمایا ان دونوں نے مجھ سے کہا تشریف لے چلئے، آگے چلئے فرمایا پھر ہم چلے اور ایک گھنے باغیچے پر پہنچے جس میں موسم بہار کے سب پھول تھے اور دیکھا کہ اس باغ کے بیچ میں بہت لمبا ایک شخص تھا اتنا لمبا تھا کہ میرے لئے ان کا سر دیکھنا مشکل تھا اور دیکھا کہ اس شخص کے اردگرد اتنے کثیر بچے تھے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے تھے فرمایا میں نے ان دونوں فرشتوں سے پوچھا یہ (طویل القامت) کون ہے اور یہ بچے کون ہیں؟ ان دونوں نے مجھ سے کہا چلئے تشریف لے چلئے فرمایا ہم چلے اور ایک عظیم تر باغ پر پہنچے کہ میں نے اتنا بڑا باغ اور اتنا حسین تر باغ کبھی نہیں دیکھا (اس باغ میں ایک درخت تھا) جیسا کہ علامہ عینیؒ وغیرہ فرماتے ہیں: وفی روایة احمد والنسائی وابی عوانة والاسماعیلی الی دوحة وھی الشجرة الکبیرة (عمدہ) دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا اس پر چڑھئے فرمایا ﷺ نے پھر ہم سب اس پر چڑھ گئے اور ایک ایسے شہر پر پہنچے جو اس طرح بنایا گیا تھا کہ ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی پھر ہم شہر کے دروازے پر آئے اور ہم نے دروازہ کھولنے کیلئے کہا چنانچہ ہمارے لئے دروازہ کھولا گیا اور ہم لوگ اس کے اندر داخل ہوئے تو اس میں ہم کو ایسے آدمی ملے کہ ان کے جسم کا نصف حصہ بہت خوبصورت نہایت خوبصورت جو تم نے دیکھا ہو اور نصف حصہ بہت بدصورت نہایت بدصورت جو تم نے دیکھا ہو فرمایا کہ میرے ساتھ والے دونوں فرشتوں نے ان سے کہا کہ جاؤ اس نہر میں کود جاؤ (غوطہ لگاؤ) فرمایا دیکھا کہ ایک نہر

سامنے جاری ہے (بہہ رہی ہے) اس کا پانی خالص (دودھ کی طرح) سفید تھا چنانچہ وہ لوگ گئے اور اس میں کود گئے پھر ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو ان کی بدصورتی ان سے جاتی رہی اور وہ لگ نہایت خوبصورت ہو گئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ شہر جنت عدن ہے (ہمیشہ رہنے والا باغ ہے) اور یہی آپ کی منزل ہے فرمایا کہ پھر میری نظر اوپر اٹھی تو دیکھا کہ سفید بادل کی طرح ایک محل ہے فرمایا کہ دونوں فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ آپ ﷺ کی منزل ہے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے کہا "اللہ تمہیں برکت دے مجھے چھوڑ دو کہ میں اس کے اندر (یعنی اپنی منزل میں) داخل ہو جاؤں ان دونوں نے کہا اس وقت تو آپ نہیں جا سکتے لیکن آپ اس میں ضرور جائیں گے (یعنی ابھی دنیا میں رہنے کی عمر آپ کی باقی ہے پوری نہیں فرمایا ہے اگر پوری کر چکے ہوتے تو اپنی منزل میں آ جاتے) فرمایا میں نے دونوں فرشتوں سے کہا آج رات میں نے عجیب وغریب چیزیں دیکھی ہیں یہ چیزیں کیا تھیں جو میں نے دیکھی ہیں؟ (یعنی ان کی حقیقت بیان کرو) فرمایا کہ دونوں نے مجھ سے کہا ہاں اب ہم آپ سے بیان کرتے ہیں وہ پہلا شخص جس کے پاس آپ پہنچے تھے جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا تو یہ وہ شخص ہے جو (دنیا میں) قرآن سیکھ کر چھوڑ دیتا ہے (نہ تلاوت کی نہ عمل کیا) اور نماز مفروضہ سے سوتا رہتا ہے (قضا کر دیتا ہے) اور وہ شخص جس کے پاس آپ گئے اور اس کا جبڑا گدی تک اور اس کی ناک گدی تک اور اس کی آنکھ گدی تک چیر رہے تھے یہ وہ شخص ہے جو صبح اپنے گھر سے نکلتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے جو دنیا میں پھیل جاتا ہے، اور وہ ننگے مرد اور عورتیں جو آپ نے تنور کے مثل میں دیکھا وہ زنا کار مرد وعورتیں ہیں، اور وہ شخص جس کے پاس آپ پہنچے تو وہ نہر میں تیر رہا تھا اور اس کے منہ میں پتھر ڈالے جاتے تھے تو سود خوار ہے، اور وہ کریہہ المنظر جو آگ سلگا رہا تھا اور اس کے گرد دوڑ رہا تھا وہ جہنم کا داروغہ مالک ہے، اور وہ دراز قامت شخص جو باغ میں نظر آئے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور وہ بچے جو ان کے اردگرد ہیں تو وہ وہ بچے ہیں جو (بچپن ہی میں) فطرت پر مر گئے ہیں۔

"قال فقال بعض المسلمین الخ" راوی حضرت سمرہؓ نے بیان کیا کہ بعض مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور مشرکوں کی اولاد؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "واولاد المشرکین" یعنی مشرکین کے بچے بھی (یعنی **اولاد المشرکین الذین ماتوا علی الفطرة داخلون فی زمرة هؤلاء الولدان الخ**) اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا ان کا بدصورت تھا تو یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے نیک عمل کے ساتھ برے عمل بھی کئے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ذات غداة" مطلب یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے بیان فرمایا تھا۔

تعددموضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۴۳ تا ص: ۱۰۴۴۔ ومر الحديث مختصرا ص: ۱۱۷، وص: ۱۵۳، ومطولا ص: ۱۸۵، وفی التفسیر ص: ۶۷۴۔

تشریح علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: وينبغي ان يكون العابر (تعبیر بیان کرنے والا) دَيِّنا (دیندار، دین کو مضبوطی سے پکڑنے والا) حافظا تقيا ذا علم وصيانة كاتما لاسرار الناس فى رؤياهم وان يستغرق السؤال من السائل باجمعه وان يرد الجواب على قدر السؤال للشريف والوضيع ولا يعبر عند طلوع الشمس ولا عند غروبها ولا عند الزوال ولا فى الليل ومن ادب الرائى ان يكون صادق اللهجة وان ينام على وضوء على جنبه الايمن وان يقرأ عنده والشمس والليل والتين وسورة الاخلاص والمعوذتين ويقول اللّٰهم انى اعوذبك من سيء الاحلام واستجيربك من ملاعب الشيطان فى اليقظة والمنام اللّٰهم انى اسألك رؤيا صالحة صادقة نافعة حافظة غير منسية اللّٰهم ارنى فى منامى ما احب، ومن آدابه ان لا يقصها على امرأة ولا على عدو ولا على جاهل (قس ج:۱۴، ص:۵۶۸)



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(انتیسواں ۲۹ پارہ)

﴿کِتَابُ الْفِتَنِ﴾

فتنوں کا بیان

تحقیق وتشریح "فِتن" بكسر الفاء وفتح الفوقية فِتْنةٌ کی جمع ہے جیسے مِحَن محنت کی جمع ہے اس کے اصل معنی امتحان وآزمائش کے ہیں جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا اِنْ هِي الا فتنتك یہ محض تیری آزمائش ہے (الاعراف آیت:۱۵۵)

علامہ عینیؒ لکھتے ہیں وهي المحنة والفضيحة والعذاب الخ (عمده) چونکہ آزائش میں تکلیف ومشقت رسوائی وشدت ضرور ہوتی ہے اس لئے اس کا استعمال عذاب ورسوائی اور ہرناپسندیدہ امور میں ہوتا ہے اور چونکہ بعض اوقات انسان مال واولاد کی محبت میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر بیٹھتا ہے زکوۃ نہیں نکالتا ہے، مال اولاد کی خاطر چوری کرتا ہے، حرام کماتا ہے جو عذاب آخرت کے اسباب ہیں اسی لئے مال واولاد پر بھی فتنہ کا اطلاق ہوتا ہے کما في القرآن المجيد: وَاعْلَمُوا اَنَّما اَمْوَالُكم واَوْلادُكُم فِتْنَةٌ (الانفال)

﴿بَابُ ۳۷۳۹ مَاجَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَاتُصِيبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ﴾

اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے بارے میں (جو سورہ انفال میں ہے) اور تم ایسے فتنہ سے بچو جو خاص ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں سے ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں (الانفال:۲۵)

(بلکہ ان گناہوں کو دیکھ کر باوجود قدرت کے منع نہیں کیا بلکہ مداہنت کی یعنی نہی عن المنکر کے ترک سے یہ بھی مجرم و گنہگار رہا)۔ اور اسکا بیان جو نبی اکرم ﷺ (اپنی امت کو) فتنے سے ڈراتے تھے۔

۶۵۹۱﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ اَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا عَلٰى حَوْضِي اَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي فَاَقُولُ اُمَّتِي فَيُقَالُ لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرٰى قَالَ ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰى اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ﴾

ترجمہ | عبداللہ بن ابی ملیکہ نے بیان کیا کہ اسماء بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں (قیامت کے دن) اپنے حوض پر ہوں گا اور اپنے پاس (پینے کیلئے) آنے والوں کا انتظار کرتا ہوں گا پھر کچھ لوگوں کو میرے قریب سے پکڑلیا جائیگا (حوض پر آنے سے روک دیا جائے گا) تو میں کہوں گا یہ لوگ میری امت سے ہیں (انہیں کیوں نہیں آنے دیتے؟) تو کہا جائے گا آپ کو معلوم نہیں یہ لوگ الٹے پاؤں (دین سے) پھر گئے تھے (مرتد ہو گئے تھے)۔

"قال ابن ابی ملیکة الخ" ابن ابی ملیکہ (اس حدیث کو روایت کرکے) یوں دعا کرتے اے اللہ ہم ایڑیوں کے بل (الٹے پاؤں) پھرنے سے اور (دین کے بارے میں) فتنوں میں پڑنے سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة "توخذ من معنى الحديث"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۵ و مر الحديث ص:۹۷۵۔

۶۵۹۲﴿حَدَّثَنَا مُوسٰى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لَيُرْفَعَنَّ اِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتّٰى اِذَا اَهْوَيْتُ لِاُنَاوِلَهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي فَاَقُولُ اَیْ رَبِّ اَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض پر تمہارا پیش رو (کارساز) پہلے سے موجود ہوں گا تم میں سے کچھ لوگ میری طرف آئیں گے جب میں انہیں (حوض کا پانی) دینے کیلئے جھکوں گا تو وہ میرے قریب سے کھینچ لئے جائیں گے اس پر میں عرض کروں گا اے پروردگار یہ میرے اصحاب (میری امت کے لوگ) ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کو معلوم نہیں کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا نئی باتیں پیدا کی تھیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۵ و مر الحديث ص:۹۷۳۔

تشریح | قوله "ما احدثوا" ای من الامور التی لایرضی الله بها وجميع اهل البدع والظلم والجور داخلون فی معنی هذا الحديث (عمده)

۶۵۹۳﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قال حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ قال

سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَمَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ اَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ اَقْوَامٌ اَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ اَبِي عَيَّاشٍ وَاَنَا اُحَدِّثُهُمْ هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ عَلَى اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ اِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي

ترجمہ حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے میں تمہارا پیش رو (کارساز) حوض پر رہوں گا پس جو شخص وہاں آئے گا وہ اس حوض سے پئے گا اور جو اس حوض کا پانی پی لے گا پھر وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا میرے پاس کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنھیں میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے (یا یہ ترجمہ کیا جائے کہ جنہیں میں پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گے) پھر میرے درمیان اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائیگی (یعنی وہ روک دیئے جائیں گے) ابو حازم نے بیان کیا کہ نعمان بن ابی عیاش نے مجھ سے سنا اور میں لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا تھا تو انھوں نے پوچھا کہ کیا آپ نے حضرت سہلؓ سے اسی طرح یہ حدیث سنی تھی؟ تو میں نے کہا ہاں، انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابو سعید خدریؓ سے یہ حدیث سنی تھی اور وہ اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ مجھ سے ہیں (یعنی میری امت کے ہیں) تو کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ ﷺ کے بعد انھوں نے کیا تبدیلیاں کر دی تھیں تو میں کہوں گا دوری ہو دوری ہو ان کیلئے جنھوں نے میرے بعد (دین) بدل ڈالا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۴۵ ومر الحديث ص:۹۷۴۔

۳۷۴۰ ﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ سَتَرَوْنَ بَعْدِي اُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا﴾

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: میرے بعد تم لوگ کچھ ایسی باتیں دیکھو گے جنہیں تم پسند نہیں کرو گے

(تمہیں بری لگیں گی) ا رعبد اللہ بن زید بن عاصمؓ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے (انصار سے یہ بھی) فرمایا کہ تم لوگ صبر کرنا یہاں تک کہ تم لوگ حوض پر مجھ سے ملو۔

تشریح | یہ حدیث کتاب المغازی میں گذر چکی ہے دیکھو بخاری، ص: ۶۲۰ تا ۶۲۱، اور نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی ص: ۳۹۸ تا ص: ۳۹۹۔

۶۵۹۴﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کہ تم میرے بعد حق تلفی دیکھو گے اور ایسے معاملات دیکھو گے جنھیں تم پسند نہیں کرو گے (یعنی تمہیں ناگوار ہوں گے) صحابہ نے عرض کیا پھر (ایسے وقت میں) یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں آنحضور ﷺ نے فرمایا انہیں ان کا حق ادا کر دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو (یعنی تم پر جو حق ہو ادا کر دو اور تمہارا جو حق ہے اللہ سے مانگو یعنی صبر کرو)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۴۵ و مر الحديث ص: ۵۰۹۔

۶۵۹۵﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً﴾

ترجمہ | حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (دین کے معاملہ میں) اپنے حاکم کی کوئی بات (یا کوئی کام) ناپسند کرے تو (اس مکروہ پر) صبر کرے اس لئے کہ جو شخص بادشاہ اسلام (کی اطاعت) سے خارج ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۴۵ ياتي ص: ۱۰۷۵۔

تشریح | "مِيتة" بكسر الميم كالجلسة لان باب فِعلة بالكسر للحالة وبالفتح للمرة (عمده)

قوله "جاهلية" اى كموت اهل الجاهلية حيث لم يعرفوا اما ما مطاعا وليس المراد انه يموت كافرا بل انه يموت عاصيا (عمده)

مقصد یہ ہے کہ یہ مطلب نہیں کہ وہ کافر ہو جائے گا بلکہ اس کی موت گنہگار کی موت ہوگی کیونکہ مسلمان بادشاہ اگر فاسق بھی ہو تو اس سے بغاوت درست نہیں بلکہ اسی کے ماتحت کفار و دشمنان اسلام سے جہاد درست ہے البتہ اگر صریح کفر

اختیار کرے تو اس کی اطاعت درست نہیں، واللہ اعلم۔

۶۵۹۶﴿حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً﴾

ترجمہ | ابو رجاء عطاردی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے امیر سے کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھی تو اسے چاہئے کہ صبر کرے (نافرمانی و بغاوت نہ کرے) اس لئے کہ جس نے جماعت اسلام سے ایک بالشت بھی جدائی اختیار کی (اور اس حالت میں مر گیا) تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا طريق آخر في حديث ابن عباسؓ المذكور.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۴۵ و ياتي ص: ۱۰۵۷۔

تشریح | علامہ قسطلانیؒ فرماتے ہیں: وفي هذه الاحاديث حجة في ترك الخروج على ائمة الجور ولزوم السمع والطاعة لهم وقد اجمع الفقهاء على ان الامام المتغلب تلزم طاعته ما اقام الجماعات والجهاد الا اذا وقع منه كفر صريح فلا تجوز طاعته في ذلك بل تجب مجاهدته لمن قدر (قس)

"مات ميتة جاهلية" گذر چکا ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ کافر ہو گیا بلکہ مراد یہ ہے کہ وہ گنہگار ہو کر مرا۔ واللہ اعلم

۶۵۹۷﴿حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةً عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ اَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ﴾

ترجمہ | جنادہ بن ابی امیہ سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبادہ بن صامتؓ کی خدمت میں پہنچے وہ مریض تھے ہم نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے کوئی حدیث بیان فرمائیے جس کا نفع اللہ تعالیٰ آپ کو پہنچائے جسے آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہو، انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ليلة العقبه میں) بلایا تو ہم نے حضور ﷺ سے بیعت کی آنحضور ﷺ نے ہم سے امیر کی بات سننے اور ماننے پر بیعت لی ہمیں وہ بات پسند ہو یا ناپسند،

ہم تنگی میں ہوں یا کشائش میں اگرچہ ہم پر دوسروں کو ترجیح دی جاتی ہو اور حکومت اہل کے ہاتھ میں ہو تو اس سے نزاع نہ کریں مگر یہ کہ تم صاف صریح کفر دیکھو جس میں تمہارے اللہ کی طرف سے دلیل و برہان ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۵۔ یاتی ص:۱۰۶۹۔ اخرجه مسلم في المغازي.

تشریح | حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر خلیفۃ المسلمین یا مسلم بادشاہ فسق و فجور میں مبتلا ہو جائے تب بھی بغاوت و جنگ جائز نہیں البتہ اگر خالص کفر و شرک ظاہر ہو تو پھر بشرط طاقت مخالفت ضروری ہے۔

البتہ ابتداءً فاسق معلن کو خلیفہ بنانا جائز نہیں، فقہاء نے تو لکھا ہے کہ فاسق کو امام بنانا بھی درست نہیں اگر کوئی داڑھی خور (منڈوانے والا) حافظ یا عالم ہے تب بھی امام بنانا جائز نہیں حتی کہ اس کے پیچھے تراویح بھی درست نہیں، واللہ اعلم۔

۶۵۹۸ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلاً اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي﴾

ترجمہ | حضرت اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں کو عامل بنایا ہے اور مجھے نہیں بنایا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے بعد ترجیحی سلوک (حق تلفیاں) دیکھو گے تو صبر کرنا یہاں تک کہ مجھ سے آملو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۵ تا ص:۱۰۴۶ ومر الحديث ص:۵۳۵۔ ترمذي في الفتن.

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۷۵۵ تا ص:۷۵۶۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ هَلَاكُ اُمَّتِي عَلَى يَدَيْ اُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ﴾ ۳۷۴۱

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: میری امت کی تباہی چند نو جوانوں کے ہاتھوں ہوگی

تحقیق و تشریح | "اُغيلمة" بضم الهمزه وفتح الغين المعجمة وسكون التحتية وكسر اللام وفتح الميم بعدها هاء تانيث صبيان او الضعفاء العقول والتدبير والدين ولو كانوا بالغين زاد في بعض النسخ عن ابي ذر من قريش (قس)

۶۵۹۹ ﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ اِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ

قَالَ اَخْبَرَنِی جَدِّی قَالَ کُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِی هُرَیْرَةَ فِی مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ قَالَ اَبُوهُرَیْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ یَقُولُ هَلَکَةُ اُمَّتِی عَلَی یَدَیْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَیْشٍ فَقَالَ مَرْوَانُ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ غِلْمَةً فَقَالَ اَبُوهُرَیْرَةَ لَوْشِئْتُ اَنْ اَقُولَ بَنِی فُلَانٍ وَبَنِی فُلَانٍ لَفَعَلْتُ فَکُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّی إِلٰی بَنِی مَرْوَانَ حِینَ مُلِّکُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا اَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسٰی هٰؤُلَاءِ أَنْ یَکُونُوا مِنْهُمْ قُلْنَا أَنْتَ اَعْلَمُ﴾

ترجمہ عمرو بن یحییٰ کے دادا سعید اموی نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں ابو ہریرہؓ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں بیٹھا تھا اور ہمارے ساتھ مروان تھا حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ میں نے صادق ومصدوق ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ میری امت کی ہلاکت (تباہی) قریش کے چند نوجوانوں کے ہاتھوں ہوگی اس پر مروان نے کہا نوجوانوں کے ہاتھوں؟ اللہ ان پر لعنت کرے تو ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ اگر میں ان کے خاندان کے نام لے کر نشاندہی کرنا چاہوں (کہ فلاں کا بیٹا فلاں کا بیٹا) تو کرسکتا ہوں (چونکہ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضور ﷺ سے ان کے نام سن چکے تھے لیکن خوف سے بیان نہیں کر سکتے تھے)۔

"فکنتُ اخرج الخ" عمرو بن یحییٰ نے بیان کیا کہ پھر جب مروان شام کی حکومت پر قابض ہوگئے تو میں اپنے دادا کے ساتھ مروان کی اولاد کے پاس جاتا تھا میرے دادا نے جب ان نوجوانوں کو دیکھا تو ہم سے کہا شاید (ہوسکتا ہے کہ) یہ لوگ ان ہی میں سے ہوں، تو ہم نے کہا آپ کو زیادہ علم ہے۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۴۶ مر الحديث ص:۵۰۹۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۶۲۹۔

﴿بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ ﷺ وَیْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ﴾ ۳۷۴۲

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: خرابی ہے (تباہی ہے) عرب کیلئے اس شر سے جو قریب ہے

تشریح للعرب مِن شَرٍّ قدِ اقترب "اراد به الاختلاف الذی ظهر بين المسلمين من وقعة عثمان رضی اللّٰه عنه وما وقع بين علی ومعاوية رضی اللّٰه عنهما" وخص العرب بالذكر لانهم اول من دخل فی الاسلام وللانذار بان الفتن اذا وقعت كان الهلاك اليهم اسرع (قس)

یعنی اس سے مراد وہ اختلاف ہے جو مسلمانوں کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اخیر خلافت میں ہوا (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی) اور وہ جنگ جو حضرت علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان ہوئی (یعنی جنگ صفین)

۶۶۰۰ ﴿حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ﴾

ترجمہ | ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک روز نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے درانحالیکہ آپ ﷺ کا چہرۂ انور سرخ تھا آپ ﷺ فرمارہے تھے لا الہ الا اللہ ویل للعرب الخ عرب کیلئے خرابی ہے اس شر سے جو قریب آچکا ہے آج یاجوج اور ماجوج کے سد میں سے اتنا کھل گیا ہے (یعنی سوراخ ہوگیا) اور سفیان بن عیینہ نے نوے (۹۰) یا سو (۱۰۰) کیلئے انگلی باندھی (یعنی داہنے ہاتھ کے کلمے کی انگلی کو انگوٹھے سے ملایا جیسا کہ کتاب الانبیاء، ص: ۴۷۲ کی روایت میں ہے حلق باصبعیہ الابہام والتی تلیہا) عرض کیا گیا (یعنی حضرت زینبؓ نے عرض کیا یارسول اللہ) کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہوں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت پھیل جائے گی۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۴۶ ومر الحديث ص: ۴۷۲، ص: ۵۰۸، ياتی ص: ۱۰۵۶۔

تشریح | سد یاجوج وماجوج میں بقدر حلقہ سوراخ ہونا حقیقی معنی بھی ہوسکتا ہے اور مجازی طور پر سد ذوالقرنین کے کمزور ہوجانے کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے، واللہ اعلم۔

یاجوج ماجوج کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص: ۴۳۵۔

۶۶۰۱ ﴿حَدَّثَنَا أَبُونُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا قَالَ فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ﴾

ترجمہ | حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک اونچے محل پر چڑھے

پھر (صحابہؓ سے) فرمایا کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم لوگ دیکھ رہے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں، آنحضور ﷺ نے فرمایا میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں گر رہے ہیں۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۶ ومر الحديث ص:۲۵۲، ص:۳۳۴، ص:۵۰۸۔

تشریح | اس میں مدینہ منورہ کے بعض حالات کی طرف اشارہ ہے جو حدیث الباب سے ظاہر ہے کہ آپ ﷺ نے ایک بلند و بالا اونچی جگہ پر چڑھ کر ارشاد فرمایا کہ تمہارے گھروں میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں اور یہ پیشین گوئی بلاشبہ پورا ہوا جیسے حضرت عثمانؓ کی شہادت مدینہ ہی میں ہوئی اسی طرح یزید کا مدینہ پر حملہ، واقعہ حرّہ میں کیا کیا آفتیں پیش آئیں جو بیان سے باہر ہیں۔

﴿بابُ ۳۷۴۳ ظُهُورِ الفِتَنِ﴾

فتنوں کا ظاہر ہونا

۶۶۰۲﴿حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور بخل کی شدت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جائے گی۔ اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے (فتنے پھوٹ پڑیں گے) اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی (ہرج بہت ہوگی) صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ یہ ہرج کیا ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا قتل، خونریزی۔

"وقال شعيب الخ" اور شعیب بن ابی حمزہ اور یونس بن یزید اور لیث بن سعد اور امام زہری کے بھتیجے نے زہری سے نقل کیا انھوں نے حمید سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم ﷺ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله "وتظهر الفتن"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۶ ومر الحديث ص:۱۸، ص:۱۴۱، ص:۸۹۲، ويأتي ص:۱۰۵۴۔ اخرجه

مسلم فی القدر و ابن ماجه فی الفتن.

تشریح "یتقارب الزمان" زمانہ قریب ہوتا جائے گا یعنی لوگ عیش وعشرت اور غفلت میں پڑ جائیں گے کہ ان کو دن و رات میں کوئی برکت محسوس نہیں ہوگی ان کا ایک سال ایسا گذرے گا جیسے ایک ماہ اور ایک ماہ ایسا جیسے ایک ہفتہ اور ایک ہفتہ ایسا جیسے ایک دن۔ (قاله الخطابی عمده) (۲) یا یہ مراد ہے کہ دن رات برابر ہو جائیں گے۔ (۳) قیامت کا قرب مراد ہے (۴) شر وفساد نزدیک آجائے گا کہ کوئی "اللہ اللہ" کہنے والا نہ رہے گا وغیرہ۔

"وینقص العمل" اور اعمال صالحہ کم ہو جائیں گے۔ بعض نسخہ میں ہے ینقص العلم یعنی علم کم ہوتا چلا جائے گا اہل علم رخصت ہو جائیں گے اور مال ودولت کی لالچ میں پڑ کر علم دین حاصل کرنا چھوڑ دیں گے۔ باقی واضح ہے۔

۶۶۰۳﴿حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ لَاَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ﴾

ترجمہ شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کی خدمت میں تھا کہ دونوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا جس میں جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھالیا جائے گا اور اس میں ہرج یعنی قتل بکثرت ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه .

تعدد موضعہ و الحديث هنا ص:۱۰۴۶ ویاتی ص:۱۰۴۷ عن عبد اللّٰه وحده .

تشریح نزول جہالت سے مراد یہ ہے کہ لوگ علم دین سے ناواقف و بے بہرہ ہوں گے اور رفع علم سے مراد یہ ہے کہ علماء باقی نہ رہیں گے۔

مزید کیلئے نصر الباری جلد اوّل کتاب العلم کا مطالعہ کیجئے۔

۶۶۰۴﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ اَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ﴾

ترجمہ ابووائل شقیق نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما دونوں تشریف فرما تھے اور دونوں گفتگو کر رہے تھے پھر ابوموسیٰؓ نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جس میں علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت اتر پڑے گی اور ہرج کی کثرت یعنی خونریزی بہت ہوگی۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر فی الحديث المذكور.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۱۰۴۶۔

۶۶۰۵ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ اِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اَبُوْ مُوْسَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ﴾

ترجمہ | ابووائل شقیق نے بیان کیا کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے پاس تھا تو ابوموسیٰؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا پھر حدیث سابق کے مثل بیان کیا، اور ہرج حبشی زبان میں قتل کے معنی میں ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | ھذا طریق آخر.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۱۰۴۶۔

۶۶۰۶ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامُ الْهَرْجِ يَزُوْلُ فِيْهَا الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيْهَا الْجَهْلُ قَالَ اَبُوْ مُوْسَى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَعْلَمُ الْاَيَّامَ الَّتِي ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ الْهَرْجِ نَحْوَهُ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ﴾

ترجمہ | ابووائل (شقیق بن سلمہ) سے روایت ہے انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ابووائل نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے اس حدیث کو مرفوعا بیان کیا فرمایا کہ قیامت سے پہلے ہرج کے دن ہونگے جس میں (دین کا) علم ختم ہو جائے گا اور جہالت غالب ہوگی، ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ہرج حبشی زبان میں بمعنی قتل ہے۔

"وقال ابوعوانة الخ" اور ابوعوانہ (وضاح بن عبداللہ یشکری) نے عاصم سے روایت کی انھوں نے ابووائل سے انھوں نے اشعری (یعنی ابوموسیٰ اشعریؓ) سے کہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا آپ ان ایام کو جانتے ہیں جنھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام ہرج فرمایا (یعنی خونریزی کے دن ہوں گے) "نحوہ" ای نحو الحدیث المذکور بین یدی الساعة ایام الھرج (قس)

ابن مسعودؓ نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمار ہے تھے بدترین لوگ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

مطابقۃ للترجمۃ | ھذا طریق آخر فی حدیث ابی موسیٰؓ.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۱۰۴۷۔

تشریح "من شرار الناس الخ" یعنی بدترین لوگوں پر قیامت آئے گی۔

وعند مسلم من حديث ابن مسعود ايضا مرفوعا لاتقوم الساعة الا على شرار الناس (قس) معلوم ہوا نیک لوگ قیامت سے پہلے اٹھ جائیں گے جب کہ مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے ان الله يبعث ريحا من اليمن الين من الحرير فلا تدع احدا فى قلبه مثقال ذرة من ايمان الاقبضته – وله ايضا لا تقوم الساعة على احد يقول لا اله الا الله (قس)

سوال: ارشاد نبوی ہے لاتزال طائفة الخ یعنی میری امت کا ایک گروہ قیامت تک قائم رہے گا۔

جواب: مراد یہ ہے کہ اس نرم ہوا کے چلنے تک جس کے لگتے ہی مومن مر جائیں گے، پھر کفار ہی پر قیامت قائم ہوگی۔ (۲) اغلب واکثر مراد ہے اگر لاکھوں کفار میں چند مسلمان ہوں گے تو وہ بھی ایسی تکلیف و پریشانی میں ہوں گے جیسے آگ کی چنگاری پر کھڑے ہیں، واللہ اعلم۔

﴿بَابٌ ۳۷۴۴ لا يَاْتِي زَمَانٌ اِلَّا الَّذِيْ بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ﴾

ہر بعد والا زمانہ پہلے سے برا ہوگا

۶۶۰۷ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ اصْبِرُوا فَاِنَّهُ لَا يَاْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ زبیر بن عدی نے بیان کیا کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے حجاج کے مظالم کی شکایت کی تو فرمایا صبر کرو اس لئے کہ ہر بعد والا زمانہ پہلے سے برا آئے گا یہاں تک کہ تم اپنے پروردگار سے جا ملو میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة المذكورة هى عين الحديث المذكور فى الباب .

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۷۔ واخرجه الترمذى فى الفتن .

تشریح واستشكل هذا الاطلاق بان بعض الازمنة قد يكون فيه الشراقل من سابقه ولولم يكن الا زمن عمر بن عبدالعزيز وهو بعد زمن الحجاج بيسير واجاب الحسن البصرى بانه لابد للناس من تنفس فحمله على الاكثر الاغلب واجاب غيره بان المراد بالتفضيل تفضيل مجموع العصر على

مجموع العصر فان عصر الحجاج کان فیه کثیر من الصحابة فی الاحیاء وفی زمن عمر بن عبدالعزیز انقرضوا، والزمان الذی فیه الصحابة خیر من الزمان الذی بعده لقوله صلی اللّٰه علیه وسلم المروی فی الصحیحین: خیرالقرون قرنی (قس)

۶۶۰۸﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي اَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِيَّةِ اَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيدُ اَزْوَاجَهُ لِكَيْ يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ﴾

ترجمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا ''سبحان اللہ'' اللہ نے کیا خزانے نازل کئے ہیں اور (آج کی رات) کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں ان حجرہ والیوں (امہات المومنین رضوان اللہ علیہن) کو کون بیدار کرے گا تاکہ یہ نماز پڑھیں بہت سی دنیا میں کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

مطابقته للترجمة مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "ماذا اُنزل من الفتن ای الشرور فتکون تلك الليلة التی استيقظ فيها النبی صلی اللّٰه علیه وسلم اشر من الليلة التی قبلها.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۴۷ ومر الحديث ص:۲۲،ص:۱۵۱،ص:۸۶۹،ص:۹۱۸۔

تشریح مفصل تشریح کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۵۰۰ تا ص:۵۰۱۔

﴿بابُ ۳۷۴۵ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد جو شخص ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے

۶۶۰۹﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم (مسلمانوں) پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة عين الحديث .

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۴۷ ومر الحديث ص: ۱۰۱۵ وهذا الحديث اخرجه مسلم في الايمان والنسائي في المحاربه.

تشریح | "من حمل علينا السلاح" مستحلا لذلك فليس منا بل هو كافر بما فعله من استحلال ما هو مقطوع بتحريمه.

ويحتمل ان يكون غير مستحل فيكون المراد بقوله فليس منا اى ليس على طريقتنا كقوله عليه الصلوة والسلام وليس منا من شق الجيوب وما اشبهه (قس)

۶۶۱۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِى بُرْدَةَ عَنْ اَبِى مُوسٰى عَنْ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا﴾

ترجمہ | حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة عين الحديث.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۴۷ والحديث اخرجه مسلم في الايمان واخرجه الترمذى في الحدود واخرجه ابن ماجه فيه اى في الحدود.

تشریح | حدیث سابق کا مطالعہ کیجئے۔

۶۶۱۱ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ اَحَدُكُمْ عَلٰى اَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِى لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِى يَدِهِ فَيَقَعُ فِى حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ﴾

ترجمہ | ہمام (ابن منبہ) سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے کسی (دینی) بھائی پر ہتھیار سے اشارہ نہ کرے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا ہے شاید شیطان اس کے ہاتھ سے نکال دے (چھڑوا دے) پھر وہ (مسلمان کو مار کر) جہنم کے گڑھے میں گر پڑے۔

مطابقة للترجمة | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "لا يشير احدكم على اخيه بالسلاح، فان فيه معنى الحمل عليه .

تعدد موضعه | والحديث هنا ص: ۱۰۴۷۔

تشریح | سند کی ابتدا میں ہے "حدثنا محمد" یہ محمد کون ہیں؟ علامہ کرمانیؒ فرماتے ہیں "هو الذهلي" یعنی یہ امام

بخاریؒ کے شیخ محمد بن یحییٰ ذہلی ہیں، حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ وہ محمد بن رافع ہوں کیونکہ مسلم میں یہ حدیث محمد بن رافع سے انھوں نے عبدالرزاق سے روایت کی۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ کسی مسلمان کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ اگر بلاقصد بھی کسی مسلمان کو زخم لگ گیا یا وہ مرگیا تو اشارہ کرنے والا بلاشبہ مجرم وگنہگار ہوگا اور سزا کا مستحق ہوگا۔

۶۶۱۲﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو يَا اَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا قَالَ نَعَمْ﴾

ترجمہ ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا میں نے عمرو (ابن دینار) سے پوچھا اے ابومحمد (کنیت عمرو بن دینار) آپ نے حضرت جابر بن عبداللہؓ سے یہ حدیث سنی ہے؟ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص تیر لے کر مسجد میں گذرا تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیر کے پھل (یعنی اس کی دھار) کو پکڑے رہو عمرو بن دینار نے کہا ہاں (یعنی میں نے یہ کہتے سنا ہے)۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "امسك بنصالها فان فى تركه ربما يحصل خدش وهو فى معنى حمل السلاح على المسلمين.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۷ ومر الحديث ص:۶۴۔

تشریح مقصد ظاہر ہے کہ اگر ضرورۃً کوئی شخص جارح چیز لے کر مسجد سے گذرے تو اس کی دھار کو تھامے رکھے تاکہ کسی کو زخم نہ لگ جائے۔

۶۶۱۳﴿حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِاَسْهُمٍ قَدْ اَبْدَى نُصُوْلَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَّاْخُذَ بِنُصُوْلِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا﴾

ترجمہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب مسجد میں تیر لے کر گذرے اس کی نوکیں کھلی ہوئی تھیں (یعنی اس کے پھل باہر کو نکلے ہوئے تھے) تو انہیں حکم دیا گیا کہ اس کے پھلوں کو پکڑ لے کہ کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

مطابقتہ للترجمۃ هذا طريق آخر فى حديث جابرؓ.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۷۔

تحقیق وتشریح نصول جمع ہے نصل کی جس کے معنی ہیں دھار خواہ تیر کی ہو یا تلوار کی نیز نصل کی جمع نِصال بھی آتی ہے جیسا کہ حدیث سابق میں۔

۶۶۱۴﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا اَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى نِصَالِهَا اَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ اَنْ يُصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ﴾

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد میں یا ہمارے بازار میں گذرے اور اس کے ساتھ میں تیر ہو تو اس کے دھار کو پکڑ لے یا فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے اسے تھامے رہے کہیں کسی مسلمان کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فليمسك على نصالها".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۷ مر الحديث ص:۶۴۔

﴿بَابُ ۳۷۴۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگے

۶۶۱۵﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معنى الحديث بالتعسف (عمده)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۴۷ تا ص:۱۰۴۸۔ ومر الحديث في الايمان ص:۱۲، وفي الادب ص:۸۹۳۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص: ۳۳۰۔

۶۶۱۶﴿حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾

ترجمہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة عين الحديث .

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۸ مر الحديث ص۶۳۲ - في الحج ص:۲۳۵۔ في الادب ص:۸۹۲ في الحدود ص:۱۰۰۳۔

۶۶۱۷﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا تَدْرُونَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اَيُّ بَلَدٍ هٰذَا اَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ وَاَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَاِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ لِمَنْ هُوَ اَوْعٰى لَهُ فَكَانَ كَذٰلِكَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ اَشْرِفُوا عَلٰى اَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هٰذَا اَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَتْنِي اُمِّي عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ﴾

ترجمہ ہم سے مسدد (ابن مسرہد) نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید القطان نے بیان کیا کہا ہم سے قرہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سیرین نے بیان کیا انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انھوں نے (اپنے والد) حضرت ابوبکرہؓ سے اور محمد بن سیرین نے ایک اور دوسرے شخص (حمید بن عبدالرحمٰن) سے بھی سنا اور وہ میرے نزدیک عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے افضل تھے (اور حمید نے بھی ابوبکرہؓ سے سنا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یوم نحر کو منیٰ میں) لوگوں کو خطبہ سنایا اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے ابوبکرہؓ نے بیان کیا کہ (آنحضور ﷺ اتنی دیر خاموش رہے کہ) ہم یہ سمجھے کہ آپ ﷺ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے پھر آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ یوم نحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا بیشک یوم نحر ہے یارسول اللہ، آپ ﷺ نے پوچھا یہ کون سا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر (مکہ معظمہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں یارسول اللہ آنحضور ﷺ نے فرمایا تمہارے خون،

تمہارے مال اور تمہاری عزت اور تمہاری کھال (ایک دوسرے کے) تم پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر میں، کہو کیا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا؟ ہم نے عرض کیا جی ہاں آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو گواہ رہ اب جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غائب تک میرا پیغام پہنچا دے کیونکہ بہت سے پہنچانے والے اس پیغام کو اس تک پہنچائیں گے جو اس کو زیادہ محفوظ رکھنے والا ہوگا (محمد بن سیرینؒ نے کہا) چنانچہ ایسا ہی ہوا جب آپ ﷺ نے فرمایا تھا "قال لا ترجعوا الخ" آنحضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ بعض بعض کی گردنیں مارنے لگے (عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے کہا) پھر جب وہ دن آیا جب ابن الحضرمی (یعنی عبداللہ بن حضرمی) کو جلایا گیا جب ان کو جاریہ بن قدامہ نے جلایا اور جاریہ نے اپنے لشکر سے کہا کہ ابوبکرہؓ کو دیکھو تو لوگوں نے بتایا یہ ابوبکرہؓ موجود ہیں وہ تم کو دیکھ رہے ہیں، عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے کہا کہ مجھ سے میری والدہ نے بیان کیا کہ ابوبکرہؓ نے کہا کہ اگر یہ لوگ (یعنی جاریہ کے لشکر والے) میرے پاس (میرے گھر میں بھی) آجائیں تو میں ان پر ایک چھڑی بھی نہیں چلاتا۔ (یعنی قتل وقتال تو بہت دور کی بات ہے میں تو چھڑی بھی نہیں ماروں گا)

تشریح ۳۸ھ کا قصہ ہے کہ عبداللہ بن حضرمی حضرت معاویہؓ کی طرف سے بصرہ پہنچا مقصد یہ تھا کہ بصرہ والوں کو ورغلا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مخالف بنا دیں یعنی حضرت معاویہؓ کی ایک سیاسی چال تھی جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ سنا تو جاریہ بن قدامہ کو اس کی گرفتاری کیلئے روانہ کیا عبداللہ بن حضرمی ایک مکان میں چھپ گیا اس کے ساتھ اس مکان میں چالیس (۴۰) یا ستر (۷۰) آدمی اور تھے جاریہ نے اس مکان میں آگ لگا دی۔ حضرمی مع رفقاء مکان کے ساتھ جل کر خاک ہو گئے۔

مزید تفصیل اگر مطلوب ہو تو قسطلانی وغیرہ دیکھئے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة لان الترجمة قطعة من الحديث .

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۴۸ مر الحديث ص: ۱۶، ص: ۲۱، ص: ۲۳۴، ص: ۴۵۳، ص: ۶۳۲، ص: ۶۷۲، ص: ۸۳۳، ياتی ص: ۱۱۰۹۔

فائدہ: اس حدیث میں لا ترجعوا بعدی کفارا ہے مگر کتاب المغازی میں بجائے کفار کے ضلال کا لفظ آیا ہے اس کیلئے ضرور مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم، ص: ۴۸۳۔

۶۶۱۸﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾

ترجمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ

تم میں سے بعض بعض کی گردنیں مارنے لگے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۸ والحديث طرف من حديث تقدم فی ص:۲۳۴ مطولاً.

۶۶۱۹ ﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ﴾

ترجمہ | حضرت جریر بن عبد اللہ بجلیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کرو پھر فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۸۔ مر الحديث ص:۲۳، ص:۶۳۲، ص:۱۰۱۵۔

﴿بَابٌ (۳۷۷۴) تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ﴾

ایک ایسا فتنہ اٹھے گا جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا

۶۶۲۰ ﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسے فتنے ہوں گے جس میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص ان فتنوں کو جھانکے گا (دیکھنے جائے گا) وہ فتنے اس کو اپنی طرف کھینچ لیں گے (وہ بھی فتنوں میں پڑ جائیں گے) اور جو شخص کوئی ٹھکانہ یا پناہ کی جگہ پائے تو وہاں پناہ لے لے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۴۸۔ مر الحديث ص:۵۰۸ تا ص:۵۰۹۔

۶۶۲۱ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهٖ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے کہ ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو شخص ان فتنوں کو جھانکے گا وہ فتنے اس کو کھینچ لیں گے (یعنی فتنوں میں مبتلا ہو کر تباہ ہوں گے) تو جو شخص کوئی ٹھکانہ یا پناہ کی جگہ پائے تو پناہ لے لے۔

مطابقۃ للترجمۃ | هذا طريق آخر في الحديث المذكور.

تعدد موضعه | والحديث هنا ص:۱۰۴۸۔

﴿بَابٌ ۳۷۴۸ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا﴾

جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے سے بھڑ جائیں

۶۶۲۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهٖ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي اَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ اَيْنَ تُرِيدُ قُلْتُ اُرِيدُ نُصْرَةَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ قِيلَ فَهٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِاَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ يُحَدِّثَانِي بِهٖ فَقَالَا اِنَّمَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ﴾

ترجمہ | ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا انھوں نے ایک شخص سے جس کا نام نہیں لیا (حماد بن زید نے جس کا نام نہیں لیا حافظ عسقلانیؒ فرماتے ہیں وہ شخص عمرو بن عبید شیخ المعتزلہ وکان سیء الضبط) انھوں نے حسن بصریؒ سے انھوں نے کہا میں فتنے کے دنوں میں اپنے ہتھیار کے ساتھ نکلا تو ابو بکرہ صحابی رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوگئی تو ابو بکرہؓ نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے

صاحبزادے کی مدد کا ارادہ رکھتا ہوں ابوبکرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کو لے کر آمنے سامنے آجائیں تو دونوں اہل دوزخ میں سے ہیں عرض کیا گیا کہ یہ تو قاتل ہے (اس کا دوزخی ہونا سمجھ میں آتا ہے) مگر مقتول کا کیا حال ہے (اس کا کیا قصد ہے؟ کہ وہ اہل دوزخ میں سے ہوا؟) فرمایا وہ بھی اپنے مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ کئے ہوئے تھا۔ "قال حماد بن زید" حماد بن زید نے بیان کیا کہ میں نے اس حدیث کو ایوب سختیانی اور یونس بن عبید سے ذکر کیا میرا مقصد یہ تھا کہ یہ دونوں حضرات بھی مجھ سے یہ حدیث بیان کریں چنانچہ دونوں نے بیان کیا کہ اس حدیث کو حسن بصریؒ نے احنف بن قیس سے روایت کیا اور انھوں نے ابوبکرہؓ سے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "اذا تواجه المسلمان بسيفيهما وقد ذكرنا ان معناه اذا التقيا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۴۸ تا ص: ۱۰۴۹۔

ہتھیار لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مدد کے ارادہ سے جو نکلے تھے وہ احنف بن قیس تھے نہ کہ حسن بصریؒ، مطلب یہ ہے کہ عمرو بن عبید نے اپنی روایت میں یہ غلطی کی کہ احنف بن قیس کا نام چھوڑ دیا۔

تشریح پوری تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل ص: ۲۷۹ تا ص: ۲۸۰۔

۶۶۲۳﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ﴾

ترجمہ ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا بهٰذا ای بهذا الحديث المذكور.

على الموافقة لرواية حماد بن زيد عن ايوب ويونس بن عبيد.

"وقال مؤمَّل حدثنا حماد بن زيد الخ" اور مؤمل نے بیان کیا کہ ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا کہا ہم سے ایوب اور یونس اور ہشام اور معلّی بن زیاد نے انھوں نے حضرت حسن بصریؒ سے انھوں نے احنف سے انھوں نے حضرت ابوبکرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ "ورواه معمر عن ايوب الخ" اور اس حدیث کی روایت معمر نے ایوب سختیانی سے کی "ورواه بكار بن عبد العزيز" اور بکار بن عبدالعزیز نے اپنے والد عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی بکرہ سے انھوں نے حضرت ابوبکرہؓ سے روایت کیا۔

"وقال غندر الخ" اور غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انھوں نے منصور بن معتمر سے انھوں

نے ربعی بن حراش سے انھوں نے حضرت ابوبکرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سفیان ثوریؒ نے بھی اس روایت کو منصور بن معتمر سے روایت کیا لیکن مرفوعاً نہیں بیان کیا بلکہ ابوبکرہؓ کا قول ہے۔

﴿باب ۳۷۴۹ كَيْفَ الْاَمْرُ اِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ﴾

جب جماعت نہ ہو (بلکہ اختلاف وانتشار ہو) تو معاملہ کس طرح حل ہو

مطلب یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ پر (یا ایک امیر پر) اتفاق نہ ہو تو ایک امیر پر اتفاق سے پہلے مسلمان کیا کریں؟

وحاصل معنى الترجمة انه اذا وقع اختلاف ولم يكن خليفة فكيف يفعل المسلم من قبل ان يقع الاجتماع على خليفة وفي حديث الباب بين ذلك وهو انه يعتزل الناس كلهم ولو بان يعض باصل شجرة حتى يدركه الموت وذلك خير له من دخوله بين طائفة لا امام لهم خشية ما يؤول من عافية ذلك من فساد الاحوال باختلاف الاهواء وبسبب الآراء (عمده)

۶۶۲۴﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ اَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيْهِ دَخَنٌ قُلْتُ، وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي اِنْ اَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَاِمَامَهُمْ قُلْتُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دوسرے لوگ (صحابہ کرامؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں آپ ﷺ سے شر کے متعلق (یعنی اس فتنہ اور بدعات کے متعلق جو آپ ﷺ کے بعد ہونے والے ہیں) پوچھا کرتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میں ان میں پھنس نہ جاؤں چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم

جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے (آپ ﷺ کو بھیج کر) ہمیں اس خیر سے نوازا (کہ اسلام کی توفیق دی) تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر (برائی) کا زمانہ آئے گا حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، میں نے عرض کیا اور اس شر کے بعد خیر کا زمانہ آئے گا؟ فرمایا ہاں لیکن اس خیر میں دھواں ہوگا (یعنی اس میں کچھ برائی ملی ہوگی خالص خیر و نیکی نہ ہوگی) حضرت حذیفہؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا، وہ دھواں (دھبہ) کیا ہوگا؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا ایسے لوگ کچھ پیدا ہوں گے جو میری سنت اور طریقے کے علاوہ طریقہ اختیار کریں گے (بدعات میں گرفتار ہوں گے) تم ان میں (خیر کو) پہچان لوگے اور ان کے بدعات کو ناپسند کروگے، میں نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ فرمایا ہاں جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے پیدا ہوں گے تو جس نے ان کی بات سنی تو انھوں نے اس کو جہنم میں جھونک دیا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ ان کے اوصاف بیان فرمادیجئے آنحضور ﷺ نے فرمایا وہ لوگ (بظاہر) ہماری ہی قوم و مذہب میں سے (یعنی مسلمان) ہوں گے اور ہماری ہی زبان بولیں گے، میں نے عرض کیا اگر میں ان کا زمانہ پاؤں تو آپ میرے لئے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کا ساتھ نہ چھوڑنا، میں نے عرض کیا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہوئی اور نہ ان کا کوئی امام ہوا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر ان تمام فرقوں سے الگ رہو اگرچہ تمہیں اس کیلئے (جنگل کے) درخت کی جڑ دانت سے پکڑنی پڑے (خواہ کسی قسم کے بھی مشکل حالات کا سامنا ہو) یہاں تک کہ تمہاری موت آجائے اور تم اسی حالت میں ہو۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "فان لم يكن لهم جماعة ولا امام الى آخره".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۹ ومر الحديث ص:۵۰۹ اخرجه مسلم وابن ماجه.

تحقیق وتشریح "دخن" بفتح الدال المهملة وفتح الخاء المعجمة وهو الدخان واراد به ليس خيرا خالصا بل فيه كدورة بمنزلة الدخان من النار، وقيل اراد بالدخن الحقد، وقيل الدغل وقيل فساد فى القلب وقيل الدخن كل امر مكروه وقال النووى المراد من الدخن ان لا تصفو القلوب بعضها لبعض كما كانت عليه من الصفاء (عمده)

مزید تشریح کیلئے عمدة القاری اور قسطلانی کا مطالعہ فرمائیے۔

﴿بَابُ مَنْ كَرِهَ اَنْ يُكَثِّرَ سَوادَ الفِتَنِ وَالظُّلْمِ﴾ ۳۷۵۰

ان لوگوں کا بیان جس نے فتنے اور ظلم کی جماعت بڑھانے کو ناپسندیدہ سمجھا

یعنی مفسدوں اور ظالموں کی جماعت بڑھانا، ان کی جماعت میں شریک ہونا منع ہے۔

۶۶۲۵ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الاَسْوَدِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ

اَبِی الْاَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰی اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ بَعْثٌ فَاکْتُتِبْتُ فِیْهِ فَلَقِیْتُ عِکْرِمَةَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَنَهَانِی اَشَدَّ النَّهْیِ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کَانُوا مَعَ الْمُشْرِکِیْنَ یُکَثِّرُوْنَ سَوَادَ الْمُشْرِکِیْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَأْتِی السَّهْمُ فَیُرْمٰی فَیُصِیْبُ اَحَدَهُمْ فَیَقْتُلُهٗ اَوْ یَضْرِبُهٗ فَیَقْتُلُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِکَةُ ظَالِمِی اَنْفُسِهِمْ﴾

ترجمہ ابوالاسود (محمد بن عبدالرحمن اسدی) نے بیان کیا کہ مدینہ والوں پر ایک لشکر لازم کیا گیا (یعنی جب مکہ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت تھی تو اہل شام کے خلاف جنگ کرنے کیلئے اہل مدینہ کا ایک لشکر تیار کیا گیا) اور اس لشکر میں میرا نام بھی لکھا گیا پھر میں عکرمہ سے ملا اور میں نے ان سے بیان کردیا (کہ اس لشکر میں میرا نام بھی شریک کرلیا گیا ہے) تو عکرمہ نے مجھ کو بڑی شدت کے ساتھ منع کیا (یعنی اہل شام کے مقاتلہ سے سختی کے ساتھ روکا) پھر عکرمہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ مشرکوں کے ساتھ رہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشرکین کی جماعت میں اضافہ کا سبب بنتے تھے (کیونکہ مجبوراً انہیں بھی محاذ جنگ میں آنا پڑتا تھا) پھر تیر آتا جس کو پھینکا جاتا تھا پھر ان میں سے کسی کو لگ جاتا اور اس کو قتل کردیتا یا تلوار چلائی جاتی پھر یہ مارے جاتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی ''اِنَّ الَّذِیْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰئِکَةُ ظَالِمِی اَنْفُسِهِمْ. (النساء: ۹۷)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۴۹ ومر الحديث في التفسير ص: ۶۶۱۔

تشریح ابوالاسود کو روکنے سے عکرمہ کا مقصد یہ ہے کہ مشرکین کی جماعت کے اضافہ کا سبب بننا خواہ دل سے موافقت نہ ہو پھر بھی مذموم ہے کہ ان کی مذمت میں قرآن نازل ہوا ہے ان الذين توفاهم الملائكة، اسی طرح اے ابوالاسود تم بھی اس جنگ میں تکثیر کا سبب مت بنو کیونکہ یہ فی سبیل اللہ جنگ نہیں ہے۔ یعنی حدیث میں ہے **من كثر سواد قوم فهو منهم** (قس) یعنی جو شخص کسی قوم کی جماعت کو بڑھائے وہ ان ہی میں سے ہے۔

﴿بَابٌ (۳۷۵۱) اِذَا بَقِیَ فِی حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ﴾

خراب لوگوں میں (کوڑا کرکٹ میں) کوئی مسلمان رہ جائے تو کیا کرے؟

۶۶۲۶﴿حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَثِیْرٍ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا حُذَیْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ رَأَیْتُ اَحَدَهُمَا وَاَنَا

اَنْتَظِرُ الآخَرَ حَدَّثَنَا اَنَّ الاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى فِيهَا اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ وَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلاَ يَكَادُ اَحَدٌ يُؤَدِّي الاَمَانَةَ فَيُقَالُ اِنَّ فِي بَنِي فُلاَنٍ رَجُلاً اَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَعْقَلَهُ وَمَا اَظْرَفَهُ وَمَا اَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيمَانٍ وَلَقَدْ اَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَلاَ اُبَالِي اَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الاِسْلاَمُ وَاِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ وَاَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ اُبَايِعُ اِلاَّ فُلاَنًا وَفُلاَنًا﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے (امانت کے بارے میں) دو حدیثیں بیان فرمائیں ان میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں (پہلی حدیث تو یہ ہے کہ) آنحضور ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں نازل ہوئی تھی پھر (قرآن نازل ہوا تو) لوگوں نے قرآن مجید سے علم حاصل کیا پھر سنت سے علم حاصل کیا، (یعنی قلوب میں امانت بحسب الفطرت نازل ہوئی پھر قرآن مجید اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے مضبوطی اور پائیداری حاصل کی)

"وحدثنا عن رفعها الخ" اور آنحضور ﷺ نے ہم سے (دوسری حدیث) امانت کے اٹھ جانے کے متعلق بیان فرمائی تھی آپ ﷺ نے بیان فرمایا کہ آدمی ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے قلب سے اٹھالی جائے گی اور اس کا نشان پھیکے دھبہ کی طرح رہ جائے گا پھر ایک نیند سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی تو اس کا نشان آبلہ (چھالہ) کی طرح باقی رہ جائے گا جیسے ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکادے پھر پاؤں پھول جائے تو تم اسے (پھولنے کی وجہ سے) ابھرا ہوا دیکھو گے حالانکہ اس میں کچھ نہیں ہے پھر صبح (اٹھ کر) لوگ اس سے خرید وفروخت (معاملہ) کریں گے اور ان میں کوئی ایسا نہ ہوگا جو امانت ادا کرے کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار شخص ہے اور کسی شخص کے متعلق کہا جائے گا کہ کس قدر عقلمند ہے؟ کس قدر چالاک اور بہادر ہے؟ (یعنی لوگ اس کی تعریف کریں گے) حالانکہ اس کے قلب میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔

"ولقد اتى علىَّ زمانٌ الخ" اور (حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ) میرے اوپر ایک زمانہ گذر چکا ہے اور میں کوئی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ میں کس سے معاملہ کرتا ہوں (کس سے خرید وفروخت کرتا ہوں بلکہ بے کھٹکے ہر ایک سے لین دین کا معاملہ کر لیتا تھا) اس لئے کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا دین اسلام اس کو بے ایمانی سے باز رکھتا (یا اس کا دین ادا از امانت کیلئے مجھ پر لوٹا دیتا) اور وہ صاحبِ معاملہ نصرانی (یا یہودی) ہوتا تو اس کا حاکم اس کو مجھ پر لوٹا دیتا (یعنی بے ایمانی سے باز رکھتا)

لیکن آج تو میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے معاملہ نہیں کر سکتا۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من معناه .

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۴۹ تا ص:۱۰۵۰۔ ومر الحديث ص:۹۶۱ ویاتی ص:۱۰۸۰۔ ومسلم اوّل ص:۸۲۔

تحقیق وتشریح مفصل تحقیق وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد:۱۱ص:۴۸۵۔ایضا نصر المنعم،ص:۱۷۰۔

﴿بَابُ۳۷۵۲ التَّعَرُّبِ فِى الفِتْنَةِ﴾

فتنہ (وفساد) کے زمانے میں دیہات (وجنگل) میں رہ جانے کا بیان

تحقیق "تَعَرّب" بفتح العين المهملة وضم الراء المشدّدة بعدها موحده الاقامة بالبادية (قس) تعرب کے معنی ہیں دیہات میں اقامت کرنا۔

۶۶۲۷﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الاَكْوَعِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لاَ وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى عُبَيْدٍ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الاَكْوَعِ اِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ اَوْلاَدًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حَتّٰى قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِلَيَالٍ فَنَزَلَ الْمَدِيْنَةَ﴾

ترجمہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؓ حجاج بن یوسف (مشہور ظالم) کے پاس گئے تو اس نے کہا اے ابن الاکوع آپ اپنی ایڑیوں پر پلٹ گئے اور دیہاتی بن گئے (یہ قصہ اس وقت کا ہے جب حجاج بن یوسف ۷۴ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کرنے کے بعد مکہ سے مدینہ آیا اور حجاز کا حاکم بنا وکان ذلك لما ولى الحجاج امرة الحجاز بعد قتل ابن الزبير فسار من مكة الى المدينة وذلك فى سنة اربع وسبعين) (فتح)

"قال لا ولكن الخ" حضرت سلمہؓ نے (حجاج کے جواب میں) فرمایا نہیں (یعنی میں نے جو دیہات میں سکونت اختیار کی ہے اس کا سبب ہرگز یہ نہیں ہے کہ میں ہجرت سے پھر گیا، مرتد ہو گیا) لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو دیہات میں رہنے کی اجازت دی ہے اور یزید بن ابی عبید (مولیٰ سلمہ بالسند السابق) نے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو سلمہ بن اکوعؓ ربذہ چلے گئے اور وہاں ایک عورت سے شادی کر لی اور وہاں ان کے اولاد بھی پیدا ہوئی اور آپؓ برابر وہیں رہے یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ آ گئے (اور مدینہ ہی میں ان کا انتقال ہوا)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۰ والحديث اخرجه مسلم فى المغازى والنسائى فى البيعة.

تشریح | حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ تقریبا چالیس سال ربذہ میں رہے اور آخر میں مدینہ منورہ آگئے جہاں مکہ سے ہجرت کی تھی یہ حضرت سلمہؓ پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا اور مدینہ منورہ ہی میں مدفون ہوئے ان کا انتقال ۷۴ھ میں ہوا۔

۶۶۲۸﴿حَدَّثنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ اَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنھیں وہ لے کر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کے مقاموں میں اپنا دین فتنوں سے بچانے کے لئے بھاگتا پھرے گا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة توخذ من آخر الحديث .

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۰ ومر الحديث ص:۷، ص:۴۶۶، ص:۵۰۸، ص:۹۶۱۔

تشریح | حل لغات مع مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل ص:۲۵۰۔

اس حدیث سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ فتنہ کے وقت عزلت وکنارہ کشی بہتر ہے لیکن اگر فتنہ نہ ہوتو جمہور علماء وائمہ کے نزدیک جلوت واختلاط افضل ہے کیونکہ اس میں جمعہ وجماعت اور تعلیم وتعلم کا موقع ملتا ہے۔

﴿بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ﴾ ۳۷۵۳

فتنوں سے پناہ مانگنا

۶۶۲۹﴿حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهٖ يَبْكِي فَاَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ اِذَا لَاحَى يُدْعَى اِلَى غَيْرِ اَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ اَبِي فَقَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا

بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتّٰى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ سَوْأَى الْفِتَنِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا. وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ صحابہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کئے یہاں تک کہ سوالوں کی بھر مار کردی (یعنی بہت پوچھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (ناراض ہوگئے) اور منبر پر چڑھ کر فرمایا کہ تم جو سوال بھی مجھ سے کروگے میں تمہیں بتاؤں گا، حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو دیکھا کہ تمام صحابہ اپنے سر کو اپنے کپڑے میں لپیٹے رو رہے تھے پھر ایک صاحب نے کلام شروع کیا یہ صاحب جب کسی سے جھگڑا کرتے تو (بطور طعنہ) ان کو ان کے باپ کے علاوہ کی طرف منسوب کرکے پکارا جاتا (یعنی نطفہ حرام کہتے) انھوں نے پوچھا یا رسول اللہ میرے والد کون ہیں؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا تیرے والد حذافہ ہیں اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کو دور کرنے کیلئے) عرض کیا رضینا باللہ ربًا الخ میں اس پر راضی اور خوش ہوں کہ اللہ رب ہے اور اسلام دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ہمارے) رسول ہیں اور فتنوں کی برائی سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے آج کی طرح خیر و شر کبھی نہیں دیکھا بلاشبہ میرے سامنے جنت اور دوزخ کی تصویر پیش کی گئی یہاں تک کہ میں نے ان دونوں (جنت و دوزخ) کو اس دیوار کے قریب دیکھ لیا (یعنی محراب کی دیوار بطریق خرق عادت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مثل آئینہ جلادار بن گئی)

"قال قتادۃ یذکر الخ" قتادہ نے بیان کیا کہ یہ حدیث اس آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے "یا ایھا الذین آمنوا الایة" "اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری معلوم ہوں"

"وقال عباس النرسی الخ" اور عباس نرسی نے بیان کیا کہ ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ نے ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی (جو اوپر گذری) اور انسؓ نے بیان کیا کہ ہر شخص کپڑے میں اپنا سر لپیٹے ہوئے رو رہا تھا اور ہر شخص فتنے کی

برائی سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں دعا کر رہے تھے اعوذ باللہ من سوای الفتن (وفی روایة من سُوء الفتن)

"وقال لی خلیفة الخ" (امام بخاریؒ نے کہا) اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا ہم سے سعید بن ابی عروبہ اور معتمر بن سلیمان نے انھوں نے معتمر کے والد سلیمان سے انھوں نے قتادہ سے کہ حضرت انسؓ نے ان سے بیان کیا انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالہ سے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے عائذا باللہ من شَرِّ الفِتَن (یعنی بجائے سوء کے شَر کا لفظ ہے)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة فى قوله "نعوذ بالله من شر الفتن"

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۵۰ ومر الحديث ص: ۲۰، ص: ۷۷، ص: ۶۶۵، ص: ۹۴۱، ص: ۹۶۰۔ یاتی ص: ۱۰۸۳۔

تشریح | مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص: ۴۴۳۔

﴿بَابُ ۳۷۵۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ﴾

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد فتنہ مشرق کی جانب سے اٹھے گا

تحقیق وتشریح | "مِن قبل المشرق" بسكر القاف وفتح الموحده اى من جهة المشرق.

٦٦٣٠ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ اِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هَاهُنَا الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ﴾

ترجمہ | حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر کے ایک طرف کھڑے ہوئے (ترمذی میں ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام علی المنبر) اور فرمایا فتنہ ادھر سے آئے گا، فتنہ ادھر سے آئے گا (آپ ﷺ نے پورب کی طرف اشارہ کیا) (ولمسلم من طريق فضيل بن غزوان عن سالم بلفظ: انّ الفتنة تجىء من هٰهنا واوما بيده نحو المشرق الخ) (قس)

"من حيث يطلع الخ" جہاں سے شیطان کی چوٹی نکلتی ہے (شیطان کا سر نکلتا ہے) یا فرمایا (شک راوی) سورج کی چوٹی۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۵۰ ومر الحديث ص: ۴۳۸، ص: ۴۶۳، ص: ۴۹۸، ص: ۷۹۸۔

تشریح | قرن الشیطا قیل ان له قرنین علی الحقیقة. (۲) ان قرنیه ناحیتا راسه (۳) او هو مثل ای حینئذ یتحرك الشیطان ویتسلط (۴) او قرنه اهل حزبه (شیطان کے متبعین) او قال قرن الشمس ای اعلاها- وقیل ان الشیطان یقرن راسه بالشمس عند طلوعها لتقع سجدة عبدتها له (قس)

۶۶۳۱ ﴿حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آنحضور ﷺ مشرق کی طرف رُخ کئے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے سن لو فتنہ یہاں سے ہے جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ | هذا عن عبد اللّٰه بن عمر ایضا اخرجه عن قتیبه الخ.

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۵۰ ومر الحدیث ص:۴۳۸، ص:۴۶۳، ص:۴۹۸، ص:۷۹۸۔

۶۶۳۲ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَأْمِنَا اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَفِي نَجْدِنَا فَاَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (یعنی دعا کی) اے اللہ ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت عطا فرما اے اللہ ہمارے یمن میں ہمارے لئے برکت عطا فرما تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور ہمارے نجد میں (یعنی نجد کیلئے بھی برکت کی دعا کیجئے) لیکن آنحضور ﷺ نے پھر وہی کہا اللّٰهم بارك لنا فی شامنا اللّٰهم بارك لنا فی یمننا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وفی نجدنا (یعنی نجد کیلئے بھی برکت کی دعا فرمائیے) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ آنحضور ﷺ نے تیسری مرتبہ میں فرمایا وہاں تو زلزلے آئیں گے اور فساد ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة فی قوله "وهناك الزلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطان واشار بقوله هناك الی نجد ونجد من المشرق الخ (عمده)

تعدد موضعہ | والحدیث هنا ص:۱۰۵۰ تا ص:۱۰۵۱ ومر الحدیث ص:۱۴۱۔ والحدیث اخرجه الترمذی.

۶۶۳۳ ﴿حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدٍ

بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا اَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيْثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ الدُّخُوْلُ فِي دِيْنِهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ﴾

ترجمہ سعید بن جبیر نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم لوگوں نے امید کی کہ آپ ہم سے کوئی اچھی حدیث بیان کریں گے (جس میں رحمت ورخصت کا ذکر ہوگا) بیان کیا کہ پھر ہم میں سے ایک صاحب (حکیم) نے جلدی کی اور عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن (کنیت ابن عمرؓ) ہم سے زمانہ فتنہ میں قتال کے متعلق بیان کیجئے (کہ قتال کرنا چاہئے یا الگ تھلگ رہنا چاہئے؟) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وقاتِلوهم حتّٰى لا تكُونَ فِتنَةٌ" (الانفال آیت ۳۹) ان سے لڑو یہاں تک فساد عقیدہ باقی نہ رہ جاوے۔ اس پر حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم بھی ہے کہ فتنہ کیا ہے؟ تمہاری ماں تمہیں روئے بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین سے جنگ کرتے تھے اور ان کے دین میں داخل ہونا فتنہ تھا تمہارے ملک کیلئے جنگ کی طرح صورت نہیں تھی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فيها الفتنة من قبل المشرق سالوا هنا عن ابن عمر ان يحدثهم بحديث حسن فيه ذكر الرحمة فحدثهم بحديث الفتنه.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۱ ومر الحديث فى التفسير ص:۶۷۰۔

تشریح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسلمانوں کے باہمی جنگ مثلاً جنگ جمل، جنگ صفین وغیرہ میں نہ شریک ہوئے اور نہ شرکت کے قائل تھے بلکہ علیحدگی کو ترجیح دیتے تھے کہ قتل مومن سے بچنے کی سخت ترین تاکید ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فوج میں بھی شریک نہیں ہوئے اور معترض کا جواب یہ دیا کہ آیت کریمہ میں قاتلوھم میں کفار ومشرکین سے لڑنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ شرک وکفر نہ رہے۔

اور غالباً یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ کا اجتہاد تھا ورنہ جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب تک حق ظاہر نہ ہو، ظن غالب نہ ہو کہ حق پر کون ہے اس وقت تک علیحدہ رہنا جائز ودرست ہے لیکن اگر واضح ہوجائے کہ یہ جماعت حق پر ہے تو حق کا ساتھ دینا چاہئے بلاشبہ جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے، خلیفہ برحق تھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اختلاف اجتہادی غلطی پر مبنی تھا، واللہ اعلم۔

﴿بَابُ[۳۷۵۵] الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ﴾

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ كَانُوْا يَسْتَحِبُّوْنَ اَنْ يَتَمَثَّلُوْا بِهٰذِهِ الْاَبْيَاتِ عِنْدَ

الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ:

الْحَرْبُ اَوَّلُ مَاتَكُونُ فَتِيَّةً　　تَسْعَى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولِ

حَتّٰى اِذَا اشْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا　　وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلِ

شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ　　مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

وہ فتنہ جو سمندر کی موج کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا

(جس میں لوگوں کی عقلیں جاتی رہیں گی اور لوگ چوپائے جانوروں کی طرح بے عقل ہو جائیں گے)

"وقال ابن عيينه الخ" اور سفیان بن عیینہ نے خلف بن حوشب کے واسطہ سے بیان کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ ان اشعار سے مثال دینا (ان اشعار کو پڑھنا) پسند کرتے تھے۔

"قال امْرُؤُالقيس الخ" امرؤالقیس نے کہا ہے (والمحفوظ ان الابيات المذكورة لعَمْرو بن معديكرب وجزم به ابوالعباس المبرد فى الكامل والسهيلى فى روضة والابيات هى) (قس)

"الحربُ الخ" لڑائی شروع میں (اول مرحلہ پر) ایک نوخیز لڑکی معلوم ہوتی ہے، جو ہر نادان کیلئے اپنی زینت کے ساتھ دوڑتی ہے۔

یہاں تک کہ جب بھڑک اٹھتی ہے اور اس کے شعلے بلند ہونے لگتے ہیں، تو ایک بے شوہر بڑھیا کی طرح پیٹھ پھیر لیتی ہے جس کے بالوں میں سیاہی کے ساتھ سفیدی کی آمیزش ہو گئی ہو اور اس کے رنگ کو ناپسند کیا جاتا ہو، اور وہ اس طرح بدل گئی ہو کہ اس کے بوس و کنار کو ناپسند کیا جاتا ہو۔

تشریح قوله قال امرؤالقيس كذا وقع عند ابى ذر فى نسخته والمحفوظ ان هذه الابيات لعَمْرو بن معديكرب الزبيدى وقد جزم به المبرد فى الكامل. (عمده)

یعنی صحیح یہ ہے کہ مذکورہ اشعار عمرو بن معدیکرب کے ہیں جیسا کہ مبرد نے کامل میں لکھا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ شروع شروع میں لڑائی اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن آخر میں حسرت وافسوس کے سوا کچھ نہیں۔

۶۶۳۴﴿حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ اِذْ قَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِى اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْىُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ الَّتِى تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَاْسٌ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ بَيْنَكَ

وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذًا لَا يُغْلَقَ اَبَدًا قُلْتُ اَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً وَذٰلِكَ اَنِّى حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْاَغَالِيطِ فَهِبْنَا اَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَاَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ قَالَ عُمَرُ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؓ نے پوچھا کہ تم میں سے کسے فتنہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہے؟ حذیفہؓ نے کہا انسان کا فتنہ اس کی بیوی، اس کے مال، اس کے بچے اور پڑوسی کے معاملات میں ہوتا ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بن جاتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس فتنہ کے متعلق نہیں پوچھتا ہوں لیکن (میرا مقصد) وہ فتنہ ہے جو سمندر کی موج کی طرح جوش زن ہوگا حذیفہؓ نے کہا امیر المومنین آپ پر اس فتنہ کا کوئی خطرہ نہیں اس لئے کہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا وہ دروازہ توڑ دیا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ عرض کیا کہ توڑ دیا جائے گا حضرت عمرؓ نے فرمایا پھر تو کبھی بند نہ کیا جاسکے گا میں نے کہا جی ہاں، شقیق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہؓ سے پوچھا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق جانتے تھے؟ کہا ہاں اس طرح یقین کے ساتھ جانتے تھے جیسے یہ بات کہ آج کی رات کل کے دن سے پہلے ہے کیونکہ میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو الکل پچو (بے بنیاد بات) نہ تھی، شقیق کہتے ہیں کہ ہمیں (دروازہ کے متعلق) حضرت حذیفہ سے دریافت کرنے میں ڈر لگا (یعنی ان کا رُعب مانع ہوا) تو ہم نے مسروق سے کہا تو انھوں نے پوچھا اور کہا دروازہ کون ہے؟ تو حذیفہؓ نے فرمایا وہ دروازہ خود عمرؓ تھے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۱ ومر الحديث ص:۷۵، ص:۱۹۳، ص:۲۵۴، ص:۵۰۷۔

۶۶۳۵﴿حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِى مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِى اِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَاَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِى فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِى الْبِئْرِ فَجَاءَ اَبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَبُوبَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتَّى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلَى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنَّى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ

ترجمہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے باغات میں سے ایک باغ (باغ اَریس بہمزۃ مفتوحۃ) کی طرف اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے تشریف لے گئے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے گیا جب آنحضور ﷺ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں آج نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دربان رہوں گا حالانکہ آنحضور ﷺ نے مجھے اس کا حکم نہیں دیا آنحضور ﷺ اندر چلے گئے اور اپنی ضرورت پوری کی اور آپ ﷺ کنویں کے منڈیر پر بیٹھ گئے پھر اپنی دونوں پنڈلیوں کو کھول کر انہیں کنویں میں لٹکالیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر داخل ہونے کی اجازت چاہی تو میں نے ان سے کہا آپ یہیں رہیں تاآنکہ میں آپ کیلئے اجازت لے آؤں چنانچہ حضرت ابوبکرؓ ٹھہرے رہے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یا نبی اللہ حضرت ابوبکرؓ آپ کے پاس آنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں فرمایا انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی بشارت سنادو چنانچہ وہ اندر آگئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب آکر انھوں نے بھی اپنی پنڈلیوں کو کھول لیا اور کنویں میں لٹکا دیا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے کہا آپ یہیں ٹھہریئے تاآنکہ میں آپ کیلئے اجازت حاصل کرلوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور انہیں جنت کی خوشخبری سنادو چنانچہ حضرت عمرؓ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب آکر اپنی پنڈلیوں کو کھول کر کنویں میں لٹکالیا اب منڈیر بھر گئی اب اس میں بیٹھنے کی کوئی جگہ نہ رہی (یعنی منڈیر کا وہ حصہ جہاں حضور اقدس ﷺ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تشریف فرما تھے) اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے تو میں نے کہا آپ یہیں ٹھہریئے تاآنکہ میں آپ کیلئے اجازت حاصل کرلوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں اجازت دیدو اس بلا (مصیبت) کے ساتھ جو انہیں (دنیا میں) پہنچے گی (محاصرہ کی مصیبت اور شہادت) چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے لیکن ان حضرات (حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ) کے ساتھ بیٹھنے کی کوئی جگہ نہیں پائی اس لئے آپ گھوم کر ان حضرات کے سامنے کنویں کے کنارے پر آئے اور اپنی پنڈلیوں کو کھول کر

کنویں میں اپنے پاؤں لٹکالئے۔ (ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ) پھر میں تمنا کرنے لگا اپنے بھائی (ابو بردہ یا ابورہم) کی اور اللہ سے دعا کرنے لگا کہ یا اللہ اس کو بھیج دے۔

"قال ابن المسیب الخ" سعید بن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعے کی تعبیر ان حضرات کے قبروں سے لی کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی قبریں ایک ہی جگہ بنیں کیونکہ یہ تینوں ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ لیکن حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی قبر الگ (بقیع میں) ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة توخذ من قوله "وبشره بالجنة معها بلاء يصيبه وهذا من جملة الفتن التي تموج كموج البحر".

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۱ تا ص:۱۰۵۲ ومر الحديث ص:۵۱۹، ص:۵۲۲، ص:۹۱۸، ويأتي ص:۱۰۷۸ مختصراً۔

۶۶۳۶﴿حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِاُسَامَةَ اَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ اَنْ اَفْتَحَ بَابًا اَكُونُ اَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ وَمَا اَنَا بِالَّذِي اَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ اَنْ يَكُونَ اَمِيرًا عَلٰى رَجُلَيْنِ اَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ اَيْ فُلَانُ اَلَسْتَ كُنْتَ تَاْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ اِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا اَفْعَلُهُ وَاَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَاَفْعَلُهُ﴾

ترجمہ ابو وائل شقیق بن سلمہ نے بیان کیا کہ حضرت اسامہؓ سے کہا گیا (یعنی حضرت اسامہ بن زیدؓ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب تھے کسی نے کہا) کہ آپ ان (حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے گفتگو کیوں نہیں کرتے؟ (یعنی آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہئے کہ عام مسلمانوں کے شکایات کا خیال رکھیں آپ نے جو اپنے رشتہ دار ولید بن عقبہ کو حاکم بنادیا ہے حالانکہ وہ شراب پیتا ہے) اسامہؓ نے کہا کہ میں نے (خلوت میں) ان سے گفتگو کی ہے لیکن (فتنہ کے) دروازہ کو کھولے بغیر کہ میں اس طرح سب سے پہلے (فتنہ کا) دروازہ کھولنے والا ہو جاؤں گا اور میں ایسا (خوشامدی) شخص بھی نہیں ہوں کہ کسی شخص سے جب وہ دو آدمیوں پر امیر بنادیا جائے تو کہہ دوں کہ تو سب سے بہتر ہے جبکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص کو (قیامت کے دن) لایا جائے گا اور دوزخ میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اس میں اس طرح چکی پیسے گا جیسے گدھا چکی پیتا ہے (یعنی وہ شخص دوزخ میں چکر لگا تا پھرے گا جیسے گدھا اپنی چکی پر گردش کرتا ہے) پھر دوزخ کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے اے فلاں کیا تم

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کرتے تھے وہ شخص کہے گا میں تم کو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن میں خود نہیں کرتا تھا اور میں تم کو برائی سے روکتا تھا اور خود برائی کرتا تھا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان توخذ بالتعسف من كلام اسامة وهو انه لم يرد فتح الباب بالمجاهرة بالتنكير على الامام لما يخشى من عاقبة ذلك من كونه فتنة ربما تؤول الى ان تموج كموج البحر.

یعنی ترجمہ سے مناسبت حضرت اسامہؓ کے اس قول سے ہے کہ میں علانیہ اعتراض کر کے فتنہ کا دروازہ کھولنے والا بننا نہیں چاہتا ہوں۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۲ ومر الحديث ص:۴۶۲۔

﴿باب﴾ ۳۷۵۶ بالتنوین

بغیر ترجمہ

۶۶۳۷﴿حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِى بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِى اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ اَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرَى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً﴾

ترجمہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جنگ جمل کے زمانہ میں اللہ نے مجھ کو ایک جملہ سے فائدہ پہنچایا (جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی (بوران) کو بادشاہ بنادیا ہے تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پا سکتی (پنپ نہیں سکتی) جس نے اپنا حکمراں عورت کو بنادیا۔

مطابقۃ للترجمۃ یہ باب بلاترجمہ ہے اور بعض نسخوں میں یہاں باب بھی نہیں ہے لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں باب بلاترجمہ ہے اس صورت میں اس کا تعلق کالفصل من الباب السابق ہوگا اور وہ اس طرح کہ جنگ جمل بلاشبہ عظیم فتنہ تھا۔

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۲ ومر الحديث فى المغازى ص:۶۳۷۔

تشریح مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص:۵۱۵۔

۶۶۳۸﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا اَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ الْاَسَدِىُّ قَالَ لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ

وَعَائِشَةُ اِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنبَرِ فِي اَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ اَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا اِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ اِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ اِلَى الْبَصْرَةِ وَ وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ اِيَّاهُ تُطِيعُونَ اَمْ هِيَ ﴾

ترجمہ ابومریم عبداللہ بن زیاد اسدی نے بیان کیا کہ جب حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ اور حضرت زبیر بن عوامؓ اور حضرت عائشہؓ بصرہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت علیؓ نے عمار بن یاسرؓ اور حضرت امام حسن بن علیؓ کو (۳۶ھ میں) روانہ کیا یہ دونوں حضرات ہمارے پاس کوفہ آئے اور منبر پر چڑھے پھر حضرت حسن بن علیؓ تو منبر کے اوپر کے درجے پر کھڑے ہوئے اور حضرت عمارؓ حضرت حسنؓ سے نیچے کھڑے ہوئے، ہم سب لوگ (خطبہ سننے کیلئے) ان کے پاس جمع ہو گئے اور میں نے حضرت عمارؓ کو یہ کہتے سنا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں آزمایا ہے تاکہ جان لے کہ تم اس کی (یعنی اللہ کی) اطاعت کرتے ہو یا عائشہ رضی اللہ عنہا کی۔

مطابقة للترجمة هذا مطابق للحديث السابق من حيث المعنى فالمطابق للمطابق للشيء مطابق لذلك الشيء.

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۵۲ ومر الحديث ص:۵۳۲ مختصراً۔

تشریح واقعہ یہ ہے کہ خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مدینہ میں شہید کئے گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے اس وقت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مکہ میں تھیں اور عشرہ مبشرہ میں سے دو صحابی حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ مدینہ میں تھے ان دونوں بزرگوں نے حضرت علیؓ سے بیعت کرلی تھی پھر حضرت علیؓ سے عمرے کی اجازت لے کر مکہ تشریف لے گئے اور حضرت عائشہؓ سے ملے اور بتلایا کہ خلیفہ وقت حضرت عثمانؓ کو گھر کے اندر تلاوت قرآن کی حالت میں ظلماً شہید کر دیا گیا اور قاتل حضرت علیؓ کی جماعت میں شریک ہو گئے ہیں اس لئے حضرت عثمانؓ کے قصاص کا مطالبہ حضرت علیؓ سے کرنا چاہئے اور قاتلین کو سزا دلوانا چاہئے ام المومنین عائشہؓ نے تائید فرمائی پھر یہ حضرات یعنی حضرت حکم و حضرت زبیر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہؓ کو لے کر بصرہ کی طرف روانہ ہوئے راستے میں ایک چشمہ پر پہنچے تو کتے بھونکنے لگے اس چشمہ کو حوآب کہتے تھے حضرت عائشہؓ نے لوگوں سے پوچھا کہ اس چشمے کا نام کیا ہے لوگوں نے بتایا کہ حوآب ہے اسی وقت حضرت عائشہؓ نے فرمایا میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ ﷺ فرماتے تھے ازواج مطہرات کو خطاب کر کے کہ تم میں سے ایک کا کیا حال ہوگا جب حوآب کے کتے اس پر بھونکیں گے ایک روایت میں ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا تم میں وہ کون عورت ہے جو اونٹ پر سوار ہو کر نکلے گی اور حوآب کے کتے اس پر بھونکیں گے اس کے گرد و پیش بہت سے لوگ مارے جائیں گے، یہی جنگ، جمل کے نام سے مشہور ہے چونکہ ام المومنین عائشہؓ اونٹ پر سوار ہو کر گئی تھیں اس اونٹ کا نام عسکر تھا۔

باقی جنگ جمل کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہشتم کتاب المغازی، ص: ۵۱۵

۶۶۳۹﴿حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ اِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَلٰكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ﴾

ترجمہ | ابو وائل (شقیق بن سلمہ) سے روایت ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کوفہ کے منبر پر کھڑے ہوئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور ان کی روانگی (بصرہ کی طرف) کا ذکر کیا اور کہا کہ بلاشبہ وہ (عائشہؓ) دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ہیں (یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عزت و حرمت میں کلام نہیں) لیکن تم ان کے بارے میں آزمائے گئے ہو (مطلب یہ ہے کہ تم خلیفۃ المسلمین کی اطاعت کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہو یا ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی؟)

مطابقتہ للترجمۃ | اکثر نسخوں میں مثلاً عمدۃ القاری، فتح الباری، ارشاد الساری اور کرمانی میں یہاں بابٌ بلا ترجمہ ہے۔
لیکن ہمارے ہندوستانی نسخہ میں یہاں باب نہیں ہے اس صورت میں مطابقت مثل حدیث سابق ہوگی، واللہ اعلم۔

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص: ۱۰۵۲ و مر الحدیث ص: ۵۳۲۔

۶۶۴۰﴿حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَسَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ اَبُو مُوسَى وَاَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ اِلَى اَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالاَ مَا رَأَيْنَاكَ اَتَيْتَ اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ اِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الاَمْرِ مُنْذُ اَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ مَا رَاَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ اَسْلَمْتُمَا اَمْرًا اَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ اِبْطَائِكُمَا عَنْ هٰذَا الاَمْرِ وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا اِلَى الْمَسْجِدِ﴾

ترجمہ | ابو وائل (شقیق بن سلمہ) نے بیان کیا کہ حضرت ابو موسیٰ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس آئے جس وقت سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کوفہ والوں کے پاس بھیجا کہ انہیں (حضرت علیؓ کی حمایت میں) لڑائی کیلئے آمادہ کریں چنانچہ ان دونوں حضرات (ابو موسیٰؓ اور ابو مسعودؓ) نے حضرت عمارؓ سے کہا اے عمار جب سے تم مسلمان ہوئے اس معاملے میں (یعنی ام المومنین حضرت عائشہؓ سے لڑنے کیلئے برانگیختہ کرنے میں) جلدی کرنے سے زیادہ ناپسندیدہ تمہارا کوئی کام ہم نے نہیں دیکھا، اس پر عمارؓ نے کہا جب سے تم دونوں مسلمان

ہوئے تم لوگوں کا کوئی کام میرے نزدیک اس سے زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہے کہ تم لوگوں نے اس معاملے میں (امیر المومنین کی تعمیل حکم میں) دیر کی، اور ابو مسعودؓ نے ان دونوں حضرات کو ایک ایک حلّہ (جوڑا) پہنایا پھر تینوں حضرات مسجد گئے (نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے)۔

مطابقة للترجمة باب بلاترجمہ ہے اور اصل باب **باب الفتنة التي تموج الخ** سے مطابقت ومناسبت ظاہر ہے۔ (کیونکہ یہ جنگ جمل مسلمانوں کا پہلا اور عظیم فتنہ تھا)

تعدد موضعه والحديث هنا ص:۱۰۵۲ وياتي ص:۱۰۵۲۔

تشریح جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما نے مکہ مکرمہ جا کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر بصرہ میں لشکر جمع کر لیا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لیا جائے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار اور اپنے بڑے صاحبزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہما کو کوفہ بھیجا اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تھے۔ (اس کے بعد جنگ جمل کا مطالعہ کیجئے)

"وكساهما حلة حلة الخ" چونکہ حضرت عمارؓ دور دراز مدینہ منورہ سے سفر کر کے کوفہ آئے تھے ان کے کپڑے میلے ہو گئے تھے اور حضرت ابو مسعودؓ مالدار سخی تھے مناسب نہیں سمجھا کہ اس حالت میں جامع مسجد جائیں تو حضرت عمارؓ کو ایک حلہ (جوڑا) پہنایا پھر یہ بھی مناسب نہیں معلوم ہوا کہ ان کو دیں اور ابو موسیٰ اشعریؓ کو چھوڑ دیں اس لئے دونوں کو حلہ دیا۔

۶۶۴۱﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي مَسْعُودٍ وَاَبِي مُوسٰى وَعَمَّارٍ فَقَالَ اَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ اَصْحَابِكَ اَحَدٌ اِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرَكَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيَبَ عِنْدِي مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَا اَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ اِبْطَائِكُمَا فِي هٰذَا الْاَمْرِ فَقَالَ اَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسِرًا يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطٰى اِحْدٰهُمَا اَبَا مُوسٰى وَالْاُخْرٰى عَمَّارًا وَقَالَ رُوحَا فِيهِ اِلَى الْجُمُعَةِ﴾

ترجمہ شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ میں ابو مسعود، ابو موسیٰ اور عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ابو مسعودؓ نے (عمارؓ سے) کہا آپ کے سوا آپ کے جتنے بھی ساتھی ہیں ان میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ کہہ سکتا ہوں اور جب سے آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تھی اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز آپ کے اس معاملے میں جلد بازی سے زیادہ معیوب نہیں ہے (یعنی لوگوں کو جنگ کیلئے برانگیختہ وآمادہ کر رہے ہو اور اس میں عجلت سے کام لے رہے ہو) عمار رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو مسعودؓ جب سے آپ نے اور آپ کے ساتھی (ابو موسیٰؓ) نے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی اس وقت سے اب تک میری نظر میں کوئی چیز اس معاملے میں تاخیر سے (یعنی خلیفہ وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل میں تاخیر سے) زیادہ معیوب نہیں ہے پھر حضرت ابو مسعودؓ جو مالدار (اور سخی) تھے اپنے غلام کو حکم دیا اے غلام دو حلّے (دو جوڑے) لاؤ چنانچہ ان دونوں میں سے ایک حلّہ ابو موسیٰ اشعریؓ کو اور ایک حضرت عمارؓ کو دیا اور فرمایا آپ دونوں اسی حلّہ کو پہن کر جمعہ کی نماز کیلئے جائیں۔

مطابقتہ للترجمۃ حدیث کی مطابقت بالکل واضح ہے کہ جنگ جمل ایک عظیم فتنہ تھا جس میں تقریباً دونوں طرف سے دس ہزار یا اس سے بھی زیادہ مسلمان شہید ہوئے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۵۲ تا ص ۱۰۵۳۔ ومر الحدیث ص:۲-۱۰۱۔

﴿ بَابٌ (بالتنوین) إِذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا ﴾ ۳۷۵۷

لم یذکر جواب اذا اکتفاء بما فی الحدیث

۶۶۴۲ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيْهِمْ ثُمَّ بُعِثُوْا عَلٰى اَعْمَالِهِمْ﴾

ترجمہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں (خواہ اچھے ہوں یا برے؟) پھر انہیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

(یعنی دنیا میں جب کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا ہے تو عذاب کے لپیٹ میں نیک و بد، اچھے برے سب ہی آجاتے ہیں لیکن قیامت کے روز ہر ایک کا حشر ان کے اعمال کے موافق ہوگا جو نیک ہوں گے وہ نیک لوگوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے اور سزا سے محفوظ رہیں گے کیونکہ قیامت انصاف کا دن ہے ہر ایک کو اپنے اعمال کے موافق جزا اور سزا ملے گی۔

وفی السنن الاربع من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول "ان الناس اذا رأوا المنکر فلم یغیروہ اوشک ان یعمھم اللہ بعذاب الخ (قس)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحدیث للترجمة ظاھرة.

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۵۳ والحدیث اخرجہ مسلم فی صفة النار (عمدہ)

۳۷۵۸ باب قول النبی ﷺ للحسن بن علی ان ابنی ھذا لسید... ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے

اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کرا دے

۶۶۴۳ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ اَبُو مُوسٰى وَلَقِيْتُهُ بِالْكُوفَةِ وَجَاءَ اِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ اَدْخِلْنِي عَلٰى عِيسٰى فَأَعِظَهُ فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ اَرٰى كَتِيبَةً لَا تُوَلِّي حَتّٰى تُدْبِرَ اُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ اَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ قَالَ بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

ترجمہ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل ابوموسیٰ نے بیان کیا (**واسرائیل ھو ابن موسٰی و کنیتہ ابوموسٰی وھو ممن وافقت کنیتہ اسم ابیہ) (عمدہ)**

"ولقیتہ بالکوفۃ" سفیان نے بیان کیا کہ میں ابوموسیٰ اسرائیل سے ملا تھا وہ عبداللہ بن شبرمہ (کوفہ کے قاضی) کے پاس آئے اور کہا مجھ کو عیسیٰ کے پاس لے چلو (وہ منصور عباسی کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے) میں ان کو نصیحت کروں گا لیکن ابن شبرمہ نے خوف محسوس کیا اور نہیں لے گئے (یعنی ابن شبرمہ کو خوف محسوس ہوا کہ ابوموسیٰ صاف گو آدمی ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ عیسیٰ ان کو ایذا دے اس لئے نہیں لے گئے) اسرائیل ابوموسیٰ نے بیان کیا کہ ہم سے حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فوجیں لے کر معاویہؓ کی طرف چلے تو عمرو بن العاصؓ نے معاویہؓ سے کہا میں ایسا لشکر دیکھتا ہوں جو اس وقت تک پیٹھ نہیں موڑ سکتا (واپس نہیں جا سکتا) یہاں تک کہ اس کا دوسرا (مقابل) پیٹھ پھیر لے (بھاگ جائے) تو معاویہؓ نے کہا (اگر جنگ ہوئی اور مسلمان مارے جائیں) تو ان (مقتولین) مسلمانوں کی اولاد کا کفیل کون ہوگا؟ کوئی نہیں (یہاں لفظ ہے انا اس کا بظاہر مطلب یہ ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے کہا میں خبر گیری کروں گا. **قال فی الفتح ظاھر قولہ انا یوھم ان المجیب عمرو بن العاص ولم ار فی طرق الحدیث ما یدل علی ذلک**

حفوظة فلعلها كانت فقال انّى بتشديد النون المفتوحة قالها عمرو على سبيل

عبد اللّٰه بن عامر الخ" پھر عبداللہ بن عامر اور عبدالرحمٰن بن سمرہ (وكلاهما من قريش) نے کہا ہم معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں اور ان سے صلح کیلئے کہتے ہیں۔

"قال الحسن الخ" حسن بصریؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انھوں نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

(وفيه ان السيادة انما يستحقها من ينتفع به الناس لكونه علق السيادة بالاصلاح وفيه علم من اعلام نبينا صلى اللّٰه عليه وسلم فقد ترك الحسن الملك ورعا ورغبة فيما عند اللّٰه ولم يكن ذلك لعلة ولا لقلة ولا لذلة بل صالح معاوية رعاية للدين وتسكينا للفتنة وحقن دماء المسلمين وروى ان اصحاب الحسن قالوا له يا عار المومنين فقال رضى اللّٰه عنه العار خير من النار) (قس)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۳ ومر الحديث ص:۳۷۲ مفصلاً، ص:۵۱۲، ص:۵۳۰۔

۲۶۴۴﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلَى اُسَامَةَ اَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ اَرْسَلَنِي اُسَامَةُ اِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ اِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَّفَ صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ لَوْ كُنْتَ فِي شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ اَنْ اَكُونَ مَعَكَ فِيهِ وَلٰكِنَّ هٰذَا اَمْرٌ لَمْ اَرَهُ فَلَمْ يُعْطِنِي شَيْئًا فَذَهَبْتُ اِلٰى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوا لِي رَاحِلَتِي﴾

ترجمہ محمد بن علی امام باقر نے بیان کیا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کے مولیٰ حرملہ نے انہیں خبر دی، عمرو بن دینار نے بیان کیا کہ میں نے حرملہ کو دیکھا ہے (لیکن یہ حدیث میں نے ان سے نہیں سنی) حرملہ نے بیان کیا کہ مجھے حضرت اسامہؓ نے (مدینہ سے) حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس (کوفہ) بھیجا اور کہا کہ وہ (حضرت علیؓ) تم سے پوچھیں گے اور کہیں گے تمہارے صاحب (اسامہؓ) کو کس چیز نے پیچھے رکھا (کہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں میرا ساتھ نہیں دیا بالکل الگ تھلگ گھر میں بیٹھے رہے) تو تم ان سے کہنا کہ اسامہ آپ سے کہتے ہیں کہ اگر آپ (خدانخواستہ) شیر کے جبڑے میں ہوتے تو بھی میں آپ کے ساتھ رہنا پسند کرتا لیکن یہ معاملہ (یعنی مسلمانوں کی باہمی جنگ) ایسا ہے کہ اس میں شرکت صحیح نہیں معلوم ہوئی حرملہ نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھ کو کچھ نہیں دیا (حرملہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ مال

چاہا تھا لیکن حضرت علیؓ نے نہیں دیا) پھر میں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ اور ابن جعفر رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انھوں نے میری سواری کو بوجھل کر دیا (یعنی اتنا مال واسباب مجھ کو دیا جتنا میرا اونٹ اٹھا سکتا تھا)۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة يمكن ان توخذ من قوله فذهبت الى حسن وحسين الى آخره (عمده)

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۳۔

تشریح | جنگ جمل اور جنگ صفین میں حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کسی کے ساتھ نہ تھے اگرچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غایت درجہ محبت کرتے تھے مگر ان کا بھی ساتھ نہیں دیا اور اپنے غلام حرملہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا حضرت اُسامہؓ نے اپنی فراست سے جان لیا تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حرملہ سے یہ ضرور پوچھیں گے کہ اسامہ نے میرا ساتھ کیوں نہیں دیا اس لئے حضرت اسامہؓ نے حرملہ کو اپنا عذر بتا دیا تھا جس کا حاصل یہ تھا کہ میں آپ پر اپنی جان بھی قربان کرنے کو تیار ہوں لیکن یہ لڑائیاں مسلمانوں سے تھیں اس لئے میں شریک نہیں ہوا کیونکہ ایک مرتبہ میں نے جنگ میں ایک کافر (مرداس) کو قتل کرنا چاہا تو اس نے مسلمان ہونے کا اقرار کر لیا میں نے یہ سمجھا کہ اس نے جان بچانے کیلئے اقرار ایمان کیا ہے دل سے مسلمان نہیں ہوا ہے اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر عتاب فرمایا اور فرمایا تم نے اس کا دل چیر کر کیوں نہیں دیکھا۔ اس واقعہ کے بعد میں نے عہد کر لیا کہ مسلمانوں کے باہمی لڑائی میں کبھی شریک نہیں ہونگا۔

﴿بابٌ ۳۷۵۹ (بالتنوين) اذا قال عند قومٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ﴾

اگر ایک شخص نے کچھ لوگوں کے سامنے ایک بات کہی پھر جب وہاں سے نکلا تو اسکے خلاف کہا

(وفي التوضيح معنى الترجمة انما في خلع اهل المدينة يزيد بن معاوية ورجوعهم عن بيعته وما قالوا له وقالوا بغير حضرته خلاف ما قالوا بحضرته (عمده)

۶۶۴۵﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَاِنِّي لَا اَعْلَمُ غَدْرًا اَعْظَمَ مِنْ اَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلٰى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ وَاِنِّي لَا اَعْلَمُ اَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِي هٰذَا الْاَمْرِ اِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ﴾

ترجمہ | نافع نے بیان کیا کہ جب مدینہ والوں نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ ڈالی (وكان ابن عمر لما مات معاوية كتب الى يزيد ببيعته وكان السبب فى خلعه ما ذكره الطبرى ان يزيد بن معاوية كان امر على المدينة ابن عمه عمار بن محمد بن ابى سفيان فاوفد الى يزيد جماعة من اهل المدينة منهم عبدالله بن غسيل الملائكة وعبدالله بن ابى عمرو المخزومى فى آخرين فاكرمهم واجازهم فرجعوا فاظهروا عيبه ونسبوه الى شرب الخمر وغيره ذلك ثم وثبوا على عمار فاخرجوه وخلعوا يزيد فلما وقع ذلك) (قس)

"جمع ابن عمر الخ" حضرت ابن عمرؓ نے اپنے خادموں اور لڑکوں کو جمع کیا اور کہا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر غدر کرنے والے (عہد شکنی کرنے والے) کیلئے قیامت کے دن ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا اور ہم نے اس شخص (یزید) کی بیعت اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق کر لی ہے اور میرے علم میں (شرک کے بعد) کوئی غدر اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق ایک شخص سے بیعت کی جائے پھر (بیعت توڑ کر) اس سے جنگ کی جائے اور دیکھو میرے علم میں ہرگز نہ آئے کہ تم میں سے کسی نے اس (یزید) کی بیعت کو توڑا ہے یا اور کسی سے بیعت کی ہے ورنہ میرے اور اس کے درمیان جدائی ہو جائے گی (یعنی مجھ سے کوئی تعلق نہیں رہا)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان فى القول فى الغيبة بخلاف ما فى الحضور نوع غدر.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۳ مر الحديث ص:۴۵۲، ص:۹۱۲، ص:۱۰۳۰۔ مسلم ثانی، ص:۸۳۔

تشریح | جب حضرت معاویہؓ کا انتقال ہو گیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے معاویہؓ کے بیٹے یزید بن معاویہ کو لکھ بھیجا کہ میں نے تم سے بیعت کر لی یزید بہت خوش ہوا چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ یزید کی آفتوں سے ہمیشہ محفوظ رہے دراصل حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا مذہب یہ تھا کہ یزید اگرچہ فاسق ہو مگر فسق کی وجہ سے امام معزول نہیں ہو سکتا۔

۶۶۴۶﴿حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا اَبُو شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ قَالَ لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّأْمِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ اَبِى اِلَى اَبِى بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِى دَارِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ فِى ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهٗ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا اِلَيْهِ فَاَنْشَأَ اَبِى يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَا اَبَا بَرْزَةَ اَلَا تَرٰى مَا وَقَعَ فِيْهِ النَّاسُ فَاَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهٖ اِنِّىْ احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللّٰهِ اَنِّىْ اَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلٰى اَحْيَاءِ قُرَيْشٍ اِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ الَّذِىْ عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَنْقَذَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى

بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي اَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ اِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُوْنَ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَاِنْ ذَاكَ الَّذِيْ بِمَكَّةَ وَاللّٰهِ اِنْ يُقَاتِلُ اِلَّا عَلَى الدُّنْيَا﴾

ترجمہ ابوالمنہال نے بیان کیا کہ جب ابن زیاد (**ای عبداللّٰہ بن زیاد ابن ابی سفیان الاموی بالاستحقاق**) اور مروان (**هو ابن الحکم بن ابی العاص ابن عم عثمان رضی اللّٰہ عنه**) شام میں حاکم ہوئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے کود کر مکہ مکرمہ میں خلافت حاصل کرلی درانحالیکہ قراء نے (یعنی خوارج نے) بصرہ میں (مطلب یہ ہے کہ بصرہ میں خوارج نے جب زور پکڑ لیا تو ابن زیاد بصرہ سے بھاگ کر شام چلا گیا اور مروان سے مل کر مروان کو خلیفہ بنادیا) ابوالمنہال کہتے ہیں کہ پھر میں اپنے باپ (سلامہ ریاحی) کے ساتھ حضرت ابوبرزہ اسلمیؓ کے پاس گیا یہاں تک کہ ہم ان کے گھر پہنچے تو وہ بانس سے بنے ہوئے اپنے بالاخانہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے ہم لوگ بھی ان کے پاس بیٹھ گئے اور میرے والد نے چاہا کہ وہ کچھ بات کریں چنانچہ میرے والد نے کہا: اَے ابوبرزہؓ کیا آپ دیکھ نہیں رہے ہیں کہ لوگوں میں کیا ہو گیا؟ میں نے ان کی زبان سے سب سے پہلی بات یہ سنی کہ میں اللہ کے حضور ثواب کی امید رکھتا ہوں میں قریش کے قبائل پر ناراض ہوں اَے عرب کے گروہ تم ذلت اور قلت اور گمراہی کے جس حال پر تھے تم جانتے ہو اور اللہ نے اسلام اور محمد ﷺ کے ذریعے تمہیں (ذلت وضلالت سے) نکالا یہاں تک کہ تم کو اس حال (عزت وہدایت) تک پہنچایا جو تم دیکھ رہے ہو، یہ دنیا ہی ہے جس نے تمہارے درمیان فساد پیدا کردیا ہے بلاشبہ وہ جو شام میں ہے (یعنی مروان بن حکم) خدا کی قسم صرف دنیا کے لئے لڑتا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے اردگرد خوارج ہیں (جو اپنے تئیں قرار کہتے ہیں) یہ بھی صرف دنیا کیلئے لڑتے ہیں اور وہ شخص (حضرت عبداللہ بن زبیرؓ) جو مکہ میں ہیں خدا کی قسم صرف دنیا کے لئے لڑتا ہے۔

مطابقة للترجمة **مطابقة الحدیث للترجمة من حیث ان الذی عابهم ابوبرزة کانوا یظهرون انهم یقاتلون لاجل القیام بامر الدین ونصر الحق وکانوا فی الباطن انما یقاتلون لاجل الدنیا.**

تعدد موضعه والحدیث هنا ص:۱۰۵۳ تا ص:۱۰۵۴۔

تشریح اس حدیث میں کچھ ترتیب میں تغیر ہے اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے ۶۱ھ ہی میں یزید پلید کے زمانے میں مکہ جا کر اپنی خلافت قائم کرلی تھی یزید کے مرنے کے بعد مروان نے شام جا کر اپنی خلافت کا دعویٰ کیا ابن زیاد کی حمایت مروان کو حاصل تھی۔

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے جو کچھ فرمایا وہ اپنی فہم کے مطابق فرمایا ورنہ حق یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت برحق تھی مروان باغی وطاغی تھا۔

۶۶۴۷﴿حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ اَبِيْ اِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ

حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ آج کل کے منافقین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے منافقین سے بدتر ہیں اس وقت وہ نفاق (کفر) چھپاتے تھے (فلا یعتدی شرھم الی غیرھم) اور آج علانیہ اظہار کرتے ہیں (کہ حاکم وقت سے بغاوت کرنا، بیعت کے بعد بیعت توڑ دینا وغیرہ)

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان جهرهم بالنفاق وشهر السلاح على الناس بخلاف ما بذلوه من الطاعة حين بايعوا اولا.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۴ واخرجه النسائي في التفسير (قس)

۶۶۴۸ ﴿حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ﴾

ترجمہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نفاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھا لیکن آج تو ایمان کے بعد صرف کفر ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان المنافق في هذا اليوم قال بكلمة الاسلام بعد ان ولد فيه وعلى فطرته ثم اظهر كفرا فصار مرتدا فدخل في الترجمة من جهة قوليه المختلفين.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۴۔

تشریح حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے بارے میں یہ حکم لگانا کہ یہ منافق ہے یہ صرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد کے ساتھ خاص تھا کیونکہ نفاق کی تعریف ہی یہ ہے اظهار الايمان وابطان الكفر اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی الٰہی سے دلوں کا حال معلوم ہو جاتا تھا، لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کے دل کی حالت پر یقینی واقفیت ممکن نہیں اس لئے اب کسی کو قطعی و حقیقی منافق نہیں کہہ سکتے اب تو انسان پر مومن یا کافر کا حکم لگایا جائے گا۔

منافق پر مفصل تشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد اوّل، ص:۲۸۶۔

﴿بابٌ (بالتنوين) لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ﴾ ۳۷۶۰

قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبر والوں پر رشک کیا جانے لگے گا

۶۶۴۹ ﴿حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ ﴾

ترجمہ | حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ (حالات اتنے خراب ہو جائیں گے کہ) ایک شخص کسی ایک شخص کی قبر کے پاس سے گذرے گا اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ ہوتا۔

(یعنی میں بھی مر کر قبر میں ہوتا تو ان آفات ومشکلات سے دوچار نہ ہوتا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:١٠٥٤ والحديث اخرجه مسلم فى الفتن .

تشریح | وذلك عند ظهور الفتن وخوف ذهاب الدين لغلبة الباطل الخ (قس)

یعنی یہ صورت اس وقت ہوگی جب قیامت کے قریب فتنوں کا غلبہ وظہور ہوگا، دین وایمان جانے کا خوف ہوگا کیونکہ فرق ضالہ کا ہر طرف سے نرغہ ہوگا تو اہل ایمان یہ آرزو کریں گے۔

وعند مسلم من طريق ابى حازم عن ابى هريرةؓ لا تذهب الدنيا حتى يمر الرجل على القبر فيتمرغ عليه ويقول الخ (قس)

یعنی دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قبر پر سے گذرے گا اس پر لوٹ جائے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا۔

وعن ابن مسعودؓ قال سياتى عليكم زمان لو وجد احدكم الموت يباع لاشتراه (قس)

یعنی ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اگر موت بکتی ہو تو اس کے خریدنے پر مستعد ہوں گے وعليه قول الشاعر:

وهذا العيش مالاخير فيه ☆ الاموت يباع فأشتريه (قس)

﴿ بَابُ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتّٰى تُعْبَدَ الْاَوْثَانُ ﴾ ۳۷۶۱

زمانے کا بدلنا یہاں تک کہ بتوں کی پرستش (پوجا) کی جانے لگے

٦٦٥٠ ﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ اَخْبَرَنِي اَبُوهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ اَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي

كَانُوا يَعْبُدُونَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سُرین ذوالخلصہ کے گرد ہلنے نہیں لگیں گے اور ذوالخلصہ قبیلہ دوس کا وہ بت تھا جسے زمانہ جاہلیت میں پوجتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۴ و مر ص:۴۹۸۔

تشریح یعنی قیامت کے قریب شرک پھیل جائے گا حتى تضطرب سے مراد یہ ہے کہ قبیلہ دوس کی عورتیں ذوالخلصہ کے گرد طواف کریں گی۔ معلوم ہوا کہ سُرین ہلانے (چوتڑ مٹکانے سے مراد اس کے گرد طواف کرنا ہے)۔

قال ابن بطال وهذا الحديث وما اشبهه ليس المراد به ان الدين ينقطع كله فى جميع الارض حتى لا يبقى منه شىء لانه ثبت ان الاسلام يبقى الى قيام الساعة الا انه يضعف ويعود غريبا كما بدأ. (قس)

٦٦٥١﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِى الْغَيْثِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ قحطان کا ایک شخص نکلے گا اور لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث ان سوق القحطانى الناس انما هو تغير الزمان وتبدل احوال الاسلام لان هذا الرجل ليس من قريش الذين فيهم الخلافة فهو من فتن الزمان وتبدّل الاحكام (قس)

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۴ و مر الحديث ص:۴۹۸۔

تشریح لاٹھی سے ہانکنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر حکومت کرے گا اور بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قحطانی امام ''مہدی'' کے بعد نکلے گا اور ان ہی کے قدم بقدم چلے گا۔

مزید تشریح وتفصیل کیلئے ارشاد الساری کا مطالعہ کیجئے۔

۳۷۶۲ ﴿بابُ خروج النَّار﴾

وَقَالَ اَنَسٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَی الْمَغْرِبِ.

آگ کا نکلنا (ای من ارض الحجاز)

"**وقال انس الخ**" اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔

وصله فی تفسیر البقره ص:۶۴۳۔

۲۶۵۲ ﴿حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری قال سعید بن المسیب اخبرنی ابوهریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل ببصری﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک **آگ نکلے گی** جو بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔

مطابقة للترجمة مطابقة الحدیث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعه والحدیث هنا ص:۱۰۵۴۔

تشریح وقال القرطبی فی التذکرة خرجت نار بالحجاز بالمدینة الخ (عمده) یعنی علامہ قرطبی نے تذکرہ میں فرمایا کہ ۳ر جمادی الاخری ۶۵۴ھ میں بدھ کے دن عشار کے بعد مدینہ طیبہ سے ایک آگ نکلی الخ ہوسکتا ہے کہ یہی آگ مراد ہو، نیز ہوسکتا ہے کہ اس کے علاوہ مزید کوئی آگ مراد ہو۔ واللہ اعلم

"**بُصریٰ**" بضم الموحده وفتح الراء مقصورا ولقب اعناق مفعول تضی علی انه متعد والفاعل النار ای تجمل علی اعناق الابل ضوءا، وبُصری مدینة معروفة بالشام الخ یعنی بُصریٰ ملک شام میں ایک مشہور شہر ہے جو دمشق سے تین منزل کے فاصلہ پر ہے۔

۲۶۵۳ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعِیدٍ الْکِنْدِیُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ عَنْ خُبَیْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّہٖ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَحْسِرَ عَنْ کَنْزٍ مِنْ ذَھَبٍ فَمَنْ حَضَرَہٗ

فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ ﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب دریائے فرات سونے کا خزانہ کھولے گی پس جو کوئی (یہ خزانہ نکلتے وقت) وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لے (کیونکہ اس خزانے پر بڑا کشت وخون ہوگا)

"قال عقبة وحدثنا الخ" عقبہ (ابن خالد) نے کہا (بالسند المذکور) اور ہم سے عبید اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الزناد نے بیان کیا انھوں نے اعرج سے انھوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے انھوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "مثله" ای (مثل الحديث السابق) مگر یہ کہ انھوں نے کہا کہ "فرات" سونے کا ایک پہاڑ ظاہر کرے گا۔

(مطلب یہ ہے کہ بجائے خزانہ کے جبل یعنی پہاڑ کا لفظ ہے)

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة من حيث انه ذكر عقيب الحديث السابق وبينهما مناسبة فى كون كل منهى من اشراط الساعة والمناسب للمناسب للشىء مناسب لذلك الشىء.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص: ۱۰۵۴۔ والحديث أخرجه مسلم فى الفتن وابوداود فى الملاحم والترمذى فى صفة الجنة (قس)

﴿ بابٌ ﴾ ۳۷۶۳

(بالتنوين بلا ترجمة فهو كالفصل من سابقه)

۶۶۵۴ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا مَعْبَدٌ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا قَالَ مُسَدَّدٌ حَارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِأُمِّهِ قَالَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ﴾

ترجمہ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا صدقہ کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص اپنا صدقہ لے کر چلے گا (پھرے گا) مگر ایسے شخص کو نہیں پائے گا جو اس کو قبول کرے (یعنی صدقہ لینے والا کوئی نہیں ملے گا جس کو دینے لگے گا وہ کہے گا اگر تو اس کو گذشتہ کل لاتا تو میں اس کو لے لیتا آج تو مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے) "قال مسدد الخ" مسدد نے بیان کیا کہ حارثہ بن

وہبؒ عبیداللہ بن عمر کے اخیافی بھائی تھے "قاله ابو عبد الله الخ" یعنی مسدد کا یہ قول امام بخاریؒ کا ہے۔

مطابقتہ للترجمۃ لما كان هذا الباب المجرد كالفصل كانت احاديثه ملحقة بالباب المترجم الذى قبله والمطابقة بينهما ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۴ ومر الحديث ص:۱۹۰، ص:۱۹۱۔ ومسلم فی الزكوٰة، ص:۳۲۵۔

۶۶۵۵ ﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ وَحَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُولُ اللّٰهِ وَحَتّٰى يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهٗ وَحَتّٰى يَعْرِضَهٗ عَلَيْهِ فَيَقُولَ الَّذِی يَعْرِضُهٗ عَلَيْهِ لَا اَرَبَ لِی بِهٖ وَحَتّٰى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِی الْبُنْيَانِ وَحَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِی مَكَانَهٗ وَحَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ يَعْنِی آمَنُوا اَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِی اِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهٖ وَلَا يَطْوِيَانِهٖ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهٖ فَلَا يَطْعَمُهٗ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهٗ فَلَا يَسْقِی فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ اُكْلَتَهٗ اِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا﴾

ترجمہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے گروہ جنگ نہ کرلیں ان دونوں گروہوں کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی ان دونوں کی دعوت ایک ہوگی (ای يدعيان الاسلام ويتاول كل منهما انه محق) "وحتى يبعث دجّالون الخ" اور (قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس (۳۰) کے قریب دجّال کذاب پیدا ہونگے ان میں سے ہر ایک کہے گا (دعویٰ کرے گا) کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ "وحتى الخ" اور (قیامت قائم نہیں ہوگی) یہاں تک کہ دین کا علم اٹھ جائے اور زلزلے بہت ہوں گے اور زمانہ قریب ہوجائے گا (یعنی عیش وغفلت کی وجہ سے زمانے میں برکت نہیں محسوس ہوگی جلد جلد گذرنے لگے گا) اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور ہرج یعنی قتل بڑھ جائے گا اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہوجائے گی اور مال بہہ پڑے گا یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کی فکر ہوگی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا؟ یہاں تک کہ اس پر مال پیش

کرے تو جس کے سامنے پیش کرے گا وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ لمبی لمبی عمارتیں بنائیں گے (یا بڑی بڑی عمارتوں میں فخر کریں گے) اور یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گذرے گا تو کہے گا اے کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا (مر چکا ہوتا) اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور لوگ اس کو دیکھ لیں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہوگا یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ نہ کئے ہوں اور قیامت اس طرح (اچانک) قائم ہو جائے گی کہ دو آدمی نے اپنے درمیان بیع کیلئے کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے ابھی نہ بیچ پائے ہوں گے نہ لپیٹ پائے ہوں گے (کہ قیامت آجائے گی) اور قیامت اس طرح برپا ہو جائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا لیکن ابھی کھا نہیں پائے گا (کہ قیامت آجائے گی) اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا (تاکہ اپنے جانوروں کو اس میں پلائے) لیکن اس میں ابھی پلا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی اور قیامت آجائے گی درانحالیکہ اپنا لقمہ منھ کی طرف اٹھایا ہوگا لیکن ابھی اسے کھا نہ سکے گا کہ قیامت آجائے گی۔

مطابقة للترجمة باب بلا ترجمہ ہے لہٰذا من وجہ باب سابق سے یہ تعلق ہوگا کہ اشراط ساعت کا بیان ہے۔

تعدد موضعہ والحدیث ھنا ص:۱۰۵۴ تا ص:۱۰۵۵۔

تشریح طلوع الشمس من المغرب کے بعد کا ایمان مفید نہ ہوگا نہ ہی توبہ مقبول ہوگی، لیکن جو لوگ طلوع الشمس من المغرب سے پہلے ایمان لا چکے یا اعمال صالحہ کئے ہیں بلا شبہ ان کا ایمان و عمل مفید ہوگا۔

۳۷۶۴ ﴿بَابُ ذِكْرِ الدَّجَّالِ﴾

دجال کا بیان

تشریح "دجّال" بتشدید الجیم فعال من ابنیة المبالغه ای یکثر منه الکذب والتلبیس وھو الذی یظھر فی آخر الزمان یدعی الالٰھیة ابتلی اللّٰه به عباده واقدره علی اشیاء من مخلوقاته کاحیاء المیت الذی یقتله وامطار السماء وانبات الارض بامره ثم یعجزه اللّٰه بعد ذلك فلا یقدر علی شیء ثم یقتله عیسی علیه السلام وفتنته عظیمة جدا تدھش العقول وتحیر الالباب (قس) یعنی دجّال فعّال کے وزن پر دَجل بمعنی کذب سے مبالغہ کا صیغہ ہے "دجّال" کے معنی ہوئے کذّاب بہت جھوٹ بولنے والا، حق و باطل کو خلط ملط کرنے والا۔

۶۶۵۶ ﴿حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ

شعبة ما سأل احد النبيَّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم عن الدّجّال اكثر ما سألته وانّه قال لي ما يضرّك منه قلت لانّهم يقولون انّ معه جبل خبز ونهر ماء قال هو اهون على اللّٰه من ذلك۔

ترجمہ | قیس بن ابی حازم نے کہا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ دجال کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اس سے تمہیں کیا ضرر پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا (یارسول اللہ اس سے خوف ہے اس لئے کہ) لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ اس کے باوجود کہ اس کے پاس روٹیوں کے پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی تب بھی اللہ کے نزدیک اس لائق نہ ہوگا کہ لوگ اس کو خدا سمجھیں بونکہ وہ کانا اور عیب دار ہوگا اور اللہ تعالیٰ عیب سے پاک ہے۔ اور اس کی پیشانی پر کفر کا لفظ مرقوم ہوگا جس کو دیکھ کر اہل ایمان پہچان لیں گے کہ یہ جعلی مردود ہے)۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۵ والحديث اخرجه مسلم وابن ماجة في الفتن (قس)

تشریح | اس حدیث میں ہے ان معه جبل خبز الخ اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے معه جبال من خبز ولحم ونهر ماء (مسلم ثانی ص:۴۰۳)

یہاں دجال سے مراد وہ بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگا یہ دجال اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہوگا ایک طرف اللہ تعالیٰ اسے خرق عادت پر قدرت عطا فرمائے گا یہاں تک کہ قتل کر کے زندہ کرے گا، بارش برسائے گا، کھیتی اگائے گا عجیب عجیب شعبدے دکھلائے گا خدائی کا دعویٰ کرے گا جس سے کچھ کچے ایمان والے اس کے پھندے میں پھنس جائیں گے مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ ایسی علامات ونشانیاں بھی اس کے ساتھ ہوں گی جو اس کے کذاب ہونے کی بین دلیل ہوں گی۔ مثلاً کانا ہونا، اس کی پیشانی پر ک، ف، ر۔ کا لکھا ہونا وغیرہ اگر اس بدبخت کو طاقت ہوتی تو اپنی پیشانی سے کفر مٹا دیتا، اپنی آنکھیں درست کر لیتا۔

۲۶۵۷﴿حدّثنا موسى بن اسماعيل حدّثنا وهيب حدّثنا ايّوب عن نافع عن ابن عمر اراه عن النبيّ صلّى اللّٰه عليه وسلّم قال اعور عين اليمنى كانّها عنبة طافية﴾

ترجمہ | حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے امام بخاریؒ کہتے ہیں میں گمان کرتا ہوں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کانا دجال داہنی آنکھ کا کانا ہوگا گویا کہ وہ ابھرا ہوا انگور ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۵۵۔ مر الحدیث ص:۴۷۰، ص:۴۸۹، یاتی ص:۱۱۰۱۔

تشریح | یہاں ہے اعور عین الیُمنی من اضافة الموصوف الی الصفة علی ... الکوفیین او مؤول علی الحذف ای اعور عین الجھة الیمنی کانھا عنبة طافیة (قس)

لیکن بعض نسخوں میں ہے اعور العین الیمنی جیسا کہ عمدۃ القاری۔

''اراہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم'' یہ حضرت امام بخاریؒ کا قول ہے لیکن بعض نسخوں میں یہ نہیں ہے اس صورت میں یہ حدیث موقوف ہو جائے گی لیکن دراصل یہ حدیث مرفوع ہے جیسا کہ مسلم میں ہے۔

۶۶۵۸ ﴿حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دجال آئے گا (پورب یعنی خراسان سے) اور مدینہ کے ایک کنارے میں قیام کرے گا پھر مدینہ میں تین زلزلے آئیں گے تو سارے کافر و منافق (مارے ڈر کے) مدینہ سے نکل کر دجال کے پاس چلے جائیں گے۔

(وقیل والمراد بالکافر غلاۃ الروافض لانھم کفرۃ) (قس)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحدیث للترجمة ظاھرة.

تعدد موضعہ | والحدیث ھنا ص:۱۰۵۵ مر الحدیث ص:۲۵۳، ویاتی ص:۱۰۵۶۔

تشریح | معلوم ہوا کہ کامل الایمان مومن مدینہ منورہ میں رہ جائیں گے بعض روایت میں ہے کہ کانا دجال تمام شہروں میں جائیگا لیکن مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں باوجود کوشش کے داخل نہیں ہو سکے گا فرشتے ان شہروں کی حفاظت کریں گے۔ علامہ قسطلانی نے نقل کیا ہے کہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس حدیث میں کفار سے مراد غالی روافض ہیں اور ظاہر ہے کہ روافض ومنافق مدینہ میں موجود ہیں اگر چہ چھپ چھپا کر ہیں۔ واللہ اعلم

۶۶۵۹ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَلَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والوں پر مسیح دجال کا رعب نہیں پڑے گا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہونگے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے۔

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۵۵۔

۶۶۶۰ ﴿حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي اَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا﴾

ترجمہ | حضرت ابوبکرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ والوں پر مسیح دجال کا رعب نہیں پڑے گا اس وقت اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ہوں گے، علی بن عبداللہ نے بیان کیا اور ابن اسحاق (یعنی محمد بن اسحاق امام المغازی) نے کہا انھوں نے صالح بن ابراہیم سے روایت کیا انھوں نے اپنے والد ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انھوں نے بیان کیا کہ میں بصرہ گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا یہی (اوپر والی) حدیث۔

(اس سند کے لانے سے امام بخاریؒ کا مقصد یہ ہے کہ ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کا سماع ابوبکرہؓ سے ثابت ہو جائے۔)

مطابقتہ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۵۵۔

تشریح | وتمامه كما في الطبراني بعد قوله فلقيت ابابكرة فقال اشهد انى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل قرية يدخلها فزع الدجال الا المدينة ياتيها ليدخلها فيجد على بابها ملكا مصلتا بالسيف فيرد عنها (قس)

۶۶۶۱ ﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي لَاُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَاَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ

تعالیٰ کی شان کے مطابق اللہ کی تعریف کی پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تمہیں اس (دجال) سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم (امت) کو اس سے ڈرایا ہے لیکن میں تمہیں اس (دجال) کے بارے میں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی ہے اور وہ یہ کہ وہ (دجال) کانا ہوگا اور اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص: ۱۰۵۵ مر الحديث ص:۴۲۹ تا ص:۴۳۰۔ وص:۴۷۰ وص:۴۸۹، ص:۶۳۲، ص:۹۱۲۔

تشریح | "ولكن ساقول لكم فيه قولا لم يقله نبيّ لقومه"

والسّر في تخصيصه عليه الصلوة والسلام بذلك لان الدجّال انما يخرج في امته دون غيرها من الامم "انه اعور وان الله ليس باعور" (قس)

يحتمل ان احدا من الانبياء غير نبينا صلى الله عليه وسلم لم يخبر بانه اعور او اخبر ولم يقدر له ان يخبر به كرامتا لنبينا صلى الله عليه وسلم حتى يكون هو الذي يبين بهذا الوصف دحوض حجته الداحضة ويبصر بامره جهال العوام فضلا عن ذوى الالباب والافهام. (قس)

۶۶۶۲﴿حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَاِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطُفُ اَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ اَلْتَفِتُ فَاِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ اَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ اَعْوَرُ الْعَيْنِ كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ اَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ﴾

ترجمہ | حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سویا ہوا تھا اور (خواب میں) بیت اللہ کا طواف کر رہا ہوں تو دیکھا کہ ایک شخص گندمی رنگ سیدھے بال والا ان کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا یا (کہا شک راوی) ان کے سر سے پانی بہہ رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا یہ ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں پھر میں نے نگاہ پھرائی تو دیکھا کہ ایک سرخ رنگ کا موٹا شخص ہے اس کے سر کے بال گنگھریالے تھے آنکھ کانی جیسے پھولا ہوا انگور ہو لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے لوگوں میں سب سے اس کے مشابہ (ہم شکل) قبیلہ خزاعہ کا ابن قطن ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۵ ومر الحديث ص:۴۸۹، ص:۸۷۶، ص:۱۰۳۶، ص:۱۰۴۰۔

۶۶۶۳﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ﴾

ترجمہ | ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ اپنی نماز میں دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے تھے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۵تا ص:۱۰۵۶ مر الحديث ص:۱۱۵،ص:۳۲۲،ص:۹۴۲،ص:۹۴۳۔

۶۶۶۴﴿حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ اَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت حذیفہ بن یمان ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے بارے میں فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی لیکن اس کی آگ حقیقت میں ٹھنڈا پانی اور اس کا پانی حقیقت میں آگ ہے۔

"قال ابو مسعود الخ" حضرت ابو مسعود بدری انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۶۔ ومر الحديث ص:۴۹۰۔

۶۶۶۵﴿حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ اِلَّا اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ اَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾

ترجمہ | حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے (کانا دجال) سے ڈرایا سن لو کہ وہ دجال کانا ہوگا اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔ اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۶ ویاتی ص:۱۱۰۱۔ مسلم و ترمذی فی الفتن.

تشریح دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان ك، ا، فا اور را لکھا ہوا ہوگا۔

"فيه ابوهريره الخ" حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث احادیث الانبیاء، ص: ۴۷۰ میں گذر چکی، اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث باب الملائکة میں گذری، ص: ۴۵۹۔

﴿بَابٌ (بالتنوين) لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ﴾ ۳۷۶۵

کانا دجال مدینہ منورہ میں نہیں داخل ہو سکے گا

۶۶۶۶﴿حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلاً عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ اَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ اَرَاَيْتُمْ اِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الاَمْرِ فَيَقُولُونَ لاَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ اَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ اَنْ يَقْتُلَهُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ﴾

ترجمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ہم سے دجال کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان فرمائی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں یہ بھی تھا کہ دجال آئے گا حالانکہ مدینہ کے اندر جانا اس پر حرام کر دیا گیا ہے چنانچہ وہ مدینہ کے قریب کسی شور زمین پر قیام کرے گا پھر اسی روز اس کے پاس ایک صاحب (مدینہ سے) جائیں گے اور وہ افضل ترین لوگوں میں سے ہوں گے (قيل هو الخضر) (قس) "فيقول الخ" اور اس سے کہیں گے میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ تو وہی دجال ہے جس کا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیان کر دیا تھا اس پر دجال (اپنے لوگوں سے) کہے گا بتاؤ تو اگر میں اسے قتل کر دوں پھر زندہ کر دوں تو کیا تم لوگ میرے معاملے میں (یعنی میری خدائی میں) شک کرو گے؟ تو (اس کے متبعین) لوگ کہیں گے نہیں (یعنی پھر کوئی شک نہ رہے گا) پھر دجال اس (خیر الناس) کو قتل کر ڈالے گا پھر اس کو زندہ کر دے گا تو وہ نیک شخص (زندہ ہو کر) کہے گا خدا کی قسم آج سے زیادہ تیرے معاملے میں بصیرت نہیں تھی (یعنی اب تو مجھ کو پورا یقین ہو گیا کہ تو ہی دجال ہے) اس پر دجال انہیں قتل کرنا چاہے گا لیکن ان پر قابو نہیں دیا جائے گا (یعنی دجال قتل نہیں کر سکے گا)

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة في قوله وهو محرم عليه ان يدخل نقاب المدينة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۶ مر الحديث ص:۲۵۲ تا ص:۲۵۳۔

تحقیق و تشریح | "نقاب" بكسر النون جمع نَقْب بفتحها وسكون القاف مثل حبل وحبال وكلب وكلاب طريق بين الجبلين (یعنی گھاٹی) او بقعة بعينها (قس)

"السِباخ" بكسر السين المهملة وتخفيف الموحده وبعد الالف خاء معجمة جمع سَبْخة ارض لاتنبت شيئا (زمین شور) (قس)

یعنی روایت میں تصریح ہے کہ یہ کم بخت دجال مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوسکے گا پوری تشریح کیلئے فتح الباری دیکھئے۔

۲۶۶۷﴿حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ﴾

ترجمہ | حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے تمام گھاٹیوں پر (یعنی مدینہ میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر) فرشتے پہرہ دیتے ہیں اس میں نہ طاعون داخل ہوسکتا ہے نہ دجال۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۶ ومر الحديث ص:۲۵۲،ص:۸۵۳۔

تشریح | طاعون کی تحقیق وتشریح کیلئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد دہم، ص:۵۸۵۔

۲۶۶۸﴿حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ﴾

ترجمہ | حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجال مدینہ کے پاس آئے گا تو دیکھے گا کہ فرشتے مدینہ کی حفاظت کررہے ہیں (پہرہ دے رہے ہیں) چنانچہ دجال مدینہ کے قریب نہیں آسکتا ہے اسی طرح طاعون بھی نہیں آسکے گا انشاء اللہ۔

مطابقۃ للترجمۃ | مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ | والحديث هنا ص:۱۰۵۶ ويأتي ص:۱۱۱۳۔

تشریح | یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دعاؤں کی برکت ہے کہ مدینہ منورہ ان بلاؤں سے محفوظ ہے۔

۳۷۶۶ باب یاجوج وماجوج

یاجوج اور ماجوج کا بیان

تحقیق وتشریح یاجوج وماجوح وهما اسمیان اعجمیان عند الاکثر منعا من الصرف للعلمیة والعجمة (فتح) یعنی یاجوج ماجوج اکثر کے نزدیک عجمہ اور علم کی بنا پر غیر منصرف ہے اور عند البعض عربی ہے اس صورت میں تانیث اور علم کی بنا پر غیر منصرف ہوگا، بہرصورت یہ غیر منصرف ہے۔

یاجوج ماجوج کے مختصر حالات

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ بات صحیح اور ثابت ہے کہ یاجوج وماجوج انسانوں ہی کی قومیں ہیں، اور نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں قرآن مجید میں ہے وجعلنا ذریته هم الباقین (سورہ صافات:۷۷) (اور ہم نے باقی انہی کی اولاد کو رہنے دیا) یعنی طوفان نوح کے بعد جتنے انسان دنیا میں ہیں وہ سب حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد ہیں تاریخی روایات اس پر متفق ہیں کہ وہ یافث بن نوح کی اولاد ہیں جو ذوالقرنین کے زمانہ تک دور دور تک مختلف آبادیوں اور قوموں میں پھیل چکی تھی۔

یاجوج ماجوج جن قوموں کا نام ہے یہ ضروری نہیں کہ وہ سب کے سب سدّ ذوالقرنین کے پیچھے ہی محصور ہوں البتہ ان میں سے جو قتل وغارت گری کرنے والے وحشی لوگ تھے وہ سد ذوالقرنین کے ذریعہ روک دیئے گئے یاجوج ماجوج نام صرف ان وحشی خونخوار ظالموں کا نام ہے اور جو لوگ سد ذوالقرنین سے باہر رہ گئے جنہیں مورخین ترک اور منگولین لکھتے ہیں وہ متمدن ہو گئے اس لئے وہ اس نام سے خارج ہیں یاجوج ماجوج کی تعداد پوری دنیا کے انسانوں کی تعداد سے زائد ہے یہ لوگ قیامت کے قریب تک محصور رہیں گے ان کے نکلنے کا وقت ظہور مہدی علیہ السلام اور خروج دجال کے بعد ہوگا جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہو کر دجال کے قتل سے فارغ ہو جائیں گے تو سدّ ذوالقرنین منہدم ہو کر زمین کے برابر ہو جائے گی اس وقت یہ یاجوج ماجوج کی بے شمار قومیں بیک وقت پہاڑوں کی بلندیوں سے سرعت رفتار سے اترتی ہوئی ایسی معلوم ہوں گی کہ گویا پھسل پھسل کر گر رہے ہیں اور یہ لاتعداد وحشی انسان عام انسانی آبادی اور پوری زمین پر ٹوٹ پڑیں گے اور انکے قتل وغارت گری کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا اللہ کے رسول حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بحکم الٰہی اپنے ساتھی مسلمانوں کو لے کر کوہ طور پر پناہ لیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کی دعا سے یہ سب مر جائیں گے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے اتر آئیں گے تو دیکھیں گے کہ زمین پر ایک بالشت جگہ بھی ان کی لاشوں سے خالی نہیں

ان کی بدبو کی وجہ سے زمین پر بسنا مشکل ہو جائے گا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے رفقاء کی دعاء سے ان کی لاشیں دریا برد یا غائب کردی جائیں گی اور عالمگیر بارش کے ذریعہ پوری زمین دھوکر پاک وصاف ہو جائے گی اس کے بعد امن وامان کا دور دورہ رہے گا زمین اپنی برکات اگل دے گی کوئی مفلس ومحتاج نہ رہے گا اس امن وامان کے زمانہ میں حج اور عمرہ جاری رہے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی حج یا عمرہ کیلئے حجاز کا سفر کریں گے اس کے بعد مدینہ منورہ میں وفات ہوگی اور روضۂ اقدس کے پاس دفن ہوں گے۔

مزید تفصیلات کیلئے بالخصوص روح المعانی وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔

۶۶۶۹﴿حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعَيْهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ﴾

ترجمہ ام المومنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے ان کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ فرمارہے تھے **لا الہ الا اللہ** تباہی ہے عربوں کیلئے اس برائی سے جو قریب آچکی ہے آج یاجوج ماجوج کی سد سے اتنا کھل گیا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے قریب والی انگلی کو ملا کر ایک حلقہ بنایا حضرت زینب بنت جحشؓ نے بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے باوجودیکہ ہم میں صالح افراد بھی ہونگے آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں جب خباثت بڑھ جائے گی۔

مطابقتہ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:۱۰۵۶ ومر الحديث ص:۴۷۲، ص:۵۰۸، ص:۱۰۴۶، ص:۱۰۵۶۔

تشریح سد یاجوج ماجوج میں بقدر حلقہ سوراخ ہونا حقیقی معنی میں بھی ہوسکتا ہے اور مجازی طور پر سد ذوالقرنین کے کمزور ہو جانے کے معنی میں بھی ہوسکتا ہے۔ واللہ اعلم

۶۶۷۰﴿حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ﴾

ترجمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رَدم یعنی یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی (اللہ نے کھول دیا ہے) وہیب نے نوّے کا اشارہ کر کے بتلایا۔

مطابقۃ للترجمۃ مطابقة الحديث للترجمة ظاهرة.

تعدد موضعہ والحديث هنا ص:١٠٥٦ ومر الحديث ص:٤٧٢۔

تشریح ''عقد وهيب تسعين'' لفظی ترجمہ ہے وہیب نے نوّے کی گرہ لگائی۔ اور، ص:۴۷۲ کے الفاظ ہیں عقد بيده تسعين یعنی اپنی انگلیوں سے نوّے کی گرہ لگائی۔ اور ایک روایت میں ہے عقد عشرا اصل مقصد تو تقریب ہے۔ مزید تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے نصر الباری جلد ہفتم، ص:۴۳۹۔

كمل بعنون الله جل ذكره الجزء الثانی العشر من نصرالباری شرح صحيح البخاری ويتلوه انشاء الله الجزء الثالث العشر ونسأل الله عزوجل التوفيق لاتمامه انه على ما يشاء قدير وبالاجابة جدير.

محمد عثمان غنی چلمل بیگوسرائے (بہار)

فہرست مضامین نصر الباری جلد دوازدہم

تمت